وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ، اور میں نے جنات اور انسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے

تاریخ جنّات و انسان

اور اُن کی دعوت

تالیف

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی و قادری

صدر ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت (انڈیا)

ناشر

ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت

جامع مسجد جھاڑکھنڈی قبرستان

بہاری کالونی، شاہدہ دہلی ۱۱۰۰۳۲

قیمت :——— /۷۵ روپے

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب :- تاریخ جنات وانسان اور اُن کی دعوت

تالیف :- حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی قادری نقشبندی
بانی وصدر ادارہ رہبرِ عالم کا پیغام دعوت انڈیا

ناظم مولانا محمد فرقان صاحب قاسمی چشتی قادری

سکریٹری محبوب الٰہی ابن مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی قادری

ادارہ کا فون نمبر 24106776

74724
LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U74724

قیمت :- ۷۵/۰۰ روپے

ناشر

ادارہ رہبرِ عالم کا پیغامِ دعوت

جھاڑکھنڈی قبرستان بہاری کالونی

شاہدرہ دھلی ۱۱۰۰۳۲

JAMIA HAMDARD
LIBRARY
Delhi

نوٹ :- اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۴۵ والے مضمون کو پڑھ کر کتابیں منگائیں۔ یہ کتاب اردو، اور ہندی اور انگلش میں ادارہ رہبرِ عالم کا پیغام دعوت دہلی کی طرف سے چھپائی جا رہی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ان تین زبانوں میں چھپانے کی کوشش نہ کریں۔ البتہ دیگر علاقائی زبانوں میں میری طرف سے ترجمہ کرانے اور چھپانے کی اجازت ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے ادارہ میں خط لکھ کر مشورہ کرلیں۔ فقط

حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری نقشبندی خادم ادارہ

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ
پیش لفظ	
از حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب	۱۲
تقریظ	۱۳
مقدمۃ الکتاب	۱۵
تاریخ جنات وانسان اور ان کی دعوت	۱۹
انسان کی پیدائش سے پہلے دنیا کی حالت	۲۰
جنات کا آخری بادشاہ	۲۱
ابلیس کی جنگِ عظیم کی تیاری	۲۲
جنگ عظیم میں ابلیس کی جیت	۲۲
ابلیس کی حکومت کا عروج	۲۴
جنات کے بادشاہ کی عبادت	۲۵
بادشاہ کی عادت اور حالت کا اس کی رعایا پر اثر	۲۶
ابلیس کی حکومت کا عروج آسمان پر	۲۶

مضامین	صفحہ
انسان کی خلافت پر مشورہ	۲۷
انسان کی پیدائش	۲۹
امتحان نمبر ۱ میں آدم کی کامیابی	۳۰
امتحان نمبر ۲ میں فرشتوں کی کامیابی ابلیس کی ناکامی	۳۱
فرشتے اور جنات انسان کے خادم بنے	۳۲
دادا آدم اور مائی حوا کا جنت میں داخلہ	۳۳
ابلیس سے سوال وجواب	۳۵
ابلیس کا دربار خداوندی سے نکالا جانا اور اسکی حکومت کا خاتمہ	۳۶
ابلیس کی مہلت اور فریاد	۳۷
ابلیس کی اولاد آدم کو چیلنج اور دھمکی	۳۸
ابلیس کے چیلنج پر خدا کا غضب اور غصہ	۳۹
انسان پر ابلیس کا پہلا خطرناک حملہ	۴۰
گیہوں کھانے کے بعد دادا آدم اور مائی حوا کی حالت	۴۲

مضامین	صفحہ
بابا آدم اور اماں حوا کا جنت سے اخراج	
انسان اور جنات کی نافرمانیوں میں فرق	۴۴
جنت سے آنیوالے دنیا کے مسافروں کی ہدایت	۴۸
آسمان سے زمین پر آنے کے بعد جنات کی حالت	۵۱
آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام کا حال زار	۵۲
خدا کی قدرت اور طاقت کا کرشمہ	۵۳
آدم علیہ السلام اور مائی حوا کی معافی	۵۵
حضرت آدم علیہ السلام کی ہدایت	۵۷
دادا آدم علیہ السلام کی نصیحتیں	۶۰
ہمارا پہلا چیلنج	۶۲
اولاد آدم میں سب سے پہلا مجرم اور شیطان کا دوسرا حملہ	۶۳
قابیل کے قتل کی وجہ	۶۴
اس دنیا میں دوسرے پیغمبر اور نبی کی پیدائش	۶۸

مضامین	صفحہ
ابلیس کا حسن و جمال	۶۹
حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال	۷۱
حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی کی ایک جھلک	۰
حضرت شیث علیہ السلام کی دعوت	۷۳
حضرت ایوب علیہ السلام	۷۵
مصیبت کے بعد راحت و انعام	۷۶
ایوب علیہ السلام کی تبلیغ و دعوت	۷۷
حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کا مقدس مزار	۷۸
اجودھیا شہر کو تبلیغ و دعوت کی مرکزیت حاصل ہے	۷۹
شیطان مردود کی انسان پر خطرناک حملے کی تیاری	۸۱
شرک کا مشورہ اور اس کا آغاز	۸۵
ابلیس کی کامیابی اور جشن	۸۷
پوری دنیا میں شرک کا پھیلاؤ	۸۹
انسانی تاریخ کی خطرناک گھڑی	۹۱
حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت	۹۳
حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر غور و فکر	۹۶

مضمون	صفحہ
حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا زمانہ	۹۸
نوح علیہ السلام کی دعوت	۹۹
اللہ کے دربار میں نوحؑ کی شکایت	۱۰۰
اپنی قوم کی ہلاکت کیلئے نوح علیہ السلام کی بددعائیں	۱۰۲
حضرت نوحؑ کی دعا کی قبولیت اور جہاز کی تیاری	۱۰۳
طوفانِ نوح کی خبر	۱۰۴
متکبرین مردوں کا حال	۱۰۵
طوفانِ نوح کی کیفیت	۱۰۶
حضرت نوح اور ابلیس کی گفتگو	۱۰۸
ابلیس کی گفتگو کا حضرت نوح علیہ السلام پر اثر	۱۱۰
تقدیر اور قسمت کا حکم	۱۱۱
طوفانِ نوحؑ کا خاتمہ	۱۱۳
انسانوں کی دوسری آبادی کا آغاز	۱۱۵
ہندوستان اور اس کا صوبہ یوپی	۱۱۸
حکومت اور راج نیتی کا قیام	۱۲۰
علم اور صنعت کو رواج دینے والا پہلا شخص	۱۲۱
انسانوں پر شیطان کا خطرناک حملہ	۱۲۲
ابلیس کی تقریر کا راجہ کشن پر اثر	۱۲۴

مضامین	صفحہ
راجہ کشن کا اپنی قوم کو سورج بھگتی کی دعوت	۱۲۶
ابلیس کا جشن عام	۱۲۷
شرک اور بت پرستی کا دوسرا زمانہ	۱۲۸
برہمن کی مورت سازی	۱۲۹
انسانوں کی رہنمائی کیلئے رہنماؤں کا آنا	۱۳۲
بعثتِ انبیاء پر ایک نظر	۱۳۳
عزرائیل فرشتہ	۱۳۵
اللہ تعالیٰ کا حضرت عزرائیل سے سوال	۱۳۶
بادشاہ نمرود کی حقیقت اور اس کی اصلیت	۱۳۷
نمرود مردود سے ابلیس کی ملاقات	۱۳۸
آزر پنڈت کی خدمت میں ابلیس کی حاضری	۱۳۹
راجہ کشن اور نمرود بادشاہ کی حکومتوں میں فرق	۱۴۱
نمرود کو سنسنی خیز خبر کی اطلاع	۱۴۳
اتنی سختی کے بعد بھی اوتار کا ماں کے پیٹ میں آنا	۱۴۴

عنوان	صفحہ
ماتا کو بچے کے پیٹ میں آنے کا یقین	۱۴۶
اوتار حضرت ابراہیم کا جنم	۱۴۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نمرود کے دربار میں حاضری	۱۵۰
سب سے پہلے ماتا پتا کو حق اور سچے دھرم کی دعوت	۱۵۲
بچے کی تبلیغ و دعوت کی کیفیت	۱۵۴
ماتا کا جواب	۱۵۶
لڑکے کا جواب	۱۵۶
پنڈت آزر کو اس کی اطلاع	۱۵۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعوتی فریضہ	۱۵۷
عوامی سطح پر تبلیغ و دعوت کی خدمت	۱۵۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو میلے میں چلنے کی دعوت	۱۶۱
بت کے پجاریوں میں گھبراہٹ	۱۶۴
بادشاہ نمرود کو اس کی اطلاع اور ابراہیمؑ کی سزا کا فیصلہ	۱۶۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کی سرکاری اسکیم	۱۶۸
اوپر والے اللہ اور ایشور کی طاقت	۱۷۱
ہولی تیوہار کی ابتدار	۱۷۳
آگ سے نکلنے کے بعد تبلیغ و دعوت	۱۷۶
ابلیس کا نمرود کو مشورہ	۱۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہر بابل سے ہجرت	۱۸۰
حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا دوبارہ شہر بابل میں جانا	۱۸۲
نمرود کا غرور اور اس کی ہلاکت	۱۸۴
تین معجزات اور حیرت انگیز واقعات کے بعد ایمانی انقلاب	۱۸۸
ہندوستان پر حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کے اثرات	۱۹۰
حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دعوت	۱۹۱
قوم لوط علیہ السلام پر عذاب کا فیصلہ	۱۹۶
نافرمان عورت کی مکاری اور عیاری	۲۰۱
لوط علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کے اثرات	۲۰۲
چند باتیں اور ان کی تشریح	۱۰۳
دنیا بھر میں ابراہیم علیہ السلام کی شہرت اور مقبولیت	۲۰۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فریضۂ حج کا انعام	۲۱۱

عنوان	صفحہ
پوری دنیا کے انسانوں میں حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت	۲۱۳
دو نبیوں کے بعد تبلیغ و دعوت کا دور	۲۱۵
ابلیس مردود کا بڑا حملہ	۲۱۶
بادشاہ فرعون کی کہانی	۲۱۷
ابلیس کی خوشی کی رات	۲۱۹
فرعون بادشاہ سے ابلیس کی دوسری ملاقات	۲۲۱
ایک خطرناک خبر سن کر فرعون کی گھبراہٹ اور شرارت	۲۲۳
دشمن کے گھر بڑے پیغمبر کی پرورش	۲۲۴
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور نبوت	۲۲۶
فرعون بادشاہ کو تبلیغ و دعوت	۲۲۹
جادوگروں کی جماعت کا قبول ایمان	۲۳۲
خدا کے حکم اور فیصلے کی صداقت	۲۳۳
فرعون کا ایمان لانے کا ارادہ	۲۳۵
فرعون اور اس کی فوج کی ہلاکت	۲۳۷
پہلی آسمانی اور مذہبی بڑی کتاب	۲۳۹
دوسرے بڑے اوتار اور رسول	۲۴۱
اوتار سلیمانؑ	۲۴۴
ملکۂ بلقیس کا واقعہ	۲۴۵
حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ	۲۵۰
اور سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد دنیا کی حالت	۲۵۲
ابلیس کی حیرت انگیز تقریر	۲۵۴
نبیوں اور اوتاروں کا دنیا میں کثرت سے آنے کا زمانہ	۲۵۵
تیسرے رسول اور پیغمبر کی آمد سے پہلے	۲۵۷
بنی اسرائیل کے آخری اوتار کا جنم	۲۶۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیرت انگیز تقریر	۲۶۶
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر کا ان کی قوم پر اثر	۲۶۹
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا دور	۲۷۰

عنوان	صفحہ
حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ	۲۷۳
حضرت مسیح بن مریم کی بشارت	۲۷۶
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی حق پر ثابت قدمی	۲۷۷
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے قتل پر قرآن کی سچی شہادت	۲۷۹
حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی امت میں اختلاف	۲۸۱
میدانِ محشر میں عیسیٰ ابن مریم سے سوال	۲۸۳
حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کے بعد دُنیا کی حالت	۲۸۵
ابلیس مردود اور اسکے ساتھیوں کا خوشیوں سے اچھلنا اور کودنا	۲۸۶
علماء یہود و نصاریٰ کی گمراہی کا زمانہ	۲۸۸
خانہ کعبہ پر ابلیس کا حملہ	۲۹۰
ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتاروں کا فریضہ	۲۹۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پہلی بشارت	۲۹۴
دوسری بشارت گوتم بُدھ کی	۲۹۵
بُدھ مذہب پر اک نظر	۲۹۷
تیسری بشارت سے پہلے کچھ خاص باتیں	۲۹۸
مہاراجہ موتی سنگھ اور شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۰
ہندو دھارمک کی بشارت	۳۰۳
مہاراجہ موتی سنگھ کا سوال اور شاہ پیارے جی کا جواب	۳۰۴
کلکی اوتار مہامت جی کے آنے سے پہلے دنیا کی حالت	۳۰۶
دھارمک کتابوں میں شیطان کی فریب کاری	۳۰۹
بنی اسرائیل کے سب سے بڑے اوتار اور پیغمبر کی بشارت	۳۱۰
پیغمبر آخر الزماں کی ولادت	۳۱۴
ابلیس مردود کی گھبراہٹ	۳۱۶
آخری رسول کی آمد پر خوشیوں کی لہریں	۳۱۹
نعت شریف	۳۲۱
بارہ سال کی عمر میں نبوت کی شہادت	۳۲۲

عنوان	صفحہ
شہنشاہِ دو عالم کی آمد پر بحیرا راہب کی عید	۳۲۳
تماشہ گاہِ عالم کا تماشہ	۳۲۵
بحیرا راہب کی آنکھوں سے نبیٔ آخر الزماں کے قتل کی سازش	۳۲۷
سید البشر تاجدارِ مدینہ کی بصرہ سے روانگی	۳۲۹
نعت شریف	۳۳۰
چالیس سال کے بعد عہدۂ رسالت و دعوت	۳۳۱
سرزمینِ مکہ پر تبلیغ و دعوت کا آغاز	۳۳۲
فریضۂ دعوت کی تکمیل کا حکم	۳۳۵
آخری اوتار کے درشن کیلئے	〃
ہندوستان سے چار رشیوں کا سفر	〃
ہندوستان کو بڑا شرف ملا ہے	۳۳۷
مذہبِ اسلام میں آنا	۳۳۸
ایمان لانے والوں کو ایشور کی بھگتی کا حکم نامہ	۳۴۰
یمن کے چار سو ودّوانوں اور رشیوں کی شہادت	۳۴۱

عنوان	صفحہ
ایمان کی تبلیغ و دعوت مکّے سے مدینے تک	۳۴۲
مذہبِ اسلام کی دعوت و اشاعت	۳۴۳
مذہبِ اسلام کی آسمانی کتاب کی حفاظت	۳۴۵
اسلامِ مذہب کی سند	۳۴۶
سارے انسانوں کے داوا ایک ہیں	۳۴۸
عالمگیر تبلیغ و دعوت	۳۴۹
اسلامی نظام اور اسکے قانون کا نفاذ	۳۵۱
یہود کے بڑے عالم کی شہادت اور قبولِ اسلام	۳۵۲
عالمگیر دعوت کو دیکھکر شیطانوں کی بھگدڑ	۳۵۵
ابلیس ملعون کی لچھے دار تقریر	
اسلام دھرم کے مکمل اور کامل ہونے کا اعلان	۳۶۰
ابلیس کی دوزخ میں حیرت انگیز تقریر	۳۶۲
ابلیس کے بھاشن کا مجمع اور جہنم کا میدان	۳۶۴

عنوان	صفحہ
مسلمانوں پر تبلیغ و دعوت کا فریضہ	۳۷۰
مسلمانوں کو دعوت کا حکم	۳۷۲
آپ کے صحابہ اور ان کی دعوت	۳۷۳
سارے انسانوں کا دھرم مذہب ایک ہے	۳۷۷
ملک شام کے علماء یہود کی شہادت	۳۷۹
اولیاء امت کی تبلیغ و دعوت اور اس کے اثرات	۳۸۱
ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں سے سوال	۳۸۳
شیطان مردود کی باطل دعوت	۳۸۵
شیطان مردود کے بڑے بھائی دجال فتین کا زمانہ	۳۸۸
حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور	۳۹۰
حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول	۳۹۱
ساری دنیا کا دھرم اور مذہب ایک	۳۹۲
ایک رسول اور امام کی جہاد عظیم کی تیاری	۳۹۳
جہاد یا دہشت گردی	۳۹۷
قرب قیامت کا زمانہ	۴۰۰

عنوان	صفحہ
شیطان مردود کی جیت اور انسانوں کی ہار	۴۰۱
قیامت کی خطرناک گھنٹی	۴۰۲
انسانوں اور شیطانوں کی محنت کا نتیجہ	۴۰۷
دوزخ میں جانیوالے لوگ	۴۰۸
جنت میں جانیوالے لوگ	۴۱۰
تاریخ جنات و انسان کی مدت	۴۱۱
اولاد آدم میں دو چیزوں کی شہرت	۴۱۲
تاریخ کائنات کا صحیح رخ	۴۱۴
قوم جنات کا قبول اسلام	۴۱۶
پہلے چیلنج کے بعد اقوام عالم کو چار چیلنج	۴۲۰
چیلنج کو قبول کرنے کا طریقہ	۴۲۳
سارے انسانوں سے گذارش	۴۲۴
مسلمانوں کو سنبھلنے کی ہدایت	۴۲۵
شیاطین اور اللہ والوں کی پہچان	۴۲۸
شیطان کو ہم کس طرح اپنا دشمن سمجھیں	۴۳۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تاریخ انسانیت کے چار عجیب زمانے	۴۳۲	دوسری شخصیت	۴۴۳
		تیسری شخصیت	۴۴۴
اس کتاب کے پڑھنے والوں کے لئے دعاء	۴۳۴	شریعتِ اسلامیہ کی تین ادائیں اور خصوصیات	۴۴۶
پہلی شخصیت	۴۳۸	ادارہ اولیاءِ چشتیہ کا دعوتی نظام کے چند شعبے	۴۴۷
شیخ طریقت و مفکرِ ملت	۴۴		
داعیٔ اسلام کی شخصیت	۴۴۲	ضروری اطلاع	۴۴۸

نوٹ:۔ ادارہ اولیاءِ چشتیہ کا دعوتی نظام دہلی کا تبلیغ ایمان اور عقیدہ اور اسکی دعوتی تحریک۔ کے ممبر بننے اور اس کی دعوتی کتابیں منگانے کی مکمل ترکیب اسی کتاب کے آخر میں اس دعوتی تحریک کا دعوتی طریقہ اور اس کی ممبری کے عنوان میں سمجھایا گیا ہے اسلئے اس کتاب کو پڑھنے والے اس کو غور سے پڑھیں اور اس دعوتی تحریک کا ممبر بھی بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے مجھے پوری امید ہے کہ جو حضرات اس دعوتی تحریک کا ممبر بن کر دعوت کا کام بھی کریں گے ان کو اپنے اولیاءِ کرام اور مبلغین حضرات کے ساتھ جنت میں جانے کا فیصلہ فرمائیں گے۔ فقط

حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری نقش بندی

پیش لفظ

شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب دامت فیوضہم
مہتمم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ کا ارشاد گرامی

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ جناب مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی مدظلہ العالی سے اہل علم اچھی طرح واقف ہیں ان کی بہت سی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں موصوف اہل دل و اہل قلم ہیں جس کتاب کی فہرست میرے سامنے ہے وہ نئے انداز کی کتاب ہے وہ ایسی جامع کتاب ہے کہ جس سے انشاء اللہ غیر مسلم بھی متاثر ہوں گے اور جن کی تقدیر میں ہدایت ہے ان کو ایمان کی دولت بھی نصیب ہوگی۔ ابھی تک ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔ اللہ پاک ان کی محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو ہر ہر طبقہ کے لئے مفید بنائے۔

احقر صدیق احمد
خادم جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ
۴ر جنوری ۱۹۹۶ء

تقریظ

از حضرت مولانا مفتی محمد عمران صاحب دامت برکاتہم نائب مفتی وقف دار العلوم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد! وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ۔ الآیۃ۔

پیش نظر کتاب "تاریخ جنات وانسان اوران کی دعوت" جو عصر حاضر کے تحقیقی اور دعوتِ اسلامی کے موضوع پر نہایت معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ جسے ہمارے رفیقِ درس حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی قادری نقشبندی نے تصنیف کی ہے چونکہ مولانا موصوف نے قرآن کریم کے مذکورہ بالا حکم کو نہایت مؤثر اور انوکھے اندازِ فکر اور نرالے طرز کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس لئے یہ کتاب دعوتِ عمومی کے تقاضوں کو پورا کرنے میں بیحد مفید ومعاون ثابت ہوگی۔ کتاب کے مضامین جاذبِ نظر اور دلنشین ہونے کے ساتھ تاریخی تحقیق کے لبریز جام ہیں جو مولانا موصوف ابوہریرہؓ جیسے ساقیٔ میخانہ کے روپ میں اصحابِ عالم کو پلانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کتاب ہذا کا ہر مضمون اور ہر سطر اس کی شاہدِ عدل ہے۔

کتاب دیکھنے کے بعد محسوس ہوا کہ مولانا موصوف کتاب ہذا کے طرزِ تحریر اور غرض تصنیف میں منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جس سے مسلمانوں کو عموماً اور غیر مسلم بھائیوں کو خصوصاً ایک عظیم الشان فائدہ ہوگا اور انشاء اللہ ان کی زندگیوں میں ایک عظیم ترین اور مثالی انقلاب پیدا ہوکر دنیا وآخرت کی تمام تر کامرانیوں اور کامیابیوں کا سبب بنے گا اور غیر مسلم بھائیوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ حتی الامکان مسلمانوں کے ذمہ سے ادا ہوگا اور موصوف کا یہ عظیم کارنامہ رہتی دنیا تک دوسروں کے لئے نمونہ اور خود اپنے لئے دونوں

عالم میں باعثِ نجات ومغفرت ثابت ہوگا۔

مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید بلکہ یقین کامل ہے کہ غیر مسلم بھائیوں کیلئے ان کے اصل مذہب اور مذہب کی حقیقت کا ایک نیا انکشاف ہوگا اور ان کی ہدایت کے لئے ایک سنہرا موقعہ میسر آئے گا۔ جس سے وہ ابلیس لعین کے مکر و فریب سے واقف ہوکر اس کی گمراہ کن تدبیروں اور چالوں سے بچیں گے اور کفر و شرک اور مورت پرستی کو چھوڑ کر کلکی اوتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مذہب اور حقیقی دین کو اپنا کر نجات اور مکتی کی راہ پر گامزن ہوں گے اور جنت کا راستہ اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کا فائدہ دور و نزدیک سبھی حضرات تک پہونچے اور سبھی کیلئے یہ کتاب حقیقی راہ نجات ثابت ہو۔

میں نے بغرض تصحیح کتاب مذکور کا اکثر و بیشتر حصہ بغور مطالعہ کیا ہے اور پوری کوشش کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کو انجام دیا ہے اس کے باوجود اگر کوئی خامی اور کمی نظر آئے تو خدمتِ دین کے پیش نظر مصنف موصوف کو آگاہ فرماکر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہ

مفتی محمد عمران عفی عنہ

نائب مفتی وقف دارالعلوم دیوبند

۱۹۹۶/۹/۴ء

ایم۔ ایس۔ پرنٹرس

۱۹۵۳ بال مکند روڈ

نئی دہلی

مقدمۃ الکتاب

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی چشتی قادری کے قلم سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاَحْمَدَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ کے ولی مذہب اسلام کے داعی و مبلغ حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بروقت جہاں تک میں نے جائزہ لیکر سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ غیر مسلم نوجوانوں کا کوئی دھرم اور مذہب نہیں ہے پھر بھی وہ دھرم اور مذہب کو سمجھنا چاہتے ہیں اس لئے کوئی ایسی دعوتی نصاب کی کتاب تیار کرنی چاہئے کہ جس کے اندر دلائل نہ ہوں بلکہ موٹی موٹی اور سیدھی وصاف طور پر مذہبی باتیں ہوں اور عام فہم انداز بیان ہو تاکہ وہ لوگ آسانی سے سمجھ جائیں حضرت حکیم الاسلامؒ کا منشا یہ تھا کہ دعوت الی اللہ کا کام جو زور کا ہوا ہے وہ چالو ہو جائے اور کم سے کم غیر مسلم بھائیوں کو اسلام کی حقانیت اور اس کی صداقت کا علم ہو جائے اس سلسلے میں مختلف علماء دین سے میں نے تبادلہ خیال کیا مگر کوئی صاحب اس خدمت کی انجام دہی کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ میں کئی سال سے اسی فکر وغم میں مبتلا تھا۔ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری کی لکھی ہوئی ایک کتاب "اقوام عالم کو فکر دعوت" کے نام سے موصول ہوئی۔ قرآن وحدیث سے مولانا موصوف نے اقوام عالم کو فکر دعوت

کی ترغیب دی ہے یہ رسالہ یقیناً مسلمانوں کے لئے مفید ہے لیکن جو لوگ ایمان کے دائرے میں ابھی تک داخل ہی نہیں ہوئے ہیں وہ لوگ قرآن وحدیث کو کیا جانیں میں نے سوچا کہ اس کتاب میں ایک مقدمہ شامل کرکے غیر مسلم بھائیوں کو کچھ سمجھا دوں تاکہ مولانا موصوف کے مضامین کو وہ سمجھ سکیں جس وقت میں نے مقدمہ کا آغاز کیا تو جنات کی حکومت سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک کے جنات اور انسانوں کی تاریخ اور ان کی دعوت کا نقشہ کھنچ کر میرے سامنے آگیا میں ان مضامین کو لکھتا رہا اور مختصر کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر مضامین کی آمد بند نہیں ہوئی میں نے سمجھا کہ میرے دعوتی فکر وغم کی خدا کی طرف سے یہ شاید غیبی مدد ہے جو قلب میں اترتی اور جمتی جارہی ہے اس کی قدر کرتے ہوئے کاپی میں لکھ لینا چاہئے کافی دور تک لکھنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ یہ تو وہی دعوتی نصاب کی کتاب ہے جس کی طرف حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرماتے ہوئے اس کی تصنیف کا حکم فرمایا تھا میں نے بہت سے علماءِ دین سے اس کا تذکرہ کیا اور فہرست مضامین کی کتابت کراکر اُن کو دکھلایا۔ تقریباً سارے ہی علماءِ دین نے میری اس خدمت کو پسند فرماکر میرا ساتھ دینے کا وعدہ فرمایا۔ شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا سید قاری صدیق احمد صاحب دامت فیوضہم مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ ہتھورا ضلع باندہ کی خدمت میں جس وقت میں نے کتابت شدہ فہرست کو پیش کی تو بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فہرست مضامین کا انھوں نے مطالعہ فرمایا اور رات کو ایک پرچہ لکھکر ۴ر جنوری ۱۹۹۶ء صبح کو جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کنواں ضلع دُھلیا مہاراشٹر کے جلسہ گاہ میں مجھے عنایت فرمایا۔ پیش لفظ پڑھنے والوں نے پڑھ لیا ہے۔ حضرت دامت فیوضہم کی اس خصوصی عنایت اور کرم فرمائی کی وجہ سے ان کے چاہنے والوں کا ایک بہت بڑا حلقہ ہمارے دعوتی پروگرام کی طرف متوجہ

ہوگیا ہے اور اس کتاب کو دنیا کی ہر ہر زبان میں اشاعت کی فکر و عزم کرنے لگا ہے اللہ تعالیٰ حضرت دامت فیوضہم کو اتنا ہی ثواب اور اتنی ہی نیکیاں عنایت فرمائیں جتنا ثواب اور جتنی نیکیاں دعوت الی اللہ کی خدمت کرنے والوں کو عنایت فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ حضرت دامت فیوضہم بھی اس جماعت کی سرپرستی اور رہبری فرمائیں گے۔ میں یہ مقدمہ صرف مسلمانوں کو دعوت الی اللہ کی ترغیب دینے کے لئے لکھ رہا ہوں اور ان کو سمجھا رہا ہوں کہ یہ کتاب صرف غیر مسلمین کو پڑھنے کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے دلائل اور تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے صرف جنات اور انسان کی تاریخ اور ان کی دعوت کے عنوان کو میں نے ابھارنے کی کوشش کی ہے اگر کسی کو حوالوں کی ضرورت ہو تو مجھ سے ملاقات کر کے معلوم کرلے۔ البتہ یہ پہلا ایڈیشن ہے بار بار چیک کرنے کے باوجود کچھ غلطیاں سامنے آسکتی ہیں اس لئے خصوصاً علماء حضرات اغراض کے بجائے نشان لگا کر اطلاع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں درست کرلی جائے پہلے میں نے اردو زبان میں اس کتاب کو اس لئے طباعت کرائی ہے تاکہ دعوت کا کام کرنے کرانے والے مسلمان اپنے دعوتی فریضے کو سمجھ لیں اور اس کی ادائیگی کی تیاری میں مصروف ہوجائیں۔ ممکن ہے بعض لوگوں کو یہ شبہہ ہو کہ کتابوں سے نہ اسلام پھیلا ہے اور نہ آئندہ پھیلے گا بلکہ مذہب اسلام کی تبلیغ و دعوت کا کام جو اعلیٰ پیمانے پر ہوا ہے وہ اسلام کا نمونہ بننے اور صوفیانہ طرز و انداز اختیار کرنے سے ہوا ہے پھر اس کتاب کی اشاعت سے فائدہ کیا ہے جواب یہ ہے کہ آج کل مسلمانوں کو خود ہی سچا مسلمان بنانا مشکل ہو رہا ہے۔ پھر غیر مسلمین کو مسلمان بنانا کس طرح آسان ہوگا اس لئے اس کتاب کی عام اشاعت کا صرف اتنا مقصد ہے کہ مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلم بھائیوں کو بھی مذہب اسلام کی حقانیت

اور صداقت کا علم ہو جائے اور سارے انسانوں کو اپنی تاریخ اور اصلیت معلوم ہو جائے اور اپنے دشمن شیطان مردود کی مکاری اور غداری اور فریب کاری سے وہ واقف ہو جائیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر لوگ مان بھی جائیں گے اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ گنہگار حبیب اللہ قادری چشتی قادری امیدیں لگائے ہوئے ہے ممکن ہے وہ اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو ایمان اور اعمال حسنہ اور ہدایتِ عامہ کا ذریعہ بنا دے ہم مایوس کیوں ہوں ہمکو اپنی دعوتی کوششوں اور محنتوں میں ہر وقت لگے رہنا چاہیئے۔

اس کی شکل یہ ہے کہ اس کتاب کو ہندی اور انگلش اور اپنی علاقائی زبان میں منگا کر اپنے انسانی غیر مسلم بھائیوں کو پڑھنے کے لئے دیں اور کہہ دیں کہ یہ جنات اور انسان کی تاریخ ہے انھوں نے کیا کیا ہے۔ اس میں تفصیل سے لکھا ہوا ہے آپ پڑھ کر مجھے واپس کر دیں۔ جب وہ پڑھکر واپس کرنے آئیں تو ان سے معلوم کریں کہ یہ کتاب کیسی ہے اگر انھوں نے پسند کر لیا تو انھیں کے ذریعہ دیگر غیر مسلم بھائیوں کو بھی پڑھوائیں اور انھیں سے ان کے تاثرات کو معلوم کریں اور کام کو آگے بڑھاتے رہیں اور اس کے ثمرات و اثرات کو لکھتے رہیں اور نیچے والے پتے پر پوری رپورٹ بھیجتے رہیں۔ جب اس کتاب کی دیگر زبانوں میں اشاعت ہو جائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام کی طرف سے مذہبی پرچار کے نام سے جلسے ہوں گے ان میں مسلم ہندو، عیسائی وغیرہ بھی شامل ہوں گے وہ جلسے عام انسانوں کے ہوں گے۔ ان جلسوں کا منظر قابلِ دید ہوگا۔ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام نے اسلام مذہب کا نمونہ بن کر دعوتِ الی اللہ کا کام عام انسانوں میں جس طریقے سے کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہی طریقہ کار خدام ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام بھی اختیار کریں گے۔

تاریخ جنات و انسان اور اُن کی دعوت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بعد!
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

ترجمہ ۔ میں نے انسان اور جنات کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے

بعض خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ شروع سے آخر تک اُن کے ناقلین لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہر ہر دَور میں ہوتے ہیں۔ اگر انھیں خبروں کو زمین و آسمان کو بنانے والا اور ان کے اندر رہنے والی ساری چیزوں کو پیدا کرنے والا اُن کا مالک اور خالق اور داتا اپنی کتاب میں لکھدے تو ان خبروں کی طاقت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ ان کے انکار کرنے والے صرف دیوانے اور پاگل ہی قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں اتنی معتبر شہادتوں کے ہوتے ہوئے جو لوگ اپنی عقل اور فہم کو ان خبروں میں داخل کر کے جھٹلاتے ہیں یا شک کرتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں ہماری عقل و فہم میں نہیں آتی ہیں ایسے لوگوں کو ہدایتِ حق کا راستہ نہیں ملتا وہ اس دنیا سے گمراہ ہو کر مرتے ہیں اور مرنے کے بعد ہاتھ پر ہاتھ ملتے ہیں اور افسوس و ندامت کے ساتھ خون کے آنسو بہاتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے اپنی بربادی اور تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ اگر دُنیا ہی میں مرنے سے پہلے ان معتبر خبروں کو سُنکر ان پر یقین کر لیتے تو مرنے کے بعد دھوکا نہ کھاتے اور خدائی غضب و قہر کے پنجے میں نہ آتے۔ سب سے بڑے عقلمند اور سمجھدار وہ لوگ

ہیں جوان خبروں کو سُن کر یقین کر لیں اور اپنی عقل و فہم کا ان میں کسی قسم کا دخل نہ دیں اور ان پر جتنا ممکن ہو سکے عمل کریں۔

انسان کی پیدائش سے پہلے دنیا کی حالت

انسان سے پہلے اس دنیا میں جنات کی آبادی تھی اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو بادشاہ بنا دیتے تھے اور اس کے ذریعہ اپنی بندگی اور عبادت کے فرائض کو بتلا کر اس کا طریقہ بھی بتلاتے تھے اور اپنا یہ فیصلہ سناتے تھے کہ تم کو ایک دن مرنا ہے اور ہمارے پاس آنا ہے اگر تم لوگ ہماری بات مان کر اور ہمارے حکم پر چل کر ہمارے پاس آؤ گے تو تم کو جنت دوں گا اور ہمیشہ ہمیش کی حکومت دوں گا۔ اور تم سے خوش اور راضی رہوں گا اور اگر تم لوگ ہماری باتوں کو نہ مانے اور ہمارے حکم پر نہ چلے یا ہمارے علاوہ کسی کو اپنا رب یا خدا مان لئے یا ہماری عبادت اور بندگی میں کسی اور کو شریک کر لئے تو جب تم ہمارے پاس آؤ گے تو ہم تم سے ناراض ہوں گے اور ہمیشہ کیلئے جہنم کے خطرناک عذاب میں ڈال دیں گے۔ اس وقت تم لاکھوں بار معافی مانگو گے اور کروڑوں بار توبہ کرو گے اور چلا چلا کر مجھے پکارو گے اور ہر وقت صرف میرا ہی نام لیکر دنیا میں دوبارہ آنے اور ہمارے حکم پر چلنے کا وعدہ کر کے فریاد کرو گے تو میں تمہاری ایک بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں گا اور تم کو عذاب دینے میں کسی قسم کی کمی کرنے کے بجائے زیادتی اور تیزی ہی کرتا رہوں گا بس مرنے سے پہلے پہلے جو کچھ کرنا ہو کر لو تم کو اختیار بھی اور آزادی بھی اور ڈھیل بھی دی جا رہی ہے کتنے ہزار اور لاکھ سال تک جنات کی حکومت اس دنیا میں قائم رہی اور یہ سلسلہ چلتا رہا اس کی صحیح رپورٹ اور تاریخ کسی کو معلوم نہیں اس کو خدا تعالیٰ خود ہی جاننے والے ہیں۔ اللہ ہی کی ذات علیم و خبیر ہے۔

جنّات کا آخری بادشاہ

جنّات کی پیدائش میں آگ کا غلبہ ہے اس لئے وہ طبعًا شریر ہوتے ہیں ایک وقت ان پر ایسا بھی آیا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے مالک اور داتا کو صرف بھول ہی نہیں گئے بلکہ ان کا انکار کرنے لگے اور اپنی عقل و فہم کے غلام بن گئے اور یہ کہنے لگے کہ سب کچھ یہی دُنیا ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو مرنے کے بعد کچھ نہیں ہونے والا ہے یہ دُنیا تو خود بخود بن گئی ہے اس کا بنانے والا کوئی نہیں ہے یہ باتیں ان کی عقل میں آئیں اور انھوں نے اپنی عقل کو اپنا خدا بنا لیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جتنی برائیاں ممکن ہو سکتی تھیں اُن کو وہ کرنے لگے اور جتنی نیکیاں اور اچھائیاں اس وقت تھیں ان کو چھوڑ دیے اس وقت اللہ تعالیٰ نے انھیں میں سے ایک جن کو بادشاہ بنایا اس کا نام عزازیل تھا اور ابلیس بھی تھا وہ بڑا نیک تھا صرف خدا ہی کی پوجا اور بھگتی کرتا تھا اور دن رات انھیں کی عبادت میں مصروف رہتا تھا اس کی قوم کیا کر رہی ہے اس سے اس کا کوئی مطلب نہیں تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہ بنا دیا اور یہ حکم دیدیا کہ تمہاری قوم کے لوگ مجھے بھول کر اور چھوڑ کر شرارت اور بدمعاشی پر اُتر آئے ہیں اب تم ان سے جہاد کرو میں تمہاری مدد کروں گا اور تم کو کامیاب بھی بنا دونگا اور تمہارے سامنے ان کو ذلیل کر کے تمہارا غلام بھی بنا دوں گا تم بے خوف و خطر ہو کر ان سے جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ اور میدانِ جنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کود پڑو اور میری وحدانیت اور یکتائی کے جھنڈے کو لہرا دو اور ان نافرمانوں کو مٹا دو البتہ جو لوگ مجھے مان لیں اور میرے حکم کے مطابق زندگی گذارنے کیلئے تیار ہو جائیں اور میری عبادت اور بندگی کا اقرار کر لیں ان کو چھوڑ دو بقیہ سارے بدمعاشوں اور شریروں کی گردن مار دو، اور اُن کو ذبح کر کے چڑیوں کو کھلا دو

ابلیس کی جنگ عظیم کی تیاری

یہ خبر سن کر اللہ کے عابد اور ایشور کے بھگت کی ہمت بلند ہو گئی اس نے اللہ کے حکم کو پورا کرنے کیلئے تیاری شروع کر دی اور نیک قسم کے جنات کو بلا کر اللہ کا حکم سنایا اور جنگ عظیم کیلئے انکو آمادہ کر لیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے مجاہدین جو صالحین کی جماعت تھی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اس جماعت میں شامل تھے ان کا تذکرہ قرآن حکیم میں کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

ترجمہ:۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعتوں پر غالب ہو جاتی ہے۔ جب زمین و آسمان کا بنانے والا مالک کسی کا ساتھ دینے اور اس کی مدد کرنے کا وعدہ کر لیتا ہے تو اس کو کسی حکومت اور کسی طاقت سے کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا۔ انسانوں کی کامیابی کا دارومدار کثرت اور قلت پر نہیں ہوتا بلکہ خدا کی نصرت اور مدد پر ہوتا ہے جب کسی جماعت کی مدد کا وعدہ خدا تعالیٰ کر لیتا ہے تو وہ جماعت بڑی بڑی حکومتوں اور طاقتوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے وہ جماعت خواہ کتنی چھوٹی ہو یا ایک ہی شخص ہو اس مضمون کو انسانی آبادیوں میں مختصر طور پر پیش کر رہا ہوں۔ اسی طرح اللہ نے اپنے عابد ابلیس کی مدد فرمائی۔

جنگِ عظیم میں ابلیس کی جیت اور کافروں کی ہار

ابلیس نے جب مجاہدین کی ایک جماعت بنالی اور شریر جنات سے جنگ کی مکمل تیاری کر لی تو پوری دنیا میں اعلان کرا دیا کہ اب میں ساری قوم جنات کا خدا کی طرف سے بادشاہ بنا دیا گیا ہوں میرا آرڈر اور حکم ہے کہ آج سے ہر جنات کو صرف اللہ رب العالمین کی عبادت پر ایمان لا کر اپنی اور غیروں کی خدائی کو چھوڑ کر صرف ایک ذاتِ حق کے سامنے

جھکنا پڑے گا اور اس کے حکم کے مطابق چلنا پڑے گا۔ آج سے صرف ایک ہی مالک اور داتا کی بھگتی اور پوجا کی جائے گی۔

شریر اور بدمعاش قسم کے جنات نے ابلیس کی بادشاہت کو بھی اور اس کی دعوت کو بھی ٹھکرا دیا اور یہ کہکر ابلیس کی بغاوت اور مخالفت پر آمادہ ہو گئے کہ یہ چند لوگ یا چھوٹی سی جماعت ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گی ہم لوگ اس کی بیہودہ باتوں کو سن کر اپنی عقل اور سمجھ کی غلامی کو نہیں چھوڑیں گے ہم وہی کریں گے جو ہم سمجھے ہوئے ہیں۔ ان کی بغاوت کی خبر سن کر ابلیس نے ان سے اعلان جنگ کر دیا اس کے مجاہدین کی جماعت بے خوف و خطر ہو کر ابلیس کو اپنا بادشاہ مان کر میدانِ جنگ میں کود پڑی اور نافرمان جنات پر حملہ کر دیا۔ جنات بڑی طاقت والے تھے اور بدمعاش و شریر بھی تھے اور مغرور و متکبر بھی تھے وہ لوگ ابلیس اور اس کی چھوٹی سی جماعت کو کمزور سمجھ کر جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔

ادھر ابلیس اور اس کی جماعت کو یقین تھا کہ جب ہمارا مالک اور معبود اور رب ہمارے ساتھ ہے اور ہماری مدد بھی کرے گا تو ہم کو کسی طاقت سے کوئی ڈر نہیں ہے۔ چنانچہ اہلِ حق کے مجاہدین اور کافروں، متکبروں کی جنگ شروع ہو گئی۔ یہ اللہ والوں کی چھوٹی سی جماعت اگر مٹی کو مٹھی میں لے کر خدا کے باغیوں اور دشمنوں پر پھینک دیتی تو اس کے ہر ہر ذرے میں ایٹمی طاقت پیدا ہو جاتی اور تباہی مچا دیتی تھی۔ جس طرح ابرہہ کی فوج پر ابابیل چڑیوں نے ایک ایک کنکری چونچ میں لے کر پھینک دی تو وہ کنکریاں ایٹم بم بن گئیں اور ابرہہ اور اسکی فوج کو تباہ و برباد کر دیں یہی حال وہاں پر بھی ہوا۔ ابلیس کے ساتھ اللہ کی مدد شاملِ حال رہی یہ چھوٹی سی اللہ والوں کی جماعت جب حملہ آور ہوتی تو بڑے بڑے متکبر اور مغرور طاقت ور جنات کے چھکے چھڑا دیتی۔ جنات کا قتل عام

شروع ہوگیا خدا جانے کتنے ہزار لاکھ شریر اور بدمعاش قسم کے جنات قتل کر دئے گئے یہ جنگ کتنے دنوں تک چلتی رہی اس کی خبر فراہم نہیں ہوسکی البتہ ابلیس کی طاقت اور جنات کا قتل عام کا واقعہ دیکھکر بقیہ جنات نے ابلیس کی اطاعت قبول کرکے اس کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ پھر اس دُنیا میں امن وامان قائم ہوا خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچم بلند ہوا۔ بقیہ جنات ابلیس کے تابع ہوگئے وہ خود اور ان کی آنے والی اولاد سب ایک ہی خدا کو ماننے اور ان کے حکم پر چلنے والے بنگئی جب ابلیس کو اطمینان ہوگیا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں مصروف ہوگیا۔

ابلیس کی حکومت کا عروج

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور یکتائی کی تبلیغ و دعوت کا کام شروع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا طریقہ بتلایا جانے لگا۔ قوم جنات اپنی شرارت اور بدمعاشی کو چھوڑ کر راہِ ہدایت کی طرف آنے لگی۔ ہر قسم کی برائیاں مٹنے لگیں۔ اور ہر قسم کی اچھائیاں ابھرنے لگیں۔ شر و فتن کا دور ختم ہونے لگا خیر و برکات کی فضا قائم ہونے لگی۔ ایک اللہ کا ولی اور عابد جنات کا بادشاہ ہے قوم جنات پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے خالقِ کائنات کا قہر اور غضب جو ٹوٹتا اور ان کو اپنے لپیٹے میں لے کر تباہ و برباد کر دیتا وہ ٹھنڈا ہوکر رحم و کرم سے بدلنے لگا۔ سارے عالم کے مالک و داتا کی صفتِ رحیمیت اور رحمانیت ان کی صفت قہاریت و جباریت پر غالب آگئی اور ساری دنیا کی فضاؤں پر رحمت کی گھٹاؤں کو اٹھوا کر بارانِ رحمت کی بارشوں کو برسوانا شروع کر دیا۔ جنات کی اطاعت اور عبادت کو دیکھکر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے پوری دنیا پر ابلیس کی حکومت کا عروج ہوا ممکن ہے اس سے پہلے جنات کی حکومت میں ایسا عروج نہ ہوا ہو۔ اندازہ یہی

ہوتا ہے کہ وہ زمانہ بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ تھا۔ ساری دنیا میں صرف اللہ والے اور جنت میں جانے والے ہی آباد ہو گئے تھے۔

جنات کے بادشاہ ابلیس کی عبادت

ابلیس چونکہ بادشاہ بننے سے پہلے ہی اللہ کا عابد اور بھگت تھا اس لئے حکومت ملنے کے بعد بجائے اس کے کہ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسی قسم کی کمی اور کوتاہی آتی بلکہ مزید اضافہ ہوتا چلا گیا عبادت کے ساتھ ساتھ حکومت کے فرائض کو ابلیس کس طرح انجام دیتا تھا تاریخ میں اس کی کیفیت کی خبر نہیں ملتی۔ تاریخ صرف اتنا ہی بتلاتی ہے کہ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیا تھا۔ تاریخ یہ بھی بتلاتی ہے کہ اس نے زمین کا کوئی ایسا حصہ نہیں چھوڑا تھا کہ جہاں پر خدا کے نام کا اس نے سجدہ نہ کیا ہو اتنی بڑی زمین کے ہر ہر حصے پر جانا اور وہاں پر خدا کے نام کا سجدہ کر کے ان کی عبادت کے فرائض کا انجام دینا یہ کام کتنے ہزار سالوں میں پورا ہو سکتا ہے اس کا صحیح تخمینہ وہی شخص لگا سکتا ہے جس نے اسکے ساتھ رہ کر اس کی عبادت کے طریقۂ کار کو دیکھا ہو۔ ابلیس کی عبادت اور دعوت کی شہادتیں تو ملتی ہیں مگر کتنے ہزار سال تک اس کی حکومت اس دنیا میں قائم رہی۔ شاید مؤرخین نے اس کا صحیح اندازہ پیش نہ کیا ہو۔ اسی لئے جب کوئی مؤرخ اس کی تاریخ پر کوئی کتاب لکھے گا تو یہی لکھ سکتا ہے کہ اس دنیا میں اس کی ہزاروں سال تک حکومت رہی ہے۔ اس نے حکومتِ عادلہ قائم کر کے سارے جنات کو عابد اور زاہد اور مجاہد بنا دیا تھا اور عدل و انصاف سے پوری دنیا کو بھر دیا تھا۔

بادشاہ کی عادت اور حالت کا اس کی رعایا پر اثر:

اگر کسی ملک یا قوم کا بادشاہ نیک اور صالح ہو اور خدا کی عبادت اور بندگی کرتا ہو اور ان کے حکم پر چلتا ہو اور اپنی رعایا کو خدا کی عبادت اور بندگی کرنے کا حکم کرتا ہو۔ ہر قسم کی اچھائیوں کو اپنانے کی دعوت دیتا ہو اور برائیوں سے بچنے کی تبلیغ کرتا ہو تو اس کے ان اعمال کے اثرات لازمی طور پر اس کی رعایا پر پڑیں گے حکومت کے ذمہ داران بھی اچھے ہو جاتے ہیں اور عوام بھی اچھے ہوتے ہیں اگر بادشاہ ظالم اور ڈاکو ہو خدا کا نافرمان اور باغی ہو اور اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف نہ کرتا ہو تو ذمہ دارانِ حکومت پر اس کی بداعمالیوں کے اثرات پڑتے ہیں آج بھی حکومت عادلہ اور غیر عادلہ میں نمایاں فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ ابلیس چونکہ اپنی قوم کا سب سے بڑا عالم اور عابد تھا مجاہد اور زاہد تھا۔ اس لئے حکومتِ عادلہ قائم کر کے اپنی قوم جنات کو سنبھال لیا اور سب کو عابد اور مجاہد بنا دیا اور خدا کی توحید کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرا دیا اور خدا کے یہاں بھی اور اپنی قوم میں بھی اعزاز حاصل کر لیا۔

ابلیس کی حکومت کا عروج آسمانوں پر

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان اور قدرت کو بہت سے مقامات پر بیان فرمایا ہے ایک جگہ فرماتے ہیں۔ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ترجمہ: آپ جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ آپ کے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر اور بھلائی ہے۔ آپ بیشک ہر چیز پر قادر ہیں۔ وہی ایک ذات ہے جو ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے جس کو چاہے بلندی پر پہونچا دے اور جس کو چاہے بلندی سے نیچے گرا دے۔ ان کی طاقت اور

قدرت اور ان کے اٹل فیصلے پر کوئی مخلوق کسی قسم کی ادنیٰ سی ادنیٰ رکاوٹ پیدا کر دے یہ ناممکن اور محال ہے وہ مختار کل ہے اپنے اختیار سے ہر کام کو کرتا ہے۔ ابلیس کی تبلیغ و دعوت اور اطاعت اور عبادت اور اس کے جہادی کارناموں کو دیکھکر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے اور اپنا حکم نامہ اس کے پاس بھیجے کہ اے میرے بندے ابلیس اب تک تو میں نے تجھے صرف زمین کی حکومت دی تھی اب میں تجھکو ساتوں آسمانوں کی حکومت دے رہا ہوں اور آسمانوں پر رہنے والے سارے فرشتوں کا بادشاہ اور سردار بنا رہا ہوں۔ اب تم ساری زمین پر اور ساتوں آسمانوں پر آزادی کے ساتھ گھومو اور پھرو۔ سارے آسمانوں کے دروازے ہر وقت تمہارے لئے کھلے رہیں گے۔ آسمانوں پر رہنے والے تمہارا ادب و احترام کریں گے اور تمہارے حکم کی تعمیل کریں گے۔ سارے آسمانوں پر اعلان ہوگیا اور عزازیل کی حکومت قائم ہوگئی۔ عزازیل جہاں مصروف عبادت رہتا تو زمین و آسمان کا دورہ بھی کرتا تھا۔ جنت اور اس کی بہاروں اور حوروں کا دلفریب منظر بھی دیکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے عالم غیب کو ابلیس کے لئے عالم شاہد بنا دیا تھا کسی دوسرے کے بارے میں تاریخی شہادت نہیں ملتی ہے کہ اس کو بھی زمین و آسمان کی حکومت ملی تھی اور سارے فرشتوں کا بادشاہ اور سردار بنا ہوا تھا یہ خصوصیت صرف عزازیل کو ملی تھی صرف ابلیس اس مقام پر پہونچا تھا۔ کتنے سال تک وہ زمین و آسمان کا بادشاہ تھا اس کی صحیح رپورٹ نہیں ملتی البتہ حضرت حکیم الامتؒ نے لکھا ہے کہ ابلیس چالیس ہزار سال تک معلم الملائکہ رہا یعنی فرشتوں کا سردار تھا۔

انسان کی خلافت پر مشورہ

ابلیس زمین اور آسمان کا بادشاہ بھی تھا اور بہت بڑا عالم اور عابد مجاہد بھی تھا بظاہر سب سے بڑا ولی اور بزرگ بھی وہی تھا اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بھی تھا مگر

انسانی بادشاہت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کو مشورہ میں شامل نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی راز کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں چھپی ہوئی ہے وہ کسی اہم امتحان اور محرک کے وقت ظاہر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بلا کر فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ۔ میں زمین میں اپنا ایک نائب بنانے والا ہوں۔ اتنا کہتے ہی فرشتے بول اٹھے کہ آپ اس زمین پر ایسے لوگوں کو اپنا نائب بنانے کا فیصلہ فرما رہے ہیں جو لوگ دنیا میں فساد برپا کریں گے اور آپس میں خون بہائیں گے ہم لوگ تو آپ کی حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں اور آپ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ آگے فرشتوں نے یہ نہیں کہا کہ اس وجہ سے خلافت اور نیابت کے حقدار ہم لوگ ہیں مگر ان کا مقصد یہی تھا فرشتے چونکہ معصوم ہوتے ہیں اس لئے وہ مطیع اور فرمانبردار ہوتے ہیں وہ جنات کی شرارت اور نافرمانیوں اور جنگ و جدال کو دیکھ کر تعجب اور حیرت میں ڈوبے رہتے تھے اور افسوس بھی کرتے تھے کہ ایسے لوگ جن کو اللہ ربّ العٰلمین نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا اور ان کو پال کر بڑا کیا۔ آج وہ لوگ اللہ کی اطاعت و عبادت اور فرمانبرداری کے بجائے ان کی نافرمانیوں میں مصروف ہیں اور آپس میں قتل و غارت گری کرتے ہیں۔ ان کے بعد اللہ ربّ العٰلمین جن کو اپنا نائب بنانے کا فیصلہ سنا رہے ہیں ایسا ہی وہ بھی کریں گے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اپنا نائب بنا دیں تو ہر قسم کی برائیوں کا ہمیشہ ہمیش کے لئے خاتمہ ہو جائیگا اور زمین اور آسمان کے اندر رہنے والے صرف اللہ والے ہی رہیں گے اور دن و رات اللہ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف بھی رہیں گے۔ ملائکہ کی نیت بڑی اچھی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا کہ اس کے اندر مصلحت کیا ہے جو میں جانتا ہوں تمہیں اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ بس تم لوگ تسبیح و تقدیس میں مصروف رہو

انسان کی پیدائش

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے عزرائیل علیہ السلام کے ذریعہ زمین کے مختلف حصوں سے مٹی منگا کر ایک پتلا بنایا اور اس کے اندر روح ڈال دی وہ بولتا ہوا انسان ہو گیا اور ان کا نام آدم رکھا اپنے جس نائب اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کا فیصلہ فرما کر اپنے مقربین فرشتوں سے مشورہ فرمایا تھا یہ وہی خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آگے اپنے قرآن حکیم میں فرما رہے ہیں وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ساری چیزوں کے ناموں کو اور پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اے فرشتو! اگر تم لوگ سچے ہو تو ان چیزوں کے ناموں اور ان کی خصوصیت کو بتلاؤ وہ چیزیں جو انسانوں کے استعمال میں آنے والی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں کو اور ان کی خصوصیت کو حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے سکھلا دیا مثلاً یہ کھانے کا برتن ہے یہ پکانے کا ہے یہ پینے کا ہے یہ کھیتی باڑی کرنے کے سامان ہیں قرآن حکیم نے صرف اتنا بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ساری چیزوں کے ناموں کو سکھلا دیا۔ آگے فرشتوں سے ان چیزوں کے ناموں کو اور اور ان کی خصوصیت کے بارے میں سوال فرما رہے ہیں کہ بتلاؤ یہ کونسی چیزیں ہیں اور کس کام میں استعمال ہوتی ہیں اس سے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ جتنی چیزیں انسانوں کے کام میں آنے والی تھیں ان سب کو اسی وقت بنا کر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا اور ان کے ناموں اور ان کی خصوصیات کو بتلا دیا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کائنات کی ساری چیزوں کے اصل موجد اور خالق اللہ تعالیٰ ہیں وہی آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کے بنانے کا علم عطا کرتے ہیں اور انسان

ان چیزوں کو بناتا رہتا ہے اور ان کا نام اسی کے مطابق انتخاب کرتا رہتا ہے فرشتوں کو چونکہ ان کے بارے میں علم نہیں تھا اس لئے انھوں نے فوراً عرض کیا قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو ہر عیب سے پاک ہیں ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہم کو علم دیا ہے بیشک آپ ہی علم اور حکمت والے ہیں سارے فرشتوں نے یہ اقرار کر لیا کہ نہ تو ہم لوگوں کو ان چیزوں کے نام کا پتہ ہے کہ یہ کیا چیزیں ہیں اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ یہ چیزیں کس کام میں آتی ہیں یہ تو صرف آپ ہی جانتے ہیں کیونکہ آپ ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اس لئے ان کا علم آپ ہی کو ہے اور ان کی حکمتوں کا بھی آپ ہی کو علم ہے

امتحان نمبر ۱ میں آدم کی کامیابی

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم ان چیزوں کے ناموں کو آپ بتلائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فوراً ان چیزوں کے ناموں کو بتلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہوں اور ان باتوں کو بھی جانتا ہوں جن کو تم لوگ ظاہر کرتے ہو اور چھپا کر اپنے دل میں رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو معزز اور مکرم بنا دیتے ہیں۔ غور فرمائیں امتحان گاہ میں ان فرشتوں کی جماعت بھی شامل ہے جن کو مقربین درِ بار رب العالمین کہا جاتا ہے اور مومنین بھی کہا جاتا ہے وہ جماعت جو خدا کے حکم کے مطابق اپنے سر کو ان کے سامنے

جھکائے رکھتی ہے اور ان کے ہر ہر حکم کی تکمیل و تعمیل کرتی ہے اور اسی امتحان گاہ میں سارے انسانوں کے دادا حضرت آدم علیہ السّلام بھی ہیں اور اکیلے ہیں مگر ان کو اللہ تعالیٰ نے امتحان میں کامیاب بنا دیا یہ انسان پر ان کی خصوصی عنایت ہے۔

امتحان نمبر ۲ میں فرشتوں کی کامیابی ابلیس کی ناکامی

پہلے امتحان گاہ

میں صرف انسان اور فرشتے شامل کئے گئے اب دوسرے امتحان میں فرشتوں کے سردار ابلیس کو بھی فرشتوں کے ساتھ شامل کیا جا رہا ہے اور انسان کو اعزاز اور شرف بخشا جا رہا ہے۔ غالباً پہلے امتحان میں ابلیس کو اس لئے شامل نہیں کیا گیا کیونکہ جن چیزوں کے بارے میں خدا کی طرف سے سوال کیا گیا تھا وہ انسانوں کی ضروریاتِ زندگی کی چیزیں تھیں اگر ابلیس سے سوال کیا جاتا تو وہ بھی نہ بتا پاتا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہوں میں پہلے امتحان میں بھی وہ فیل تھا اس لئے اس کو امتحان گاہ میں نہیں لایا گیا۔ البتہ دوسرا امتحان جو بڑا پُرخطر ہے اس میں ابلیس کو لایا جا رہا ہے اور آدم علیہ السّلام کو ایک بہت بڑے انعام سے نوازا جا رہا ہے۔ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السّلام کا سجدہ کرو تو ان لوگوں نے فوراً آدم (علیہ السّلام) کو سجدہ کر لیا مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ یہ خبر سُن کر سارے انسانوں کو خوشیوں سے جھوم اٹھنا چاہیے اور بار بار اس مالک اور الشّکور اور اللہ کا شکریہ ادا کرنا

چاہیئے اور ان کے حکم کے سامنے اپنے سر کو جھکا دینا چاہیئے جس نے انسانوں کے دادا آدم علیہ السّلام کو فرشتوں پر بھی اور جنات پر بھی شرف بخشا اور دونوں قوموں کے سر کو ان کے سامنے جھکا دیا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جس آقا اور داتا نے فرشتوں کو بھی اور جنات کو بھی انسان کا تابع اور غلام بنا دیا اور اپنی خلافت کا تاج انسان کے سر پر رکھ دیا اور دنیا کی حکومت اور اس کے خزانوں سے مالا مال کر دیا اس اللہ تعالیٰ کی کرم فرمائی پر سارے انسان خواہ کسی دھرم اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے پرماتما اور خدا تعالیٰ پر قربان نہ ہو جائیں تو یہ ان کی بدقسمتی ہوگی اور بڑی محرومی ہوگی۔

فرشتے اور جنات انسان کے خادم بنے

یہ کوئی قصہ اور کہانی نہیں ہے بلکہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے اسی وقت سے اللہ تعالیٰ نے سارے جنات کو انسان کے تابع بنا دیا اور سارے فرشتوں کو ان کا خادم بنا دیا۔ زمین و آسمان اور ان کے اندر رہنے والی چیزوں کو پیدا کرنے والے اور بنانے والے وہی سب کچھ کرتے ہیں البتہ ظاہری طور پر انھوں نے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کسی کو حکم دیا کہ تم ہوا کو چلاؤ وہ ہوا کو چلا رہا ہے۔ کسی فرشتے کو حکم دیا کہ تم پانی برساؤ۔ وہ پانی برسا رہا ہے۔ کسی کو حکم دیا کہ تم مخلوقات کو روزی پہنچاؤ اور کسی فرشتے کو حکم دیا کہ تم فلاں کام کرو۔ اس طرح نظامِ عالم کا سارا کام انھوں نے اپنے فرشتوں کو سونپ رکھا ہے اور تمام فرشتوں کی الگ الگ ذمہ داریاں ہیں جسے وہ پوری مستعدی سے انجام دے رہے ہیں اور

مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے انسانوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور نائب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کی حفاظت اٹھالیں تو انسان اللہ کی زمین پر نہ چل سکتا ہے اور نہ ہی اس پر حکومت کر سکتا ہے۔ اسی لئے جب انسان کے مرنے کا وقت آجاتا ہے تو محافظین فرشتوں کی حفاظت اٹھالی جاتی ہے۔ اس وقت یا تو انسان ملک الموت کا لقمہ بن جاتا ہے یا پہاڑ اور دریا یا کسی چیز سے ٹکرا کر ختم ہو جاتا ہے اسی لئے اگر ساری دنیا کی طاقتیں مل کر ایک مرنے والے کو بچانا چاہیں تو بچا نہیں سکتی ہیں اور جس کی زندگی ہے اور اس پر محافظین فرشتوں کی حفاظت ہے اگر ساری دُنیا کی طاقتیں مل کر اُسے مارنا چاہیں تو اس کو مار نہیں سکتی ہیں فرشتے اگرچہ نظر نہیں آتے لیکن انسانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر انعام ہے۔

دادا آدم اور اماں حوّا کا جنّت میں داخلہ

وَقُلْنَا يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو نقل فرما رہے ہیں اور حکم دے رہے ہیں کہ تم دونوں جنّت میں خوب گھومو اور پھرو اور کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب مت جانا اور نہ ہی اس کے پھل کو کھانا۔ وہ درخت کس چیز کا تھا قرآن حکیم نے اس کا نام نہیں بتلایا البتہ بعض علماءِ دین نے لکھا ہے کہ وہ گیہوں کا درخت تھا اس کے دانے

کو کھانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا آگے تفصیل سے یہ واقعہ آرہا ہے البتہ یہاں پر کچھ ضروری باتیں سامنے تھیں اسلئے لکھنے کی ضرورت پڑی تاکہ پڑھنے والوں کے سامنے الجھن نہ آئے۔ مثلاً آدم اور حوّا یہ عربی الفاظ ہیں ہندی زبان میں آدم کو مہادیو بابا کہا جاتا ہے اور حوّا کو پاربتی ماں کہا جاتا ہے ان کی اصلی زبانِ جنت عربی تھی۔ ان کے بچے بھی عربی ہی زبان میں بات چیت کرتے تھے اسکے بعد جب انسان دنیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کو مختلف زبانوں میں بدل دی لیکن مرنے کے بعد سارے انسانوں کی ایک ہی مادری زبان عربی ہو جائے گی اسی لئے مرنے کے بعد فرشتے بھی عربی زبان میں سوال کرتے ہیں اسی طرح قیامت کے بعد پھر جنت میں اور دوزخ میں جانے کے بعد سارے انسانوں کی زبان عربی ہی ہو جائے گی۔ ممکن ہے پڑھتے پڑھتے لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو جائے کہ مہادیو بابا کے جنم کی ہم کو خبر مل گئی لیکن پاربتی ماں کہاں سے آئیں اس کا پتہ نہیں چلا۔ کہنے کی بات تو یہ ہے کہ مہادیو بابا کی بائیں پسلی سے ایشور نے پاربتی ماں کو اپنی شانِ خالقیت سے نکالا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے پاربتی ماں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے دادا آدم کی پسلی سے نکالنا ایک ذریعہ ہے زمین و آسمان کو بنانے والا مالک ہر چیز پر قادر ہے ان کی قدرت کاملہ پر شک نہیں کرنا چاہئے۔ وہی سب کچھ کرتے ہیں۔ زمین و آسمان کا سارا نظام اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے چلاتے ہیں چاند و سورج کا نکلنا اور غروب ہونا اور رات و دن کی گردش سب اللہ کی قدرت کی نشانی ہے وہ اسباب کے محتاج نہیں ہے۔ اب آگے انسانوں کے دشمن ابلیس لعین کی

حالت کا مطالعہ کیجئے۔ آج اللہ تعالیٰ کا وہ مقرب بندہ جس نے جنگ عظیم لڑکر اپنی قوم کے غرور اور تکبر کو توڑ دیا اور توحید کا جھنڈا بلند کر دیا تھا۔ اللہ کا وہ مجاہد اور زاہد اور عابد جس نے خدا کے نام پر زمین کے ہر ہر حصے پر سجدہ کیا اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا بادشاہ جس کی سلطنت زمین اور آسمان پر قائم تھی فرشتوں جیسی معصوم قوم کا بھی بادشاہ اور سردار رہا ہے اب وہ اس مالک اور خالق اور رب کے حکم کی مخالفت کر رہا ہے۔ جس نے ابلیس کو یہ اعزاز بخشا تھا اور اتنے بلند مقام پر پہونچایا تھا یہ بات اپنی جگہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں۔ مگر یہ شہادت تاریخی شہادت ہے اس کا انکار کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو تاریخ عالم سے انجان اور ناواقف ہو وہ یہ ہے کہ جس کو بھی عزت ملی ہے اس کی وجہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت ہے۔ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کو چھوڑ کر خود ہی خدا بن گئے یا دوسروں کو خدا بنالئے، یا خدا کی زمین پر اپنے غرور اور تکبر کو ظاہر کئے یا اللہ والوں کی مخالفت کی ایسے لوگوں کو خدا نے ذلیل وخوار کر کے تباہ و برباد کر دیا ان کی حکومتوں کو بھی اور دولتوں کو ان سے چھین کر دوسروں کے حوالے کر دیا۔ آج اتنا بڑا عابد اور عالم اور بادشاہ خدا کے حکم کو انکار کر کے اپنی اصلی حالت میں آتا ہے اور اپنے تکبر اور غرور کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کے حکم کے مطابق آدم کا سجدہ نہ کرنا اس کی سلطنت کے زوال کا سبب بن رہا ہے اور خدا کے غصے اور غضب کو بھڑکا رہا ہے۔

ابلیس سے سوال و جواب

یہ دنیا ہے اس کی حقیقی تاریخ کو اگر غور و فکر سے دیکھا جائے تو ہر جگہ اور ہر دور میں اس کے اندر فنائیت ملے گی اور عروج کے بعد زوال ملے گا یہ زمین خدا کی بنائی ہوئی ہے۔ اس کا سارا نظام انھیں کے فیصلے پر چلتا ہے ان کا جو جو فیصلہ

ہوتا ہے وہ اٹل ہوتا ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ان کا فیصلہ اس دنیا پر کل کے لئے کیا ہوا ہے یہ کسی کو پتہ نہیں۔ اب اللہ تعالیٰ ابلیس کو بلا کر سوال کر رہے ہیں۔ سورۂ اعراف رکوع ۱، قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ۔ ترجمہ۔ اللہ نے فرمایا تجھکو آدم کا سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا حالانکہ تجھکو آدم کا سجدہ کرنے کا میرا حکم ہو چکا تھا۔ اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ کوئی راز کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں چھپی ہوئی ہے جو کسی امتحان اور محرک کے وقت وہ ظاہر ہوگی۔ اب ابلیس اپنے اندر کی بات جو چھپی ہوئی تھی اس کو کھول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوال کے بعد جواب دے رہا ہے۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ ترجمہ۔ میں آدم سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور آگ مٹی سے بہتر ہوتی ہے جب مٹی کو چھوڑو تو وہ نیچے کی طرف گرتی ہے اور جب آگ کو جلاؤ تو وہ اوپر کی طرف بڑھتی ہے۔ ابلیس نے سجدہ نہ کرنے کی بہترین دلیل دی لیکن اس دلیل کے اندر خودی اور میں جس کو تکبر اور غرور بھی کہتے ہیں چھپے ہوئے تھے اس کو ابلیس سمجھ نہ سکا اور صاف صاف کہہ دیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں اس لئے اس مٹی کے پتلے کا سجدہ آگ سے بنا ہوا شخص نہیں کر سکتا ہماری شان بڑی ہے۔ حق تو یہ تھا کہ آپ آدم کو میرا سجدہ کرنے کو کہتے۔ یہ چند دن کے مٹی کے پتلے اور بچے کی کیا حیثیت ہے۔

ابلیس کا دربارِ خداوندی سے نکالا جانا اور اس کی حکومت کا خاتمہ

شان کبریائی اور برتری یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے جب کوئی بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی ہو اور قطب ہو یا عابد اور زاہد اور مجاہد ہو وہ متکبر

اور مغرور ہو جاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ اپنے دربار سے اس کو نکال دیتے ہیں اور اس کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ ابلیس سب کچھ تھا لیکن مغرور اور متکبر بھی تھا۔ جب امتحان کا وقت آیا تو اس کو ظاہر کر دیا۔ فوراً اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصہ اس پر ٹوٹ پڑا اور اس کا کان پکڑ کر اپنے دربار عالی سے باہر نکال دیا۔ ابلیس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ ترجمہ۔ اے ابلیس اپنے مقام سے نیچے اتر کر بات کر اس مقام پر رہتے ہوئے تیرے لئے تکبر کرنا مناسب اور جائز نہیں تھا۔ بھاگ یہاں سے نکل جا۔ تو بہت بڑا بنتا ہے تو میری نگاہوں میں بہت چھوٹے لوگوں میں سے ہے یہ کہتے ہی اس کی حکومت بھی گئی اور بادشاہت بھی گئی اس کی بزرگی اور ولایت بھی گئی وہ مردود بنا کر فوراً دربارِ خداوندی سے نکال دیا گیا۔

ابلیس کی مہلت اور فریاد

اللہ تعالیٰ بڑے رحیم و کریم ہیں اور ستار و غفار بھی ہیں ابلیس نے صرف ایک ہی نافرمانی کی تھی اگر جلالِ خداوندی کو دیکھکر معافی مانگ لیتا اور توبہ کر لیتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطی معاف فرما دیتے مگر اس نے معافی نہیں مانگی بلکہ مہلت کی فریاد کی۔ اور اپنے تکبر کو ظاہر کیا اور کہا کہ آپ نے مجھے اپنے دربار سے نکال دیا ہے کوئی بات نہیں۔ میرے اوپر صرف اتنا کرم کرو کہ مجھے قیامت تک کے لئے مہلت دیدو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جا تجھکو قیامت تک کے لئے مہلت دے رہا ہوں۔ ظاہر ہے خدا کے قہر و جلال کی حالت میں اتنا بڑا مجرم خدا سے مہلت مانگ رہا ہے اور وہ مہلت بھی دے رہے ہیں۔ اگر معافی مانگتا اور اللہ تعالیٰ معاف نہ فرماتے تو ان کی شانِ غفاریت کے خلاف ہوتا۔ ابلیس کو قیامت تک

کے لئے زندگی ملی اور اس کے دشمن انسان اور انسانوں کی اولاد کو دھوکا دینے اور ان کو گمراہ کرنے کی اجازت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے قرآن مجید میں نقل فرمایا ہے۔ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ ابلیس نے کہا کہ آپ مجھے قیامت تک کے لئے مہلت دیدیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے۔

ابلیس کا اولادِ آدم کو چیلنج اور دھمکی

جب ابلیس کو یقین ہو گیا کہ اب مجھے قیامت تک کے لئے حیات بھی مل گئی اور آدم کی اولاد کو دھوکا دینے کی اجازت بھی مل گئی اور یہ بھی خدا کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ اپنے فیصلے اور وعدے کے خلاف نہیں کر سکتے ہیں اس لئے اب رخصت ہوتے ہوئے چلتے چلتے یہ چیلنج بھی کر دوں اور آمنے سامنے خالق کائنات کو سنا دوں اور اس مسئلے کو واضح بھی کر دوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے چیلنج کو قرآن حکیم میں نقل فرما کر اس کے مکر و فریب سے اولاد آدم کو آگاہ فرما رہے ہیں۔

قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ (سورۂ اعراف رکوع)

ترجمہ آپ نے جس کی وجہ سے مجھے گمراہ کر کے اپنے دربار سے نکال دیا ہے آپ غور سے سن لیں یقیناً میں ان کے لئے آپ کے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا اور ان کے سامنے سے اور پیچھے سے اور دائیں و بائیں سے بھی آؤں گا اس کا انجام یہ ہو گا کہ اولادِ آدم کے اکثر لوگوں کو آپ اپنا شکر گذار نہیں پائیں گے۔ سارے انسان وہ کسی ملک کے ہوں یا کسی دھرم و مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا دھرم

مذہب کا انکار کرتے ہوں وہ کان کھول کر غور سے بڑی سنجیدگی سے سن لیں کہ انسانوں کا کھلا ہوا دشمن سارے انسانوں کو اس مالک اور داتا کے سامنے چیلنج کر رہا ہے کہ میں اپنے دشمن انسان کو تباہ اور برباد کر کے رہوں گا انسان کی کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ وہ خدا کو ایک مان کر ان کے بھیجے ہوئے پیغمبر کی تعلیم کے مطابق ان کی اطاعت اور عبادت کر کے اس دنیا سے آخرت کی طرف جائے اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے اور ہدایت کا راستہ بھی ہے اور سچا و حق مذہب بھی ہے ابلیس اسی راستے پر بیٹھ کر انسان کو گمراہ کرتا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں اولادِ آدم کو چاروں طرف سے گھیروں گا اور صراطِ مستقیم سے ہٹا کر رہوں گا۔

ابلیس کے چیلنج پر خدا کا غضب اور غصہ

خدا کے سامنے خدا کے نائب اور خلیفہ اور ان کی اولاد کو کامیابی کے راستے سے ہٹانے کا ابلیس اعلان کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نافرمان پر سخت برہم ہو کر فرما رہے ہیں۔ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ نکل جا یہاں سے بُرے حال سے مردود ہو کر جو کوئی ان میں سے تیری راہ پر چلے گا تو میں دوزخ کو ضرور بھر دوں گا تم سب سے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کا آخری فیصلہ سُن کر اپنا بھی آخری فیصلہ سُنا دیا اور اپنے نائب آدم علیہ السّلام اور ان کی بیوی مائی حوّا سے فرمایا کہ اب تم لوگ آرام سے جنّت میں رہو اور سب کچھ کھاؤ مگر اس درخت سے کچھ مت کھانا وہ گیہوں کا درخت تھا۔ ادھر ابلیس ان کے اعزاز کو دیکھ کر جل رہا تھا اور جنّت میں جا کر دادا آدم اور مائی حوّا کو دھوکا دیکر ان کو جنّت سے نکالنے کی فکر کر رہا تھا اچانک وہ سانپ اور مور کے ذریعہ جنّت میں پہونچ گیا اور حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور مائی

حوّا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی اور دونوں کا ہمدرد اور خیر خواہ بن کر دوستی کر لی اور قسمیں کھا کر کہنے لگا کہ تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دنیا بڑی خطرناک جگہ ہے وہاں پر سخت گرمی بھی پڑتی ہے اور سردی بھی سخت ہوتی ہے اس کے علاوہ خود کھیتی کر کے کمائی کرنی پڑے گی۔ پھر تم لوگوں کو خود ہی کھانا بنا کر کھانا پڑے گا یہاں پر کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ یہ جنت بڑے آرام اور سکون کی جگہ ہے وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ. ترجمہ ابلیس نے دونوں سے اس بات کی قسم کھائی کہ بے شک میں تم دونوں کے لئے یقیناً نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں یعنی میں تم لوگوں کا ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ میں تمہاری ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے یہ خبر سنا رہا ہوں کہ گیہوں کھانے میں جلدی کرو ورنہ جنت سے نکالدیئے جاؤ گے پھر دنیا میں جا کر افسوس کرو گے۔

انسان پر ابلیس کا پہلا خطرناک حملہ

پڑھنے والے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یہ خدا کی سچی خبر ہے۔ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور ابلیس کی فریب کاری اور دھوکا دہی کی داستان بتلائی ہے۔ آدم علیہ السلام اور مائی حوّا علیہا السلام سیدھے سادے تھے۔ جنت سے باہر نکلے ہی نہیں تھے ان کے خیال میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی تھی کہ جنت میں کوئی جھوٹی قسم کھائے گا۔ ادھر ابلیس پرانا اور تجربہ کار تھا۔ وہ مختلف طریقوں سے ان سے ملتا رہا اور پٹی پڑھاتا رہا اور گیہوں کو کھانے کی ترغیب دیتا رہا اور ان کو ڈراتا رہا کبھی آدم علیہ السلام کے پاس جاتا اور ڈراتا اور کہتا کہ میں قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ نے گیہوں نہیں کھایا تو جنت سے نکال دیئے جاؤ گے۔

آدم علیہ السلام یہ خبر سُن کر گھبراتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی کے ساتھ گیہوں کھانے سے ہم لوگوں کو منع فرمایا ہے جس کام سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اس کو ہم کس طرح کریں۔ ابلیس کہتا کہ وہ ممانعت اسی وقت کی تھی۔ ہمیشہ کی نہیں تھی اس کا یہ مطلب تھا کہ اس وقت گیہوں مت کھانا یہ مطلب نہیں تھا کہ کبھی بھی گیہوں مت کھانا۔ مگر حضرت آدمؑ تیار نہیں ہوتے تھے۔ ابلیس ان کو سمجھاتا اور بہلاتا رہا۔ پھر وہ مائی حوّا کے پاس جاتا اور کہتا کہ بیٹی آدم کو بار بار نصیحت کر رہا ہوں۔ مگر ان کی سمجھ میں میری بات نہیں آرہی ہے بیٹی تم بڑی سمجھدار ہو اب تم ہی ان کو پیار و محبت سے سمجھاؤ ورنہ اگر تم لوگ جنت سے نکال دئے گئے تو زندگی بھر افسوس کروگے اور کہوگے کہ اگر ابلیس بابا کی باتوں پر ہم لوگ عمل کر کے گیہوں کھا لیتے تو آج یہ مصیبت اور نوبت نہ آتی۔ اس لئے بیٹی گیہوں کھانے میں جلدی کرو اس قسم کی ہزاروں باتیں جھوٹ بول کر اور قسمیں کھا کر ان کو سمجھاتا اور بہلاتا رہا۔ عورت بھی ایک عجیب چیز ہے جب اپنے شوہر سے کسی کام کو کرانا چاہتی ہے اور منوانا چاہتی ہے تو بڑے پیار سے ہنس ہنس کر سمجھاتی ہے اور وہ کام کرا کر رہتی ہے۔ مائی حوّا نے کس جادوگری اور فن کاری سے آدم علیہ السلام کو گیہوں کھانے پر آمادہ کیا اور کن کن حکمتوں سے ان کو تیار کیا یہ خدا تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ مائی حوّا نے کہا کہ ایک شخص قسمیں کھا کر ہم کو رپورٹ دے رہا ہے اگر اسی کی بات سچی نکلی تو ہمارا بڑا نقصان ہوگا دو چار دانہ کھا لینے میں کیا حرج ہے میری رائے یہی ہے کہ اب کھا ہی لو حضرت آدم علیہ السّلام نے فرمایا کہ چل بیوی تیری بات مان لیتا ہوں اور گیہوں کھا لیتا ہوں یہ کہہ کر دونوں میاں بیوی گیہوں کھا لئے یہ عورت کی جادوگری ہے ان سے مردوں کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ ان سے پیار و محبت ضرور کریں۔ لیکن ان کا غلام نہ بنیں۔

گیہوں کھانے کے بعد دادا آدم اور مائی حوّا کی حالت

آج خدا کے سامنے تین مجرم کھڑے ہوئے ہیں ایک جنات اور فرشتوں کا بادشاہ اور سردار اور سب سے بڑا عالم و مجاہد و عابد اور بزرگ جو خدا کے ایک حکم کو نہ ماننے کی وجہ سے اُن کے دربار سے نکال دیا گیا ہے اور دوسرا خدا کا خلیفہ اور نائب اور زمین کا بادشاہ آدمؑ اور تیسری مجرمہ حضرت آدم علیہ السّلام کی اہلیہ صاحبہ مائی حوّا یہ تین مجرم جُرم کر کے جنت میں کھڑے ہیں۔ وہ جنت جہاں پر گنہگار لوگ جا ہی نہیں سکتے اور اگر خدا کی اجازت سے چلے بھی گئے تو وہاں پر رہ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ نکوکاروں کی جگہ ہے گنہ گاروں کی نہیں ہے خدا کا جلال اور غصہ ان پر اُتر رہا ہے گیہوں کو کھاتے ہی حضرت آدم علیہ السّلام اور مائی حوّا علیہا السّلام کے جسم کا جنتی کپڑا اک بیک اتر گیا اور دونوں ننگے ہو گئے اور جنت کے درختوں کے پتوں کو توڑ توڑ کر اپنے برہنہ جسم کو چھپانے لگے اور افسوس و ندامت میں ڈوب کر یہ سوچنے لگے کہ جس مصیبت اور بلا سے ہم ڈر رہے تھے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اس سے نجات چاہتے تھے وہ مصیبت ہمارے سر پر آ کر کھڑی ہو گئی معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس نے ہم کو الٹی پٹی پڑھا کر جھوٹ بول کر دھوکا دیدیا یہ سوچتے ہی رہے تھے کہ خدا کا عتابی حکم صادر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرما رہے ہیں۔ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ترجمہ۔ اُن دونوں کے رب نے ان کو آواز دی کہ کیا ہم نے دونوں کو اس درخت سے کچھ کھانے کو منع نہیں کیا تھا اور دونوں کو یہ بات نہیں بتلائی تھی کہ بیشک شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

آدم علیہ السّلام اور ان کی بیوی اماں حوّا شرم و ندامت میں ڈوب گئے

اور اللہ کے حکم کو تسلیم کرلئے کہ واقعی آپ نے ایسا ہی فرمایا تھا بس یہ توہم سے غلطی ہوگئی ہے ہم آپ کے مجرم ہیں انھوں نے اپنے جرم کا اس طرح سے اقرار کیا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ سورۂ اعراف۔ ترجمہ اے ہمارے رب ہملوگوں نے اپنے نفس پرظلم کیا ہے۔ اگرآپ نے ہماری خطاؤں کومعاف فرماکر مغفرت نہ کردی اور اور ہمارے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ نہ فرمایا تو یقیناً ہم لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے وہی ابلیس ہے اب اس کو شیطان کالقب دیا جارہا ہے یہ وہی عزازیل ہے جو جنات اور فرشتوں کا بادشاہ تھا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ شیطان کہہ کر انسان کا پکا دشمن بتلارہے ہیں۔ یہ شیطان کی پہلی شرارت ہے جو دو نیک اور صالح بندوں کو دھوکا دیکر جنت سے نکلوارہا ہے اور اپنی فریبکاری کا ڈنکا بجارہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کو اپنے اوپر بھی اور انسانوں کے ماں باپ پر بھی بھڑکا رہا ہے اور ہمیشہ کے لئے ملعون اور مردود بن رہا ہے وہ خود جنت سے بھی اور ساتوں آسمانوں سے بھی بھگایا جارہا ہے اور ذلیل وخوار کرکے نکالا جارہا ہے۔ اور اپنے ساتھ ہی ساتھ اللہ کے دو نیک اور صالح بندوں کو بھی لارہا ہے۔

بابا آدم اور اماں حوّا کا جنّت سے اخراج

وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ سورۂ بقرہ رکوع ۳) ترجمہ:۔ ہم نے کہا کہ سب کے سب اتر جاؤ۔ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہوگا اور ایک مدت مقررہ تک تم لوگوں کا زمین میں ٹھکانہ ہوگا۔

یہ منظر دیکھکر خدا نے تینوں مجرموں کو فرمایا کہ یہ گنہ گاروں کی جگہ نہیں ہے بس آہستہ سے یہاں سے نکل جاؤ۔ لڑائی جھگڑے کی جگہ زمین ہے وہاں پر جاؤ اور

دونوں لڑتے مرتے رہو۔ شیطان تمہارا دشمن اور تم اس کے دشمن۔ اب تک تو جنات، جنات سے لڑتے رہے۔ اب جنات کا بادشاہ راندۂ دربارِ خداوندی تم سے لڑائی کرے گا اور اپنے چیلنج کے مطابق ہدایت کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر ڈالتا رہے گا۔ اور تم سے مقابلہ کرتا رہے گا۔ آج تین مجرم خدا کے سامنے ہیں ایک جنات اور دو انسان ابلیس کو آدمؑ کا سجدہ کرنے کا حکم ہوا تھا اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا یہ خدا کی نافرمانی ہے۔

ایک طرف حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا ہیں ان کو حکم ہوا تھا کہ تم لوگ گیہوں مت کھانا۔ مگر شیطان کے بہکانے میں آ گئے اور گیہوں کھا گئے یہ بھی خدا کی نافرمانی ہے اگرچہ تینوں جنت سے نکال دیئے گئے لیکن انکی نافرمانوں میں فرق کیا ہے اور ایسا کرنے میں مصلحت کیا ہے اس عنوان کو غور سے پڑھیں

انسان اور جنات کی نافرمانیوں میں فرق

پہلا فرق یہ ہے کہ ابلیس نافرمانی کر کے اپنے مالک کے سامنے غرور و تکبر سے پیش آ رہا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا نادم اور شرمندہ ہو گئے ہیں۔

دوسرا فرق۔ ابلیس نے نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگی اور حضرت آدمؑ اور اماں حوا اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے معافی مانگتے ہیں۔

تیسرا فرق۔ ابلیس دو نافرمانیوں کے بعد خوشی منا رہا ہے اور خوشیوں سے جھوم رہا ہے اور سارے انسانوں کے باپ ماں حزن و غم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

چوتھا فرق۔ ابلیس ہنس ہنس کر مگن ہو رہا ہے اور حضرت آدمؑ اور اماں حوا رو رہے ہیں۔

پانچواں فرق۔ یہ ہے کہ ابلیس اپنی نافرمانی کا احساس نہیں کر رہا ہے

اور حضرت آدم علیہ السّلام اور اماں حوّا کو احساس ہو رہا ہے کہ واقعی ہم سے غلطی ہوگئی ہے ہم کو اپنے دشمن کی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہئے تھا۔

چھٹا فرق:۔ یہ ہے کہ ابلیس نے اپنے اختیار سے جان بوجھ کر نافرمانی کی تھی اور حضرت آدم اور اماں حوّا خود بخود نافرمانی نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ ابلیس کے بہکانے اور پھسلانے کے چکر میں آگئے اور اس کی باتوں پر یقین کر لئے۔ یہاں پر ابلیس نافرمانی کا سبب بنا۔

ساتواں فرق:۔ ابلیس نے جنّت میں ہزاروں جھوٹی قسمیں کھائیں اور کھل کر جھوٹ بولا مگر حضرت آدم علیہ السّلام اور اماں حوّا کوئی جھوٹ نہیں بولے اس کے علاوہ بہت سے فرق دونوں میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سارے عالم کو بنانے والے ہیں اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کو وہی جانتے ہیں پھر بھی اس واقعہ کو پڑھ کر کچھ لوگ شبہ کریں گے کہ ابلیس زمین و آسمان کے نظام کو اچھی طرح چلا رہا تھا خود بھی عابد اور زاہد اور عالم تھا اور سارے جنّات کو بھی عابد اور زاہد بنا دیا تھا اور توحید خداوندی کے جھنڈے کو بلند کر دیا تھا۔ اور ساری برائیوں کو مٹا دیا تھا پھر دوسرا خلیفہ اور نائب کو بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی پھر بھی اگر دوسرا خلیفہ پیدا کر دیا اور جنّت میں داخل کر دیا تو اب ان کو جنّت سے نکالنے کی ضرورت ہی کیا تھی وہ لوگ جنّت میں رہتے اور اُن کے بچے جنّت ہی میں پیدا ہوتے سب کے سب ولی اور بزرگ ہوتے ابلیس کو جنّت میں جانے دینا یہ بتلا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم اور اماں حوّا کو جنّت سے نکالنا چاہتے تھے۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ ابلیس کو جنّت میں نہ جانے دیتے تو انسانوں کو ایک بہت بڑی مصیبت اور بلا سے نجات مل جاتی آج اُن کی اولاد کو قدم قدم پر مصیبتیں جھیلنی نہ پڑتی۔ اس لئے ایسا کرنے میں خدا کی مصلحت کیا ہے۔

شبہہ کا جواب:۔ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو ایسا کرنے میں ہزاروں مصلحتیں سامنے آسکتی ہیں۔ میں صرف چند مصلحتوں کی نشان دہی کر رہا ہوں۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شخصیت کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا کہ جس کے وجود سے ساری کائنات کو وجود بخشا اور جس کے نور سے عالم کو منور فرمایا اور یہ اعلان کر دیا کہ اگر مجھے اس ذاتِ گرامی کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں کسی چیز کو پیدا نہ کرتا۔ وہ ذات گرامی ہے فخرِ اولاد آدم، رحمتِ عالم، ہادیٔ دوراں پیغمبرِ اعظم شہنشاہِ جہاں سببِ وجودِ کون و مکاں، تاجدارِ حرم، ابرِ کرم رسول مکرم، شفیعِ روزِ محشر فخرِ موجودات سرکارِ مدینہ، محسنِ بحر و بر، محبوب ربّ العالمین ختم الانبیاء امام الرسل محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کو آدم کی اولاد میں پیدا کرنے کا خدا کا فیصلہ ازل سے ہی ہو چکا تھا۔

انسان و جنات میں ابھی سات ہی فرق بتلائے گئے ہیں ایسے شخص کی اولاد میں پیغمبر آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کس طرح پیدا کر سکتے تھے جو آسمان پر جا کر خدا کے جلال کو دیکھ کر ان کی حکم عدولی کرے اور جنت میں جا کر قسمیں کھا کر جھوٹ پر جھوٹ بول کر آدم معصوم اور نیک انسانوں کو دھوکا دیکر جنت سے نکلوا دے ابلیس کی مکاری اور غداری کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے تھا اسلئے اسکو ہٹا کر اس کی جگہ پر انسانوں کو دنیا کی حکومت اور بادشاہت دینے کا فیصلہ فرمایا۔

دوسری مصلحت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے ابلیس کو حیات اور مہلت دیدی اور انسانوں کو دھوکا دینے اور بہکانے کی اجازت بھی دیدی اگر آدم علیہ السلام اور اماں حوا کو جنت میں رکھا جاتا تو ابلیس بھی جنت ہی میں رہتا اور جس طرح آدم علیہ السلام اور اماں حوا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مجبور کر دیا

اسی طرح ان کی اولاد کو بھی اپنی فریب کاری کے جال میں پھنسا کر ان سے نافرمانی کراتا اور اللہ تعالیٰ کو ان سے ناراض کراتا۔ انسانوں کے اندر جو جنگ و جدال و لڑائی دنیا میں ہونے والی تھی وہ جنت میں ہو کر رہتی۔ وہ جنت جنت کیا ہوتی وہ تو لڑائی جھگڑوں کا اکھاڑہ اور اڈہ بن جاتی اور جنت میں رہنے کا مزہ جاتا رہتا۔ اور تیسری مصلحت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے عالم کائنات کو دارالاسباب بنایا ہے یعنی کرو اور کماؤ اور کھاؤ عموماً جو حضرات کچھ کر کے اور کما کر محنت سے مال جمع کرتے ہیں وہ اس مال کی قدر کرتے ہیں اور جن لوگوں کو مال بغیر محنت اور کمائی کے مل جاتا ہے وہ اس مال کی قدر نہیں کرتے اسی لئے چور اور ڈاکو کا بھلا نہیں ہوتا۔ بہت کچھ لوٹ گھسوٹ کرنے کے باوجود وہ تنگ اور پریشان رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ جنات اور انسانوں کو بغیر دنیا میں بھیجے اور محنت کرائے خود جنت دے دیتے تو یہ دونوں قومیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت یعنی جنت کی قدر نہ کرتیں اور آئے دن لڑائی جھگڑا اور نافرمانیاں کرتی رہتیں۔ نمونہ کے طور پر جنات کے بادشاہ اور انسانوں کے بادشاہ اور اُن کی بیگم صاحبہ کا حال دیکھ کر سمجھا جا سکتا ہے جب ابوالبشر سے ایسی لغزش ہو سکتی تھی تو ان کی اولاد کا کیا حال ہوتا۔ آئے دن جنت میں جنگیں ہوتی رہتیں اور ایٹم بم گرتے رہتے اور محاذ جنگ قائم ہوتے رہتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سب کو دنیا میں بھیجدیا اور کہہ دیا کہ جاؤ نافرمانی کرنے اور خوب لڑنے مرنے کی جگہ دُنیا ہے۔ وہاں پر آپس میں لڑتے مرتے رہو تم ابھی جنت میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔ جاؤ دنیا میں جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے تمہاری سزا اور جزا کا معاملہ دنیا سے مر کر آنے کے بعد طے کروں گا۔ ابھی تو تم لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں کوئی سزا نہیں دے رہا ہوں۔ لیکن اس کے بعد دُنیا میں جا کر اور ایسا ہی کر کے

اگر آؤ گے تو پھر میں تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ شیطان کو بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور اماں حوا کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بھیجدیا۔ ابلیس مردود تو دنیا کے ہر ہر کونے سے اور اس کی سردی و گرمی سے خوب واقف تھا یہ دونوں جوان جنتی بالکل ایک نئی اور نرالی جگہ پر پہونچ گئے وہ لوگ جس دنیا میں آنے سے ڈرتے تھے وہ دُنیا آج اُن کی گود میں ہے دُنیا کو دیکھنے کے بعد ان کا کیا حال ہوا ہوگا یہ انھیں لوگوں سے پوچھو۔

جنّت سے آنیوالے دُنیا کے مُسافروں کو ہدایت

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ) ۔ ترجمہ:۔ تم سب کے سب یہاں سے اتر جاؤ میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے گی جو شخص ہدایت کی اتباع کرے گا اس پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوگا۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اسی کے اندر زندہ رہنا ہے اور اسی کے اندر مرنا ہے اور پھر نکلنا ہے۔

يٰبَنِيْ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَا اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے آدم کی اولاد ہوشیار رہنا تم کو شیطان فتنے میں نہ ڈالدے جیسا کہ تمہارے والدین کو جنت سے نکال دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم اور حوا کے ذریعے کتنے انسان پیدا ہوں گے اور دُنیا کے کن کن گوشوں اور علاقوں میں آباد ہوں گے اور ان کا دشمن شیطان مردود ان کو کس کس طریقے سے اپنے فریب اور دھوکے کے جال میں پھنسا کر

اور الجھا کر گمراہ کرے گا اور اپنے چیلنج کے مطابق انسانوں کو صراطِ مستقیم یعنی ہدایت کے راستے سے ہٹا کر دوزخ میں ڈالے گا اس لئے اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو پھر اُن کے ذریعہ ان کی ساری اولاد کو یعنی سارے انسانوں کو خواہ وہ کسی ملک میں رہتے ہوں اور کسی مذہب کو مانتے ہوں۔ فرما رہے ہیں کہ اب تم لوگ دنیا میں جا رہے ہو میری ہدایت اور نصیحت بھی سنتے جاؤ میں تمہاری اولاد میں سے اپنا ہادی یعنی تمہاری اولاد کو ہدایت کے راستے پر لگانے والوں کو بھیجوں گا جو لوگ ہادی کی بات مان کر ہدایت کے راستے پر چلتے رہیں گے اور ہماری اطاعت اور عبادت ہمارے ہادیوں کے بتلانے کے مطابق کرتے رہیں گے تو میں ایسے لوگوں کو خوشخبری سنا رہا ہوں کہ ان کو نہ تو کسی قسم کا کسی سے خوف ہوگا اور نہ ہی وہ لوگ غمگین ہوں گے وہ لوگ ہدایت کے راستے پر چل کر ہمارے پاس جب آئیں گے تو وہی خوبصورت جنت جس سے تم لوگوں کو نکالا گیا ہے اسی میں داخل کروں گا اور پھر کبھی نہیں نکالوں گا اور تمہارے دشمن شیطان کو جہنم میں ڈال دوں گا اور اس کو بھی وہاں سے نکلنے نہیں دوں گا بروقت تو تم لوگ اسی زمین میں زندہ رہو گے اور اسی زمین میں مرو گے اور قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے اور اپنے کئے ہوئے اعمال کا صلہ اور جزا پاؤ گے خلاصہ یہ ہے کہ جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے آگے تیسری آیت میں کتنے پیار و محبت سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد کو اللہ رب العلمین نصیحت فرما رہے ہیں۔ آقا کی اس نوازش اور کرم فرمائی پر سارے انسان اس ذات گرامی پر اگر قربان ہو کر فدا نہ ہو جائیں تو ان کی نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے آدم کے بچو میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں غور سے سن لو اور سن کر میری نصیحت پر یقین کر لو ذرا دیکھ بھال کر چلنا کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح تمہارے باپ اور ماں کو دھوکا

دے کر شیطان نے جنت سے نکالا ہے کہیں تم کو بھی فتنہ میں مبتلا نہ کردے اور جنت میں جانے سے رُوک دے اور دوزخ میں ڈلوا دے میری نصیحت یہی ہے کہ اس دھوکے باز کے مکر و فریب میں آکر دھوکا مت کھانا وہ جب تمہارے دادا کا خیر خواہ نہ ہو سکا تو تمہارے ساتھ کس طرح خیر خواہی کر سکتا ہے اس نے تو تم لوگوں کو ہدایت کے راستے سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کے لئے ہی تو ہم سے مہلت مانگی ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرما رہے ہیں اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے اس کو اپنا دشمن ہی سمجھو اگر تم لوگوں نے اس سے دوستی کرلی تو وہ گمراہ کرکے اور جہنم میں ڈال کر ہی چھوڑے گا۔ اس قسم کی کتنی ہدایتیں اور نصیحتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانوں کو کی ہیں اس پر بھی انسان نہ مانے تو اس کی بدقسمتی ہے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تم لوگ یہ بھی سُن لو۔ وہ لوگ جو کفر کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ لوگ جہنم والے ہوں گے اس جہنم میں ہمیشہ ہمیش جلتے رہیں گے یہ کلام الٰہی ہے دنیا کا پیدا کرنے والا اور بنانے والا داتا اور مالک کا یہ فیصلہ اٹل ہے وہی ہوگا جو انھوں نے فیصلہ فرما دیا ہے جو لوگ ان کے نبیوں اور پیغمبروں کی ہدایت کے مطابق خدا کو مان کر ان کے حکم پر چلیں گے وہ لوگ اسی جنت میں جائیں گے جس جنت سے آج اُن کے باپ وہاں نکال کر دنیا میں بھیجے جا رہے ہیں اور جو لوگ اپنی عقل اور فہم اور وہم پر عمل کرکے ان کے نبیوں اور پیغمبروں کے خلاف چلیں گے وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے یہ خدا کا فیصلہ ہے اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے البتہ انھوں نے دنیا میں آزادی اور چھوٹ اور ڈھیل دی ہے جس کا مجھ جیسے جنت والے اعمال کو اختیار کرکے اپنے باپ

ماں کے ساتھ جنت میں جائے اور جس کا جی چاہے اپنے دشمن شیطان کی باتوں پر عمل کرکے اس کے ساتھ جہنم میں چلا جائے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ مرنے کے بعد فوراً ہر انسان اپنی کھلی آنکھوں اس فیصلے کو دیکھ لے گا۔ ایک ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہوگا۔

آسمان سے زمین پر آنے کے بعد جنّات کی حالت

اس سے پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ انسان سے پہلے اس دنیا میں جنّات کی آبادی اور ان کی حکومت تھی اور انکا آخری بادشاہ ابلیس تھا وہ اپنی قوم میں آکر ان سے مل گیا اس سے پہلے وہ دن رات خدا کی عبادت اور اطاعت میں لگا رہتا تھا مگر اب بجائے مالک کی عبادت اور پوجا کے ان کی مخالفت شروع کردی۔ اس کو معلوم تھا کہ ہماری حکومت اور بادشاہت کو ختم کرانے والے اور اس دنیا کے بادشاہ اور خلیفہ بننے والے آدم اور ان کی بیوی ہماری دنیا میں ہمارے ہی ساتھ آچکے ہیں اب اُن مٹی کے پتلوں کو اور ہماری حکومت کو چھیننے والوں کو اور ان کی اولاد کو دھوکا دیکر اور چکّر دیکر گمراہ کرکے رہوں گا۔ آپس میں لڑانا اور جنگ کرانا اور ہدایت کی راہ سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر لانا دن رات کی ہماری ڈیوٹی ہوگی میرے ہوتے ہوئے انسان عزّت سے نہ تو اس دُنیا میں رہ سکتا ہے اور نہ ہی حکومت کرسکتا ہے۔ ممکن ہے اس نے اپنی قوم کے لوگوں کو یہ واقعہ بتلایا ہو کہ خدا نے جنّات کی حکومت کو ان سے چھین کر انسانوں کو دیدی ہے اب تک ہم بادشاہ تھے مگر اب انسان کے غلام بن گئے ہیں۔ میری قوم کے لوگ بیدار ہو جاؤ ہوشیار ہو جاؤ ہم آدم اور اس کی اولاد کے سامنے اپنا سر جھکا نہیں سکتے ہمارا مرتبہ بلند ہے اور وہ مٹی کے پتلے ذلیل ہیں اب ہم کو ان کے مقابلے کے لئے

تیار ہو جانا چاہئے۔ اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ جنات کی پیدائش میں آگ کا غلبہ ہے اس لئے وہ طبعاً شریر ہوتے ہیں ہو سکتا ہے ابلیس کی ہنگامہ خیز تقریر کو سُن کر سارے جنات آگ بگولا ہو گئے ہوں اور غصّے میں آکر کہدئے ہوں کہ آپ ہمارے سردار ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ جس طرح اپنے خادموں کو حکم فرمائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے اور عزت اور خیریت کے ساتھ اس دنیا میں انسانوں کو جینے نہیں دیں گے۔ ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے اندر جو تکبّر اور غرور کا مرض چھپا ہوا تھا وہ کھل کر ظاہر ہو گیا۔ اب وہ خدا کی کھلے طور پر نافرمانی کرنے پر آمادہ ہو گئے

آدم علیہ السّلام اور اماں حوّا علیہا السّلام کا حال زار

آدم علیہ السّلام بھی اسی زمین

پر اُتارے گئے وہ سری لنکا میں رکھے گئے اور اماں حوّا علیہا السّلام بھی اسی سرزمین پر اتاری گئیں مگر وہ جدّہ میں رکھی گئیں۔ شوہر بیوی سے جُدا اور بیوی شوہر سے جُدا اور جگہ مصیبت کدہ۔ دونوں انسان جس دُنیا میں آنے سے ڈر رہے تھے آج اسی دنیا میں آکر پڑے ہیں کوئی ان کو جاننے اور پہچاننے والا نہیں ہے۔ ایک ہی ساتھی بیوی تھی وہ کئی ہزار میل کی دوری پر پڑی ہے ادھر دشمنوں کا چاروں طرف سے گھیرا اور ڈیرا ہے وہ لوگ ان کے حال زار کو دیکھ کر خوشیاں منا رہے ہیں آج جس مصیبت اور بلا میں ہمارے باپ و ماں پھنسے ہوئے ہیں کوئی اس مقام پر جا کر تو دیکھے دونوں اس دُنیا اور اس کی مصیبت کو دیکھ کر زار و قطار رو رہے ہیں اور اپنی بھول پر افسوس کر رہے ہیں اور خدا کے سامنے بھکاری بن کر غلطی اور بھول کا اقرار کرتے ہوئے خدا سے بھیک اور معافی مانگ رہے ہیں اور بار بار کہہ رہے ہیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کرلیا ہے اگر آپ نے ہم کو معاف فرما کر ہمارے اوپر رحم وکرم کا معاملہ نہ فرمایا تو ہم گھاٹے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام اور اماں حوا تقریباً ساڑھے تین سو سال تک روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کی غذا یعنی ان کا کھانا پینا یہی دُعا تھی۔

خدا کی قدرت اور طاقت کا کرشمہ

اس منظر کو ذرا آنکھیں بند کرکے غور سے دیکھیں صرف دو انسان اس دنیا میں آئے ہیں مگر وہ مصیبت اور غم کے مارے ہیں اُن کا کوئی ساتھی نہیں۔ کوئی ان کا حامی اور مددگار نہیں، اکیلے اکیلے دونوں رو رہے ہیں اور معافی مانگ رہے ہیں پوری دُنیا جنات سے آباد ہے ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں مجرم ہماری حکومت پر قابض ہوں گے ان کے ذہن میں یہ بات آتی رہی ہوگی کہ ان کو قتل کرکے قصہ ہی تمام کردو۔ نہ رہے بانس نہ بجے گی بانسری۔ جنات کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور بڑے طاقت ور بھی ہیں خصوصاً ابلیس لعین جو کسی وقت بہت بڑا عابد و زاہد تھا آج سب سے بڑا رہزن اور خطرناک ڈاکو بنا ہوا ہے ان دونوں دشمنوں کا خاتمہ صرف اکیلے ہی کر دیتا لیکن یہ لوگ ایسا کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے دشمنوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ خدا کی قدرت اور طاقت کا کرشمہ دیکھ رہے ہیں یہ دونوں انسان کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ انسانوں کے باپ دادا ہیں اور خدا کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ذریعہ اُن کی حفاظت

فرمار ہے ہیں اور فرشتوں کی محافظ جماعت ہر وقت ان کی حفاظت کر رہی ہے
ان دونوں انسانوں پر انگلی لگانا کیا انگلی دکھلانا بھی جرم تھا۔ اگر شیاطین
ان کو انگلی دکھا دیتے تو ان کی گردن ماردی جاتی۔ بظاہر یہ انسانوں پر مصیبت
ہے مگر درحقیقت یہ ان کی تعلیم و تربیت ہے۔ جنت سے نکال کر ایک بڑی
مصیبت میں گھیر دینا اور مصیبت کے بعد راحتوں کے دروازے کھول دینا
اور اس زمین پر خلافت کے فرائض کی تکمیل کے لئے راستوں کو ہموار کرنا اور
محنت کر کے کمانا اور کھانا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلنا اور دشمن کے
مکر و فریب سے اپنے دامن کو بچانا اور جنت کی تیاری کرنی اب بھی سارے انسانوں
کو اسی طرح کرنا ہے اور اپنے دشمن سے بے خوف و خطر ہو کر جینا ہے صرف انسانوں
کے باپ و ماں ہی کی حفاظت نہیں کرائی گئی ہے بلکہ خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ میں
اپنے نائب اور خلیفہ کی اور اس کی اولاد کی بھی قیامت تک فرشتوں کے ذریعہ
حفاظت کراؤں گا۔ چنانچہ آج بھی سارے انسانوں کی خواہ کافر ہوں یا مشرک
یا بڑے مجرم اور گنہگار ہوں وہ کسی دھرم اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ
سب کے سب اولادِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں فرشتوں کے ذریعہ اُن سب کی
حفاظت کرائی جارہی ہے۔ ہر ایک انسان کی حفاظت کے لئے ہر وقت کئی فرشتے
موجود ہوتے ہیں۔ یہ انسان جہاں بھی جاتا ہے اور جس طرح بھی چلتا ہے اس
کی حفاظت ہوتی ہے۔ خواہ یہ ہوائی جہاز پر ہوا میں اڑے یا پانی کے جہاز پر
بیٹھکر پانی پر چلے یا ریل گاڑی وغیرہ پر بیٹھکر بھاگے ہر طرف سے اس کی حفاظت
ہوتی ہے۔ اور جب حفاظت اٹھ جاتی ہے تو یہ چلتے چلتے کسی سے ٹکرا جاتا ہے
اگر ہوائی جہاز پر ہے تو پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے اور اگر پانی کے جہاز پر ہے
تو دریا کی موجوں سے ٹکرا جاتا ہے اور اگر گاڑی پر ہے تو گاڑی سے ٹکرا جاتا ہے

یا گاڑی پٹڑی سے اتار دی جاتی ہے پھر یہ زمین سے ٹکرا جاتا ہے۔ اگر انسان خدا کی اس حفاظت پر شکر گزاری کرتا ہے تو باری تعالیٰ اس کی مزید حفاظت کا سامان کر دیتے ہیں اور اگر ناشکری کرتا ہے تو وہ بڑا ہی احسان فراموش اور مجرم ہے۔

آدم علیہ السلام اور اماں حوا کی معافی

ساڑھے تین سو سال کے بعد خزاں کا موسم ختم ہو رہا ہے۔ اب فصلِ بہار کا موسم آرہا ہے ایک بہت بڑی بلا اور مصیبت کے بعد راحتوں کا دروازہ کھل رہا ہے اور اس زمین کی حکومت اور بادشاہت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کی جارہی ہے اور خدا کی طرف سے حکم ہو رہا ہے کہ اے جنات! اب تم اس زمین کو چھوڑ دو اور پہاڑوں کی کھوہ میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ اب اس زمین پر ہمارا نیا خلیفہ اور نائب اور اس کی اولاد آباد ہوں گی وہ بادشاہ ہوں گے اور تم ان کے تابع ہو گے۔ دنیا یقیناً مصیبتوں اور پریشانیوں کا گھر ہے۔ لیکن اللہ والوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت اور بلا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ اللہ والے اس پر یقین کرتے ہیں کہ اگر ہمارا مالک اور داتا اور اللہ ہم سے ناراض ہے تو یہ دنیا ہمارے لئے مستقل ایک عذاب ہے اور اگر وہ خوش اور راضی ہیں تو یہی دنیا ہمارے لئے جنت ہے اب وہ وقت آگیا کہ دو نیک اور صالح اور معصوم بندوں کی بھول چوک کو معاف کر کے ان کو اعزاز و اکرام کے مقام پر پہونچا دیا جائے اور ان کی مصیبت کو راحت و آرام سے بدل دی جائے جب معاف کرنے کا وقت آگیا تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش اعظم پر جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تھا اس پر انھوں نے غور کیا کہ اس کلمہ کے اندر جو محمد لکھا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی بڑی شخصیت کا نام ہے جو اللہ کے

ساتھ لگا ہوا ہے۔ فوراً آدم علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا وسیلہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اللہ تعالیٰ نے فوراً آپ کی بھول کو معاف فرما دیا اور کچھ دنوں کے بعد اماں حوا کو آدم علیہ السلام سے میدانِ عرفات میں ملاقات کرادی۔ اس کے بعد دونوں کو کسی زرخیز زمین پر پہونچایا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور والدی حوا یہ دونوں ہندوستان میں آئے گئے اگر یہی قول دُرست ہے تو ہندوستان کی زرخیز زمین اجودھیا ہوسکتی ہے کیونکہ حضرت شیث علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے اور آدم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے ان کا مزار شریف اجودھیا میں اب بھی موجود ہے اس پر سالانہ میلہ اور عرس بھی لگتا ہے یہ خبر بالکل درست ہے اس لئے ممکن ہے اجودھیا ہی کا علاقہ ان کے لئے انتخاب کیا گیا ہو اسی لئے مہادیو اور پاربتی ماں کے نام سے آج بھی ہندوستان میں دونوں پکارے جاتے ہیں اس کی تحقیق تاریخ معلوم کرنا بہت مشکل ہے کہ معافی کے بعد وہ دونوں کس جگہ رکھے گئے لیکن حضرت شیث علیہ السلام کے مزار کی موجودگی یہ شہادت دیتی ہے کہ وہ جگہ اجودھیا ہی کی ہوسکتی ہے۔ بہرحال آسمان سے ان کی تربیت کے لئے فرشتے آئے۔ بیل اور کھیتی کرنے کے سارے سامان اپنے ساتھ لیکر آئے اور کھیت کو جوت کر اس میں گیہوں کے بیج ڈالے جب گیہوں تیار ہوگیا تو اس کے بھوس کو ہوا دے کر الگ کر دیا۔ پھر اس کو چکی میں پیسے جب آٹا تیار ہوگیا تو اس کی روٹی بنائی اور دونوں انسانوں کو کھلائی یہ وہی گیہوں ہے جس کو کھانے سے جنت میں ان کو روکا گیا تھا آج اسی کی روٹی دونوں کو کھلائی جارہی ہے جب اس کے کھانے کے دس پانچ گھنٹے کے بعد ان کو پاخانے کی ضرورت پڑی تو وہ گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ ہمارے

پیٹ میں معلوم نہیں کیسا درد ہو رہا ہے کیونکہ جنت میں پاخانہ پیشاب نہیں کئے تھے اس لئے گھبرا گئے فرشتے سمجھ گئے پھر ان کو پاخانہ اور پیشاب کی باتیں تبلا کر اس کے دھلنے کا طریقہ تبلائے اس طرح سے فرشتوں کے ذریعہ کھانے کھانے کا مکمل طریقہ تبلایا گیا۔ پھر بچوں کی پیداوار شروع ہو گئی ان دونوں سے انسان پیدا ہوتے گئے اور انسانوں کی تعداد بڑھتی گئی اسی طرح دُنیا میں انسانی آبادی بڑھتی گئی اور جنات انسانی آبادی کو چھوڑ کر پہاڑوں کی کھوہ میں جا کر بستے گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی ہدایت

ہمارے دادا حضرت آدم علیہ السّلام جہاں پر اللہ کے نائب اور خلیفہ تھے تو وہاں پر اللہ کے نبی اور پیغمبر اور اوتار بھی تھے۔ جنت کے اندر رہ کر اور اس کو گھوم پھر کر دیکھ چکے تھے اور شیطان مردود کی مکاری اور فریب کا منظر اپنی کھلی آنکھوں معائنہ کر چکے تھے اور اس کے چیلنج کو اور انسانوں کو گمراہ کرنے کی ساری شکلوں کو اللہ تعالیٰ سے سُن چکے تھے اور یہ بھی دیکھے تھے کہ ان کا کھلا ہوا دشمن شیطان ان کے ساتھ ہی جنت اور آسمان سے بھگا کر زمین پر گرایا گیا ہے اس لئے حضرت آدم علیہ السّلام اپنی پیدا ہونے والی اولاد کو ساری داستان سناتے اور بار بار ہدایت کرتے تھے کہ اے میرے بچو تم لوگ میری نصیحتوں پر عمل کرتے رہنا اور اپنے بچوں کو بھی عمل کرنے کی ترغیب دیتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہاری ماں کو پیدا فرمایا اور ہم دونوں کو وہاں پر داخل فرما دیا۔ میرے بچو میں دیکھ کر تبلا رہا ہوں۔ یہ کسی سے سُنی سنائی باتیں نہیں تبلا رہا ہوں اپنی ماں سے بھی پوچھ لو وہ جنت بڑی خوبصورت جگہ ہے۔ ہزاروں خوبصورت خوبصورت حوریں ایسے ریشم کے کپڑے پہنے ہیں کہ

جس میں موتی اور جواہرات لگے ہوئے ہیں ان میں سے اگر ایک حور اپنے ڈوپٹے یا ساڑی کا ذرا سا حصہ دنیا والوں کو دکھادے تو سارے انسان اس پر عاشق ہوکر دیوانے ہوجائیں۔ اس میں نہریں ہیں ان کا پانی اتنا میٹھا ہے کہ دنیا کا کوئی شخص ایک گھونٹ اگر پی لے تو کبھی بھی اس کو بھوک و پیاس نہ لگے اس کے اندر بہت بڑے بڑے باغات ہیں اور ہزاروں قسم کے پھل ان میں لگے ہوئے ہیں وہ اتنے لذیذ اور میٹھے ہوتے ہیں کہ اگر تم ایک پھل کھالو تو دنیا کی ہر چیز کڑوی لگنے لگے۔ وہاں پر نہ سردی ہے نہ گرمی ہے اور نہ رات ہے نہ دن ہے اسی لیئے وہاں پر نیند نہیں آتی ہے۔ بس دن رات اس میں ٹہلتے جاؤ اور کھیل کود کرتے جاؤ۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی اور جس چیز کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً وہاں پر مل جاتی ہے۔ بس بچو وہ جگہ ایسی ہے کہ جب تک تم وہاں پر نہیں جاؤ گے سمجھ نہیں پاؤ گے۔ بڑے بڑے سونے اور چاندی اور موتیوں کے محل ہیں وہ بڑے خوبصورت ہیں۔ بس تم ہماری باتوں پر یقین کرو ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گیہوں کھانے سے منع فرمایا تھا ہم لوگ بڑے آرام سے وہاں پر زندگی گذار رہے تھے۔ لیکن معلوم نہیں ہمارے دشمن ابلیس شیطان مردود کو کیسے پتہ چل گیا وہ سانپ اور مور کے ذریعہ جنت میں پہونچ گیا ہم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہمارا دشمن ہے اس نے ہم سے دوستی کرلی اور قسموں پر قسمیں کھا کر جھوٹ بولنا شروع کردیا اور کہا کہ میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں تمہاری بھلائی کے لئے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ آپ لوگ اگر میری باتوں پر یقین کرکے وہ کام کرلیئے تو تم لوگوں کا ہی فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جنت سے نکالنے اور دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کرچکے ہیں۔ ہم لوگوں نے کہا کہ پھر ہم لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے اس نے کہا کہ گیہوں کھالو تو پھر نہیں نکالے جاؤ گے۔

ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کے کھانے سے منع فرمادیا ہے اگر ہم نے کھالیا تو وہ ناراض ہوجائیں گے۔ ابلیس نے کہا کہ تم لوگ بڑے سیدھے سادے لوگ ہو۔ ذرا میری باتوں کو غور سے سنو! میں قسم کھاکر سچ کہتا ہوں کہ ان کا یہ حکم اسی وقت کے لئے تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی گیہوں مت کھانا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کبھی بھی مت کھانا اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ پیٹ بھر کر مت کھانا۔ دو چار دانے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس طرح کی باتوں میں ہم لوگوں کو الجھاتا رہا میں تو انکار کرتا رہا مگر تمہاری اماں جان اس کے بہکانے میں آگئیں۔ خدا جانے کتنی قسمیں کھاکر کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ آدم اور حوّا کو مجھے جلدی ہی دنیا میں بھیجنا ہے اگر یہ گیہوں کھالئے تو پھر ہمیشہ ہمیش کے لئے جنّت ہی میں رہیں گے اسی لئے میں نے ان کو گیہوں کھانے سے منع کردیا ہے تاکہ گیہوں نہ کھائیں۔ اس نے ہمارے ساتھ بھی الٹی چال چلی۔ اس ظالم کی باتیں ہماری سمجھ میں آگئیں ممکن ہے ہمارے دادا اپنے بچّوں سے یہ بھی فرمائے ہوں کہ بیٹے بعض مرتبہ عورتوں کی اُلٹی باتیں بھی سننی پڑتی ہیں اتفاق سے اگر ان کی اُلٹی باتیں سیدھی ہوجاتیں اور ہم گیہوں نہ کھاتے اور پھر بھی جنّت سے نکال دئے جاتے تو عورتیں مردوں پر حکومت کرتیں اور بار بار یہی کہتیں کہ مرد اگر عورت کی بات مان گئے ہوتے اور گیہوں کھالئے ہوتے تو ہمارے اوپر یہ بلا اور مصیبت نہ آتی ہم لوگ جنّت میں رہتے اور مزے اڑاتے یہ مردوں کی مہربانی ہے یہ تو کسی لائق نہیں ہیں اس لئے میں نے ان کی بات مان لی ہم دونوں گیہوں کھالئے گیہوں کھاتے ہی ہمارے کپڑے جسم سے اترگئے ہم ننگے ہوگئے اور پتّوں سے اپنے جسم کو ڈھانکے۔ ادھر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں پر سخت برہم ہوئے اور جنّت سے نکال کر اس دُنیا میں بھیجدئے۔

دادا آدم علیہ السلام کی نصیحتیں

حضرت آدم علیہ السلام اپنے بچوں کو اس قسم کے واقعات سنا کر نصیحتیں

فرمایا کرتے تھے یہ نصیحتیں صرف اپنی موجودہ اولاد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں تھیں بلکہ قیامت تک آنے والی ساری اولاد کے لئے ہیں۔ ہندو مسلمان یہودی عیسائی وغیرہ سب کے لئے ہیں۔ پہلی نصیحت میرے بچو میری نصیحتوں کو غور سے سنکر یاد بھی کرو۔ ایسا مت کرنا کہ ایک کان سے سنے اور دوسرے کان سے نکال دے ابلیس ملعون اور مردود ہمارا خطرناک دشمن ہے۔ تم لوگ اس کو اپنا دشمن ہی سمجھو اگر اس سے دوستی کروگے تو دھوکا کھاؤ گے۔ جنت میں تمہاری اماں بھی اس کو اپنا دوست اور خیر خواہ سمجھتی تھیں اور میں نے بھی اس کو اپنا دوست اور خیر خواہ سمجھ لیا تھا اس ظالم نے مجھے بھی جنت سے نکلوا دیا اور تمہاری امی کو بھی نکلوا دیا یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اس دنیا میں اس کے مکر وفریب سے بچا دیا اگر تم لوگ اس سے دوستی کروگے تو وہ جہنم کے ایسے خطرناک گڑھے میں ڈال دے گا کہ پھر تم کو اس خطرناک عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جب اس نے ہم لوگوں کو جنت سے نکلوا کر دم لیا تو تم لوگوں کو اس جنت میں کس طرح سے جانے دیگا اس بات کو بار بار سوچتے رہو اور سنبھل کر چلو اور دوسری نصیحت یہ ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو اور ہماری ساری اولاد کو چیلنج کیا ہے کہ میں انسانوں کے آگے سے بھی آؤں گا اور پیچھے سے بھی آؤں گا اور بائیں سے بھی آؤں گا اور دائیں سے بھی آؤں گا اور اُن کو گمراہ کر کے دوزخ میں ڈال کر رہوں گا۔ بچو میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر اوپر سے ہواؤں میں اڑتا ہوا آئے اور پانی پر چلتا ہوا آئے اور کہے کہ میں بہت بڑا بزرگ ہوں اور تمہارا خیر خواہ ہوں تو اس کو لاحول پڑھ کر بھگا دینا اور کہدینا کہ تو بزرگ نہیں ہے بلکہ ہمارا دشمن شیطان مردود ہے ہمکو تیری خیر خواہی اور

ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ تو نے ہمارے والدین کے ساتھ خیرخواہی کرلی اور تیسری نصیحت یہ ہے کہ تم لوگ صرف ایک اللہ کو مان کر ان کے حکم کے مطابق صرف انھیں کی عبادت اور پوجا پاٹ کرتے رہنا اور چوتھی نصیحت یہ ہے کہ میری ہی اولاد میں سے جس کو اللہ تعالیٰ اپنا نبی اور پیغمبر بنائیں گے۔ اور ان کے ذریعہ اپنی عبادت اور اطاعت کا طریقہ بتلائیں گے وہی اصلی دوست اور تمہارے خیرخواہ تمہارے بھائی پیغمبر اور نبی ہوں گے وہی لوگ جنت میں جانے کا راستہ بتلائیں گے اگر تم لوگ میری نصیحتوں پر عمل کروگے تو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ پانچویں نصیحت بچو یہ خاص نصیحت ہے۔ اس کو خوب غور سے سن لو وہ یہ ہے کہ خدا کا انکار کرکے کافر مت ہونا اور خدا کی عبادت میں کسی کو شریک مت کرنا۔ ورنہ مرنے کے بعد جہنم میں ڈال دئے جاؤ گے۔ چھٹی نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرنا۔ ابلیس نے خدا کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے دربار سے نکال دیا کیونکہ نافرمانی کرکے اس نے معافی نہیں مانگی اور نہ ہی توبہ کی۔ بلکہ تکبر اور غرور اختیار کیا بچے یہ دونوں بڑے بڑے امراض ہیں اُن سے کوسوں دُور بھاگتے رہنا۔ ساتویں نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مادہ کو یعنی ہماری اصلیت کو اچھائی اور برائی سے بنایا ہے تم اچھا کام کرتے کرتے کبھی بُرا کام بھی کربیٹھو گے۔ خدا کی عبادت اور بندگی کرتے کرتے کبھی تم سے ان کی نافرمانی بھی ہوجائیگی۔ اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہیں کریم بھی ہیں۔ غفار اور غفور بھی ہیں تم مایوس نہ ہونا۔ فوراً اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے توبہ کرلینا اور ان سے معافی بھی مانگ لینا وہ تمہاری بڑی سے بڑی خطاؤں اور گناہوں کو معاف بھی فرمائیں گے اور توبہ کرنے کا الگ سے ثواب بھی دیں گے اور اپنی جنت میں داخل بھی فرمائیں گے دیکھو ابلیس ملعون نے بھی غلطی کی تھی مگر توبہ کرکے معافی نہیں مانگی

اس لئے وہ اللہ رب العلمین کے دربار سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا گیا اور جہنمی بھی بنا دیا گیا۔ ہم لوگوں سے بھی نافرمانی ہو گئی ہے مگر ہم لوگ شرمندہ ہو کر روتے رہے اور توبہ کرتے رہے وہ ہم لوگوں سے خوش ہو گئے اور معاف بھی فرما دئے۔ اب ہمیشہ ہمیش کے لئے پھر جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اور پھر کبھی نہیں نکالیں گے۔ بچو اگر تم لوگ ہماری نصیحتوں پر عمل کرو گے اور ہماری بات مان جاؤ گے تو ہمارے ساتھ جنت میں رہو گے۔ اور خوب مزے اڑاؤ گے اور اگر تم لوگوں نے ہماری نصیحتوں پر عمل نہیں کی اور شیطان کو اپنا دوست اور خیر خواہ بنا لیا تو ہمارے دشمن شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں جلتے رہو گے۔

ہمارا پہلا چیلنج

ہمارا یہ چیلنج ساری دنیا کے انسانوں سے ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو ہوں یا یہودی و عیسائی ہوں یا دوسرے مذہب والے ہوں یا بڑے بڑے عقلمند لوگ ہوں۔ جب جی چاہے میدان میں آجائیں میں ہر وقت تیار ہوں اس کتاب کے آخر میں چار چیلنج لکھ رہا ہوں اور چیلنج کا اعلان بھی کر رہا ہوں اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر عام انسانوں کو ہماری تحریر پر یقین نہ آئے اور اپنی عقل و فہم کی باتوں پر ہی یقین آئے تو آئیے حق و باطل کو جھوٹ اور سچ کو شیطان کے فریب کاری اور غداری کو اور حضرت آدم علیہ السلام کے حق و صداقت کو کھلی آنکھوں سے دیکھئے ہمارا کام حق و صداقت کو بتلانا ہے منوانا نہیں ہے جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے نہ مانے وہ یہ ہے کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ جو انسان حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحتوں پر عمل کریں گے وہ لوگ یقیناً جنت میں جائیں گے اور اپنی دادی اور اپنے دادا کے ساتھ رہیں گے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے جنت کا بادشاہ ہوں گے ہزاروں ہیرے و جواہرات اور سونے چاندی اور خالص یاقوت اور خالص چمکتی ہوئی موتیوں کے محل ان کو ملیں گے

اور ہزاروں قسم قسم کے باغات اور ہزاروں حوروں کے وہ مالک ہوں گے اور جو لوگ ان کی نصیحتوں پر عمل نہیں کریں گے خواہ وہ کسی مذہب اور دھرم سے تعلق رکھتے ہوں وہ شیطان مردود کے ساتھ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اور ہمیشہ ہمیش جہنم میں جلتے رہیں گے اور مختلف قسم کی خطرناک سے خطرناک سزاؤں کو چکھتے رہیں گے۔ پڑھنے والے پہلے چیلنج کو یاد کریں تاکہ آگے والے چیلنج کا مطلب اور اس کی حقیقت آسانی سے سمجھ جائیں۔

اولادِ آدم میں سب سے پہلا مجرم اور شیطان کا دوسرا حملہ

حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد میں سب سے بڑا اور پہلا مجرم جو پیدا ہوا وہ قابیل تھا انسانوں میں سب سے پہلا قاتل وہی نکلا اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا اس واقعہ کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے حضرت آدم علیہ السّلام کو احساس ہوا کہ میرے دشمن نے یہ دوسرا حملہ میری اولاد پر کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام خود اللہ تعالیٰ کے نبی اور پیغمبر تھے وہ اپنے بچوں کو اچھی تربیت کرکے اِدھر اُدھر آباد ہونے کی ترغیب دیتے تھے مگر جس قدر انسان پیدا ہوکر بڑھتے رہے اور دنیا کے مختلف حصّوں میں جاکر آباد ہوتے رہے اسی قدر انسانوں کا دشمن ان کو راہِ ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر لگانے کی فکر کرتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السّلام کا انسانی ابتدائی زمانہ تھا انسانوں کی عمریں لمبی لمبی ہوتی تھیں۔ ایک ہزار سال اور بارہ سو سال کی عمر کا ثبوت تاریخ سے ملتا ہے۔ خود حضرت آدم علیہ السّلام کی عمر بھی تقریباً دس بارہ سو سال کی تھی خدا جانے آدم علیہ السّلام کے خود کتنے ہزار بچے پیدا ہوئے تھے اور مختلف علاقوں میں جاکر آباد ہو گئے تھے اور ان کے بچوں کے بچے پھر اُن کے بچے کتنی نسل کے

بچوں کو انھوں نے دیکھا تھا مگر قابیل کے علاوہ کسی کے جرم کا ثبوت تاریخ میں نہیں ملتا ہے اس سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ جس طرح حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد پر محنت کی اسی طرح ان کی اولاد نے بھی اپنی اولادوں پر بھی محنت کی جس کی وجہ سے سارے انسان ایک ہی خدا کو مانتے تھے اور انھیں کی بھگتی اور پوجا کرتے تھے اور شیطان کے مکر و فریب سے بچنے اور جنت میں جانے کی تیاری کرتے تھے۔ قتل ہابیل کی خبر سُن کر حضرت آدم علیہ السّلام کو بڑا رنج ہوا باوجود دن رات کی محنت کرنے کے شیطان نے ایک بچے پر حملہ کر کے اس کو جہنمی بنا دیا

قابیل کے قتل کی وجہ

اس دنیا میں پہلے دو ہی انسان تھے ایک حضرت آدم علیہ السّلام دوسری اماں حوا علیہا السلام جب دونوں کھیتی باڑی کرنے لگے اور دنیا کی غذا کھانے لگے تو بچوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بہن بھائی میں شادی کس طرح سے ہو یہ مسئلہ حضرت آدم علیہ السّلام کے سامنے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے کو ان کے پاس بھیجکر اپنا حکم نامہ سنوایا وہ یہ تھا کہ مثلاً آج دو بچے مائی حوا کے پیدا ہوئے تو ان میں سے ایک لڑکا ہوتا اور دوسری لڑکی ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج جو دو بچے پیدا ہوئے ہیں یہ دونوں بھائی اور بہن ہیں ان دونوں کی آپس میں شادی نہ کریں اور جو کل بچے ہوں گے وہ آج کے بچوں کے بھائی اور بہن نہیں ہونگے اس لئے ایسا کرو کہ آج جو لڑکا پیدا ہوا ہے کل جو لڑکی پیدا ہوگی اس سے شادی کر دو اور آج کی لڑکی سے کل پیدا ہونے والے لڑکے سے شادی کر دو خدا کی طرف سے حضرت آدم کو اسی طرح شادی بیاہ کرنے کا حکم تھا وہ اللہ کے اس حکم کے مطابق شادی کرتے تھے واقعہ یوں ہوا کہ مثلاً آج اماں حوا کے دو بچے پیدا ہوئے لڑکے کا نام قابیل رکھا گیا اس کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بڑی

خوبصورت اور حسین تھی اور ان کے بعد جو دو لڑکے پیدا ہوئے لڑکے کا نام ہابیل رکھا گیا مگر ان کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بدصورت تھی خدا کے حکم کے مطابق قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی ہابیل کے نکاح میں آنے والی تھی اور اور ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بدشکل لڑکی قابیل کے نکاح میں آنے والی تھی وہ سوچتا رہتا اور پریشان ہوتا رہتا تھا زندگی بھر کے لئے رفیق حیات کا معاملہ تھا۔ قابیل نے ہابیل سے کہا کہ بھائی تم ایسا کرلو کہ اپنے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کو تم لے لو اور میرے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کو میں لے لوں ہابیل بڑا نیک اور صالح تھا اس نے کہا کہ بھائی تو مجھ سے حرام کاری کرانا چاہتا ہے اور خود حرام کاری کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح سے شادی کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے اس لئے میں اپنی بہن سے شادی نہیں کروں گا اور اپنی بیوی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ دونوں بھائیوں میں اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں حضرت آدم علیہ السلام کو اس کی اطلاع ملی حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مسئلے کا فیصلہ چاہا۔ اللہ نے فرمایا دونوں سے کہو کہ فلاں جگہ پر بکرے کی قربانی کرکے چھوڑ دیں۔ آسمان سے آگ اترے گی جس کی قربانی کو آگ کھا جائے گی تو سمجھو اللہ نے اس کی قربانی قبول فرمالی اور وہ لڑکی اسی کو ملے گی۔ اللہ کے حکم کے مطابق قابیل اور ہابیل دونوں نے اپنے اپنے بکرے کی قربانی کرکے اس جگہ پر چھوڑ دی۔ آسمان سے آگ اُتری اور ہابیل کی قربانی کو کھا گئی۔ یہ واقعہ دیکھکر قابیل آگ بگولہ ہوگیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قابیل اور ہابیل کے واقعہ کو بیان فرمایا ہے۔ آگے جو باتیں میں لکھ رہا ہوں یہ ہمارے فکر وغور کا نتیجہ ہے۔ ممکن ہے ایسا ہی ہوا ہو کیونکہ انسانوں کا دشمن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی تاک میں لگا ہوا تھا مگر آدم علیہ السلام کی موجودگی

ہیں ان کی اولاد کو حق کے راستے سے ہٹا کر دوزخ کے راستے پر ڈالنے کی قدرت اور طاقت اپنے اندر نہیں پاتا تھا البتہ قابیل اور ہابیل کے واقعہ میں حضرت آدم علیہ السّلام کے ایک لڑکے کو دوزخ میں داخل کرنے کا موقع پا گیا قربانی قبول نہ ہونا اور جیتی اور پسندیدہ بیوی کو نہ پانا یقیناً اس کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا ہوگا۔ ممکن ہے ابلیس نے اس سے ملاقات کی ہو اور معلوم کیا ہو کہ بیٹے تم پریشان نظر آرہے ہو اس کی وجہ کیا ہے؟ مجھے بھی بتلا دو۔ اس پر قابیل نے اپنا واقعہ سنایا ہو اور ابلیس نے کہا ہو کہ بیٹے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ مسئلہ تو بہت آسان ہے اگر تم عمل کرلو تو بتلا دوں۔ قابیل نے کہا ہو کہ بابا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی ضرور بتلاؤ میں اس پر عمل کروں گا یہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں اس پر ابلیس نے کہا ہوگا کہ بیٹے ایسا کرو جس چھری سے تم بکروں کو ذبح کرتے ہو اس کو تیز کرلو اور ہابیل کو کسی بہانے گاؤں سے باہر لے جاؤ اور قتل کر دو جب ہابیل مرجائیگا تو تمہاری محبوبہ بیوی تم کو ہی ملے گی۔ ابلیس کی یہ باتیں ممکن ہے قابیل کی سمجھ میں آگئی ہوں اور وہ ہابیل کو بلا کر جنگل میں لے گیا ہو۔ انسان کو معلوم ہی نہیں تھا کہ قتل کسے کہتے ہیں یہ ترکیب ابلیس ہی نے قابیل کو بتلائی ہوگی۔ آگے کے واقعہ کو قرآن حکیم نقل کر رہا ہے۔ (سورۂ مائدہ رکوع ۴ میں ہے) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ — اب تک تو میں نے اپنی زبان میں مختصر طور پر اس واقعہ کو لکھا۔ اب قرآن حکیم اپنی زبان میں اس واقعہ کو نقل کر رہا ہے۔ پورے واقعہ کا ترجمہ اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ سنا دیجئے۔ جب دونوں نے نیاز کی کسی جانور کی ایک کی مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہیں ہوئی تو اس نے کہا کہ میں تجھکو قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے

کہا کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کی نیاز کو قبول کرتا ہے۔ اگر تو میرے اوپر مارنے کے لئے ہاتھ چلائے گا تو میں تیرے اوپر تجھے مارنے کے لئے ہاتھ نہیں چلاؤں گا۔ میں تو سارے عالم کو پالنے والے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ بھی اور اپنا گناہ بھی اپنے سر پر لادے اور تو دوزخ میں جانے والا بن جائے اور ظالموں کو یہی سزا ملتی ہے پھر قابیل کا نفس..... اپنے بھائی کے خون بہانے پر راضی ہو گیا

نوٹ:۔ یہی ہے اپنے نفس اور شیطان مردود کی حرکت جس کو میں نے ممکن کے ساتھ لکھا ہے۔

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ ترجمہ:۔ بس قتل کر دیا اپنے بھائی کو اور ہو گیا خسارہ والوں میں سے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے کوّا کو بھیجا تاکہ دکھا دے قابیل کو کہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو مٹی میں چھپایا جاتا ہے۔ یہ دیکھکر قابیل پچھتانے لگا اور افسوس کرنے لگا کہ افسوس مجھے اتنی عقل بھی نہیں کہ اپنے بھائی کو قتل کر کے اس کی لاش کو چھپا دیتا۔ انسانی تاریخ میں قتلِ انسان کا یہ پہلا کیس اور واقعہ ہے۔ اپنے ایک بچے کے قتل ہونے اور ایک بچے کے شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں جانے کی خبر سنکر حضرت آدم علیہ السلام اور مائی حوا علیہا السلام کو بڑا رنج و غم ہوا وہ لوگ کس قدر پریشان ہوئے ہونگے یہ انھیں سے پوچھو اولادِ آدم میں شہرت ہونے لگی۔ اس عبرت ناک واقعہ کو سن کر ان کے لڑکے بھی قابیل پر لعنت بھیج کر کہنے لگے کہ وہ بڑا ہی ظالم نکلا ایک بھائی کو قتل کر کے شیطان کا ساتھی بن کر دوزخ میں جا گرا۔ ہمارے ماں کو اور ابا کو بھی ابلیس مردود و ظالم نے جنت سے نکالا۔ اب وہ ہم کو دوزخ

میں لیجانے کی کوشش کر رہا ہے یہ خبر مشہور ہوتی گئی اور آنے والی نسل کے لئے قتل کا دروازہ کھلتا گیا اور برائیاں پھیلتی گئیں۔

اس دنیا میں دوسرے پیغمبر اور نبی کی پیدائش

ایک لڑکے کے جہنم میں جانے اور شیطان مردود کے دوسرے حملے کی خبر سن کر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت غمگین ہوئے آپؑ کے فکر و غم کو دور کرنے کے لئے بطور عطیہ اللہ تعالیٰ نے اماں حوا کی گود میں اپنے ایک نبی اور پیغمبر کو بھیجنے کا فیصلہ فرما کر پھر حضرت شیث علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اس بچے کی شکل و صورت اور عادت کو دیکھکر حضرت آدم علیہ السلام بھی خوش ہوئے اور اماں حوا بھی خوش ہوئیں۔ یہ انسان کی عادت ہے کہ جب کسی کا کوئی لڑکا شریر اور نالائق ہوجاتا ہے تو ماں باپ کو طبعی طور پر رنج و غم ہوجاتا ہے اور جب اس کی جگہ نیک اور صالح بچہ پیدا ہوجاتا ہے تو عموماً نیک لوگ یہی کہتے ہیں کہ جانے دو ایک لڑکا نالائق اور بدمعاش ہوکر شیطان کے ساتھ چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ پر ہم لوگوں کو دوسرا نیک اور صالح لڑکا دیدیا۔ ماں باپ کو بہت حد تک حضرت شیث علیہ السلام کو دیکھکر خوشی ہوئی۔ لیکن دوسری طرف ہنگامے شروع ہونے لگے۔ ذرا ذرا سی بات پر لوگ کہنے لگے کہ اگر تم نے شرارت کی تو ابھی ابھی قابیل اور ہابیل کا واقعہ سنا ہے میں بھی تجھے قتل کردوں گا۔ دوسرا بھائی کہنے لگا کہ ہابیل بزدل تھا اس نے قابیل کو کچھ نہیں کہا بلکہ قتل کرنے دیا میں بزدل اور کمزور نہیں ہوں۔ اگر تو نے ایک چھری ماری تو میں دو چھری ماروں گا۔ اگر تو نے ایک چپت لگایا تو میں دو لگاؤں گا۔ اگر تیری ہمت ہو تو لگا کر دیکھ لے۔ بات بڑھتی گئی۔ اِدھر

انسانوں کا دشمن شیطان خوشیاں منانے لگا اور انسانی شکل میں آکر اُن سے ملکر ان کا خیر خواہ بننے لگا اور کہنے لگا کہ آپ تو اچھی باتیں کرتے ہیں مگر دوسرا شخص چڑھا جا رہا ہے اور قتل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے تم ہابیل کی طرح مت کہنا کہ اے بھائی قتل کر دے میں تو کچھ نہیں بولوں گا بس تو شیطان کے ساتھ دوزخ میں چلا جا بلکہ اگر وہ ایک چپت لگائے تو تم دو چپت لگا دو۔ اگر وہ چھری دکھائے تو اسی کی چھری لیکر اس کی گردن پر مار دو، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ ایک شخص کچھ نہیں کہتا اور دوسرا چھری مارنے کو کہتا ہے اس کا علاج تو یہی ہے کہ اسی کی گردن ماردی جائے اور اور قابیل کی طرح ہمت باندھ کر قتل کر دیا جائے۔ انسانوں میں قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ فرشتوں نے مشورہ کے وقت یہی کہا تھا کہ اے اللہ آپ ایسے لوگوں کو پیدا کر کے دنیا کی حکومت اور خلافت ان کے حوالے کرنا چاہتے ہیں جو لوگ آپ کی زمین پر آپ کا کھا کر اور پی کر فساد کریں گے اور آپس میں خون بہائیں گے۔ فرشتوں کی وہ باتیں حقیقت بن کر انسانوں کے سامنے آنے لگیں۔

ابلیس کا حسن و جمال

جتنے انبیاء علیہ السلام اس دنیا میں بھیجے گئے وہ سب کے سب حسین و جمیل تھے ان کو داعی اور مبلغ بھی کہا جاتا ہے اپنی قوم کے ہادی اور رہبر بھی کہا جاتا ہے اگر وہ بدشکل ہوتے یا کالے کلوٹے ہوتے تو ان کی قوم طعنہ مارتی کہ تو ہم کو نصیحت کرنے آیا ہے پہلے اپنی صورت کو دیکھ لے جب تیری صورت اتنی بُری ہے تو تیرے اندر کی چیز کتنی بُری ہوگی اگر تو نبی اور پیغمبر ہوتا تو حسین و جمیل ہوتا تو جھوٹا ہے تیرا دماغ ٹھیک نہیں پہلے تو کسی بڑھئی کے

پاس جا اور اپنے چہرے کو چھپا کر خوبصورت بنوا لے پھر ہمارے پاس آنا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو حسین اور جمیل پیدا فرمایا حضرت شیث علیہ السلام بڑے حسین و جمیل تھے اور حسن اخلاق کے پیکر تھے اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا کو انھیں دیکھکر خوشی ہوئی تھی اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابلیس تو اپنے زمانے کے جنات کا داعی تھا وہ بدشکل کیوں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص نے ابلیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ بڑا ہی حسین و جمیل ہے خواب دیکھنے والا اس کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کہاں رہتے ہیں آپ کا نام کیا ہے میں آپ کا حسن و جمال دیکھکر حیران ہوں کہ اتنے حسین و جمیل بھی لوگ ہوتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے رہنے کا مقام اب یہاں، تھوڑی دیر میں وہاں۔ اس پوری دنیا کی سیر کرتا رہتا ہوں۔ اور آدم کے بچوں کے پیچھے لگا رہتا ہوں۔ میرا نام ابلیس ہے۔ سارے انسان میرے نام سے واقف ہیں خواب دیکھنے والے کو اس کی باتوں سے اور حیرانی ہوئی اور ابلیس سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ میں ابلیس ہوں حالانکہ ہم انسانوں میں تمہاری صورت و شکل اتنی خطرناک بدشکل اور ڈراؤنی بتائی جاتی ہے کہ ہمارے بچے تمہاری صورت کو دیکھکر ڈرتے ہیں اور تمہارا نام سن کر بھاگتے رہتے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم ابلیس ہو۔ ابلیس نے کہا کہ بھائی یہ میری اصلی صورت ہے میں اسی طرح سے حسین و جمیل ہوں جس طرح سے تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ لیکن چونکہ میں انسان کا دشمن ہوں اس لئے وہ میری شکل و صورت کو بدشکل اور ڈراؤنی بناتا ہے اور انسانوں کو ڈراتا ہے مگر میں اس کی کوئی فکر نہیں کرتا ہوں بلکہ اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیتا ہوں۔ میں اپنے مشن میں سو فیصد کامیاب بھی ہوں

حضرت آدم علیہ السّلام کا انتقال

دنیا میں سب سے پہلے آنیوالا انسان جس کے ذریعہ ہزاروں انسان پیدا ہوئے ہیں دُنیا کے مختلف حصّوں میں اُنھیں آباد کرکے آج اپنے لڑکے ہابیل شہید کے بعد اس دُنیا کو چھوڑ کر اپنی اصلی جگہ جس کو چھوڑ کر آیا تھا پھر وہاں پر جا رہا ہے۔ اور جنّت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی مکمل تیاری کرنے کے بعد آج ہمیشہ ہمیش کے لئے اس مقام پر پہونچایا جا رہا ہے اور موت کی خطرناک گھاٹی کو ایک منٹ میں طے کرکے پھر جنّت اور جنّت کی حسین حوروں اور بہاروں کو دکھا کر مست کرایا جا رہا ہے حضرت آدم علیہ السّلام کا انتقال ہوگیا اور دُنیا کے پُورے انسان جن کو اپنے باپ کا بڑا سہارا تھا آج بے سہارے ہوگئے۔ شیطان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوشیوں کا جشن منایا اور اولادِ آدمؑ نے غم منایا۔ شیطان نے اپنے ساتھیوں سے مجمع عام میں کہا کہ میرا اصلی دشمن دنیا سے جا چکا ہے اس کی وجہ سے میری بادشاہت اور حکومت خاک میں ملی اور میری بزرگی اور ولایت پر پانی پھرا ہے اور میں خدا کے دربار سے ذلیل و خوار کرکے نکالا گیا ہوں اب اس کی اولاد کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان کی گمراہی کی جتنی شکلیں ممکن ہو سکے اختیار کرلو اور ان کو ہدایت کے راستے سے ہٹا کر دوزخ کے راستے پر ڈال دو۔ ساتھیوں نے کہا کہ ہم آپ کے حکم کو پورا کرنے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ آپ صرف انسانوں کو گمراہ کرنے کی ترکیب بتلا دیا کریں۔ یہ ہمارے بس کا معاملہ اور مسئلہ نہیں ہے۔

آدم علیہ السّلام کی زندگی کی ایک جھلک

اس سے پہلے میں نے آدم علیہ السّلام کے

جنت سے اترنے کے بعد کا مختصر قصہ لکھا ہے اب خلاصہ کے طور پر ان کا تذکرہ کر کے ان کی اولاد کی تاریخ لکھوں گا۔ مؤرخین کے مختلف اقوال میرے سامنے آئے ہیں۔ لیکن جس مسئلے پر مؤرخین کا زیادہ اتفاق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو نو دو پہاڑ پر اتارا گیا تھا وہ پہاڑ سری لنکا سیلون سراندیپ کے علاقوں میں ہے وہ علاقے ہندوستان ہی کے علاقے کہلائے جاتے تھے۔ اس پہاڑ کا نام واسم پہاڑ بھی ہے آدم علیہ السلام وہاں پر ساڑھے تین سو سال مقیم رہے جب آپ کی توبہ قبول ہو گئی تو آپ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ آپ ہمارے گھر کی یعنی خانہ کعبہ کی زیارت کریں اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لئے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ ان کو بیت اللہ لے جاؤ حضرت علیہ السلام فرشتے کے ساتھ چلے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے گذر کر مکہ پہونچے ادھر مائی حوا کو بھی اطلاع دی گئی کہ آدم کی خطا معاف ہو گئی ہے وہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے تشریف لا رہے ہیں پھر جدہ سے اماں حوا آدم علیہ السلام کی تلاش میں چلیں جس جگہ پر ایک دوسرے کے قریب ہوئے اس کا نام مزدلفہ ہے۔ مزدلفہ کے معنیٰ مقام قرب کے ہوتے ہیں اور جس جگہ ایک دوسرے کی پہچان ہوئی اس کا نام عرفات ہے۔ اور اس دن کا نام عرفہ ہے جو یوم عرفہ کے نام سے مشہور ہے اور آگے بڑھ کر دونوں نے خدا کی مغفرت اور رحمت کی آرزو اور تمنا ظاہر کی اس کا نام منیٰ ہوا اسکے بعد پوری زندگی میں چالیس مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدل حج کیا ان کا ہر ہر قدم تین دن کے راستے پر پڑتا تھا۔ مؤرخین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام راہون پہاڑ پر اتارے گئے۔ سراندیپ کا سب سے اونچا پہاڑ وہی ہے۔ اس پہاڑ پر حضرت آدم علیہ السلام کے قدم

ابھرے ہوئے ہیں اور وہ سات گز کے ہیں اس پہاڑ پر رات کے وقت ایک خاص قسم کی بجلی چمکتی ہے اور ہر روز بادل ان کے قدم مبارک کے نشان کو غسل دیتے ہیں۔ دُور دُور کے مسافر زیارت کے لئے وہاں پر جاتے ہیں۔ بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ جہاں پر آدم علیہ السّلام جنت سے اتارے گئے تھے اسی کے قریب مدفون بھی ہیں یعنی وہیں آپ کا مزار مبارک بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی پہاڑ کے نیچے زمین پر ان کا مزار ہے اور بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ابوقبیس پہاڑ میں مدفون ہیں۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کا مدفن بیت المقدس ہے۔ وہ بیت المقدس میں مدفون ہیں۔

یہ حضرت آدم علیہ السّلام کی زندگی کا مختصر خاکہ ہے۔

حضرت شیث علیہ السّلام کی تبلیغ و دعوت

مجھے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ حضرت آدم علیہ السّلام کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت شیث علیہ السّلام کو نبوت مل چکی تھی یا بعد میں ملی ہے مگر یہ مؤرخین حضرات نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے نکل کر نور نبوت حضرت شیث علیہ السلام میں آیا اور سلسلۂ نبوت انھیں سے چلا ہے اور آگے ان کی اولاد سے منتقل ہو کر پیغمبر آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا ہے۔ شیث کے معنیٰ ہبۃُ اللہ کے ہوتے ہیں یعنی اللہ کا عطیہ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انتقال سے پہلے ان کو طوفانِ نوح کی بھی خبر دی تھی اور دن رات کی عبادتوں میں ہر ہر گھڑی کی عبادت کی ان کو تعلیم بھی دی تھی۔ ہندی، سنسکرت زبان میں ان کو منو بھی کہتے ہیں اور منو کے معنیٰ آدم کے ہوتے ہیں یہ منو کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان کو آدم ثانی کے

نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے آدم علیہ السلام کی ساری اولاد ان کی بزرگی کو مانتی تھی اور کہتی تھی کہ منو پیغمبر ہیں ہمارے باپ کی طرح دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتلاتے ہیں اور ہمارے دشمن شیطان کے ہر ہر مکر و فریب سے آگاہ کرتے ہیں۔ آبادی کافی دور تک بڑھ چکی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد دنیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہو چکی ہے۔ نئے مسائل سامنے آچکے ہیں۔ اللہ کے نبی شیث علیہ السلام کے پاس فرشتے آرہے ہیں اور اولادِ آدم کے لئے احکام لا رہے ہیں اور ان کو پڑھ کر حضرت شیث علیہ السلام اپنے بھائیوں کو سنا رہے ہیں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام پر کل پچاس صحیفے نازل کئے گئے تھے۔ ان صحیفوں میں اولادِ آدم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے طریقے اور دنیا میں زندگی گذارنے کے مسائل اور احکام لکھے ہوئے تھے۔ حضرت شیث علیہ السلام ان احکامات پر چلنے کی اولاد آدم کو دعوت دیتے اور بڑی محنت سے ان کی تبلیغ کرتے تھے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت شیث علیہ السلام کی تبلیغ و دعوت کا مکمل اثر ان کے بھائیوں پر پڑا۔ اور ابلیس مردود اپنے چیلنج اور ارادے میں ناکام رہا تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کے زمانے میں اکثر انسان راہِ ہدایت پر چلتے رہے۔ صرف کچھ لوگوں کی نافرمانیوں کی خبر ملتی ہے۔ بقیہ اکثر انسانوں کا مذہب وہی تھا جو حضرت آدم علیہ السلام کا تھا۔ یعنی ایک ہی مالک اور ایشور کی بھگتی کرنی اور انھیں کے حکم کے مطابق زندگی گذارنی اور شیطان مردود کو اپنا دشمن حقیقی سمجھ کر کے اس کی کسی بات کو نہ ماننا۔ اور خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت اور پوجا نہ کرنا اسی کا نام عربی زبان میں توحید ہے اس سے ہندوستان کا

آبائی دھرم و مذہب کا پتہ بھی چل گیا کہ ہمارے باپ دادا کا یہی مذہب ہے کہ صرف ایک مالک اور ایشور کی بھگتی اور پوجا کرو بقیہ مورت اور بُت اور بت خانے یہ سارے شیطان کے اڈے ہیں وہ انھیں کے ذریعہ انسانوں کو گمراہ کر رہا ہے جیسا کہ تفصیل سے نوح علیہ السّلام کے واقعہ میں ہم نے اس مسئلے کو پیش کیا ہے۔ حضرت شیث علیہ السّلام کا زمانہ بھی بڑا ہی خیر و برکت کا تھا۔ سب لوگ اللہ والے اور جنّت میں جانے والے تھے عورتوں نے بھی اور مردوں نے بھی ان کے حکم کی تعمیل کی اور ان کا ادب و احترام کیا اور اپنے باپ آدم علیہ السّلام کا ان کو جانشین مانا اور کامیابی کے راستہ یعنی ہدایت کے راستے پر چل کر کامیاب ہو گئے۔

حضرت شیث علیہ السّلام بڑے نبیوں اور اوتاروں میں سے تھے جس طرح حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنے سارے بچّوں کو ہدایت کے راستے پر لگا کر جنتی بنا دیا تھا اسی طرح حضرت شیث علیہ السّلام نے اپنے زمانے کے اپنے بھائیوں اور ان کے لڑکوں کو ہدایت کے راستے پر ڈال کر تبلیغ و دعوت کے ذریعہ جنتی بنا دیا تھا ابلیس مردود شور مچاتا رہا اور ان پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہیں ہوا۔ صرف چند لوگ اس کے قبضے میں آئے تھے۔ بقیہ سب کامیاب رہے۔

حضرت ایوب علیہ السّلام

حضرت ایوب علیہ السّلام بھی بڑے پیغمبروں اور اوتاروں میں سے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا بڑا سخت اور کٹھن امتحان لیا گیا تھا پورے جسم میں پھوڑے نکل گئے تھے اور ان پھوڑوں میں بڑے بڑے کیڑے بھی پیدا ہو گئے تھے مگر انھوں نے بارہ سال تک اس مصیبت پر صبر کیا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

مصروف رہتے تھے۔ اگر بدن کے پھوڑوں سے کوئی کیڑا باہر نکل جاتا تو اسکو پھر انھیں پھوڑوں کے اندر داخل فرما لیتے تھے اور صبر کرتے تھے۔ بارہ سال تک اس کٹھن مصیبت کو جھیلتے اور سہتے رہے مگر اپنی زبان پر شکایت کا ایک لفظ بھی نہیں لائے اور اس بڑی بلا اور مصیبت پر خدا کا شکر کرتے رہے اور کہتے رہے کہ اے اللہ ہم ہر حال میں تیرا شکریہ ادا کرتے رہے ہیں اس مصیبت کو تو نے ہی میرے اوپر بھیجی ہے اسکی مصلحت کو آپ جانیں۔ اور پھوڑے کے کیڑوں سے کہتے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تم کو ہمارا گوشت کھانے اور خون پینے کے لئے پیدا کیا ہے تو باہر کیوں جاتے ہو بس پھوڑوں کے اندر ہی اندر رہو اور کہتے اے اللہ ہم تو ہر مصیبت اور بلا پر آپ سے راضی اور خوش ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کا امتحان لے لیا تو بارہ سال کے بعد آپ کے اوپر سے یہ امتحان اٹھا لیا اور ایک تالاب میں غسل کرنے کا حکم دیا غسل کرنے کے بعد جب باہر تشریف لائے تو پورا جسم اپنی حالت پر آگیا آپ کے جسم پر نہ کوئی پھوڑا رہا اور نہ ہی ان کے اندر کیڑے رہے بالکل تندرست ہو گئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ فرمایا ہے اور بڑے بڑے نبیوں میں ان کا نام بھی درج فرمایا ہے اور ان کو صابر کے لقب سے نوازا ہے اور بڑے صابرین میں شمار فرمایا ہے۔

مصیبت کے بعد راحت اور انعام

انسان پر جب مصیبت آتی ہے تو عموماً مصیبت کے بعد راحت بھی آتی ہے اور یہ دنیا کا اصول بھی ہے کہ جب کوئی امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کو انعامات بھی ملتے ہیں پہلا انعام آپ کو

صابر کا لقب دیا گیا۔ دوسرا انعام مال و دولت اور اولاد کی فراوانی دی گئی تیسرا انعام ان کی قوم میں ان کو معزز اور مکرم بنا دیا گیا۔ ان کی قوم کے لوگ ان کی ہر ہر بات پر عمل کرتے تھے اور بہت بڑا پیغمبر اور اوتار مانتے تھے۔ چوتھا انعام اپنی قوم کے لئے تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں ان کو بڑی مہولت دی گئی اور اس مصیبت اور امتحان کے بعد پھر نہ امتحان ہوا اور نہ ہی کوئی مصیبت آئی اور نہ ہی کوئی شیطان ان کے مقابلے کی ہمت کر سکا۔

ایوب علیہ السّلام کی تبلیغ و دعوت

چونکہ حضرت ایوب علیہ السّلام بھی بڑے نبی اور پیغمبر تھے اس لئے ان کے رُوحانی اثرات اور فیوض و برکات پوری قوم پر پڑیں اور حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت شیث علیہ السّلام کی طرح یہ بھی اپنی قوم میں مقبول رہے۔ پھر بھی ہر نبی اور رسول اپنی قوم کو دعوتِ حق دینے اور شیطان مردود کے پنجے سے چھڑانے اور دوزخ سے بچانے اور جنّت میں لے جانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس سے پہلے حضرت شیث علیہ السّلام کے واقعہ میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ کچھ لوگ نافرمان ہو کر اور شیطان کے ساتھی بن کر دوزخ کی طرف جانے لگے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد شیطان نے اپنی گمراہی اور دھوکا دہی اور مکاری و فریب کاری کے مشن کو تیز کر دیا اور کافی تعداد میں انسانوں کو اپنے لپیٹے میں لے لیا۔ میں یہ نہیں لکھ رہا ہوں کہ حضرت شیث علیہ السّلام کے بعد تیسرے نبی حضرت ایوب علیہ السّلام ہیں بلکہ ان کے دور کے انسانوں کی تاریخ کا ایک ماحصل اور خلاصہ لکھ رہا ہوں اس وقت گمراہی کا دروازہ کھل چکا تھا۔ اور کثرت سے انسان اس میں داخل ہو کر شیطان مردود کے پیچھے پیچھے دوزخ میں دھکیلے جا رہے تھے۔ شیطان بہت حد تک اپنے

آپ کو کامیابی کے خواب میں ڈھال چکا تھا۔ پھر بارہ سال تک ایوب علیہ السلام مصیبت میں مبتلا کردئے گئے اس وقت میدان خالی پاکر شیطان کافی لوگوں کو گمراہ کرچکا تھا۔ اب حضرت ایوب علیہ السلام ان کو ہدایت اور حق کے راستے پر لانے اور شیطان کے پنجے سے چھڑانے کے لئے اپنی قوم کو حقیقتِ حال سے واقف کرا رہے ہیں اور بڑے پیار و محبت سے ان کو گمراہی کے راستے سے ہٹا کر ہدایت کے راستے پر لا رہے ہیں اور ان میں تبلیغ و دعوت کا مشن چلا کر اور خدائی احکامات کو بتا کر اور ان پر عمل کرا کر جس صراطِ مستقیم پر بٹھکر شیطان انسانوں کو دوزخ کی طرف لیجا رہا تھا اسی راستے پر چلنے کی تبلیغ کرتے ہوئے شیطان مردود کو لاحول پڑھکر اس پر لعنت مارنے کا حکم کر رہے ہیں۔ اندازہ یہی ہے کہ حضرتِ ایوب علیہ السلام کا کوئی مقابل نہیں تھا جو کچھ تھا صرف ابلیس تھا اور اس کے ساتھی تھے۔ ان ظالموں کو ایوب علیہ السلام نے دفع کر دیا اور اپنی قوم کو بچا لیا۔ بہرحال ہمارا مقابل بھی بڑا ہی عالم اور پہلوان اور چالاک اور دھوکے باز ہے وقتی طور پر تو وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ لیکن اندر سے اس کے غرور اور تکبر اور انسانوں کی دشمنی کے شعلے بھڑکتے رہتے ہیں۔ آگے تیسرے بڑے حملہ کی داستان آرہی ہے۔ وہاں پر دشمن کی کامیابی کا کرشمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوبؑ کا مزار مقدس

اس سے پہلے ان دو نبیوں کے مزار کے متعلق میں نے مختصر طور پر لکھا ہے اب مزید کچھ لکھ رہا ہوں۔ علامہ ابوالفضل نے اپنی کتاب اکبری میں لکھا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی قبریں اودھ میں ہیں

علامہ محدث دہلویؒ نے خلاصۃ الاحادیث میں لکھا ہے کہ ہند میں ایک شہر ہے اس کا نام اودھ ہے اس کے اندر حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی قبر موجود ہے۔ مدینۃ الاولیاء میں بھی یہ لکھا ہے کہ ہندوستان کے اندر ایک شہر ہے اس کا نام اودھ ہے اس کے اندر دو نبیوں کی قبریں ہیں عجائب القصص میں بھی لکھا ہوا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کی قبر شہر اودھ میں ہے۔ فیض آباد کا پرانا نام بنگلہ ہے اور اجودھیا جس کا نام اودھ مشہور ہے وہ فیض آباد سے چار کلو میٹر کی دوری پر ہے۔ پھر اجودھیا سے ایک میل آگے دریائے سرجو کے قریب دو ٹیلے ہیں ان کا پرانا نام پربت ہے۔ فارسی میں کوہ آدم ہے۔ چونکہ حضرت آدم کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام آدم ثانی کہلائے جاتے ہیں۔ اس لئے منو جس کے معنیٰ آدم کے ہوتے ہیں ان دونوں نبیوں کی قبر دو ٹیلوں کے بیچ میں ہیں۔ ان پر سالانہ میلہ اور عرس لگتا ہے۔ ہندو مسلمان سبھی شرکت کرتے ہیں اور اس جگہ کو متبرک جگہ مانتے ہیں۔ ان قبروں کی لمبائی پونے سات گز یعنی تیرہ ہاتھ لمبائی ہے ان دو نبیوں کی قبروں کے ثبوت کے لئے مؤرخین نے بڑے دلائل دئے ہیں اس لئے ان کے انکار پر کسی کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ بعض اولیاء اللہ نے بھی کشف کے ذریعہ معلوم کر کے یہی لکھا ہے کہ یہ دونوں قبریں دو نبیوں کی ہیں ایک حضرت شیث علیہ السلام کی جو آدم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے اور دوسری قبر حضرت ایوب علیہ السلام کی ہے

اجودھیا شہر کو تبلیغ و دعوت کی مرکزیت حاصل ہے

انسان کی مختصر تاریخ

کو لکھتے ہوئے ان کے دعوتی پروگرام کو بھی ابھارنا ہے اس لئے خلاصہ کے

طور پر تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے اصل مقصد کی طرف قلم کو پھیر رہا ہوں اور یہ شہادت قطعی کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اس دنیا میں جتنے ہادی آئے اُن کو ہندی زبان میں اوتار کہتے ہیں اور فارسی زبان میں پیغمبر اور رہبر کہتے ہیں اور عربی زبان میں نبی و رسول اور ہادی کہتے ہیں۔ یہ سب کے سب خدا کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن کے ذمہ یہ کام ہوتا ہے کہ اپنی قوم کو توحید خداوندی کی تعلیم دیں اور صرف ایک اللہ کی عبادت اور بندگی خدا کے بھیجے ہوئے نبی کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق کریں اور جن چیزوں کو خدا نے حرام قرار دیدیا ہے ان سے بچتے رہیں اور جن چیزوں کو حلال کر دیا ہے ان کو استعمال کرتے رہیں اور اپنے دشمن شیطان مردود کو اپنا دشمن ہی سمجھیں اس سے دوستی نہ کریں ورنہ وہ دوزخ کے اندر ڈال کر رہے گا جب حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی قبروں کا اجودھیا میں ہونا ثابت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کے دو داعی اور مبلغ کا اجودھیا میں آنا خود بخود ثابت ہوگیا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اجودھیا شہر بہت پرانا شہر ہے وہ کسی زمانے میں تبلیغ و دعوت کا مرکز رہا ہے اسی شہر میں انسانوں کے باپ دادا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام بھی آئے اور ان کے علاوہ بہت سے اوتاروں کی خبر ملتی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ اودھ شہر میں ان بڑے اوتاروں کے علاوہ بھی بہت سے اوتار آئے ہیں اسی لئے یہ جگہ روحانی جگہ بھی ہے۔ تبلیغ و دعوت کے بڑے پیمانے پر یہاں کام بھی ہوئے ہیں اور آدم علیہ السلام کی اولاد ہدایت کے راستے پر جمی اور ڈٹی رہی ہے اور اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت میں جاتی رہی ہے۔ حضرت شیث علیہ السلام یعنی منو اوتار کے بارے میں یہ طے ہوگیا ہے کہ وہ اسی جگہ پیدا ہوئے

اور اسی جگہ پر مدفون ہوئے۔ رہا بیت اللہ شریف اور بیت المقدس اور شام وغیرہ میں ان کا جانا اس سے انکار نہیں لیکن مستقل ان کی قیام گاہ اجودھیا میں تھی۔ ان کی قبر شریف کا وہاں پر موجود ہونا یہ شہادت دے رہا ہے کہ ان کی زندگی اجودھیا ہی میں گذری ہے۔

رہا حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق ان کی قبر کا اجودھیا میں موجود ہونا یہ قبر بھی شہادت دے رہی ہے کہ ان کا نام بھی اودھ کے اوتاروں اور پیغمبروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ شروع کی زندگی کہاں گذری اور امتحان کس مقام پر آپ سے لیا گیا اور کس جگہ پر آپ مصیبت کے وقت مقیم رہے یہ مؤرخین کی اپنی اپنی تحقیق ہے۔ اس سے ہماری کوئی بحث نہیں۔ مجھے تو صرف یہ بتلانا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کے بعد بڑے پیمانے پر جس شخصیت نے تبلیغ و دعوت کا کام کیا ہے۔ وہ شخصیت حضرت ایوب علیہ السلام کی ہے۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ ان کا زمانہ بھی بڑا ہی خیر و برکت کا تھا۔ خدا جانے کتنے لوگوں کو ان کے ذریعہ ہدایت کی راہ ملی ہے اور کتنے انسان شیطان کے پنجے سے چھوٹے ہیں اور جنت کا راستہ اختیار کئے ہیں۔

شیطان مردود کی انسان پر خطرناک حملے کی تیاری

ابلیس کے چیلوں اور ساتھیوں نے اس سے شکایت کی کہ آپ ہمارے سردار ہیں آپ بڑی بڑی ڈینگیں مارتے تھے اور اچھل اچھل کر کود کود کر کہتے تھے کہ ہم نے خدا کے سامنے جس وقت انھوں نے مجھے اپنے دربار سے نکال کر میری گردن میں لعنت کا طوق ڈالی تھی اسی وقت آدم کے لڑکوں اور لڑکیوں کو چیلنج

کر دیا تھا کہ جس راہِ ہدایت پر چل کر انسان جنت میں جائے گا میں اسی راستے پر بیٹھکر چاروں طرف سے آؤں گا اور ان کو راہِ ہدایت سے ہٹا کر اور گمراہ کر کے دوزخ کا ایندھن بنا کر رہوں گا اور جس طرح میں اس کی وجہ سے ذلیل و خوار کیا گیا ہوں اسی طرح اس کو بھی ذلیل و خوار کر کے خدا کے دربار سے نکال کر رہوں گا۔ اس کا نمونہ آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے کس طرح میں نے آدم اور اس کی بیوی کو جنت سے نکالا ہے یہی حشر اس کی اولاد کا کروں گا۔ ہم نے آپ کی باتوں پر یقین کر کے آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا مگر اب ہم لوگ آپ کی باتوں پر شک کرنے لگے ہیں اب ہمارا یہ بھی ذہن بنتا جا رہا ہے کہ آپ شاید ہم لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے اس دنیا میں آدم آئے انھوں نے اپنے سارے بچوں کو ہدایت کے راستے پر لا کر جنت میں داخل فرما دیا۔ صرف ایک لڑکا قابیل آپ کے قبضے میں آیا بقیہ سب خیریت کے ساتھ اس دنیا سے روانہ ہو گئے ہم نے وہاں پر بھی آپ سے کہا تھا کہ آپ اپنے پروگرام میں کامیاب نہیں ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آدم کو دنیا سے جانے دو پھر میں اپنا کھیل تم کو دکھاؤں گا اور ان کے بچوں کو گمراہ کر کے رہوں گا آدم کی جگہ پر شیث آئے اور کافی دنوں تک دنیا میں رہے مگر صرف چند لوگوں کو آپ اپنے مکر و فریب کے جال میں پھنسا سکے آپ نے وہاں پر بھی یہی کہا تھا کہ ابھی نیا نیا انسانوں کا دور ہے ہر جگہ ہمارا اور آدم کا چرچا ہوتا رہتا ہے۔ ذرا شیث کو دنیا سے روانہ ہونے دو تو پھر میں اپنی فنکاری اور کاریگری کا کرشمہ دکھاتا ہوں۔ ان کے بعد ایوبؑ آئے اور ادریسؑ بھی آئے آپ کسی قدر اولادِ آدم میں کچھ کام کر پائے لیکن ۹۵ فیصد انسانوں نے

ہدایت کے راستے پر لگ کر جنت کی خریداری کرلی اور ادریس کے بعد ایوب آئے۔ اور ایوب کی تبلیغ و دعوت پر کامل یقین کر کے آپ کی کسی بات کو انسانوں نے نہیں سنی اور آپ کو اپنا ایمانی اور جانی دشمن ہی سمجھا۔ آخر اس طرح سے کب تک آپ ناکام ہوتے رہیں گے اگر اسی طرح سے سلسلہ چلتا رہا تو ہم لوگوں کو اجازت دیں ہم کسی اور کام میں لگ جائیں۔ اس طرح سے آپ کی رہنمائی میں ہم کب تک وقت ضائع کرتے رہیں گے۔ ابلیس نے کہا کہ میرے دوستو اور سچے ساتھیوں آپ لوگوں کا کہنا درست ہے اور آپ کی شکایت بھی درست ہے لیکن ابھی تک تم کو یہ خبر نہیں ملی ہے اسی وجہ سے مجھ پر تم لوگ شک کرنے لگے ہو۔ آؤ اب ایک راز کی بات بتلاتا ہوں اور انسانوں پر اپنے خطرناک حملے کی اطلاع کرتا ہوں۔ تم لوگ میرے ساتھی ہو مایوس ہو کر ناراض ہو جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انسانوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کی فوری طور پر دو صورتیں میرے سامنے آئی ہیں پہلی صورت تو یہ ہے کہ ان کو عقل کا غلام بنا دو اور ان پر اتنی محنت کرو کہ ان کے ذہن میں یہ بات جم جائے کہ یہ دنیا خود بخود بن گئی ہے۔ اس کا بنانے والا کوئی نہیں ہے۔ دھرم اور مذہب یہ تو انسانوں نے دل بہلانے کے لئے بنا لیا ہے ہماری عقل میں یہ بات آتی ہی نہیں کہ ہم جب مر جائیں گے اور ہماری ہڈیوں کو مٹی کھا لے گی تو پھر ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ہم سے حساب لیا جائے گا۔ اگر ہم نے خدا کو مان کر ان کے بھیجے ہوئے نبی کے طریقے کے مطابق ان کی بھگتی اور پوجا اور عبادت کی ہے تو جنت میں جائیں گے ورنہ دوزخ میں جائیں گے یہ باتیں بالکل عقل کے خلاف ہیں کچھ نہیں ہونے والا ہے۔ پس جو چاہو کر لو سب کچھ یہی دنیا ہے ایسے لوگوں کو کافر

کہتے ہیں جس طرح ممکن ہو سکے انسانوں کو دھوکا دیکر ہزاروں قسمیں کھا کر اور خوب جھوٹ بول کر ان کا ذہن کفر کا بنا دو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ اللہ کو مانتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو بھی خدا مان کر ان کی عبادت اور بندگی کرنے لگے۔ ایسے لوگوں کو مشرک کہتے ہیں۔ کافر اور مشرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، وہ یہ ہے کہ کافر اور مشرک کو کبھی بھی جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا کیونکہ کافر و مشرک مثل پاخانہ کے ناپاک ہو جاتے ہیں اور جنت پاک لوگوں کی جگہ ہے اس لئے وہ جنت میں جا ہی نہیں سکتے اور نہ کبھی دوزخ سے نکالے جا سکتے ہیں بس ہمیشہ ہمیش کے لئے وہ لوگ دوزخ کی خطرناک آگ میں جلتے رہیں گے وہاں پر موت بھی نہیں آئے گی۔ بس زندہ جلتے رہیں گے اور چلاتے رہیں گے اُن کا کوئی بھی پُرسانِ حال نہ ہوگا۔ ہمارا پہلا پلان ابھی کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ سارے انسان اللہ کو رب مان کر ان کی عبادت اور بندگی کرتے ہیں اس لئے اگر ہم ان کو کافر بنانے کی کوشش کریں گے تو لاحول پڑھ کر اور شیطان مردود کہہ کر مجھے بھی اور تم لوگوں کو بھی دُھتکار دیں گے۔ البتہ دوسرے پلان میں کامیابی کی بڑی امید نظر آرہی ہے پہلے ہم دوسرے پلان کو پورا کریں جب اس میں ہم لوگوں کو کامیابی ہو جائیگی اور انسانی دَور آگے کی طرف قدم بڑھائے گا اور لوگ میری طرح پڑھ لکھ کر اپنے آپ کو عقل مند کہنے لگیں گے تو دوسرا ہمارا حملہ بھی جو نہایت خطرناک ہے اُن پر کارگر ہونے لگے گا۔ لہذا آپ لوگ تھوڑا اور صبر کریں۔ انسانوں میں ابھی چند بزرگ ہیں وہ ہم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے ان کے بعد آخر جیت ہماری ہو گی۔

شرک کا مشورہ اور اسکا آغاز

ایک وقت اولادِ آدم علیہ السلام پر ایسا بھی آیا کہ چند علاقوں میں چند بزرگ اللہ والے تھے ان کے پاس لوگ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ سیکھتے اور ان کے ذکر کی محفلوں میں شامل ہوتے اور ان کے روحانی اثرات سے فیض یاب ہوتے اور ایک ہی اللہ اور ایشور کو مان کر ان کی عبادت اور بھگتی کرتے ساری فضائیں ذکر اللہ کی صداؤں سے گونج اٹھتی تھیں۔ ادھر ابلیس ان کی کامیابی کو دیکھکر افسوس وغم کرتا رہتا تھا اتفاق سے وہ اللہ والے یکے بعد دیگرے اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف روانہ ہوگئے۔ آج بھی کسی ولی اور بزرگ کے انتقال پر ایک قسم کا اندھیرا محسوس ہوتا ہے اسوقت کے انسانوں کو ایسا محسوس ہوا کہ ایک روحانی شمع جل رہی تھی جس کی وجہ سے ہمارے قلوب منور تھے مگر ان کے انتقال کے بعد وہ روشن چراغ بجھ گئے۔ اور لوگوں کو اندھیرا سا محسوس ہونے لگا اور فکر وغم کے بادل ان کے اوپر چھا گئے وہ اس کیفیت کو دیکھکر کہنے لگے کہ اب اس دنیا میں جینے اور رہنے سے خدا کی عبادت کا لطف جاتا رہا وہ بہت پریشان ہوئے ابلیس پہلے ہی سے ان کی تاک میں لگا ہوا تھا۔ اب وہ انسانی شکل میں بزرگی کا لباس پہن کر ان کے پاس آنے لگا اور ان کی خیر خواہی اور دوستی کا دم بھرنے لگا لوگوں نے سمجھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کوئی بزرگ ہیں جو ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ موقعہ کو دیکھکر ابلیس نے ان کے بڑے لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ بھائی میں آپ لوگوں کا خیر خواہ ہوں۔ اب لوگوں کی بے چینی اور پریشانی مجھ سے دیکھی نہیں جارہی ہے۔ تم لوگوں کی خیر خواہی سامنے رکھتے ہوئے ایک مشورہ دے رہا ہوں اگر تم لوگ اس پر عمل کرلو گے تو ساری بے چینی اور پریشانی دور

ہو جائے گی ان لوگوں نے کہا کہ آپ نیک آدمی ہیں اور ہمارے خیر خواہ بھی ہیں آپ اگر ہمارے لئے کوئی مشورہ دیں گے تو وہ مشورہ اچھا ہی ہوگا آپ فرمائیں وہ کیا مشورہ ہے ہم آپ کے مشورے پر عمل کریں گے ابلیس نے پانچ بزرگوں کے ناموں کو گناتے ہوئے کہا کہ آپ کے بزرگ لوگ یہی ہیں لوگوں نے کہا ہاں صاحب یہی لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اُن کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔ نمبر۱ ودّ ع، نمبر۲ سُواع، نمبر۳ یغوث، نمبر۴ یعوق، نمبر۵ نسر، یہ پانچ بزرگوں کے نام ہیں جو اللہ والے تھے آج شیطان مردود انھیں کی مورتی بنا کر انسانوں سے پوجوانے کی اسکیم بنا رہا ہے۔ ابلیس نے کہا کہ میں ان بزرگوں کی مورتی اور تصویر بنا دیتا ہوں تم لوگ ایسا کرو کہ ان کو الگ الگ مکان میں رکھدو اور وہاں پر مجلس قائم کرو اور اللہ کی عبادت کرو اور خوب اللہ کا ذکر کرو۔ آپ لوگوں کی عبادت اور ذکر میں وہی کیفیت پیدا ہونے لگے گی جو اُن کی زندگی میں پیدا ہوا کرتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کا مشورہ بہترین مشورہ ہے آپ ضرور ہمارے بزرگوں کی مورتی اور تصویر بنا کر ہم کو دیدیں اور آپ جو رقم طلب کریں گے وہ بھی ہم دیں گے ابلیس نے کہا کہ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے بس میرے مشورے پر عمل کر لینا یہی کافی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کا بہت بہت شکریہ، یہ خدمت ضرور کریں۔ اس نے پانچوں بزرگوں کی ایسی مورتی بنائی کہ دیکھنے والے دیکھکر یہی کہیں کہ یہ تو ہو بہو وہی ہمارے بزرگ ہیں۔ جب ابلیس نے ان بزرگوں کی تصویروں اور بتوں کو جہاں وہ رہتے تھے ان کے علاقے کے لوگوں کو دکھایا تو وہ لوگ دیکھکر خوشیوں سے جھوم اُٹھے۔ فوراً ان کے لئے مکان بنائے گئے اور اُن کو سجا کر ان میں رکھا گیا پھر لوگ وہاں پر آنے لگے اور اللہ اللہ کہنے لگے اور

اللہ کی عبادت کرنے لگے وہ لوگ صرف ایک ہی مالک اور اللہ کی عبادت کرتے تھے صرف اتنا اضافہ کئے کہ اپنے بزرگوں کی مورتی کے سامنے عبادت کرتے تھے آہستہ آہستہ یہ لوگ بھی اس دنیا سے روانہ ہو گئے ان کے بعد ان کی اولاد ان کی جگہ پر آئی وہ لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے مگر اُن بتوں کی پُوجا پاٹ بھی کرنے لگے

دوسری نسل کے لوگ خدا کو مان کر ان کے ساتھ دوسروں کو بھی خُدا کہنے لگے۔ جب دوسری نسل کا زمانہ ختم ہو گیا تو تیسری نسل کے لوگوں نے اپنے اصلی مالک کو اور رب کو چھوڑ دیا اور غیر اللہ کو اپنا خدا بنا لیا اور یہ عقیدہ بنا لیا کہ سب کچھ یہی لوگ کرتے ہیں۔ اب سالانہ میلہ بھی لگنے لگا۔ اور چڑھاوا بھی چڑھنے لگا اور نذر و نیاز کا معاملہ بھی انھیں سے ہونے لگا۔

ابلیس کی کامیابی اور جشن

ابلیس نے دنیا کے مختلف حصّوں میں گھومنے والے اور شیطانی مشن کو چلانے والے شیطانوں کو دعوت دے کر بلایا اور ایک بڑا جشن منایا اور ان کے درمیان تقریر کی کہ میرے ساتھیو! آج خوشیوں سے جھومنے اور اچھلنے اور کودنے کا دن ہے ہماری کامیابی کا نعرہ لگاؤ اور کہو ابلیس زندہ باد آج پانچ علاقے کے لوگوں کو مکمل طور پر ہم نے گمراہ کر دیا ہے اور انکو صراط مستقیم سے ہٹا کر دوزخ کے راستے پر ڈال چکا ہوں ان کے بزرگوں کی تصویر اور مورتی بنا کر میں نے ان کو ان تصویروں اور مورتیوں میں الجھا دیا ہے آج اُن کو ہمارے پھندے سے چھڑانے والا کوئی نہیں کہو ابلیس زندہ باد۔ سارے شیطانوں نے خوشیوں سے جھوم جھوم کر اور کود کود کر اپنی کامیابی کا جشن منایا اور ابلیس کا نعرہ لگایا۔ شیطانوں نے کہا کہ استاذ آج

ہم آپ کی استادی مان گئے۔ آپ استاذ بھی ہیں اور فنکار بھی ہیں ہم کہتے ہیں کہ وہ مکار بھی ہے اور غدار بھی ہے اور مردود وملعون راندۂ دربار بھی ہے

سلسلۂ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اور اپنی کامیابی کا نعرہ لگواتے ہوئے ابلیس نے بڑے پُرزور الفاظ میں کہا کہ اے ساتھیو! اب انسانوں کی توحید اور یکتائی اور صرف ایک مالک اور ایشور کی عبادت اور بھگتی کو ان تصویروں اور مورتیوں کے ذریعہ ختم کرکے سب کو دوزخ میں ڈال دو۔ اب کام کرنے کا میدان خالی ہوچکا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں کوئی اوتار اور پیغمبر نہیں ہے جو ہمارا مقابلہ کرسکے اور انسانوں کو ہمارے خطرناک حملے سے بچا سکے۔ یہاں سے فارغ ہوکر سب سے پہلے اس اجودھیا شہر کی طرف چلو جہاں پر آدم اور اُن کے لڑکے شیث اور ایوب وغیرہ نے آکر انسانوں سے ایک ہی مالک اور ایشور اور اللہ کی بھگتی اور عبادت کرا کر ان کو جنت میں لے گئے اور ہم کو انسانوں پر قبضہ جمانے نہیں دئے ہماری کوشش یہی رہے گی کہ اودھ کے ہر ہر گھر کو بُت خانہ بنادیں اور مورت اور بُت کے ذریعہ اُن کو گمراہ کرکے دوزخ میں ڈال دیں وہاں سے فارغ ہوکر الہ آباد، متھرا، بنارس اور ہری دوار وغیرہ میں پھیل کر سارے انسانوں کو مشرک بنادو۔ لیکن ذرا بھی چالاکی اور فن کاری سے کام کرنا، قسموں پر قسمیں کھا کر اور ہر ہر بات پر جھوٹ بول کر ان کو یقین دلا دینا۔ وہ لوگ جاہل ضرور ہیں۔ لیکن اپنے باپ دادا کے بتلائے ہوئے طریقے پر چل رہے ہیں اور صرف ایک ہی مالک اور داتا کی بندگی کرتے ہیں۔ اگر ان سے کہدو کہ خدا کی بندگی کو چھوڑ دو اور انھیں دیوتا اور دیوی اور بُت و مورتی کی پوجا اور بھگتی کرو تو فوراً تم کو شیطان کہہ کر بھگا دیں گے ان سے صرف اتنا ہی کہنا کہ

اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق و مالک ہیں وہ نہیں نظر آتے ہیں۔ اگر ان بتوں اور مورتیوں کو اپنے سامنے رکھکر مالک کی بھگتی کرو گے تو ان کے روحانی اثرات تمہارے دلوں پر پڑھیں گے اور خدا تم سے خوش ہوگا اور تم کو تمہارے باپ دادا کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ ابلیس کا ولولہ انگیز بھاشن اور تقریر سُن کر سارے شیطانوں نے بلند آواز سے نعرہ لگا کر کہا ہمارا سردار ابلیس زندہ باد۔

پوری دنیا میں شرک کا پھیلاؤ

ابلیس کی رہنمائی میں اس کے حکم کے مطابق سارے شیاطین دُنیا کے ان علاقوں میں پھیل گئے جہاں جہاں پر انسانوں کی آبادی تھی۔ اس زمانے کے لوگ بڑے سادے اور سیدھے تھے صرف ایک ہی خدا کی عبادت اپنے باپ دادا کی تعلیم و ہدایت کے مطابق کرتے تھے اور یہ خبر سنتے چلے آرہے تھے کہ ابلیس مردود ہمارا دشمن ہے اس ملعون نے ہمارے دادا اور دادی کو جنت سے نکلوادیا ہے مگر اس کی فریب کاری اور مکاری سے واقف نہیں تھے۔ آج انسانوں کا دشمن شیطان بزرگی کا لباس پہن کر تبلیغ و دعوت کے مرکز اجودھیا میں رہنے والے انسانوں کے پاس آرہا ہے اور ان کا بزرگ اور خیر خواہ بن کر نصیحت کر رہا ہے کہ میرے بزرگو اور دوستو! تم لوگوں سے میں بہت خوش ہوں ماشاء اللہ دن رات اپنے دادا آدم اور اپنی دادی حوّا کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے ہوئے ہو اور اپنے دشمن ابلیس کے مکر و فریب سے بچے ہوئے ہو مجھے سو فیصد امید ہے کہ تم سب جنت میں جاؤ گے۔ جنت کی خریداری کا یہی طریقہ ہے کہ ایک ہی خدا کی عبادت ان کے پیغمبر کے تبلائے ہوئے طریقے پر کی جائے یقیناً

تم سب لوگ ایسا ہی کرتے ہو اس لئے تم سب کے سب جنتی ہو پھر بھی میں یہی چاہتا ہوں کہ یہ دنیا چند دن کی ہے اس میں رہ کر آخرت کی جتنی کمائی کی جائے وہ بہتر ہے میں آپ لوگوں کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں اگر اس پر عمل کرو تو بڑی کامیابی حاصل کر لوگے۔ اجودھیا کے رہنے والے حضرت شیث اور حضرت آدم علیہ السّلام کے پوتے پڑپوتے ابلیس سے پوچھ رہے ہیں کہ وہ مشورہ کیا ہے آپ ضرور تبلائیں۔ ابلیس نے کہا کہ خدا ہر جگہ ہے مگر نظر آتا نہیں ذہن اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ فلاں فلاں بزرگ جب تھے تو آپ لوگ ان کے سامنے خدا کا ذکر کرتے تھے اور اب بھی کر رہے ہو۔ اس میں آپ لوگوں نے کچھ فرق محسوس کیا ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ صاحب اس میں بہت بڑا فرق معلوم ہو رہا ہے۔ اب ایشور کی پُوجا پاٹ اور ذکر میں وہ لطف نہیں آرہا ہے جو اُن کے زمانے میں ان کے سامنے آتا تھا۔ اس پر ابلیس نے کہا کہ اگر آپ لوگ فرمائیں تو ان بزرگوں کی میں مورتی بنادوں اور ان کو ایک مکان میں رکھدوں۔ پھر تم لوگ ان کی مورتی اور تصویروں کے سامنے خدا کا ذکر کرو اور دن رات عبادت کرتے رہو تم لوگ سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم لوگ سو فیصد کامیاب نہ ہو جاؤ تو میرے مُنہ پر تھوک دینا اگر آپ لوگوں کو یقین نہ آئے تو فلاں فلاں مقام پر جا کر دیکھ لو وہاں کے لوگ مورت اور تصویر کو سامنے رکھکر مالک کی بھگتی کرتے ہیں ان لوگوں کے ذکر اللہ کا رنگ ہی کچھ اور ہے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے خیر خواہ بھی ہیں اور بزرگ بھی ہیں قسم کھا کر بلا وجہ آپ جھوٹ کیوں بولیں گے۔ بس آپ ہمارے بزرگوں کی مورتی بنالاؤ ہم لوگ بھی ایسا ہی کریں گے توحید کے مرکز اجودھیا میں توحید کی جگہ پر شرک کے

لا کر کھڑا کر دینا یہ ابلیس کی فنکاری ہے۔

انسانی تاریخ کی خطرناک گھڑی

حضرت نوح علیہ السّلام کے آنے سے پہلے دنیا میں جہاں جہاں پر جتنی انسانوں کی آبادی رہی ہو یہ بتلانا مشکل ہے کہ کہاں کہاں اور کن کن علاقوں میں انسان آباد تھے لیکن یہ طے ہے کہ جتنے انسان جہاں جہاں پر آباد تھے۔ شیطان مردود نے توحید کے راستے سے ہٹا کر سب کو مشرک بنا دیا تھا اس وقت ایک انسان بھی ایسا نہیں تھا جو صرف ایک ہی مالک اور اللہ کی عبادت اور بندگی کرتا رہا ہو۔ شیطان نے انسانوں پر بڑے بڑے حملے کر کے ان کو گمراہ کیا ہے اور ہدایت کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر ڈالا ہے اور آج بھی اپنے گمراہی کے مشن میں کامیاب ہے مگر اتنا بڑا خطرناک حملہ کر کے کبھی وہ اتنی بڑی کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بعد پانچ سو سال تک کوئی نبی اور رسول نہیں آیا آخری پیغمبر اور نبی کلکی اوتار کے آنے سے پہلے بھی اس نے انسانوں پر حملہ کر کے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی تھی جس کا تفصیلی واقعہ آنے والا ہے لیکن اس وقت بھی کچھ اہل ایمان اور اہل توحید دُنیا میں موجود تھے اور آخری رسول اور پیغمبر کا انتظار کر رہے تھے مگر یہاں پر ایک انسان کی بھی خبر نہیں ملتی ہے کہ وہ صرف ایک ہی اللہ اور داتا اور مالک اور دُنیا کو بنانے والے اور ساری کائنات کے پالنے والے ہی کی عبادت اس زمانے کے نبی کے بتلائے ہوئے طریقے پر کرتا رہا ہو۔ وہ گھڑی انسانوں کے لئے بڑی خطرناک گھڑی تھی۔ غالباً انسانوں کی گمراہی کی یہ پہلی گھڑی تھی اور انسانوں پر سو فیصد کامیابی کا شیطان کا یہ پہلا حملہ تھا۔ چونکہ اس دُنیا میں آخری

اوتار اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمالیا تھا اس لئے دنیا بچ گئی ورنہ اگر اس دنیا میں پیغمبر آخرالزماں آنے والے نہ ہوتے تو قیامت اسی وقت قائم ہوجاتی۔ ایسی گھڑی قرب قیامت کے وقت ہی آئے گی اور انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی اور ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ ختم فرمادیں گے اور قیامت قائم کرکے اور سب کو زندہ کرکے ان کا حساب لیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہمیشہ رحم وکرم فرماتے رہے ہیں آج وہ دیکھ رہے ہیں کہ آدم کی ساری اولاد کو ابلیس ملعون اپنے قبضے میں کرکے اور اپنا ساتھی بناکر دوزخ میں ڈھکیل رہا ہے اور سارے انسان اس کو اپنا دوست اور خیرخواہ سمجھ کر اس کی ہر ہر بات پر یقین کر رہے ہیں اور ہمارے نبیوں کے بتلائے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر مشرک بن چکے ہیں ادھر شیطان اور اس کے ساتھی خوشیوں سے جھوم رہے ہیں اور جشن پر جشن مناتے جارہے ہیں اور شیطان مردود اپنے چیلنج کو بار بار اپنے ساتھیوں میں دہراتا جارہا ہے اگر ایسے وقت پر میں نے اپنے مجرم بندوں پر رحم وکرم وفضل کا معاملہ نہ کیا تو ایک انسان بھی اپنے دادا آدم کے ساتھ جنت میں نہ جاسکے گا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے اوتار اور پیغمبر کو انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا ان کا نام نوح تھا ان کے نام کی ایک سورت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اتاری ہے اس میں ان کی تبلیغ ودعوت کی کیفیت بیان فرمائی ہے اور اس کے علاوہ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

اَن یَّاتِیَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ سورۂ نوح ترجمہ:۔ بیشک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ آپ اپنی قوم کو ڈرا دیجئے شرک کے ملعون عمل سے۔ اللہ کے خطرناک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے یہ کام کر دیجئے۔ یہ حکم پاتے ہی حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے ذمہ داروں کے پاس گئے اور بڑے پیار و محبت سے اُن کو سمجھائے کہ اے میری قوم کے لوگ میں خدا کی طرف سے نبی بنا کر تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں مجھے نہ تو آپ لوگوں کی دولت چاہئے اور نہ ہی کسی قسم کی سرداری اور حکومت چاہئے میں تمہاری خیر خواہی اور بھلائی کے لئے اللہ کا حکم تم تک پہونچانا چاہتا ہوں۔ ان کا حکم نامہ مجھے ملا ہے کہ تمہاری قوم کے اوپر ہمارا خطرناک عذاب منڈلا رہا ہے اور ان کو تباہ برباد کرنے کی گھڑی کا انتظار کر رہا ہے۔ عذاب آنے سے پہلے پہلے ان کو سمجھا دو اور منا لو۔ اگر ہمارے عذاب نے آکر ان کو اپنے گھیرے اور لپیٹے میں لے لیا تو اس کے بعد ان کی کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی قوم نے کہا کہ آپ کا مقصد کیا ہے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا پیدا کرنے والا اور ہم کو پالنے والا صرف ایک ہے اس کا نام اللہ ہے بقیہ یہ ساری مورتی اور تصویریں شیطان مردود کے پھندے اور ہتھکنڈے ہیں وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے وہ اصلی مالک اللہ کا انکار کرا کر یا ان کے ساتھ ان مورتی اور بتوں کو شامل کرا کر اور ان کی پوجا پاٹ کرا کر اُن کے ذریعہ اپنے جال میں پھنسا کر سارے انسانوں کو اپنے چیلنج کے مطابق جہنم میں ڈال رہا ہے۔ اس لئے اُن کو چھوڑ کر آج سے صرف ایک اللہ اور داتا کی عبادت اور بندگی کرو اور صرف انھیں سے ڈرو، ان مورت اور بتوں کے اندر کوئی طاقت نہیں ہے یہ تو ابلیس فریب کار اور غدار کے

ہاتھوں کے بنائے ہوئے بے جان بُت ہیں ان کے اندر کوئی دم خم نہیں ہے اگر ان کو توڑ پھوڑ دو تو یہ تمہارا کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ بس اسی ایک مالک کی بات مانو اور انھیں کے حکم پر چلو۔ اگر تم لوگ ایسا کرو گے تم کو جنت ملے گی اور جنت کی حکومت ملے گی۔ اور ہمیشہ ہمیش کا عیش و آرام ملے گا اور اگر ان بتوں کو اپنا مالک اور معبود مان لئے اور ان کی عبادت اور بھگتی اور پوجا پاٹ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیں گے اس لئے میرے بھائیو! ان بتوں کو چھوڑ کر ہمارے دادا آدم علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ایک ہی اللہ کی عبادت کرو اتنی باتیں کرنے کے بعد ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور اتنا مارا کہ حضرت نوح علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور وہ سمجھے کہ نوح مر گئے ان لوگوں نے اپنی عورتوں میں اور بچوں میں اور بوڑھوں میں اپنے خیر خواہ ابلیس کے ساتھ پورے علاقوں میں شور اور غل مچا دیا کہ فلاں شخص جس کو نوح کہتے ہیں اس نے ہماری مورتیوں اور بتوں کو گالی دی ہے اور کہا ہے کہ ان کو توڑ پھوڑ دو ہم نے اس کی خوب پٹائی کر دی وہ مر گیا ہے ابلیس نے کہا ابھی وہ مرا نہیں ہے وہ زندہ ہو کر کل کو پھر وہی بات کہے گا وہ مرنے والا شخص نہیں ہے اس لئے اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھا دو اور تبلا دو کہ وہ ہزار بار تم کو نصیحت کرے اور جنت دلانے کا وعدہ کرے تو سب ایک ہو کر یہی کہو کہ ہم لوگ اپنے معبودوں کو یعنی وَدًّا کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنے والے نہیں ہیں ہم ان پر ایمان لائے ہوئے ہیں اور اپنا یہ عقیدہ جمائے ہوئے ہیں کہ یہی لوگ پانی برساتے ہیں اور زمین سے غلہ اگلواتے ہیں اور شیطان مردود سے ہماری

حفاظت کرتے ہیں مرنے کے بعد یہی لوگ ہم کو جنت بھی دیں گے ہمارے یہی سب کچھ ہیں ہم ان کو نہیں چھوڑ سکتے اگر ان کو چھڑائے گا تو اے نوح خوب مار کھائے گا بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں بھی اور نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں بھی اور لڑکے اور لڑکیاں بھی اور چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کی ایک نافرمان کافرہ مرتدہ بیوی بھی اور ان کا ایک کافر مردود کنعان نام کا لڑکا بھی حضرت نوح علیہ السلام سے نفرت کرنے لگے اور گالیاں دے دیکر ان کو ستانے لگے۔ وہ لوگ اللہ کے اوتار اور نبی نوح علیہ السلام کو اتنا مارتے اور اتنا ستاتے کہ جب سمجھ جاتے کہ اب نوح مرگیا تو پھر ان کو چھوڑتے ادھر حضرت نوح علیہ السلام رات کو بھی اور دن کو بھی اُن کے پاس جاتے اور وہی باتیں دہراتے وہ لوگ کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے اور دیوانہ اور پاگل کہکر وہاں سے بھگاتے حضرت پیغمبر نوح ان کے بازاروں میں جاتے اور ان کے گھیتوں پر بھی جاتے اور ان کو ابلیس مردود کے پنجے سے چھڑا کر ہدایت اور جنت کے راستے پر لانے کی محنت کرتے اور بڑی امید دلاتے اور تبلیغ و دعوت کے ذریعہ اپنی قوم کو جہنم سے بچانے کی محنت اور کوشش میں لگے رہتے وہ دن رات تبلیغ و دعوت ہی کی خدمت کرتے ادھر ابلیس اور اس کے ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ خدا نے جس اوتار نوح کو انسانوں کو ہمارے مکر و فریب کے جال سے چھڑانے اور بچانے کیلئے بھیجا ہے وہ بہت بڑا داعی اور پیغمبر ہے اگر آپ لوگوں نے اپنی محنت میں تھوڑی سی بھی کمی کردی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اس لئے تم لوگ فوراً جودھیا اور متھرا اور ہری دوار وغیرہ کے علاقوں میں پہونچ جاؤ اور اس کی مخالفت کی فضا ہموار کردو تاکہ یہ اگر وہاں پر جائے تو مار کھا کر آئے۔ ہر جگہ اس کو پٹواتے رہو ہو سکتا ہے

پٹتے پٹتے تنگ ہو کر مایوس ہو جائے اور انسانوں کا پیچھا چھوڑ دے مگر حضرت نوح علیہ السلام نے اتنی تکلیف پانے اور ان کی گالیاں کھانے اور ان کے مارنے سے اپنے دعوتی پروگرام میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی یہاں تک کہ ساڑھے نو سال تک محنت کرنے کے بعد لاکھوں انسانوں میں سے صرف اسّی انسان وہ بھی غریب قسم کے تھے ان لوگوں نے ان کی دعوت کو قبول کر کے مورتیوں اور رتوں کو چھوڑ کر صرف ایک مالک اور داتا کی بھگتی کرنے لگے بقیہ سارے انسان آپ کے دشمن اور شیطان کے دوست تھے

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر غور و فکر

جس شخص کی تاریخ پر کوئی قطعی شہادت نہ ملتی ہو تو قرآن و حدیث کے اشارے سے مؤرخ اپنے غور و فکر کے ذریعہ ایک فیصلہ لکھتا ہے لیکن لفظ امکان بھی اس میں داخل کر دیتا ہے مثال کے طور پر آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک کی انسانی تاریخ کو کسی نے نہیں لکھی ہے اب اگر کوئی لکھے گا تو مثلاً اسرائیلی روایات کا اور اپنے غور و فکر کا سہارا لے گا اور یہی کہے گا کہ ممکن ہے یہی بات درست ہو اور ممکن ہے غلط بھی ہو مؤرخین نے اسرائیلی روایات کو یہی حیثیت دی ہے اس کے بعد کا واقعہ قرآن حکیم کے ترجمہ سے سمجھاؤں گا۔ لیکن درمیان میں کچھ باتیں ایسی بھی آگئیں کہ ان کو سمجھانا بھی ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے داعی بنا کر بھیجے گئے تھے تو قوم سے کیا مراد ہے دوسری بات آپ کی دعوت کا علاقہ کہاں تک تھا تیسری بات کیا اجودھیا اور بنارس اور ہری دوار وغیرہ کے لوگ بھی موجود تھے یا کسی عذاب کے لپیٹے میں آکر ختم ہو گئے تھے چوتھی بات کیا حضرت نوح علیہ السلام بھی اجودھیا گئے تھے یہ چند باتیں سامنے آگئیں

ان کو لکھ رہا ہوں پڑھنے والے غور سے پڑھیں اور سمجھیں

پہلی بات حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے بہت قریب کا زمانہ ہے اس وقت دو ہی قومیں تھیں ایک قوم جنات اور ایک قوم انسان اسوقت قوم نوح سے مراد سارے انسان تھے انسانوں کی دوسری آبادی کے بعد جب دنیا کے ہر ہر علاقوں اور حصوں میں جاکر انسان آباد ہو گئے تو انسان مختلف خاندانوں میں تقسیم ہو گئے۔ دوسری بات اس وقت نوح علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسرا پیغمبر نہیں تھا اس لئے پوری دنیا کے اندر جہاں جہاں انسان آباد تھے سب کے داعی اور نبی حضرت نوح علیہ السلام ہی تھے اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی دعوت کا علاقہ پوری دنیا کا ہر ہر وہ حصہ تھا جہاں پر انسان آباد تھے۔ تیسری بات تاریخ یہی شہادت دیتی ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد کی پیدائش ہندوستان سے شروع ہوئی ہے۔ خصوصاً یورپ کے اکثر علاقے اس میں اجودھیا بھی داخل ہے۔ اس میں انسانوں کی آبادی حضرت دادا آدم علیہ السلام کے زمانے ہی میں ہو گئی تھی اور اس کا کوئی ثبوت نہیں مل رہا ہے کہ نوح علیہ السلام سے پہلے ان علاقوں میں انسانوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے کوئی بڑا عذاب آیا تھا اور سارے انسانوں کو اپنے لپیٹے میں لیکر ہلاک کر دیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام کے آنے کے وقت بھی ان علاقوں میں انسانوں کی کثرت سے آبادی تھی البتہ ابلیس ملعون نے ان کو بھی مشرک بنا دیا تھا چوتھی بات حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کی خبر دی تھی بعض مؤرخین نے حضرت نوح علیہ السلام کے اجودھیا میں بھی تشریف لانے کی اطلاع دی ہے

دو وجہیں سامنے آرہی ہیں ایک اپنی گمراہ امت کو دعوت وہدایت، دوم اپنے دادا آدم اور اپنے بھائی شیث علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کے مزار کی زیارت کیونکہ یہ اپنے آباء و اجداد کا وطن بھی ہے اور مدفن بھی ہے یہ تحریر اس لئے لکھ رہا ہوں کہ قوم نوح پر جو عذاب آیا تھا پوری دنیا میں آیا تھا۔ اگر اجودھیا کے لوگ شیطان کی نصیحت پر عمل کرکے مشرک نہ بن گئے ہوتے اور نوح علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرکے ان کو ستائے نہ ہوتے بلکہ اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم ہوتے اور شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالتے رہتے تو خدا کا عذاب اجودھیا اور ہری دوار اور متھرا اور بنارس وغیرہ کے علاقوں میں نہ آتا اس سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ پوری دنیا کے انسانوں کو ابلیس نے مشرک بنا دیا تھا اسی کو مٹانے کیلئے پیغمبر نوح علیہ السلام اس دنیا میں بھیجے گئے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا زمانہ

مفسرین حضرات نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا زمانہ ساڑھے نو سو سال کا ثابت کیا ہے یعنی آپ نے ساڑھے نو سو سال تک انسانوں کو سمجھایا اور صرف ایک خدا کو ماننے اور شرک کو چھوڑنے کی دعوت دی یہ عمر آپ کو معجزہ کے طور پر دی گئی تھی ورنہ عموماً اس زمانے کے لوگوں کی اتنی عمر نہیں ہوتی تھی۔ چالیس سال نبوت سے پہلے کی عمر اور نبوت ملنے کے بعد کی عمر طوفان تک ساڑھے نو سو سال کی اس طرح کل عمر ۹۹۰ سال کی ہوئی۔ پھر طوفان کے بعد دوسری بیوی سے بچے ہوئے اور انہیں سے دنیا پھر سے آباد ہوئی اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ آپ کی کل عمر تقریباً ایک ہزار دو سو سال کی تھی۔ بقیہ لوگوں کی عمریں پانچ چھ سو سال کی ہوتی

تمہیں ظاہر ہے اتنی بڑی مدت میں اگر دو چار مرتبہ بھی ہندوستان کے انسانوں کی آبادیوں میں آکر دعوت و تبلیغ کا کام کیئے ہوں تو انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ رہا یہ سوال کہ بغیر گاڑی اور جہاز وغیرہ کے اتنی دور کا سفر کس طرح طے کرتے تھے تو آدم علیہ السلام کے تذکرہ میں ہم نے لکھ دیا ہے کہ اُن کا ایک قدم تین دن کی مسافت پر پڑتا تھا اگر اتنے بڑے پیغمبر اور اوتار جس کو آدمِ ثانی بھی کہا جاتا ہے اگر تھوڑی دیر میں اتنے لمبے اور دُور دراز کا سفر طے کرلیں تو کوئی مشکل نہیں ہے ایسا ہوتا رہا ہوگا بہرحال حضرت نوح علیہ السلام نبوت کے ملنے کے بعد سے آخر وقت تک اپنی دعوتی لگن میں لگے رہے اور اس فریضے کی تکمیل فرماتے رہے ۔ جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک دعوتِ حق دیتے رہے اور وہ لوگ آپ کو ستاتے رہے تو ان سے تنگ آکر آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ پہلے سورۂ نوح کا ترجمہ کررہا ہوں تاکہ نوح علیہ السلام کی دعوت اور ان کی قوم کا انکارِ دعوت پر قطعی دلیل مل جائے اور عقل و فہم کے غلاموں کو معلوم ہوجائے کہ جنات و انسان کی تاریخ اور ان کی دعوت کی خدا کی بھیجی ہوئی کتاب قرآن تصدیق کررہا ہے یہ کوئی خیالی اور عقلی باتیں نہیں ہیں اپنی عقل کو اس مالک اور داتا کی خبروں پر قربان کردو جس کے قبضے میں ساری کائنات ہے

نوح علیہ السلام کی دعوت

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میری قوم بیشک میں تمہیں واضح اور صاف لفظوں میں ڈرانے والا ہوں اور سمجھاتا ہوں کہ تم لوگ صرف ایک ہی اللہ کی عبادت اور بندگی کرو اور

انھیں سے ڈرو اور انھیں کی اطاعت کرو اگر تم لوگ ایسا کرلو گے تو اب تک جتنا شرک اور کفر کا کام کئے ہو اور جن گناہوں کو اپنائے ہو اللہ تعالیٰ تمہاری ان ساری خطاؤں کو معاف فرمادیں گے اور ایک مدت تک تم کو ڈھیل دیں گے یعنی حیات کو بڑھادیں گے اور اپنے عذاب کو روک لیں گے کیونکہ جب اللہ کے وعدہ کا وقت آجائے گا تو پھر ایک منٹ کی ڈھیل، اور مہلت نہیں دی جائے گی میری باتوں کو مان لو اور یقین کرلو آگے چل کر میری ہی باتیں سچی ہوں گی۔ شیطان مردود جھوٹا اور غدار ہے اس کی باتوں پر یقین مت کرو یہی بُت اور بُت خانے تمہارے اوپر عذاب لانے کا ذریعہ بنیں گے اور تباہ و برباد کرکے چھوڑیں گے اس قسم کی باتیں بتلا کر حضرت نوح علیہ السّلام اپنی قوم کو سمجھاتے رہے اور ڈراتے رہے مگر قوم کی شرارت بڑھتی رہی دن بدن حضرت نوح علیہ السّلام کو تکلیف دینے میں اضافہ کرتے رہے اور اپنے دشمن کی الٹی پٹی پڑھانے پر یقین کرتے رہے اور مورتیوں اور تصویروں سے اپنے مکانات کو بھرتے رہے اور اللہ کے داعی حضرت نوح علیہ السّلام کو چڑھاتے رہے اور مختلف قسم کی تکلیفیں پہونچاتے رہے اور ان سے مذاق کرکے پاگل اور دیوانہ کے ناموں سے بلاتے رہے اور بُلا کر اپنا انگوٹھا دکھاتے رہے۔ جب ان کی قوم نے ان پر مظالم ڈھاتے ڈھاتے حد کردی تو حضرت نوح علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔

اللہ کے دربار میں نوح علیہ السّلام کی شکایت

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۔ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی وہ میری دعوتِ حق کو قبول کرنے کے بجائے مجھ سے اور بھاگنے

لگے ہیں اب تو ان کا حال یہ ہو گیا ہے کہ جب جب میں ان کو توحید کی دعوت دیتا ہوں تاکہ وہ ہماری باتوں کو مان لیں اور آپ ان کی خطاؤں کو معاف فرما دیں تو وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیوں کو ڈال لیتے ہیں اور اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹنے لگے ہیں اور غرور و تکبر میں آکر مست ہو رہے ہیں۔ پھر میں نے زور زور سے آواز لگا کر ان کو دعوت دینی شروع کر دی پھر میں نے کھل کر ان کو دعوت دی پھر چھپ کر دعوت دی اور کہا بھائیو ابھی وقت ہے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیں گے اور آسمان سے مالک خوب بارش برسائے گا تمہارے باغات اور تمہاری کھیتیاں سرسبز ہوں گی اور خوب پھل دیں گی اور تمہاری اولاد میں بھی برکت دے گا اور تمہارے اموال کو بھی بڑھا دے گا اور تمہارے لئے باغات کا انتظام فرما کر ان میں نہریں جاری کرے گا تم لوگ میری باتوں پر امید کیوں نہیں لگاتے اس مالک نے تم کو کس طرح سے پیدا کیا۔ کیا تم لوگ اوپر نہیں دیکھ رہے ہو سات آسمانوں کو تہ بتہ انھوں نے ہی بنایا ہے اور ان میں دنیا کو منور اور روشن کرنے کے لئے چاند بنایا اور سورج کو جلتا ہوا چراغ بنایا اور اپنی زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا تاکہ تم لوگ کشادگی کے ساتھ اس زمین پر چلتے رہو یعنی ان کے بنائے آسمان سے اور چاند و سورج سے اور ان کی بنائی زمین سے اور زمین کی ساری چیزوں سے فائدہ اٹھا رہے ہو تم لوگ انھیں کا نمک کھا رہے ہو کتنی شرم کی بات ہے کہ اسی مالک کی نمک حرامی کر رہے ہو اگر تم لوگوں نے میری باتوں پر عمل نہ کیا تو اس کا انجام بہت ہی خطرناک اور برا ہو گا اے اللہ میں نے ساڑھے نو سال تک اپنی قوم کو اس طرح سے سمجھا بجھا کر بڑے پیار سے دعوت دی مگر ان کا حال یہ ہے کہ بجائے ہدایت کے

راستے پر آنے کے اب تو وہ شیطان مردود کے پکے ساتھی ہو گئے ہیں اور بڑے مضبوط ہو گئے ہیں اب امید یہی ہے کہ ان اسی انسانوں کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ہدایت کے راستے پر آجائے اور آپ کو خوش کر کے معافی مانگ کر جنت میں جانے کا شوق رکھتا ہو۔ یہ ہماری تبلیغ و دعوت کی رپورٹ ہے۔ اب تو میری قوم کے لوگ اعلانیہ طور پر کہنے لگے ہیں کہ وَدًّا وَّسُوَاعًا وَّيَغُوثَ اور یعوق و نسر کو قطعاً نہ چھوڑنا ورنہ تم لوگوں کو وہ لوگ تباہ و برباد کر دیں گے اگر تم لوگ نوح کی بات مان گئے تو بہت جلد تباہ ہو جاؤ گے۔ یہ مضمون دوسری سورتوں میں ہے اللہ تعالیٰ سے جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی شکایت کی اور دعوت کی پوری شکلیں ان کے سامنے کر دیں تو اب آگے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم چاہتے ہیں کہ اے ہمارے رب اب آگے کے لئے جو آپ کا حکم ہو وہ سر آنکھوں پر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے نبی نوح آپ نے اپنی قوم کو دعوت دینے میں کوئی کمی نہیں کی اب آپ اپنے دعوتی فریضے کو مکمل کر چکے ہیں اب میں تم کو اطلاع کر رہا ہوں کہ ساڑھے نو سو سال کی محنت پر صرف اسی انسان ایمان لا کر کامیاب ہوئے ہیں اب ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو تمہاری دعوت کو قبول کر کے ہدایت کے راستے پر آسکے اس لئے اب اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے مجھ سے بددعا کرو۔

اپنی قوم کی ہلاکت کیلئے نوح علیہ السلام کی بددعا

جب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ خبر سنی کہ اب ان میں سے ایک بھی ایمان لا کر ہدایت کے راستے پر آنیوالا نہیں ہے تو خدا کے حکم کے مطابق ان کی تباہی کے لئے بددعائیں فرمائیں

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○

اے میرے رب آپ کفار اور مشرکین کا ایک گھر بھی اس زمین پر بسنے والوں کا نہ چھوڑیں۔ اگر آپ نے ان کو چھوڑ دیا تو آگے چل کر ان کے بچے بھی کافر اور مشرک اور فاجر و فاسق ہی ہوں گے اور ان کی عورتیں بھی ایسے ہی بچوں کو جنم دیں گی۔ بس ان سب کو آپ ہلاک کر کے اس انسانی موجودہ نسل کو ختم ہی فرما دیں۔

حضرت نوح ؑ کی دُعا کی قبولیت اور جہاز کی تیاری

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح ؑ کی دُعا قبول کر کے فرمایا کہ اے نوح آپ کی دُعا ہمارے یہاں قبول ہو گئی ہے۔ میں نے ان پر پانی کا طوفان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ جہاز تیار کر لیں۔ نوح علیہ السلام نے اپنی امت کے مومن بندوں کو بلا کر اللہ کا یہ فیصلہ سنایا پھر فرشتوں کی نگرانی میں حضرت نوح اور ان کے ساتھی جہاز بنانے میں مصروف ہو گئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کی قوم اس جہاز کے پاس سے گذرتی تو نوح علیہ السلام سے مذاق کرتی اور اور حضرت نوح علیہ السلام فرماتے کہ کر لو مذاق بہت جلدی ہی ہم تم سے بھی مذاق کریں گے۔ انداز مذاق یہ تھا کہ ان کی قوم کے لوگ مذاق کرتے ہوئے کہتے تھے کہ نوح اس جہاز کو کس طرح اٹھا کر سمندر میں لے جاؤ گے یا آپ یہاں پر سمندر کو خود بلائیں گے یہ کہہ کر قہقہہ لگا کر ہنستے تھے اور اپنے اپنے علاقوں میں جا کر مشورے کرتے تھے کہ نوح پہلے ہی سے مجنون اور دیوانہ تھا اب اس کا دماغ بالکل ہی خراب ہو چکا ہے اس کی کوئی بات ہماری عقل میں نہیں آتی وہ پانی کا جہاز بنوا رہا ہے یہ خشکی کا علاقہ ہے

اتنا بڑا جہاز کس طرح اٹھا کر لے جائے گا اور کس سمندر میں لیجا کر ڈالیگا وہاں پر لوگ خوب ہنسی مذاق اڑاتے تھے اور گالیاں دیتے تھے ان کی نافرمان کافرہ اہلیہ صاحبہ بھی اور ان کا لڑکا کنعان کافر مردود بھی انھیں لوگوں کے ساتھ حضرت نوح علیہ السّلام کو گالیاں دیکر بُرا بھلا کہتے تھے

طوفانِ نوحؑ کی خبر

جب مکمل جہاز تیار ہوگیا تو خدا کی طرف سے فرشتے آئے اور اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ سنائے کہ اے نوح اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانی کا ایسا خطرناک طوفان بھیجنے کا فیصلہ ہوا ہے کہ دنیا کی ہر ہر چیز اس طوفان میں ڈوب جائے گی کوئی جاندار مخلوق زندہ نہیں رہے گی۔ لہٰذا آپ ہر ہر جوڑے اپنے جہاز میں رکھ لیں۔ تاکہ طوفان کے بعد پھر دُنیا کی آباد ان کے ذریعہ سے ہو مثلاً ایک جوڑا ہاتھی اور ہتھنی کا اور ایک جوڑا گھوڑا اور گھوڑی کا اور ایک جوڑا شیر اور شیرنی کا ایک جوڑا بیل اور گائے کا۔ ایک جوڑا بکرا اور بکری کا اسی طرح دنیا میں جتنے جانور موجود ہیں ان کا ایک ایک جوڑا جہاز میں بٹھالو باقاعدہ ان کے کھانے پینے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے انتظام ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی فرمانبردار اہلیہ اور آپؑ پر ایمان لانے والے اسّی انسان اس میں کچھ عورتیں بھی تھیں جب یہ لوگ جہاز پر سوار ہوگئے تو زمین کو حکم ہوا کہ اب زمین تیرے اندر جو پانی ہے اس کو اگل دے اور اے آسمان تو بھی اپنے پانی کو زمین پر برسا دے اوپر سے طوفانی بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا نیچے سے زمین نے بھی پانی کے چشموں کو اوپر پھینکنا شروع کر دیا تھوڑی ہی دیر میں زمین پر اتنا پانی آگیا کہ نوح علیہ السّلام کا جہاز پانی کے اوپر آگیا اور ساری مخلوق اس طوفانی پانی میں ڈوبنے لگی پہلے بچے ڈوب گئے پھر

بوڑھے گئے، پھر عورتیں گئیں۔

متکبرین مردودوں کا حال

اللہ کے پیغمبر اور نبی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اس طوفان میں ڈوب گئی مگر بڑے بڑے پہلوانوں اور متکبروں کے غرور میں اور اضافہ ہوگیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ نوح کا طوفان ہمارا کیا بگاڑ یگا جلدی سے چلو وہ سامنے کا جو بڑا پہاڑ ہے اس پر چڑھ لو وہاں تک پانی کا آنا ناممکن ہے ہماری سمجھ اور عقل میں یہی بات آرہی ہے کہ وہاں تک پانی آ ہی نہیں سکتا ہم وہیں سے تالیاں بجا کر نوح کی مذاق اڑائیں گے اور جب بارش بند ہو جائے گی تو ہماری قوم جو پانی میں ڈوب گئی ہے اس کا ان سے بدلا لیں گے یہ مشورہ کر کے بہادر لوگ بڑے اور اونچے پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئے انھیں بہادروں اور کافروں کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کا لڑکا کنعان بھی تھا فرشتوں نے جہاز کا رُخ انھیں لوگوں کی طرف موڑ دیا سارے لوگ جہاز کے سامنے ہی سے بھاگتے ہوئے پہاڑ کی طرف جا رہے تھے اور نوح علیہ السلام سارا منظر دیکھ رہے تھے جب آپ کا نافرمان جہنمی لڑکا کنعان آپ کے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا جس کو قرآن حکیم نے نقل کیا ہے۔ یَا بُنَیَّ اِرْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکَافِرِیْنَ ۝ اے میرے بچے آجا میرے جہاز پر سوار ہو جا۔ اور کافروں کے ساتھ مت بھاگ نوح علیہ السلام کی یہ شفقت پدری تھی اپنے ڈوبنے والے نافرمان بچے پر رحم و کرم کر کے ڈوبنے سے بچانا چاہتے ہیں مگر اپنے باپ کا دشمن لڑکا کیا جواب دیتا ہے اس کو بھی قرآن مجید میں نقل فرمایا قَالَ سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ۔ ابا جان آپ کو آپ کا جہاز مبارک ہو

سامنے پہاڑ ہے آپ اس کو دیکھتے ہی ہوں گے۔ میں وہاں پر جا رہا ہوں وہ پہاڑ مجھے پانی سے حفاظت کرے گا۔ آپ کا پانی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا ہم دیکھیں گے کہ تمہارا پانی اس پہاڑ پر کس طرح آسکتا ہے۔ کنعان آگے آگے اور نوح علیہ السلام کا جہاز اس کے پیچھے پیچھے اور طوفانی پانی اپنا طوفان برپا کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے وہ لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے پانی بھی پہاڑ پر چڑھ گیا اور اپنے طوفان اور موجوں میں لپیٹنے لگا۔ اور اُن کو ڈبونے لگا۔ نوح علیہ السلام کے سامنے ان کا لڑکا بھی ڈبویا جا رہا ہے پھر شفقتِ پدری کا آپ پر غلبہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ وہ لڑکا بھی تو میرا اہل ہے اور آپ کا وعدہ ہے کہ اس طوفان سے آپ کے اہل کو بچالوں گا، بقیہ سب کو ہلاک کردوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ اے نوح وہ تمہارا اہل نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال بہت بُرے ہیں اس نے آپ کے دشمنوں کا ساتھ دیکر آپ کو بہت ستایا ہے اور تنگ کردیا ہے اس نے آپ کی مخالفت کرکے کافروں اور مُردُودوں کا ساتھ دیا ہے اسلئے ان کے ساتھ ہلاک کیا جا رہا ہے۔ آپ کے اہل تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول کرکے آپ کا ساتھ دیا ہے آج وہ لوگ خیریت کے ساتھ آپ کے جہاز میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آئندہ آپ اس قسم کی انجان باتوں کے متعلق مجھ سے سوال نہ کریں۔

طوفان نوح کی کیفیت

دنیا کے سارے بڑے پہاڑ بھی اور ان پر اگنے والے بڑے بڑے درخت بھی طوفانی پانی کے نیچے اور پانی ان کے اوپر اور نوح علیہ السلام کا جہاز پانی

کے اوپر پوری دنیا میں عذاب آیا ہوا ہے۔ خدا کا جلال و قہر چھایا ہوا ہے سارے مندر اور ان کی مورت اور بُت بھی گئے۔ اور خدا کو چھوڑ کر ان کی عبادت اور بندگی کرنے والے اور ان کی پوجا پاٹ کرنے والے مشرکین بھی گئے اسی طرح مزارات انبیاء علیہم السّلام پر سجدہ کرنے والے اور ان پر نذر و نیاز اور چادر چڑھانے والے بدعتی بھی گئے سب کے سب طوفان میں ڈوب کر خطرناک دوزخ میں جا کر گر پڑے جتنا بڑا اور خطرناک طوفان اس دُنیا میں طوفانِ نوحؑ کے نام سے آیا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں اتنے بڑے طوفان کے آنے کی اطلاع نہیں مل رہی ہے۔ آگے چل کر انسانوں کی دوسری آبادی کی جو تاریخ سامنے آرہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں دُنیا کے انسانوں پر خدا کی طرف سے بڑے بڑے عذاب آئے ہیں مگر ان کے علاقے محدود تھے کبھی کسی قریہ یعنی گاؤں والوں پر عذاب آگیا اور کبھی کسی شہر پر عذاب آیا اور کبھی کسی ملک پر عذاب آیا۔ جس گاؤں اور شہر کے جس ملک اور علاقے کے لوگوں نے خدا کی عبادت اور بندگی کو چھوڑ کر یا خود خدائی کا دعویٰ کر کے اپنی بندگی کرائی اور اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور نبی کی مخالفت کی ان پر اس دنیا میں عذاب آیا ہے مگر اتنا بڑا عالمگیر عذاب کبھی نہیں آیا اس سے پہلے میں اشارہ کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اسی مسئلہ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر بابا آدم اور آدم ثانی حضرت شیث علیہ السّلام کے علاقے کے لوگ یعنی اجودھیا وغیرہ کے لوگ اپنے باپ دادا کے دھرم پر ہوتے اور انھیں کی ہدایت اور نصیحت کے مطابق صرف ایک ہی ایشور اور داتا کی بھگتی اور پوجا کرتے تو یہ ناممکن تھا کہ وہاں کے لوگوں کو بغیر کسی جرم کے بلاوجہ اتنے بڑے عذاب میں ڈال دیا جاتا اس سے

معلوم ہوا کہ اجودھیا، متھرا، ہری دوار اور بنارس وغیرہ کے انسانوں کو شیطان مردود مورت اور تصویر اور بت کا پجاری بنا چکا تھا۔ نوح علیہ السلام نے وہاں پر جاکر ان کو سمجھایا تھا مگر ان لوگوں نے بھی ان کو ستا کر اور گالیاں دیکر بھگا دیا تھا۔ اور شیطان کے بنائے ہوئے مذہب بت پرستی کو وہ لوگ اپنا اصلی دھرم اور مذہب بنا لئے تھے۔ اس لئے جب طوفانِ نوح کا عذاب آیا تو ان کو بھی تباہ کر دیا گیا۔

حضرت نوح ؑ اور ابلیس کی گفتگو

ابلیس ملعون بھی اللہ کی ایک مخلوق ذی روح ہے اس کو بھی کھانے پینے اور کچھ آرام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ظالم نے ہواؤں کے ساتھ اڑتے اڑتے پوری دنیا کا معائنہ کیا جب دیکھا کہ اس وقت دنیا کی ہر چیز غائب ہے۔ آج دنیا میں اتنی جگہ بھی پانی کے اوپر نہیں ہے کہ جہاں پر بیٹھکر میں آرام کرلوں اور اپنی جان بچالوں وہ بھاگ کر حضرت نوح علیہ السلام کے جہاز کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہاں پر تو فرشتوں کے پہرے لگے ہیں۔ اگر جہاز کو انگلی لگا دے تو فرشتے اس کا سر قلم کر دیں۔ یہ منظر دیکھکر ہانپ رہا ہے اور کانپ رہا ہے اور سوچ رہا ہے کہ اگر میں نے نوح سے اندر جانے کی گذارش کی تو اللہ تعالیٰ کا آرڈر آجائے گا کہ تو نے آدمِ اوّل کا سجدہ نہیں کیا اچھا چل آدم ثانی کا ہی سجدہ کرلے اور یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ آدم اور اس کی اولاد کے سامنے اپنی گردن جھکا دوں یہ ناممکن ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا ہوگا کہ ہو سکتا ہے رَبِّ انظرنی یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ۔ یعنی قیامت تک کی مجھے مہلت اور زندگی جو ملی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد ممکن ہے یہی ہو

اب تو مرنا ہی ہے اور اپنے چیلوں کے ساتھ جہنم میں جانا ہے ممکن ہے زندگی سے مایوس ہو کر اس قسم کی باتیں دل میں آئیں ہوں۔ اس کی حالتِ زار کو دیکھکر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ جاؤ نوح سے کہہ دو کہ ابلیس جہاز کے چاروں طرف پریشان حال گھوم رہا ہے اس کو بھی جہاز کے اندر بیٹھالیں۔ اللہ کا حکم پاتے ہی حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو جہاز کے اندر بلا لیا۔ ابلیس کی جان میں جان آئی۔ اس کی مایوسیاں امیدوں سے بدل گئیں بہتر تو یہ تھا کہ لاکھوں انسانوں کو طوفانِ نوح میں ڈبو کر جہنم میں بھیجنے والے ظالم کو پیشاب و پاخانہ کی جگہ پر بیٹھا دیتے لیکن حضرت نوح علیہ السلام اپنے اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے اس کو اپنے پاس ہی بلا کر بٹھالئے۔ جب وہ آرام سے بیٹھ گیا تو حضرت نوح علیہ السلام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ابلیس کو نصیحت کر کے سمجھانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جہاد اور مجاہدہ کو تیری بے لوث عبادت کو دیکھکر زمین پر رہنے والے سارے جنات کا بادشاہ بنایا پھر آسمان میں رہنے والے سارے فرشتوں کا بادشاہ بنا کر تیرے مقام کو بلند فرمایا تو نے کتنی بڑی نادانی اور غلطی کی کہ آدم کا سجدہ کرنے سے انکار کر دیا وہ آدم کا سجدہ نہیں تھا بلکہ اللہ کا حکم تھا سارے فرشتوں نے مان لیا اور تو نے انکار کر دیا آخر بات کیا تھی تو نے ایسا کیوں کیا۔ ابلیس نے اپنی صورت غمگین اور رونے والوں جیسی بنا کر کہا کہ کیا کروں۔ نوح یہی میری قسمت اور تقدیر میں لکھا ہوا تھا یعنی میں اللہ کی خوب عبادت کروں گا وہ میری عبادت کو قبول فرما کر مجھے زمین اور آسمان کا بادشاہ بنا دیں گے اور مجھ سے ایک ایسا کام کرانا چاہیں گے کہ جس کو میں نہیں کر سکوں گا پھر وہ مجھے اپنے دربار سے نکال دیں گے۔ اے نوح یہ

تقدیر اور قسمت کا کھیل اور کرشمہ ہے اس میں میں کیا کر سکتا تھا جو انھوں نے لکھا وہ کر دیا میری غلطی ہی کیا ہے۔

ابلیس کی گفتگو کا نوح علیہ السلام پر اثر

ابلیس کی یہ باتیں سن کر حضرت نوح علیہ السلام چکر میں آکر خاموش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس انسانوں کا دشمن شیطان بھی بیٹھا ہوا ہے اور ایسی باتیں کر رہا ہے کہ اتنے بڑے نبی اس کے سوالوں کا جواب نہیں دے پا رہے ہیں کوئی عالم ہے جو یہ کہہ دے کہ ابلیس نے کوئی غلط بات کہی تھی۔ ادھر ہر ایمان والوں کا تقدیر اور قسمت پر بھی ایمان لانا فرض ہے اور اس کا اقرار کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا پھر ابلیس نے اگر ایسا کہہ دیا تو کیا غلط کہا یہ بھی ابلیس کا ایک آلۂ کار ہے اس کے ذریعہ سے کتنے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا ہے اور کر رہا ہے غیر مسلمین وہ تو تقدیر کو مانتے ہی نہیں البتہ جو لوگ تقدیر پر ایمان لائے ہوئے ہیں وہ اس سوال کا جواب دیں کہ اس میں غلطی ابلیس کی ہے یا خدا کا یہ فیصلہ ہے جو اٹل ہے اب ابلیس مسلمانوں کو آکر تقدیر اور قسمت کے راستے سے بہلا رہا ہے اور سمجھا رہا ہے کہ بھائی اگر تقدیر میں جنت ہو گی تو وہ مل کر رہے گی۔ اگر تقدیر میں دوزخ ہو گی تو وہ بھی مل کر رہے گی پھر نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے اور حج کرنے اور زکوٰۃ دینے سے کیا فائدہ بس تقدیر پر ایمان لا کر یہ یقین کر لو کہ جو کچھ خدا کا فیصلہ لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا اس لئے مسلمان بے خوف ہو کر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ تقدیر کا حال کس کو معلوم ہے کہ ہم جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں جائیں گے اگر تقدیر میں

دوزخ لکھی ہے تو نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے کیا فائدہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کی اور ابلیس کی گفتگو کو سُنی۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حضرت نوح علیہ السّلام کے پاس بھیجا کہ جاکر نوح سے کہدو کہ ابلیس سے پوچھ لیں کہ تو تقدیر اور قسمت پر رو رہا ہے اختیار بھی کوئی چیز ہے یہ سنکر ابلیس خاموش ہوگیا۔

تقدیر اور قسمت کا حکم

تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے لیکن اس کا سمجھنا فرض نہیں ہے اور اس میں الجھنے کی ممانعت بھی ہے وجہ یہ ہے کہ تقدیر وہ خطرناک دلدل ہے کہ جو اس میں الجھتا ہے وہ پھنستا چلا جاتا ہے اس دلدل میں ایسے ایسے سوالات پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں کہ جن کے جوابات دینے سے علماءِ دین بھی معذور ہوجاتے ہیں اور وہ سوالات انسان کو الجھن میں ڈالتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے ابلیس بھی اسی دلدل میں پھنس کر گمراہ ہوا ہو اس کی گمراہی کی وجہ تکبّر اور غرور ہی کو لوگ کہتے ہیں یہ اپنی جگہ پر صحیح اور حق ہے کہ انھیں دونوں چیزوں نے اس کو ذلیل وخوار کیا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ تقدیر اور قسمت کی الجھن کو بھی اگر مان لیا جائے تو ممکن ہے مثلاً حضرت نوح علیہ السّلام کے سامنے جو اس نے یہ کہا کہ کیا کروں نوحؑ، قسمت میں یہی لکھا تھا ہوسکتا ہے کہ سجدۂ آدم کے وقت اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہو کہ خدا کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے وہ میری تقدیر میں جو کچھ لکھ چکے ہیں وہ ہو کر رہے گا پھر میں آدمِ خاکی کے سامنے اپنے سر کو کیوں ٹیکوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کو اسی وجہ سے اس میں الجھنے سے منع فرمایا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ایک ذات ہے جو اس سوال کا جواب دے سکتی ہے میں اس کتاب کے

پڑھنے والوں سے گذارش کرتا ہوں کہ تقدیر پر ایمان کامل رکھتے ہوئے اگر کوئی الجھن کبھی سامنے آجائے تو اللہ تعالیٰ کے جواب کو کافی سمجھیں اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں کہ ابلیس سے یہ بھی تو پوچھو کہ اختیار بھی کوئی چیز ہے - اب میں اختیار اور غیر اختیار کو سمجھانا چاہتا ہوں اسی کو قدرت اور غیر قدرت بھی کہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو دس بیس کلو وزن کی چیز یا ایک من وزن کی چیز کو کہو کہ بھائی یہ اٹھا دو تو اس کے اندر اتنی طاقت اور قدرت اور اختیار ہے وہ اٹھا دے گا لیکن اگر اس سے کہو کہ بھائی یہ پہاڑ اٹھا دو تو وہ کہے گا یہ میری طاقت اور قدرت اور اختیار میں نہیں ہے اسی طرح کسی سے کہو کہ بھائی ایک پیر اٹھا کر کھڑا ہو جا تو کھڑا ہو جائیگا اور اگر کہو کہ دونوں پیروں کو اٹھا کر کھڑا ہو جا تو وہ کہے گا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے اگر میں نے دونوں پیروں کو اٹھا لیا تو کھڑے ہونے کے بجائے میں گر پڑوں گا۔

اسی مسئلے کو اللہ تعالیٰ سمجھا رہے ہیں کہ ابلیس نافرمان تقدیر پر رو رہا ہے اس سے ذرا معلوم کرو کہ اختیار بھی کوئی چیز ہے۔ یعنی میرا حکم تو صرف آدم کو سجدہ کرنے کا تھا۔ اگر وہ سجدہ کرنا چاہتا تو کیا سجدہ کرنا کوئی محال اور مشکل کام تھا۔ اگر کوئی محال کام ہوتا تو فرشتے کیوں کر لیتے میں نے ابلیس کو آسمان اور زمین کو اٹھانے اور سر پر لادنے کا حکم نہیں دیا تھا اگر ایسا حکم میں کرتا تو اسکو کہنے کا حق تھا کہ اے اللہ آپ نے مجھے زمین و آسمان کو اٹھانے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم میری طاقت اور قدرت اور اختیار سے باہر ہے۔ اب آپ ہی ترکیب بتلائیں کہ میں ان کو کس طرح سے اٹھاؤں اس سے یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جتنے احکامات نازل فرمائے ہیں وہ سب کے سب اختیاری ہیں ہر مکلف بندہ اپنے

اختیار اور قدرت اور طاقت سے کر سکتا ہے میرا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم غیر اختیاری نہیں ہے اگر ہے تو کوئی ثابت کر دے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بڑے پیار اور دلار سے سمجھا رہے ہیں کہ تقدیر اور قسمت کے پیچھے مت پڑو بلکہ ہمارے حکم پر عمل کرتے رہو۔ میرے سارے احکامات اختیاری ہیں میں انھیں کے بارے میں تم سے قیامت کے دن سوال کروں گا یہ سوال نہیں کروں گا کہ تیری تقدیر میں کیا لکھا تھا۔ اس لئے اگر ایمان والے یہ مکمل ارادہ کر لیں کہ تقدیر اور قسمت کا معاملہ اللہ کے یہاں کیا ہے اس کو وہ جانیں۔ ہمارا کام ان کے اور ان کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلتے ہی رہنا ہے یہ ہمارے ذمہ ہے اور اسی کے بارے میں کل قیامت کے دن سوال ہوگا رہا جنت میں داخل کرنا یا دوزخ میں ڈال دینا یہ اللہ کا کام ہے وہ جو چاہیں گے کریں گے یہ ان کا کام ہے اور ان کے حکم پر چلنا ہمارا کام ہے۔ اگر ایسا مکمل ارادہ لوگ کر لیں تو شیطان مردود ان کو دوزخ میں نہیں لے جا سکے گا اور وہ لوگ خیریت کے ساتھ اپنے باپ دادا کے پاس جنت میں چلے جائیں گے ورنہ ایمان کو لے کر دنیا سے آخرت کی طرف چلا جانا ایک دشوار کن اور مشکل مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

طوفانِ نوح کا خاتمہ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا آڈر اور حکم ہوتا ہے کہ اے آسمان اپنے پانی کو زمین پر پھینکنا اور برسانا بند کر فوراً آسمانی بارش بند ہو گئی اور زمین کو حکم ہوتا ہے کہ اے زمین اپنے پانی کو اندر سے باہر پھینکنا بند کر دے اور تیرے

اوپر جتنا پانی موجود ہے اس کو پی لے اور سمندر کے اندر پھینک دے زمین یہ حکم پاتے ہی اپنے اوپر کے پانی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ طوفان ختم ہوگیا اور زمین سے پانی بہہ کر سمندر کی طرف روانہ ہونے لگا زمین خشک ہوگئی حضرت نوح علیہ السّلام کا جہاز جودی پہاڑ پر آکر کھڑا ہوگیا

جب زمین خشک ہوگئی تو جہاز والوں کو اتار کر زمین پر لانے کا حکم ہوا سارے انسان اور مومن جنّات اور سارے جانور پہاڑ سے اتر کر زمین پر آئے اللہ تعالیٰ نے ان کے کھانے پینے کا انتظام فرمایا اور انھیں لوگوں سے اس دنیا کی دوسری آبادی شروع کرادی حضرت نوح ع کی امت کے وہ لوگ جو آپ پر ایمان لاکر آپ کے ساتھ جہاز میں سوار ہوئے تھے وہ یکے بعد دیگرے انتقال کرکے جنت میں داخل ہوتے گئے۔ البتہ حضرت نوح علیہ السّلام اور ان کی فرمانبردار بیوی یہ دونوں زندہ رہے اور انھیں دونوں کے ذریعہ دوسری انسانی آبادی شروع ہوئی سلسلۂ نبوت کے اعتبار سے کتنے نبیوں کے بعد ان کا نمبر آتا ہے شاید شہادت کے ساتھ تاریخ میں اس کا ثبوت نہ ملتا ہو۔ صرف حضرت شیث علیہ السّلام کو اس اعتبار سے آدم ثانی کہا جاتا ہے لیکن دوسری انسانی آبادی کے اعتبار سے حضرت نوح علیہ السّلام آدم ثانی ہیں اب یہ کہنا درست ہے اور یہی حقیقت بھی ہے کہ ہمارے پہلے دادا آدم علیہ السلام ہیں اور پہلی دادی اماں حوّا علیہا السّلام ہیں اور دوسرے دادا حضرت نوح علیہ السّلام ہیں اور دوسری دادی ان کی اہلیہ محترمہ ہیں دنیا کے اندر آج کل جتنے انسان آباد ہیں ان کا تعلق خواہ کسی مذہب اور دھرم سے ہو وہ سب کے سب دادا نوح پیغمبر علیہ السّلام کی اولاد ہیں یہی ہماری اصلی

تاریخ ہے۔

انسانوں کی دوسری آبادی کا آغاز

اس دنیا کی دوسری آبادی یعنی ہمارے دوسرے دادا حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوئی ہے اور دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں میں بڑھتی گئی ہے انسانوں کے اندر آپس میں بڑی بڑی جنگیں اور لڑائیاں اسی دوسری آبادی میں ہوئی ہیں۔ شیطان مردود نے بڑے بڑے حملے انسانوں پر کئے ہیں اور ان کی جانی اور ایمانی نقصان پہونچا کر ان کو جہنم میں بھیجا ہے اس دنیا کی دوسری آبادی میں کتنی جنگیں ہوئی ہیں اور کتنے انسان مارے گئے ہیں اسی طرح کتنے انسانوں کو ابلیس ملعون نے ہدایت کے راستے سے ہٹا کر اور گمراہی کے راستے پر بیٹھا کر تباہ و برباد کیا ہے۔ یہ بہت لمبی داستان ہے۔

مجھے تو انسانوں کی دوسری آبادی کا مختصر خاکہ اور نقشہ لکھتے ہوئے شیطان اور انسان کی دعوتی کوششوں کی تاریخ پیش کرنی ہے اور ان کے اثرات اور نتائج کی نشان دہی کرنی ہے تاکہ سارے انسان مذہب کی اصلیت اور حقیقت کو آسان لفظوں میں سمجھ جائیں اور اپنے دشمن شیطان مردود کی مکاری اور فنکاری سے واقف ہو کر اپنے آپ کو اسکے مکر و فریب سے بچا سکیں۔ ہمارے دوسرے دادا پیغمبر نوح علیہ السلام کے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام سام رکھا، اور دوسرے کا نام یافث رکھا اور تیسرے کا نام حام رکھا۔ اپنے ان تینوں لڑکوں کو آپ نے اپنے دادا آدم علیہ السلام اور ابلیس مردود کا واقعہ سنایا اور انسانوں کے دشمن ابلیس کی مکاری اور دغابازی کی خبر سناتے ہوئے اس کی بنائی ہوئی مورت

اور تصویروں کا حال سنایا اور اس کے پھندے میں پھنسنے والے انسانوں پر اپنی دعوتی محنتوں اور کوششوں کو تبلاتے ہوئے خدا کی طرف سے طوفان آنے اور ابلیس کی باتوں پر عمل کرنے والوں کی ہلاکت اور بربادی کی حکایت سنائی اور یہ بھی تبلایا کہ آیندہ اس دنیا کی آبادی تمہاری اولادوں سے ہوگی ہمارا دشمن مردود تمہاری تاک میں لگے گا اور اپنے چیلنج کے مطابق تمہیں اور تمہارے بچوں کو ہدایت کی راہ سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر لاکر کھڑا کرے گا۔ انسان بھولا بھولا اور سیدھا سادا ہوتا ہے یہ اس کی ہزاروں جھوٹی قسموں پر یقین کرکے اس کو اپنا خیر خواہ سمجھ لیتا ہے پھر وہ خیر خواہ اس کو دوزخ میں ڈال کر تالیاں بجاتا ہے اور خوشیاں مناتا ہے وہ جنات کا بھی اور فرشتوں کا بھی بادشاہ اور سردار رہ چکا ہے اس نے ساتوں آسمانوں کا سفر کرکے جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے وہ بہت بڑا عالم ہے مگر خدا کے دربار سے نکالا جا چکا ہے اس نے خدا کی نافرمانی صرف ہمارے دادا آدمؑ کے حسد میں کی ہے۔ میرے بیٹو جو ظالم ہمارے دادا کو بھی اور دادی کو بھی جنت سے نکلوا سکتا ہے وہ تم کو جنت میں تمہارے باپ دادا کے ساتھ کس طرح جانے دیگا میرے پیارے بچو! میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہزاروں اور لاکھوں قسمیں کھا کر تم کو جنت میں لے جانے کا وعدہ کرے تو اس کی جھوٹی قسموں پر اعتماد مت کرنا اس کی جنت ہی تمہارے لئے دوزخ ہے تمہارا عقیدہ یہی ہو کہ ہمارا رب اور معبود اور ہمارا داتا اور مالک وہی ایک اللہ ہے ہم انھیں کی پوجا اور بندگی کریں گے اور انھیں کے حکم کے مطابق زندگی گذاریں گے اور شیطان کے بنائے ہوئے پتھر اور مٹی کے بتوں پر لعنت برسائیں گے ابھی ابھی اس

ظالم نے لاکھوں انسانوں پر تصویر اور مورت کو خدا بنا کر اور ان کی پوجا پاٹ کرا کر حملہ کیا ہے اور ان کو خدا کے طوفانی عذاب میں ڈبو کر جہنم میں بھیجا ہے انھیں چیزوں کو انسانوں کے سامنے رکھکر وہ کامیاب ہو کر جشن منا یا ہے آیندہ تمہاری اولاد کے سامنے بھی انھیں چیزوں کو لائے گا اور ان کو گمراہ کرے گا۔ اس لئے جس طرح میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں اسی طرح تم بھی اپنی اولاد کو نصیحت کرتے رہنا اور ہدایت کی راہ پر جم جانے کی ان کو دعوت دیتے رہنا اس قسم کی سیکڑوں نصیحتیں کر کے اور ان کو کامل ولی بنا کر اور شادی کر کے خدا کے حکم سے اپنے بڑے لڑکے سام کو حضرت نوح علیہ السلام نے عرب ممالک میں بھیجا سام کے کل ۹۹ لڑکے ہوئے سام نے اپنے مہربان والد حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اپنے ۹۹ لڑکوں کو تعلیم دی اور عرب کے مختلف علاقوں کو آباد کرنے کے لئے بھیجا پھر ان کے ۹۹ لڑکوں کے بھی کثرت سے لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں پورا عرب انھیں کی اولاد ہے دوسرے بیٹے یافث کو شمال کی طرف بھیجا ان کی اولاد بھی بہت زیادہ تھی پورا فارس اور چین اور روس وغیرہ کے لوگ انھیں کی اولاد ہیں اپنے تیسرے بیٹے حام کو حضرت نوح علیہ السلام نے جنوب کی طرف بھیجا اس میں ہندوستان اور اس کے پڑوسی ممالک شامل ہیں حام کے صرف چھ بیٹے ہوئے ان کے نام یہ ہیں نمبر ۱، ہند نمبر ۲، سندھ نمبر ۳ حبش نمبر ۴ فرنج، نمبر ۵ ہرمز، نمبر ۶ بویہ، حام نے بھی اپنے والد حضرت نوح علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق ان کی تربیت کر کے ایک خدا کی عبادت اور بندگی کرنے کی نصیحت کر کے ان کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بھیجدیا پورا ہندوستان انھیں کی اولاد سے آباد ہوا ہے۔

راجہ کشن اور برہمن

یہ دونوں ہند کے پوتے تھے اپنے دادا اور پتا کی تعلیم و تربیت کے مطابق یہ لوگ ایک ہی اللہ اور پرمیشور کی عبادت اور بھگتی کرتے تھے، ان دونوں کو اجودھیا بھیجا گیا۔ اودھ کی آبادی کافی دُور تک پھیل گئی تھی۔ کشن نے وہاں پر اپنا راج قائم کیا اور برہمن کو اپنا وزیر اعلیٰ بنایا۔ یہ راجہ کشن کے نام سے مشہور ہوئے۔ ضلع بستی و گونڈہ و گورکھپور اور اعظم گڈھ و جونپور اور لکھنؤ وغیرہ کافی دور تک ان کا راج رہا ہے۔ راجہ کشن اتنے موٹے تھے کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے تو وہ بیٹھ جاتا تھا اسلئے ان کی سواری کے لئے ہاتھی کا انتظام کیا گیا۔ انھوں نے اودھ اور ان کے علاقوں پر چار سو سال تک اپنا راج کیا۔ تقریباً ساڑھے چار سو سال کی عمر اُن کو ملی تھی۔ راجہ کشن اور برہمن نے بڑے عدل اور انصاف سے چار سو سال تک اپنا راج کیا۔ ان کے زمانے کے سارے انسان سچے اور ہدایت کے دھرم پر قائم تھے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس زمانے کے انسان اللہ والے اور جنت میں جانے والے تھے۔ وہاں پر شیطان کے کسی حملہ کی خبر نہیں ملتی ہے۔ وہ زمانہ بڑا ہی اچھا کا زمانہ تھا۔ یہ برہمن جو راجہ کشن کے وزیر اعلیٰ تھے حام کے پوتے تھے۔ البتہ جس برہمن کا تذکرہ آگے کیا جا رہا ہے وہ یافث کے پر پوتوں میں سے تھا، اس کا زمانہ اور راجہ سورج کا زمانہ ایک تھا۔ اب راجہ سورج اور برہمن کی داستان تاریخ فرشتہ کے حوالے سے پڑھیئے اور ابلیس مردود کے تیسرے خطرناک حملے کو بھی دیکھیئے اور اس کی مکاری اور فریب کاری کو بھی پڑھیئے۔

تاریخی حوالہ محمد قاسم فرشتہ مغلیہ دورِ حکومت کا ایک بہت بڑا مؤرخ یعنی تاریخ لکھنے والا گزرا ہے، ان کی لکھی ہوئی کتاب کا نام تاریخ فرشتہ ہے اسی کتاب کی مدد سے میں نے مختصر طور پر انسانوں کی دوسری آبادی کے بارے میں اس سے پہلے کا مضمون خلاصہ کے طور پر لکھا ہے۔ مختلف کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ نوح پیغمبر علیہ السّلام سے پہلے انسانوں میں بھی جنگ اور لڑائی ہوئی ہے البتہ دوسری آبادی کی انسانی تاریخ کو محمد قاسم فرشتہ نے لکھی ہے۔ ہندوستان اور ایران وغیرہ کے راجاؤں اور بادشاہوں کو ابلیس نے کس طرح دھوکا دیکر آپس میں لڑایا ہے۔ جس کو تفصیل سے انسانوں کی لڑائی اور جنگ کی داستان پڑھنی ہو وہ تاریخ فرشتہ کو پڑھیں۔ میں مختلف کتابوں کا مطالعہ کرکے یہ راز اور بھید سمجھنا چاہتا تھا کہ انسانوں کا دشمن ابلیس نے حضرت نوح علیہ السّلام کی اولادوں میں سے کن لوگوں پر حملہ کرکے ان کو گمراہ کیا ہے مجھے تقریباً ایک ہزار سال تک کا زمانہ بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ معلوم ہوا ہے اس وقت تک کے سارے انسان اپنے دادا حضرت نوح اوتار کے دھرم اور مذہب پر قائم تھے یعنی صرف ایک ہی اللہ اور ایشور کی عبادت اور بھگتی اپنے دادا نوح کی تعلیم کے مطابق کرتے تھے اور اپنے دشمن شیطان کی گمراہی کی داستان سُنا کر اسکی ملامت کرتے تھے اور بُت اور مورت کی پوجا پاٹ سے نفرت کرتے تھے اس وقت تک سارے انسانوں کا دھرم اور مذہب صرف ایک تھا۔ شیطان کے کسی حملے کی رپورٹ نہیں ملتی البتہ لڑائی اور جنگ کی مصیبت میں انسان ضرور مبتلا ہو گئے تھے

اولادِ نوح میں بُت پرستی کا رواج

تاریخ فرشتہ کے اندر تلاش کرتے کرتے وہ راز اور بھید مجھے مل گیا اس لئے تاریخ فرشتہ کی وہ عبارت نقل کر رہا ہوں۔ تاریخ فرشتہ صـ۶۵۔

چونکہ حضرت نوح علیہ السّلام کے پوتے ہند نے اپنے بزرگوں کو خدا کی عبادت

اور اطاعت گذاری کرتے ہوئے سُنا اور دیکھا تھا لہٰذا وہ خود بھی اسی راہ پر گامزن رہا یعنی اسی طریقے پر چلتا رہا اور اسکی اولاد بھی کئی نسلوں تک اسی مشرب کی پیروی کرتی رہی یعنی ان کی اولاد بھی انھیں کے دھرم اور مذہب کے مطابق چلتی رہی۔ مہاراج یعنی سورج راجہ کے زمانے میں ایران سے ایک شخص ہندوستان آیا اور اس نے یہاں کے لوگوں کو آفتاب پرستی یعنی سورج کی بھگتی کی تعلیم دی، اس کا نام برہمن تھا وہ جادو ٹونے وغیرہ میں بہت مہارت رکھتا تھا۔ راجہ سورج کو اس نے دھوکا دیکر اپنا معتقد بنالیا اور اس کو بُت پرستی کی تعلیم دی، اسکی سورج بھگتی، آگ پرستی اور بُت پرستی کی تعلیم کا ہندوستان کے لوگوں پر فروغ ہوا یعنی ہندوستان کے لوگ برہمن کو اپنا گرو اور بزرگ مان کر اسکے معتقد ہوگئے اور اسکی ہر بات پر عمل کرنے لگے، یہاں تک کہ ستارہ پرست لوگ بھی آگ پرستی کرنے لگے۔ لیکن جب بُت پرستی کا رواج ہوا تو یہی طریقہ سب سے زیادہ مروّج اور مقبول ہوا۔ بُت پرستی کو اس درجہ مقبولیت اس سبب سے ہوئی کہ اس برہمن نے راجہ سورج کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ جو شخص اپنے بزرگوں کی سونے چاندی یا پتھر کی شبیہ یعنی مُورت بناکر اس کی پرستش یعنی ان کی پوجا پاٹ کرتا ہے وہ سیدھے راستہ پر ہوتا ہے۔ اس عقیدے کو لوگوں نے اِس حد تک اپنایا کہ ہر چھوٹا بڑا اپنے بزرگوں کا بُت بناکر ان کی پوجا کرنے لگا۔ خود راجہ سورج نے دریائے گنگا کے کنارے شہر قنوج آباد کرکے وہاں پر بُت پرستی شروع کی۔ رعیت نے بھی اپنے فرمان روا یعنی سورج راجہ کی تقلید کی اور وہ لوگ اپنے طور پر بُت پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں بُت پرستوں کے کُل نوّے (۹۰) مختلف گروہ پیدا ہوگئے۔ راجہ سورج نے چونکہ قنوج کو اپنا دارالسلطنت راجدھانی بنایا تھا اس لئے اس شہر کی آبادی میں بہت اضافہ ہوا۔ یہاں تک کہ شہر قنوج کا پھیلاؤ ۲۵ کوس یعنی ۵۰ میل تک بڑھتا گیا۔ راجہ سورج نے قنوج شہر پر ڈھائی سو سال تک حکومت کی اس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ محمد قاسم فرشتہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ شہر قنوج کی آبادی اتنی بڑی تھی کہ اس کے اندر کل تیس ہزار دکانیں تھیں اس شہر پر راجاؤں اور بادشاہوں کی بڑی بڑی لڑائیاں اور جنگیں ہوئی ہیں پورا شہر تباہ و برباد ہوکر رہ گیا ہے۔ میں نے شہر قنوج کا جاکر معائنہ کیا ہے اسوقت

وہ شہر ایک قصبہ کی شکل میں ہے پرانے کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ نے وہاں کی جنگی حالات کا نقشہ اپنی کتاب میں کھینچا ہے۔

شیطان کے حملوں سے پہلے کچھ ضروری باتیں

پڑھنے والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ابلیس مردود نے نوح پیغمبر اور اوتار کی قوم سے بت پرستی کا کام شروع کرا کر ان کو گمراہ کر کے طوفان میں ڈبوایا تھا۔ اس دعویٰ اور تاریخی ثبوت کے لئے میرے پاس قرآن حکیم کی آیات موجود تھیں مگر دوسری آبادی کے بارے میں قرآنی آیات کا مجھے ثبوت نہیں مل سکا اسلئے تاریخی کتابوں کی مدد لینے کی ضرورت پڑی۔ تاریخ فرشتہ کے مطالعہ سے ہی مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تقریباً دس بارہ سو سال تک کا زمانہ بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ تھا اس وقت تک ابلیس انسانوں پر گمراہی کا کوئی حملہ نہیں کر سکا تھا جیسا کہ تاریخ فرشتہ کی یہ عبارت گواہی دے رہی ہے۔ یعنی اسکی اولاد بھی کئی نسلوں تک اسی کی پیروی کرتی رہی یعنی اپنے باپ دادا کے سچے دھرم پر چلتی رہی اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت کے سارے انسان اپنے باپ دادا سے اپنے دشمن شیطان کی فریب کاری اور مکاری اور انسانوں سے بت پرستی کا کام کرا کر گمراہ کرنے اور انسانوں کو طوفان میں ڈبوا کر جہنم میں بھیجنے کی داستان اور حکایات سن کر بت اور مورت کی پوجا پاٹ سے نفرت کرتے تھے اور صرف اوپر والے ہی مالک کی عبادت اپنے دادا اوتار نوح کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق کرتے تھے۔ عرب ممالک اور چین و روس اور ایران ہندوستان کے مختلف علاقوں میں انسان کثرت سے آباد ہو گئے تھے اور ہر جگہ راج قائم ہو گئے تھے ابلیس نے ایک بادشاہ اور راجہ کا دوست اور خیر خواہ بن کر دوسرے بادشاہ اور راجہ کا مخالف بنا کر ان میں لڑائی اور جنگ شروع کرا دی۔ جب انسان اپنے بھائیوں کو قتل کرنے لگے اور آپس میں لڑنے لگے تو ابلیس نے اپنے چیلنج کے مطابق انسانوں

کو صراطِ مستقیم یعنی ان کے باپ دادا کے سچے دھرم اور مذہب سے ہٹانے اور اپنے گمراہی کے دھرم لاکر ان کو جہنم میں بھیجنے کا پروگرام بنایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے تک کے انسان اور شیطان کی دعوت پر مجھے آکاش والی کتاب قرآن کے اندر کوئی آیت نہیں ملی صرف نبیوں اور رسولوں اور اوتاروں کے بھیجنے کے سلسلے میں قرآن کی ایک آیت ملی ہے اس کو حوالے اور شہادت کے طور پر آگے چل کر پیش کر رہا ہوں۔ البتہ اوتار حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیکر آخری رسول اور نبی جن کو سنسکرت زبان میں کلکی اوتار مہامت جی کہتے ہیں اور عربی زبان میں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں، ان کے زمانے تک کی دعوت پر قرآن کی آیات کو بطور حوالہ اور شہادت پیش کر رہا ہوں البتہ اس سے پہلے کی دعوتی نقشہ تاریخ کی روشنی میں لکھ رہا ہوں۔ رہا یہ سوال کہ ابلیس کا ہنگامہ خیز گمراہی کا پروگرام آپ کو کس طرح معلوم ہوا، اس کی دلیل کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اسکی تفصیلی دلیل معلوم کرنی ہو تو مجھ سے ملاقات کر کے معلوم کریں۔ اور خلاصہ کے طور پر معلوم کرنی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابلیس کی گمراہی کے ہزاروں واقعات میں سے میں نے صرف چند ہی واقعات کو لکھا ہے اگر پڑھنے والے غور سے پڑھیں گے تو اس کے دلائل روز روشن کی طرح آنکھوں سے گزرتے ہوئے اور دل میں کھٹکتے ہوئے چلے جائیں گے، کیونکہ ہر برائی اور گمراہی کی بنیاد انسانوں کے دشمن ابلیس نے ہی ڈالی ہے اور ان پر انسانوں کو عمل کرنے کی ترغیب دی ہے جب انسان ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ دوسرے راستوں پر اگر انسانوں کو بہکاتا ہے اور گمراہ کر کے چھوڑتا ہے دن رات کی یہی اس کی ڈیوٹی ہے۔

شرک اور بت پرستی کا دوسرا زمانہ

پڑھنے والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ موت اور بت کی پوجا پاٹ کی شروعات حضرت نوح اوتار کی قوم سے ہوئی ہے اور تاریخ فرشتہ کے حوالے سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ انسانوں

کی دوسری آبادی میں بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کا کام برہمن سے شروع ہوا ہے تاریخ فرشتہ صرف اتنی خبر دے رہی ہے کہ برہمن ایران سے ہندوستان آیا تھا اور راجہ سورج کی راجدھانی قنوج کو بُتوں کا اڈہ اور مرکز بنایا تھا پھر پورے ہندوستان میں بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کرنیکا رواج قائم کرکے حضرت نوح پیغمبر کی اولاد کو ہدایت کے راستے سے ہٹاکر جہنم کے راستے پر لاکر کھڑا کیا تھا۔ برہمن کے بارمیں تاریخ فرشتہ نے صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ وہ جادوگری اور ٹونہ ومنتر کا فن جانتا تھا مگر یہ نہیں بتلایا کہ برہمن کی شکل میں خود ابلیس راجہ سورج کے پاس آیا تھا یا کسی انسان کو اپنا چیلا بناکر اور مکمل ترکیب بتاکر ہندوستان بھیجا تھا اگرچہ ابلیس انسانی آبادیوں سے بہت دُور سمندر پر تخت بچھاکر اپنی میٹنگ کرتا ہے تاکہ انسانوں کو ہمارے پروگرام کی اطلاع نہ ہوسکے لیکن اللہ نے انسان کو اس زمین کی حکومت دیکر اس کا بادشاہ بنایا ہے اسلئے انسان جب اپنی عقل اور سمجھ کو ابلیس کی گمراہی کی طرف دوڑاتا ہے تو وہ پتہ لگالیتا ہے اور کہتا ہے کہ دوسری آبادی میں شرک کی شروعات برہمن نے کی ہے اور خصوصاً ہندوستان کے انسانوں کو دھوکا دیکر گمراہ کیا ہے اس کے بعد شرک کا پھیلاؤ دوسرے ملکوں میں ہوتا گیا ہے۔

برہمن سے ابلیس کی ملاقات

برہمن کے باپ دادا سب کے سب اللہ والے تھے وہ لوگ صرف ایک ہی اللہ اور ایشور کی عبادت اور بھگتی کرتے تھے برہمن بھی سادھو سنت اور بزرگوں کے بھیس میں رہتا تھا اور صرف ایک ہی اللہ اور ایشور کو مانتا تھا اور اپنے باپ دادا کی طرح انھیں کی عبادت اور بھگتی کرتا تھا۔ ابلیس نے سوچا کہ یہ نوجوان لڑکا بڑا چالاک اور عقلمند معلوم ہوتا ہے دن رات اللہ کی عبادت اور بھگتی میں لگا رہتا ہے۔ ابلیس نے انسانی آبادیوں میں گھوم پھر کر دیکھا کہ اس وقت ہمارے دشمن آدم اور نوح کی ساری اولاد اپنے باپ دادا کے دھرم پر چل کر اور ہمارے پھندے سے بچکر جنت میں جارہی ہے اس وقت ان کو بُت اور مورت کی عبادت اور بھگتی کرنے کو کہدینا اپنے سر پر

جوتوں اور چپل لاٹھیوں سے مروانا ہے وہ لوگ مجھے شیطان مردود کہہ کر صرف بھگا ہی نہیں دیں گے بلکہ پکڑ کر پٹائی بھی کردیں گے تقریباً دس بارہ سو سال تک وہ انسانوں سے گھبراتا رہا اور ڈرتا رہا مگر ان پر حملے کی کوئی شکل اسکے سامنے نہیں آتی تھی اس کے سارے ساتھی شیطان بھی چکر میں آگئے تھے۔ بڑے غور و فکر کے بعد ابلیس نے برہمن کو پکڑا ابلیس اپنی اصلی خوبصورت شکل میں بزرگوں کا لباس پہن کر اور سادھو سنت بن کر برہمن کے پاس گیا برہمن نے سمجھا کہ ہمارے انسانوں میں سے کوئی بہت بڑے بزرگ میرے پاس آئے ہیں اس نے بڑے ادب و احترام سے ابلیس کو بٹھایا۔ ابلیس نے کہا کہ بیٹے برہمن میری عمر بہت لمبی ہو چکی ہے میں نے اپنے دادا حام کو بھی دیکھا ہے وہ اپنے بچوں سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بچو شیطان مردود ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے اس نے خدا کے سامنے چیلنج کیا ہے کہ میں آدم کے بچوں کو گمراہ کر کے جہنم میں پہونچا کر رہوں گا اس ظالم نے ہمارے پتا نوح کی قوم کو بت اور مورت میں الجھا کر اور خدا کے عذاب میں ڈبا کر ان کو جہنم میں بھیجا ہے۔ ہمارے دادا حام کے زمانے سے لیکر آج تک سارے انسان ایک ہی سچے دھرم اور مذہب پر چل کر جنت میں جا رہے ہیں جب میں اُن کو جنت میں لیجانیوالے عملوں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ بیٹے برہمن تم سب کے سب جنت میں ہی جاؤ گے تم بڑے اچھے اور جنتی ہو اسلئے میرا جی چاہا کہ اپنے بچے برہمن سے ملاقات کر کے اس کو کچھ عمل بتلادوں تاکہ وہ اپنی قوم میں معزز اور مکرم رہے اور لوگ اس کے پاس آتے رہیں اور اس کو ہدایہ و نذرانہ دیتے رہیں۔ برہمن نے کہا کہ ہمارے گرو بابا وہ عمل کیا ہے مجھے سکھادو۔ ابلیس نے کہا کہ بیٹے برہمن میں جادو اور لوٹنا اور منتر جانتا ہوں وہ یہ ہیں اور ان کی خصوصیت یہ ہے برہمن نے کہا کہ گرو بابا مجھے وہ عمل سکھلادو۔ ابلیس نے برہمن کو جادو اور لوٹنا اور منتر سکھلادیا جب برہمن نے ان کو ابلیس کی بتلائی ہوئی ترکیب کے مطابق انسانوں پر استعمال کیا تو ان عملوں کے اثرات انسانوں پر پڑنے لگے لوگ برہمن کے پاس آنے لگے۔ ابلیس برابر برہمن کا گرو بن کر

اس سے ملتا رہا اور اس کو اپنا پکا چیلا بنا دیا۔ برہمن ابلیس کی بات کو غور سے سنتا اور اس پر عمل بھی کرتا تھا۔

سورج پرستی کی تعلیم

ابلیس برہمن کے پاس آیا اور اس سے خصوصی ملاقات کی اور کہا کہ ہمارے بزرگوں نے یہی بتلایا ہے کہ ہمارے مالک اللہ اور ایشور ہر جگہ موجود ہیں وہ ہمارے اچھے اور برے اعمال کو دیکھتے رہتے ہیں۔ جب ہم اچھا کام کرتے ہیں تو وہ ہم سے خوش ہو کر نرم ہو جاتے ہیں اور جب ہم غلط کام کرنے لگتے ہیں تو وہ ہم سے ناخوش ہو کر گرم ہو جاتے ہیں میں نے اپنے اللہ اور پرمیشور کو سمجھنے کی بڑی کوشش کی مگر ان کو سمجھ نہ سکا۔ میرے پاس ایک بزرگ آئے اور کہنے لگے کہ تم اللہ اور ایشور کو سمجھنا چاہتے ہو مگر سمجھ نہیں پا رہے ہو وہ تو ہر روز تمہارے اوپر سے گذر کر جایا کرتے ہیں جن کو تم سورج کہتے ہو وہی تمہارے رب اور اللہ اور خدا اور بھگوان ہیں، اسی وقت سے میں نے سورج بھگوان کی پوجا پاٹ شروع کر دی وہ مجھ سے بہت خوش ہیں۔ اب میں اپنے مالک سورج کی بھگتی انکو دیکھ کر ان کے سامنے کرتا ہوں۔ اسطرح کی باتیں کہہ کر شیطان نے برہمن پر اتنی محنت کی کہ اس کا یہ عقیدہ بن گیا کہ واقعی یہی سورج بھگوان ہمارے اللہ اور ایشور ہیں۔ برہمن نے سورج کی پوجا پاٹ شروع کر دی، شیطان کی بتلائی ہوئی ترکیب کے مطابق سویرے جب سورج نکلنے لگتا تو اس کو سجدہ کرتا اور اس سے دعا مانگتا اور جب شام کو ڈوبنے لگتا تو اس کو سجدہ کر کے اس سے دعا مانگتا۔ اس طرح برہمن سورج کا پجاری اور بھگت بن گیا، پھر ابلیس نے برہمن کو آگ بھگتی کی تعلیم دی۔

بت اور مورت کی بھگتی کی تعلیم

جب برہمن اپنے اصلی مالک خدا اور پرمیشور کو چھوڑ کر سورج کا بھگت بن گیا تو ابلیس کو یقین ہو گیا کہ اب برہمن کو بت اور مورت کا بھگت بنا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ابلیس برہمن کے پاس آیا اور کہا کہ بیٹے آج میں تم کو ایک خاص بات بتانے آیا ہوں۔ غور سے سنو! تم کو اتنا تو معلوم ہی ہے کہ جب ہمارے بھگوان سورج جی دوپہر کو گرم ہو جاتے ہیں تو ان کو آنکھیں ملا کر دیکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے میں ان سے آنکھیں ملا کر دیکھنے کی کوشش

کرتا رہا اور اب کامیاب بھی ہو گیا ہوں۔ میں نے سورج بھگوان کو دیکھا وہ بڑے ہی حسین اور خوبصورت ہیں ان کے اندر عجیب عجیب قسم کی مجھے مورتیاں نظر آئیں ان میں کچھ عورتوں کی صورت میں ہیں اور کچھ مردوں کی صورت میں ہیں۔ سورج بھگوان کی مورتیوں کو اپنے سامنے رکھ کر ان کی پوجا پاٹ کرنے سے بڑا مزہ آتا ہے۔ جو لوگ ان مورتیوں کی پوجا پاٹ کریں گے وہ صراطِ مستقیم یعنی سیدھے اور سچے راستے پر ہوں گے وہ سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ شیطان نے برہمن کو ان مورتیوں کو بنانے اور ان کی پوجا پاٹ کرنے کا مکمل طریقہ بتلایا اور اس کو مورتیوں کا بھگت بنا دیا۔ چونکہ ایران کے سارے لوگ صرف اوپر ہی والے داتا اور مالک کی عبادت اور بھگتی کرتے تھے۔ اس لئے ایران والوں کے سامنے سورج بھگتی اور بت پرستی کا مسئلہ پیش کرنا برہمن کو پٹوانا اور مروانا تھا۔ اسلئے شیطان نے برہمن سے کہا کہ ایران کے لوگ تمہاری باتیں نہیں مانیں گے۔ اسلئے تم ہندوستان جاؤ، قنوج کا راجہ سورج وہ بڑا سیدھا سادا ہے۔ اپنی جادوگری اور ٹونہ و منتر کی فن کاری اس کو دکھاؤ اور اس کو اپنا چیلا بنا کر اس کو سورج اور مورت بھگتی اور آگ بھگتی کی تعلیم دو۔ اگر راجہ سورج نے تمہاری باتیں مان لیں تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

برہمن کا ایران سے ہندوستان آنا

تاریخ فرشتہ نے جس برہمن کو ایران سے ہندوستان آنے اور راجہ سورج کو سورج، آگ اور مورت کی تعلیم دینے اور اس کو گمراہ کرنے کی رپوٹ دی ہے۔ یہ وہی برہمن ابلیس شیطان کا چیلا ہے۔ اب ابلیس کے حکم کے مطابق برہمن ایران سے سفر کر کے ہندوستان کے سب سے بڑے شہر میں اور سب سے بڑے راجہ سورج کے دربار میں حاضر ہو رہا ہے۔ برہمن نے آدابِ شاہی کا احترام کرتے ہوئے راجہ سورج سے سلام کرتا ہوا کہتا ہے کہ میں بچپن سے آپکی بڑی تعریف سن رہا تھا میں نے سنا کہ راجہ سورج بڑے نیک اور اچھے ہیں اپنے باپ دادا کے دھرم اور مذہب پر قائم ہیں

اور اپنی پبلک کے ساتھ عدل و انصاف کرتے ہیں۔ مجھے جادوگری اور ٹونہ منتر کا فن آتا ہے۔ راجہ سورج نے کہا کہ آپ اپنی جادوگری وغیرہ کی فنکاری کو مجھے بھی دکھلا دیں۔ برہمن نے اپنی جادوگری وغیرہ کی فنکاری جب راجہ سورج کو دکھلائی تو اسکو راجہ سورج نے اپنے دربار میں آنے جانے کی اجازت دیدی۔ برہمن نے ابلیس کی بتلائی ہوئی ترکیب کے مطابق راجہ سورج کے عقیدے اور ذہن کو بدلنا شروع کر دیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ راجہ سورج برہمن کا پکا معتقد بن گیا اور برہمن کو اپنا گرو اور مہنت مان لیا۔ برہمن نے پہلے راجہ سورج کو سورج بھگتی کی تعلیم دی۔ جب وہ سورج کی پوجا پاٹ کرنے لگا تو پھر بت پرستی کی تعلیم دی۔ جب راجہ سورج بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کرنے لگا تو پھر راجہ سورج کو آگ پرستی کی تعلیم دی۔ اس کے بعد راجہ سورج سے کہا کہ یہی ہمارا سیدھا راستہ ہے اسی راستے پر چلکر انسان جنت میں جائیں گے اس لئے اب آپ اپنی ساری پبلک کو مورت اور بُت کو پوجنے اور ان کی بھگتی کرنیکا حکم کریں۔ راجہ سورج برہمن کی بات مان گیا اور اپنی پبلک کو سورج اور مورت کی پوجا پاٹ کرنے کا حکم دیدیا۔ قنوج شہر کے لوگ بھی اور راجہ سورج کے راج کے لوگ بھی سورج بھگتی اور بُت پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ تاریخ فرشتہ نے اسی کی رپورٹ دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ادتار نوح نبی کی اولاد میں سب سے پہلے گمراہ ہونیوالا شخص برہمن ہے اور دوسرے نمبر پر راجہ سورج ہے۔ اس طرح بُت اور مورت کو پوجنے کا دھندا شروع ہو گیا اور بڑھتا گیا۔

ابلیس مردود کی خوشیوں کی رات

ابلیس مردود نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ سمندر پر تخت بچھا کر اور دنیا میں گھومنے والے سارے شیطانوں کو بلا کر ایک بہت بڑا جشن منایا اور شیطانوں کے مجمع میں ایک زوردار تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ میرے دوستو اور ساتھیو! آج ہماری کامیابی کی رات ہے۔ خوشیوں سے جھوم جانے کی رات ہے۔ کودنے اور اُچھلنے کی رات ہے۔ مست ہو کر گانے اور باجہ بجانے کی رات ہے۔ ناچ ناچ کر تان بان لگانے کی رات ہے سب کے سب بولو ابلیس زندہ باد۔ سارے شیطانوں نے اپنی شیطانی آواز میں کہا ہمارا

سردار ابلیس زندہ باد۔ سمندر کی پوری فضا گونج اٹھی۔ مچھلیوں نے کہا ابلیس مردہ اور اس کے سارے شیاطین ساتھی مُردہ باد۔ ابلیس نے کہا کہ میرے بھائیو! یہ کن لوگوں کی آواز ہے جو ہمارے خلاف نعرہ لگا رہے ہیں۔ شیطانوں نے کہا کہ سرکارِ عالی یہ مچھلیوں کی آواز ہے جو آپ کے خلاف نعرہ لگا رہی ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ ہمارا مقابلہ انسانوں سے ہے مچھلیوں سے نہیں ہے اسلئے ان کے شور و غل سے ہم لوگوں کا کچھ نہیں بگڑنے والا ہے۔ ان کو شور مچانے دو اور میرے خوشیوں سے بھرے ہوئے بھاشن کو غور سے سُنو۔ تم لوگوں نے بھی پوری انسانی آبادیوں کا سفر کر کے سارے انسانوں کو دیکھا تھا اور میں نے بھی دیکھا تھا۔ تم نے بھی یہی خبر دی تھی کہ اس وقت طوفانِ نوح کے بعد سے جو دوسری انسانی نسل پیدا ہوئی ہے اس نے طوفانِ نوح کی خبر کو سُن کر یہی فیصلہ کیا ہے کہ ابلیس مردود شیطان اور اسکی بنائی ہوئی مورت اور بُت پر لعنت برساتے رہو اور صرف ایک ہی اللہ اور ایشور کی عبادت اور بھگتی دادا نوح کی تعلیم کے مطابق کرتے ہوئے جنت میں چلتے جاؤ۔ بُت کے پجاریوں پر جو عذاب آیا ہے اس کو سُنکر سارے انسان گھبرائے ہوئے ہیں۔ آج کل بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کا انسانوں کو مشورہ دینا جُرم عظیم ہے۔ سب کے سب بیدار ہو چکے ہیں، انسانوں کا ہمارے قبضے میں آنا صرف مشکل ہی نہیں ہے بلکہ محال ہے۔ میں نے بھی یہی کہا تھا کہ تمہاری رپورٹ بالکل صحیح ہے۔ دس بارہ سو سال تک میں انسانوں میں گھوم گھوم کر چکر لگاتا رہا مگر ان کو گمراہ کرنے کی شکل سامنے نہیں آئی۔ آج بڑی کوششوں اور محنتوں کے بعد مجھے ایک بہت بڑی کامیابی ملی ہے۔ میں نے ایران کے ایک نوجوان جس کا نام برہمن ہے اس کو جادو ٹونہ اور منتر سکھا کر اور پکا سورج و مورت کا بھگت بنا کر ہندوستان کے راجہ سورج کے پاس بھیجا ہے۔ برہمن نے راجہ سورج پر میری بتلائی ہوئی ترکیب کے مطابق حملہ کیا اور اس کو بھی سورج اور مورت کا بھگت بنا دیا۔ راجہ سورج نے اپنی پرجا کو بھی سورج اور مورت کی بھگتی اور ان کی پوجا پاٹ کا حکم دے دیا ہے۔ اسکے راج کے

سارے انسان سورج اور مورت کے بھگت ہو گئے ہیں۔ ہر ہر گھر میں سورج اور مورت کی پوجا پاٹ کا کام شروع ہو گیا ہے۔ آج لاکھوں انسان ہدایت اور سچے راستے سے ہٹ کر ہمارے بنائے ہوئے گمراہی کے راستے پر آگئے ہیں اور ہم لوگوں کے ساتھ دوزخ میں چلنے اور جلنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ بولو ابلیس زندہ باد۔ سارے شیطانوں نے ابلیس کا نعرہ لگاتے ہوئے شور مچا دیا۔ ابلیس نے سلسلۂ بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھیو اور دوستو اب نیا کی انسانی آبادیوں میں پھیل جاؤ اور سادھو اور مہنت بن کر بڑی حکمت سے انسانوں کو بت پرست اور سورج پرست اور آگ پرست بنا دو۔ اب میدان مقابلہ بہت حد تک خالی ہو چکا ہے۔ اب انسانوں کو دھوکا دیکر ان پر حملہ کر دو۔ اور جنت میں جانے والوں کو بت اور مورت اور سورج کی پوجا پاٹ کرا کر جہنم میں بھیج دو۔ اس وقت سے انسان آج تک مختلف مذہب اور دھرم میں بٹتے اور الجھتے گئے۔ اس زمانے کی انسانی تاریخ یہی ہے کہ کچھ لوگ ہدایت کے راستے پر چل کر جنت میں جا رہے تھے اور اکثر لوگ گمراہی کے راستے میں پھنس کر دوزخ میں جا رہے تھے۔ پھر خدا کی طرف سے رسول اور اوتار انسانی آبادیوں میں بھیجے جانے لگے۔ ایک طرف اوتار اور پیغمبر تھے وہ انسانوں کو ہدایت کے راستے پر چلا کر جنت میں لے جانے کی دعوت دیتے رہے اور ایک طرف ابلیس اور اس کے لاکھوں ساتھی شیاطین انسانوں کو ہدایت اور جنت کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر ڈال کر دوزخ میں لے جانے کی دعوت دیتے رہے۔ دونوں سے مقابلہ آج تک جاری ہے۔

انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہادیوں کا آنا

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ. فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ. سورۂ مومن

آیت کا ترجمہ:۔ پھر پیدا کیا ہم نے ان کے بعد دوسرے قرن کو یعنی جماعت کو، پھر بھیجا ہم نے ان میں رسول کو انھیں میں سے ان رسولوں نے

اپنے بھائی انسانوں کو اس بات کی دعوت دی کہ اے لوگو! صرف اللہ کی عبادت اور بھگتی کرو اسکے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے جو عبادت اور بھگتی کے لائق ہو۔ میرے بھائیو اتنا سمجھانے کے باوجود بھی تم لوگ ان سے کیوں نہیں ڈرتے۔ میں نے اس سے پہلے لکھا ہے کہ رسولوں اور اوتاروں کو بھیجنے کے سلسلے میں مجھے قرآن کی ایک آیت ملی ہے۔ آگے چل کر شہادت کے طور پر اس کو پیش کروں گا۔ قرآن حکیم کی یہ وہی آیت ہے جب حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم طوفان میں ڈوب کر ختم ہوگئی تو اس کے بعد انسانی آبادی کس طرح ہوئی تاریخی حوالے سے اس سلسلے کو لکھ چکا ہوں اب اسی مسئلے کو قرآن کی آیتوں سے سمجھا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآن میں فرما رہے ہیں کہ اس کے بعد ہم نے دوسری جماعت کو پیدا کیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سارے انسان طوفانِ نوح میں ختم ہو گئے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر ہم نے دوسری جماعت کو پیدا کی یعنی دوسرے انسانوں کو پیدا کیا۔ اب آگے تاریخ فرشتہ اسکی خبر دے رہی ہے کہ انسانوں کی پیداوار بڑھتی گئی اور دنیا کے مختلف حصّوں میں وہ بستے اور آباد ہوتے گئے۔ تاریخ فرشتہ سے یہی معلوم ہوا کہ قریب قریب دس بارہ سو سال تک کے انسان سچے مذہب پر قائم تھے۔ جب ابلیس شیطان نے انسانوں پر گمراہی کا حملہ کر دیا اور انسان اسکے پھندے میں پھنس کر جہنّم میں جانے لگے تو پھر اللہ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے رسولوں اور اوتاروں کو بھیجنا شروع فرمایا۔ قرآن کی یہ آیت اس کی رپورٹ دے رہی ہے کہ پھر ہم نے انھیں انسانوں میں سے ان کے اندر اپنے رسولوں کو بھیجنا شروع کر دیا۔ قرآن نے صرف اتنا بتلایا ہے کہ اس وقت اِس دنیا میں بہت سے رسول اور اوتار بھیجے گئے ہیں مگر یہ نہیں بتلا رہا ہے کہ وہ رسول اور اوتار کون کون تھے اور کہاں کہاں بھیجے گئے تھے۔ اب اگر کوئی کچھ نبیوں اور رسولوں کی نشان دہی کرے اور یہ کہے کہ بڑے اوتار اور پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے آنے سے پہلے فلاں فلاں رسول اور نبی فلاں فلاں جگہ پر بھیجے گئے ہیں۔ تو ان کی اس خبر

کے انکار کی گنجائش اس لئے نہیں ہے کیونکہ یہی آیت ان کے لئے دلیل اور شہادت ہے اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سارے انسانوں کا ہمیشہ ایک ہی دھرم اور مذہب رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ صرف ایک ہی اللہ اور ایشور کی عبادت اور بھگتی کرو۔ بقیہ یہ بُت اور مُورت، چاند و سورج اور گئو ماتا آگ ماتا دیوتا یا اور دیوی ماتا، قبر شریف اور مزار شریف ان کو سجدہ کرنا یا ان کی پوجا پاٹ کرنا یا ان کو خدا اور ایشور سمجھنا یا ان کے اندر مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت، اسی طرح مال و دولت دینے اور نقصان پہونچانے کی طاقت یا جنّت میں لیجا کر داخل کرنے کی قدرت کا عقیدہ رکھنا یہ سارے کام شرک کہلاتے ہیں۔ یہ انسانوں کے دشمن شیطان مردود کا دھرم اور مذہب ہے۔ انسان کو انھیں چیزوں میں اُلجھا کر اور پھنسا کر گائے اور بکریوں کی طرح ہانکتے ہوئے بڑی تیزی سے وہ دوزخ میں لیجا کر پھینک رہا ہے۔ اس لئے میں قسم کھا کر لکھ رہا ہوں کہ تو انسان بھائی اوپر والے مالک کو صرف ایک ہی اللہ اور پرمیشور مان کر اور انکے بھیجے ہوئے نبی اور اوتاروں کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے اس دنیا سے مر کر دوسری دُنیا میں جائیں گے تو خدا ان سے خوش اور راضی ہوگا اور ان کو اپنی جنّت میں داخل فرمائے گا، اور جنّت کا بادشاہ بنا کر اپنا درشن کرائے گا۔

اور جو لوگ بُت اور مُورت اور قبر شریف اور مزار شریف کی پوجا پاٹ کر کے اس دُنیا سے دوسری دنیا میں مر کر جائیں گے تو وہ لوگ اپنے دشمن شیطان کے ساتھ جہنّم میں ڈالدیئے جائیں گے۔ خدا کا یہی فیصلہ ہے، انھوں نے قرآن کے اندر مختلف طریقوں سے انسانوں کو اسی مسئلے کو سمجھایا ہے۔ اب آگے تفصیل سے اس مسئلے کو پڑھتے اور سمجھتے چلیں۔

انسانوں کی ہدایت کیلئے رہنماؤں کا آنا

جب شیطان مردود انسانوں پر حملہ

کر کے کامیاب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں اور بھگتوں پر آدم علیہ السلام کی اولاد پر ترس آیا پھر ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے نبیوں اور اوتاروں اور پیغمبروں کو بھیجنا شروع کیا یہ اُن کا کرم ہے کہ ہر زمانے میں اور دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں جہاں پر انسانی آبادی تھی اپنے بندوں کو شیطان مردود کے جال اور پھندے سے بچانے اور چھڑانے کے لئے اپنے نبیوں اور اوتاروں کو بھیجتے رہے یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر آخری اوتار اور رسول محمد صلی اللہ علیہ السلام کے زمانے تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور رسولوں کو انھوں نے بھیجا سارے نبیوں کی ایک ہی تعلیم تھی وہ یہ ہے کہ ہمارا مالک اور پالنے والا صرف ایک ہے اس کی عبادت اور پوجا کرو، بُت اور تصویر اور مورتی یہ شیطان کے دھندے ہیں انھیں کے ذریعہ سے وہ انسانوں کو گمراہ کر کے سیدھے راستے سے ہٹا کر دوزخ میں کھینچ کھینچ کر لے جاتا ہے اس کے باوجود انسان شیطان کی بزرگی کو اس کی جھوٹی قسموں کو مان لیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن حکیم میں فرمایا کہ میں نے بہت سے رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا ہے کچھ لوگوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے، اور انھوں نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ انسانی آبادیوں کے ہر ہر علاقے میں نبی بھیجے گئے ہیں ان سارے نبیوں اور پیغمبروں نے بڑے پیار و محبت سے سمجھایا کہ شیطان مردود ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے اس کی کوئی بات نہ مانو اس نے انسانوں کو دھوکا دیکر جہنم میں لے جانے کا وعدہ اور چیلنج کیا ہے یہ مورتی اور تصویر اور سورج و

چاند کو خدا اور ایشور اور تمہارا مالک بنا کر تمہارے سامنے اس نے پیش کیا ہے یہ کچھ بھی نہیں ہیں ان کے اندر کوئی دم اور خم نہیں اگر تم لوگوں نے ہمارے دادا کے دشمن مردود کا ساتھ دیا اور اس کی جھوٹی قسموں پر یقین کر کے اور اس کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھ کر اس کی بتلائی ہوئی باتوں پر عمل کر لیا اور ایک اللہ اور مالک وخالق کو چھوڑ کر سورج و چاند اور پتھر و مورت اور بتوں کے سامنے اپنے سر کو جھکا دیا اور ان کو خدا یا خدا کا شریک کسی معاملے میں بنا دیا تو تم لوگ ہماری باتوں کو مانو یا نہ مانو اس کا انجام بڑا ہی خطرناک ہوگا مرنے کے بعد جب تمہاری آنکھیں کھلیں گی اور خدا کی عبادت اور بندگی کو چھوڑ کر ان بے جان بتوں کی پوجا پاٹ کرنے کا نتیجہ تمہارے سامنے آئے گا تو اس وقت تم کو یقین آئے گا کہ جس ظالم شیطان کو ہم نے اپنا خیر خواہ سمجھا وہی ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دشمن تھا۔ ہائے افسوس ہم دھوکا کھا گئے۔ کاش کہ خدا کے پیغمبروں اور ان کے اوتاروں کو مان لیتے وہی ہمارے ہمدرد اور خیر خواہ تھے کیونکہ وہ لوگ ہمارے انسانی بھائی تھے ہم نے تو اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت ہی میں جانے کا راستہ اختیار کیا تھا مگر ہائے افسوس وہ شیطان کی گمراہی کا راستہ نکلا۔ اب ہمارا انجام کیا ہوگا نبیوں کی بات ہی سچی نکلی

بعثتِ انبیاء پر ایک نظر

شیطان نے انسانوں پر بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے ہزاروں اور لاکھوں حملے کئے مگر ہم صرف چند حملوں کو ہی اس کتاب میں لکھ رہے ہیں پہلا بڑا حملہ اس نے ہمارے دادا اور ہماری دادی پر جنت میں جا کر کیا دوسرا بڑا حملہ حضرت نوح علیہ السلام کے آنے سے پہلے انسانوں پر کیا تیسرا

حملہ حضرت نوح علیہ السلام کی چوتھی نسل پر کیا اس کے بعد چند خاص خاص اسکے حملوں کا تذکرہ کیا جائے گا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت نوح علیہ السلام تک کتنے پیغمبر اس دنیا میں انسانوں کو شیطان ملعون کے پھندے سے بچانے اور اس کے فریب کاری کے جال میں پھنسنے والے انسانوں کو چھڑانے کے لئے آئے اسکی صحیح رپوٹ شہادت کے ساتھ دینی بہت مشکل ہے البتہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے آنے سے پہلے تین اوتاروں اور پیغمبروں کے آنے کی رپوٹ ملتی ہے نمبر ۱ حضرت شیث علیہ السلام نمبر ۲، حضرت ایوب علیہ السلام نمبر ۳ حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر بھی قرآن مجید میں آیا ہے علماء دین نے مؤرخین نے اپنی اپنی معلومات اور تحقیقات کے مطابق جو بھی کچھ لکھا ہے مجھے نہ تو ان کی تحقیقات پر کسی قسم کا اعتراض ہے اور نہ ہی انکار ہے البتہ تاریخ انسانیت کے مطالعہ کے بعد میں نے جو کچھ سمجھا ہے اسی کو اس کتاب میں لکھا ہے اور اب بھی لکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت نوحؑ سے پہلے کتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ان کی تعداد مجھے معلوم نہ ہو سکی۔ البتہ شیطان کے تیسرے خطرناک حملے کے بعد جب دنیا کے اکثر حصوں میں انسانی آبادی ہو چکی تھی تو اسوقت سے لیکر آخری نبی اور پیغمبر محمدؐ کے زمانے تک بلکہ یوں کہئے حضرت عیسیٰؑ کے دور تک کثرت سے انبیاءؑ کی بعثت ہوئی ہے خصوصاً ابراہیمؑ کے بعد جبکہ انسانوں کی آبادی بہت حد تک بڑھتی جا رہی تھی اسوقت دنیا کے ہر ہر حصوں میں انبیاءؑ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے مگر کسی کو یہ معلوم نہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کون کون لوگ تھے اور کہاں پر آئے اور شیطان مردود کے پھندے سے کتنے لوگوں کو چھڑائے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں کچھ نبیوں کی دعوتی خدمات کو نقل فرمایا ہے ان میں چند نبیوں کے واقعات اور ان کی تبلیغ و دعوت کو خلاصہ کے طور پر لکھتے ہوئے سب سے آخر میں آنے والے اوتار اور رسول برحق کی تبلیغ و دعوت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس تالیف کی تکمیل کرنی ہے۔

عزرائیل فرشتہ

اللہ تعالیٰ کے بڑے فرشتوں میں سے عزرائیل بھی ایک بہت بڑا فرشتہ ہے ان کو ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ فرشتے ہیں کہ ہر جاندار کی رُوح کو اس کے جسم سے باہر نکال دیتے ہیں ہر سال اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے کہ اس سال اتنے انسانوں کی رُوح اس اس طرح سے نکالنی ہے اس کی ساری رپورٹ عزرائیل علیہ السلام کو مل جاتی ہے اس میں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں شخص فلاں کا لڑکا اور فلاں مقام کا رہنے والا اس کی رُوح فلاں فلاں وقت اور فلاں منٹ میں نکال دینی ہے۔ مرنے والے کے پاس اسی وقت حضرت عزرائیل جاتے ہیں اور اس کی رُوح کو نکال لیتے ہیں۔ جس شخص کی موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر دُنیا کی ساری حکومتیں اور ان کی ساری طاقتیں اور فوج مل کر اس شخص کو بچانا چاہیں تو نہیں بچا سکتی ہیں اور جس شخص کی موت نہیں ہوتی اگر ساری دُنیا کی طاقتیں مل کر اسے مارنا چاہیں تو اس کو نہیں مار سکتی ہیں کہنے کے لئے تو دنیا والے کچھ بھی کہہ دیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہی ہوتا ہے جو خدا کا فیصلہ ہوتا ہے۔ مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا اور جان و پران اور رُوح کو نکالنے کی ڈیوٹی ان کے ذمہ لگادی۔ جس طرح ڈاکٹر کسی مریض کو انجکشن لگاتا ہے اسی طرح حضرت عزرائیل علیہ السّلام مرنے والے کے سامنے آتے تھے اور اس کے سامنے ہی کھڑے ہو کر اس کی جان نکال لیتے تھے مرنے والا بہت زور سے چلاتا تھا لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ پران نکالنے والا دوت آگیا۔ لوگ لاٹھی وغیرہ لے کر مارنے کے لئے آتے تھے اور بُری طرح ان کو گالیاں دیتے تھے۔ حضرت عزرائیل اپنا کام کر کے نکل

جاتے تھے انھوں نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کردی کہ لوگ مجھے مارنے کیلئے دوڑتے ہیں اور ہزاروں گالیاں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب میں کچھ ایسی شکل پیدا کردوں گا کہ لوگ تم کو گالیاں نہیں دیا کریں گے۔ اب کھل کر ان کی رُوح مت نکالو بلکہ چھپ کر نکالو تاکہ وہ تم کو مار نہ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت عزرائیلؑ سے سوال

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ عزرائیل تم نے اربوں مخلوق کی پران اور رُوح کو نکالی ہے اور ان کو مار دیا کیا کسی وقت کسی پر تم نے ترس اور رحم بھی کھایا ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک وقت مجھے ایک عورت پر بڑا ترس اور رحم آیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ واقعہ مجھے سُنا دو، اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے مگر ملک الموت کی زبانی سننا چاہتے ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سمندر پر جہاز چل کر کسی ساحل پر جا رہا تھا اس میں بہت سی عورتیں اور مرد سوار تھے آپ کا حکم ہوا کہ جہاز پر بیٹھنے والوں کو مار دو میں نے جہاز پر ایک پر مارا وہ ٹوٹ گیا لوگ سمندر میں ڈوب کر مر گئے جہاز کا ایک تختہ پانی کے اوپر آیا اس پر ایک عورت سوار تھی اور اس کی گود میں ایک دودھ پینے والا بچہ تھا وہ تختہ بہتے بہتے سمندر کے کنارے پر پہونچا اور وہ عورت اتر کر باہر آئی اور اپنے بچے کو دودھ پلانے لگی۔ آپ نے فرمایا کہ اس عورت کی جان بھی نکال دو مجھے اس عورت پر اور اس بچے پر بڑا ترس آیا تھا اس عورت کی رُوح کو نکالنے کا جی نہیں چاہا مگر آپ کا حکم ہو چکا تھا اس لئے اس کو

پورا کرنا ضروری تھا۔ میں نے اس کی جان نکال لی۔ اور وہ مرگئی مگر مجھے اس بچے کا بہت فکر و غم ہوا کہ اب اس دودھ پینے والے بچے کا کیا حال ہوگا۔ اس کی ماں اس کا سہارا تھی اب وہ سہارا بھی ٹوٹ گیا ہے اب بچے پر کیا بیتے گی۔ بس اس کو خدا ہی جانیں یہ ان کا کام ہے۔

بادشاہ نمرود کی حقیقت اور اسکی اصلیت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس بچے کا قصہ مجھ سے سنو۔ میں نے ہوا کو حکم دیا کہ اس بچے کو اڑا کر ایک جنگل میں آہستہ سے زمین پر رکھ دے۔ ہوا نے میرے حکم کے مطابق اس بچے کو اڑا کر ایک جنگل میں آہستہ سے رکھ دیا میں نے ایک شیرنی کو حکم دیا کہ تم اس بچے کو دودھ پلاتی رہو۔ شیرنی اپنے بچوں کی طرح اس بچے کو بھی دودھ پلاتی رہی۔ میں نے چڑیوں کو حکم دیا کہ اس بچے کو اپنی اپنی بولی بول کر بچے کو کھلاؤ۔ چڑیوں نے اس بچے کو اپنی اپنی بولی بول کر کھلانا اور بہلانا شروع کر دیا وہاں کی فضا کو حکم دیا کہ نہ زیادہ گرم ہونا اور نہ ہی زیادہ ٹھنڈی ہونا۔ بس اعتدال کے ساتھ رہنا تاکہ بچے کو گرمی اور سردی کی تکلیف نہ ہو۔ جب بچہ چلنے پھرنے لگا تو میں نے جنات کو حکم دیا کہ اس بچے کو پھل فروٹ کھلانا سکھاؤ۔ جب وہ اور بڑا ہوا تو جنات کو حکم دیا کہ اس بچے کو انسانی بولی بولنا سکھاؤ۔ جنات نے اس کو انسانی بول چال سکھائی۔ جب بچہ اور بڑا ہوا تو میں نے جنات کو حکم دیا کہ اس کو دوڑانا اور سپہ گری کا کام سکھاؤ۔ جب خوب بڑا ہو گیا تو کہا کہ اس بچے کو فوجی اور سپہ سالاری اور بادشاہت کرنی سکھاؤ جب وہ حکومت اور بادشاہت کے اصول و ضوابط سے واقف ہو گیا

تو شہر بابل کا میں نے اس کو بادشاہ بنا دیا وہ لڑکا جس کو بے بسی اور مجبوری کے وقت میں نے پالا اور پال کر اتنا بڑا بنا دیا اور اس کو بادشاہ بنا کر حکومت بھی دی اور بے شمار دولت بھی دی وہ ہمارا اور ہمارے پیغمبر اور نبی ابراہیم کا دشمن نمرود ہے جس پر آپ نے ترس کھایا تھا آج وہ خود خدائی کا دعویٰ کر کے میرے احسانات کو فراموش کر کے میرا باغی اور دشمن بنا ہوا ہے۔

نمرود مردود سے ابلیس کی ملاقات

جب نمرود بادشاہ بن گیا اور حکومت کی باگ ڈور کو سنبھال لی تو ابلیس خوبصورت رنگین کپڑے پہن کر بڑا بزرگ اور سادھو بن کر نمرود کے پاس گیا اور آداب شاہی بجا لایا۔ نمرود نے سمجھا کہ کوئی بڑے ولی اور بزرگ ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں ابلیس کو بڑے ادب و احترام سے بٹھایا اور معلوم کیا کہ ہمارے بڑے گرو اور مہنت آپ کہاں سے آئے اور کیسے آئے ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ بیٹے میں نے سنا ہے کہ نمرود کو بادشاہت اور حکومت مل گئی ہے بیٹے میں بہت پرانا، تجربہ کار ہوں بادشاہوں کو اچھا اچھا مشورہ دیتا رہتا ہوں۔ میں آپ کو ایک ایسا بھید بتانے کے لئے آیا ہوں کہ جس کو آپ خود نہیں جانتے۔ نمرود نے کہا کہ مہاراج بابا وہ کیا بھید ہے۔ ابلیس نے کہا کہ پہلے آپ میرے سوال کا جواب دیں نمرود نے کہا آپ ضرور سوال کریں اگر اس کا جواب مجھے آتا ہوگا تو ضرور بتلاؤں گا ابلیس نے کہا کہ آپ کے پتا اور ماتا کون ہیں نمرود نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون ہیں اور کہاں ہیں۔ میں نے تو ان کو بالکل نہیں دیکھا۔ ابلیس نے کہا کہ اب

آپ اس راز کو سمجھ جائیں گے وہ یہ ہے کہ آپ کے ماں و باپ کوئی نہیں۔ آپ خود بخود پیدا ہو کر جوان ہوئے اور خود ہی بادشاہ ہو گئے آپ کو یہ خبر نہیں ہے کہ میں کون ہوں میں آپ کو بتلا رہا ہوں کہ آپ ہی ایشور اور بھگوان ہیں۔ آپ ہی اللہ اور خدا ہیں کل سے آپ اپنی پبلک کو حکم کریں کہ وہ لوگ آپ کو خدا تسلیم کریں اور آپ کی عبادت اور بندگی کریں۔ دوسرے دن نمرود نے اپنی حکومت کے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں ہی خدا اور ایشور ہوں۔ میں ہی تمہارا رب اور بھگوان ہوں میں ہی اللہ اور تمہارا داتا ہوں۔ کل سے سارے انسان میری پوجا اور بھگتی کریں یہ حکم نامہ سنتے ہی انسانوں نے نمرود کو اپنا خدا مان کر اس کی بندگی شروع کر دی یہ ابلیس کا غالباً پہلا تجربہ تھا اب تک تو بتوں اور پتھروں کو خدا بنا کر لوگوں سے پوجا پاٹ کراتا تھا۔ اب خود انسان ہی کو انسانوں کا خدا بنا کر اس کی بھگتی کرا رہا ہے اس کے ساتھیوں کو یہ خبر سن کر کتنی خوشی ہوئی ہوگی۔ اور کس قدر شیاطین خوشیوں سے جھوم جھوم کر اور اچھل اچھل کر کود پھاند لگائے ہوں گے کاش کہ نمرود بھی اس منظر کو دیکھ لیتا۔

ابلیس انسانوں کا جائزہ لے کر ان کو گمراہ کرنے کی شکل اختیار کرتا ہے مگر یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ یہ انسان ہے یا شیطان ہے یہی اس کا کمال ہے۔ صرف اولیائے کرام اور بزرگانِ دین اس کو پہچان جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ حضرات اس کے پھندے میں نہیں آتے۔ بقیہ سارے انسانوں کو مختلف طریقوں سے دھوکا دیتا رہتا ہے۔

آزر پنڈت اور اُن کی بُت سازی

شہر بابل کے متعلق مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ شیطان مردود نے کس وقت اور کب وہاں کے لوگوں پر حملہ کیا اور پہلے اسکے حملہ کی زد میں وہاں کا کون سردار آیا اور کسطرح آیا اور کتنے سالوں سے مورت اور تصویر اور بتوں میں الجھا کر اور اپنے فریب کاری کے جال میں پھنسا کر وہاں کے انسانوں کو جہنم میں پہونچا کر ہلاک کیا ہے۔ وہاں کے لوگ نوح علیہ السلام کی کس اولاد اور خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ان کی گمراہی کا سبب کیا بنا۔ البتہ صرف اتنی اطلاع مل رہی ہے کہ وہاں کے سارے انسان بُت پرست اور مشرک بن گئے تھے صرف اللہ اور الیشور کا عابد اور بھگت کوئی نہیں تھا۔ قرآن حکیم ان کے حال اور عمل کی شہادت دے رہا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے معلوم کیا کہ یہ بُت اور مورت کیا ہیں؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو اسی طرح ان بتوں کی پوجا پاٹ اور انکی بھگتی اور ان پر چڑھاوا چڑھانے وغیرہ کا عمل کرتے ہوئے پایا ہے، اس سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آنے سے پہلے ان لوگوں کے باپ دادا سب کے سب مشرک اور بت پرست تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان نے ان پر ایسا حملہ کیا تھا کہ ایک ایمان والا بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ادھر قرآن نے آزر پنڈت کا نام اور ان کے کارناموں کا تذکرہ بھی فرمایا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آزر پنڈت کی شہر بابل میں بڑی مقبول اور مشہور شخصیت تھی۔ وہ شہر بابل کے چھوٹے اور بڑے بُت خانوں کے صدر تھے۔ خود بُت اور تصویر بنانے میں بھی فنکار تھے۔ اندازہ یہ ہے کہ اسی فنکاری کی وجہ سے شہر بابل میں ان کی شہرت ہوئی تھی۔ خود بُت اور مورت بنانا اور لوگوں سے بھی بنوانا اور ان پر پوجا پاٹ کرانا اور ان بتوں پر چڑھاوا چڑھوانا یہ سارے کام انھیں کی صدارت میں انجام پاتے تھے، ادھر نمرود کے شاہی دربار میں جانا

اور اس کی حمایت کرنا اس کے ہر ہر پروگرام میں شرکت کرنا، اسکو حکومت کو اچھی طرح سے چلانے کا مشورہ دینا اور نمرود بادشاہ کے خاص لوگوں میں اور حامیوں میں اپنا نام پیش کرنا یہ ساری باتیں آزر پنڈت کے اندر مکمل طور پر موجود تھیں اسی لئے نمرود بادشاہ نے ان کو اپنا وزیر اعظم بنایا تھا وہ وہاں کے لوگوں میں بڑے عقلمند، ہنرمند اور چالاک مانے جاتے تھے۔ شہر بابل کے لوگ ان کا بڑا ادب واحترام کرتے تھے اپنی ہر میٹنگ ان کی صدارت میں کرتے تھے۔ آزر پنڈت کے بھاشن کا اثر شہر بابل کے لوگوں پر بڑا اچھا پڑتا تھا اور لوگ کہا کرتے تھے کہ آج ہمارے بڑے پنڈت وزیر اعظم آزر نے ایسا کہا ہے۔ جس وقت نمرود بادشاہ نے خدائی کا دعویٰ کیا تو آزر پنڈت نے اسکو اپنا خدا اور ایشور اور بھگوان تسلیم کر لیا اور پورے شہر بابل میں اعلان کرا دیا کہ ہمارے پرمیشور اور داتا نمرود بادشاہ کی شکل وصورت میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اے لوگو آؤ دیکھ لو تمہارے اللہ اور خدا اور ایشور اور مالک سب کچھ یہی ہیں ان کے سامنے آؤ اور ان کا سجدہ کرو اور ان سے جو کچھ مانگنا ہو مانگو سب کچھ یہی ہیں اور یہی سب کچھ کرتے ہیں اور سب کچھ دیتے ہیں۔ لوگ اس کے پاس آنے لگے اور اسکی بھگتی اور پوجا پاٹ کرنے لگے۔ آزر پنڈت نے نمرود کا بت اور مورتی بنا کر بابل کے ہر ہر مندر میں رکھوا دیا اور یہ اعلان کرا دیا کہ ہمارے نمرود ایشور اور بھگوان سب سے بڑے ہیں، بقیہ سارے بت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ بت خانوں میں مختلف بت رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ ہر ایک کا نام اور اس کا کام الگ الگ ہوتا تھا۔ یعنی یہ بت فلاں بابا ہیں اور ان کے ذمہ یہ کام ہے۔ لوگ اس کے پاس جاتے اور کہتے کہ بابا ہمارا یہ کام ہے آپ اسکو کر دیں آپکی کرپا ہوگی۔ اسکے پاس اس پر چڑھاوا چڑھاتے تھے تاکہ یہ بت ہم سے خوش ہو کر ہمارا بگڑا ہوا کام کر دے۔ انھیں بتوں کے سامنے لوگ جا کر سجدہ کرتے تھے اور ان سے اپنی پریشانی کو دور کرنے کی درخواست کرتے تھے اور

سے منت بھی مانگتے تھے۔ جس طرح ہندوستان کے لوگ ہنومان بابا اور گڑیس بابا اور بہت سے دیوا اور دیوتاؤں کا نام لیکر کہتے ہیں کہ اگر آپ ہمارا فلاں کام کردیں یا کرادیں تو آپکے اوپر ہم یہ چڑھاوا چڑھا کر آپ کو خوش کردیں گے۔ اسی طرح بابل کے لوگ بھی انھیں بتوں سے مانگتے تھے۔ شہر بابل اور نمرود کی حکومت کا اثر جہاں جہاں پر رہا ہو ان سارے علاقوں کے انسان شیطان ملعون کے پھندے میں بُری طرح پھنس کر سارے کے سارے دوزخ کی خطرناک آگ میں جلنے کے لئے دنیا سے مرکر آخرت کی طرف جارہے تھے اس سے اللہ تعالیٰ کو اوپر والے اصلی مالک اور داتا اللہ اور رب کو ساری کائنات کو پیدا کرنے والے ایشور کو دنیا کی ہر ہر مخلوق کو روزی دینے والی اصلی ذات اور سب سے بڑے معبود اللہ کو اپنے مجرم بندوں پر دیا اور ترس آیا۔ اس لئے ان کے اندر انھیں کی قوم سے اور پنڈت کے بڑے گھرانے میں اپنے ایک بڑے نبی اور پیغمبر اور اوتار کو بھیجنے کا فیصلہ فرمایا تاکہ ان کے مجرم بندے کو وہ نبی اور رہبر اپنے انسانی بھائیوں کو سمجھادیں اور بڑے پیار و محبت سے بتلادیں کہ یہ بُت اور بُت خانے اور یہ نمرود شیطان کا دوست سب کے سب انسانوں کے دشمن ہیں۔ انسانوں کا پکا دشمن ابلیس ملعون اور مردود ان کو بہکا کر اور ان میں اُلجھا کر سارے انسانوں کو دوزخ کے خطرناک گڑھے میں ڈال رہا ہے نہ نمرود مردود ایشور اور خدا ہے اور نہ ہی یہ مورت اور بُت اور دیوی دیوتا خدا اور ایشور ہیں بلکہ یہ انسانوں کے دشمن شیطان کے بنائے ہوئے انسانوں کو پھنسانے کے جال ہیں، اس لئے بُت پرستی سے نمرود پرستی سے توبہ کرکے صرف اوپر والے مالک اور داتا اور اللہ کی عبادت اور بھگتی کرو۔ اور ان کی بھگتی اور عبادت کس طرح سے کریں یہ ان کے نبی اور اوتار سے معلوم کریں، وہ خود انھیں اوپر والے مالک کے بھگت ہیں۔ اس لئے ان کی بھگتی کا طریقہ وہی بتلائیں گے۔

نمرود کو سنسنی خیز خبر کی اطلاع

نمرود بادشاہ ابلیس کا دوست بڑی آزادی کے ساتھ اپنی خدائی کا سکہ چلا کر اور انسانوں کو اپنا غلام اور بندہ بنا کر بڑے بڑے محل بنوا کر ان میں حسین حسین لڑکیوں کو بلا کر اور بے شمار دولت جمع کر کے بڑی آزادی کے ساتھ مستی لے رہا تھا اور اپنی حکومت اور بادشاہت اور خدائی کو دور دور تک پھیلانے کا پروگرام بنا رہا تھا اور ایک بڑی فوج تیار کرنے کی اسکیم بنا رہا تھا کتنے سالوں تک اس نے آزادی کے ساتھ اپنی حکومت کے نظام کو چلایا تھا اور اس کی عمر اس وقت کتنے سالوں کی ہوگئی تھی وہ جوان تھا یا بڑھاپے کی طرف ڈھل چکا تھا اس کی مجھے کوئی خبر نہیں۔ البتہ یہ خبر مسلسل نقل در نقل ہو کر ہم لوگوں تک پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ اچانک کاہنوں نے یعنی جوگیوں اور نجومیوں نے نمرود کافر کو اطلاع دی کہ اے ہمارے داتا اور بھگوان تمہارے ہی شہر اور تمہاری ہی دارالسلطنت میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جو تمہاری بادشاہت اور حکومت کو تہس نہس کر کے تم کو ہلاک کر دے گا۔ اس خبر کو سن کر نمرود نے جوگیوں سے معلوم کیا کہ کیا اس کی بھی آپ لوگوں کو خبر ہے کہ وہ لڑکا کس رات کو اپنی ماں کے پیٹ میں آئے گا جوگیوں نے کہا کہ فلاں دن کی رات میں وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں آجائے گا۔ اس نے فوراً آزر پنڈت وزیر اعظم کو بلایا اور حکم دیا کہ فلاں رات کو شہر میں ایک شخص بھی اپنے گھر میں نہ رہے ہم شہر کے قریب جو میدان ہے اس میں خیمہ لگوا دیتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن کی رات میں اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ آنے والا تھا تو اس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ سارے مردوں کو

ان کے گھروں سے نکال کر اس خیمہ میں بھیجو پوری رات وہیں پر لوگ رہیں گے اور لوگوں کو یہ شاہی آدھر بھی سُنا دو کہ جو شخص خیمہ میں نہ آیا اور اپنے گھر میں پکڑا گیا تو اس کو بھی اور اس کی بیوی کو بھی پھانسی دیدی جائے گی یہ آرڈر پاتے ہی سارے شہر والے اپنے گھروں کو چھوڑ کر اس خیمہ میں چلے گئے جہاں پر ان کو رہنے کا حکم ملا تھا۔

اتنی سختی کے بعد بھی اوتار کا ماں کے پیٹ میں آنا

دنیا دیوانی ہے وہ کیا

جانے کہ اللہ اور ایشور کون ہیں اور وہ کتنی قدرت اور طاقت والے ہیں حقیقت یہی ہے کہ سب کچھ وہی ہیں ان کا جو فیصلہ ہو جاتا وہ ہو کر رہتا ہے۔ اب خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھو شہر کے سارے مرد اس خیمہ میں پہونچ گئے ان کی نگرانی کے لئے فوج بھی مقرر ہو گئی اور شاہی حکم نامہ بھی پہونچ گیا کہ کوئی مرد نہ شہر میں جانے پائے اور نہ کوئی عورت شہر سے خیمہ میں آنے پائے۔ پچھلی پہر کی رات نے اپنی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کو پورے خیمہ والوں پر چھوڑنا شروع کر دیا سارے شہر کے لوگ سو گئے پھر سارے فوجی اور حفاظتی دستہ والوں کو بھی نیند نے اپنے لپیٹے میں لپیٹ کر سُلا دیا کسی کو کچھ خبر نہیں کہ اس رات میں کیا ہونے والا ہے۔ ادھر آزر پنڈت کی بیوی کے اندر ایسی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ برداشت نہ کر سکیں۔ ادھر آزر پنڈت کے اندر بھی خواہش ہوئی وہ سوچنے لگا کہ شہر میں میرا جانا تو مشکل ہے۔ کاش کہ کسی طرح میری بیوی میرے پاس ہی آجاتی۔ آزر کی بیوی سے جب برداشت نہ ہو سکا تو وہ اٹھ کر شہر سے نکلتی ہوئی خیمہ کی طرف بڑھیں۔ انھوں نے دیکھا کہ سارے

لوگ بھی اور فوج والے بھی گہری نیند میں سو رہے ہیں۔ موقع کو دیکھتے ہوئے آزر کے پاس پہونچ گئیں اور اس کی گود میں بیٹھ گئیں۔ آزر کی خواہش پوری ہوگئی۔ اور کام کرکے اپنی بیوی کو کہا کہ بیوی آج پہرا بڑا سخت ہے۔ بس فوراً تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ خدا کے کرشمہ کو پڑھنے والوں نے سمجھ لیا ہوگا۔ کہ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو کرکے دکھاتے ہیں۔ دنیا والے ہزاروں حکمتیں اور ترکیبیں لگائیں اور ہزاروں کوششیں کریں مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ایک بہت بڑے اوتار اپنی ماتا کے پیٹ میں آگئے صبح ہوئی لوگ اٹھ کر اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ وزیر اعظم آزر بھی اپنے گھر آئے۔ نجومیوں اور جوگیوں نے نمرود سے جاکر ملاقات کی اور کہا کہ سرکار عالی اتنی رکاوٹ اور پہرے اور اتنے انتظام کے باوجود وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں آچکا ہے مگر یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ کس عورت کے پیٹ میں وہ بچہ آیا ہے ہم لوگ تو صرف اس کے آنے کی خبر دے سکتے ہیں اس سے زیادہ ہم کو کوئی خبر نہیں کہ آئندہ چل کر کیا ہونے والا ہے مگر ہماری یہ خبر صحیح ہے کہ وہی لڑکا تمہاری تباہی اور بربادی کا سبب بنے گا جب وقت آئے گا تو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ یہ وہی بچہ ہے جو ہم کو ہلاک کرا کے ہماری حکومت کو اور بادشاہت کو اور ہماری خدائی کو بھی ختم کرے گا مگر یاد رکھیں آپ اس کو مارنا چاہیں گے مگر مار نہیں سکیں گے یہ اوپر کا فیصلہ ہے جو اٹل ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ نمرود اس خبر کو سن کر ڈر گیا اور اپنی خدائی پر شک کرنے لگا کہ میں کیسا ایشور اور بھگوان اور خدا ہوں جو اپنے دشمن سے اپنے آپکو

نہیں بچا سکتا

ماتا کو بچے کے پیٹ میں آنے کا یقین

شہر بابل میں یہ خبر گھر گھر مشہور تھی کہ آج کی رات ایک ایسا بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں آئے گا جو نمرود بادشاہ کو تہس نہس کر کے ہلاک کر دے گا بادشاہ نمرود اپنی ساری فوجی طاقت کو استعمال کر رہا ہے کہ کسی طرح وہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں نہ آسکے اور اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ شہر بابل کا کوئی مرد اپنی عورت کے پاس نہ جائے اور نہ کوئی عورت اپنے شوہر کے پاس جائے اس لئے شہر بابل کے سارے مردوں کو شہر سے باہر نکال دو اور ہر ہر گھر میں گھس کر دیکھ لو اگر کوئی مرد اس رات میں اپنے گھر میں مل گیا تو اس کو پھانسی پر لٹکا دو نمرود کی ڈر سے سارے مرد گھر سے باہر نکل گئے نمرود کو یقین ہو گیا کہ اب ہمارا دشمن پیدا ہی نہیں ہو گا مگر خدا کی قدرت اور طاقت کو پڑھنے والوں نے پڑھ لیا ہو گا کہ کس طرح انھوں نے نمرود کے دشمن کو اس کے ہی وزیر اعظم کے گھر والی کے پیٹ میں داخل کر دیا پنڈت آزر کو بھی یقین ہو گیا کہ وہ بچہ ہمارے ہی گھر میں آئے گا۔ اور نمرود کو مٹائے گا آزر کی اہلیہ صاحبہ کو چند دن میں یقین آگیا کہ وہ بچہ میرے پیٹ ہی میں آیا ہے۔ میاں بیوی دونوں نمرود سے ڈر رہے ہیں اور گھبرا رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پرماتما اور ایشور نمرود کو پتہ چل جائے۔ اگر اس کو معلوم ہو گیا کہ آزر کی گھر والی کے پیٹ میں وہ بچہ آگیا ہے تو بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی بیوی کے پیٹ سے نکلوا کر مجھے بھی اور میری بیوی کو بھی پھانسی پر لٹکا دے گا۔ ادھر

نجومیوں نے نمرود کو خبر کردی کہ وہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں آچکا ہے
مگر اس کے اندر اتنی طاقت نہیں کہ شہر بابل کی ہر ہر عورت کے پیٹ کا
چیک کرائے اور جس کے پیٹ میں لڑکا نکلے اس کو قتل کردے۔ بعض
لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب نجومیوں نے اس کو بچے کی اطلاع دی
تو اس نے بہت سے پیدا ہونے والے بچوں کو قتل بھی کرایا تھا دن
بدن وہ بچہ ماں کے پیٹ میں بڑھ رہا ہے مگر ماں گھبرا رہی ہے اور سوچ
رہی ہے کہ اگر لڑکے کے جنم کے وقت میں اپنے گھر میں رہی اور لڑکا
پیدا ہوگیا تو پورے شہر بابل میں شور مچ جائے گا اور میں پکڑی جاؤنگی
اس لئے وہ اپنے جگر کے گوشے کو کسی ایسے غار میں چھپانے کے لئے
سوچ رہی ہیں کہ نہ نمرود کو پتہ چلے اور نہ ہی میرے شوہر آزر کو پتہ چلے
جب بچہ کچھ بڑا ہو جائے گا تو دیکھا جائے گا ماں کے دل میں یہ بات
بھی آتی رہی کہ وہ بچہ نمرود اور نمرود کی بادشاہت کو ختم کردے گا اگر میرے
پیٹ سے جنم لینے والا وہی بچہ ہے تو نمرود کے اندر اتنی طاقت نہیں
کہ اس کو قتل کردے نمرود بادشاہ کو مٹانے والے بچے کو نمرود خود مٹا
دے یا قتل کردے یہ ناممکن اور محال ہے لیکن جنم کے وقت مجھے اسکو
چھپانا ہی ہے آگے کیا ہوگا۔ اس کو اوپر والے ایشور پرماتما ہی جانتے
ہیں کہ وہ اس بچے کو کس طرح بچاتے ہیں اور اس کے ذریعہ نمرود کو
کس طرح ہلاک کرتے ہیں۔ تلاش کرتے کرتے دو پہاڑوں کے بیچ
میں ایک غار ان کو مل گیا اس کی صورت یہ تھی کہ اندر جگہ تھی اور باہر سے
اندر جانے کا ایک ایسا راستہ تھا کہ اگر باہر سے ایک پتھر رکھدیا جائے
تو وہ غار چھپ جائے اور کسی کو پتہ نہ چلے کہ اندر کوئی غار ہے اور اسکے

اندر جگہ ہے ماں نے بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اسکو صاف کر دیا۔

اونار ابراہیمؑ کا جنم

جب بچے کے جنم کا وقت آیا تو ماتا جی اس غار کے پاس جاتی ہیں اور اندر جا کر پتھر رکھ دیتی ہیں پورا غار اندھیرا ہو گیا مگر بچے کے جنم لیتے ہی پورا غار روشن ہو گیا ماتا جی نے بچے کو گود میں اٹھایا اور پیار کیا وہ بچہ عام بچوں جیسا نہیں ہے بلکہ حسن و جمال کا پیکر ہے بچے کی مسکراہٹ اور اس کی صورت کو دیکھکر ماں خوشیوں سے جھوم اٹھیں ماں بچے کو غور سے دیکھ رہی ہیں اور سوچ رہی ہیں کہ یہ بچہ معصوم فرشتہ معلوم ہو رہا ہے اس کا چہرہ منور ہے۔ ماں دودھ پلا رہی ہیں اور اس کو دیکھکر حیرت و تعجب میں ڈوبی جا رہی ہیں اور اس کی صورت پر عاشق و فریفتہ ہو رہی ہیں بچے کو چھوڑنے کا جی نہیں چاہتا ہے لیکن نمرود اور شوہر کا خوف دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ ادھر غار میں جنت سے حوریں آ رہی ہیں اور بچے کو نہلا رہی ہیں اور پورا غار خوشبو سے معطر ہے یہ منظر دیکھ کر ماتا جی کو بہت خوشی ہوئی اور بچے کے قتل کا فکر و غم دل سے جاتا رہا جب وہ اپنے گھر واپس جانے لگیں تو ایک بڑا پتھر خود بخود آیا اور غار کو بند کر دیا یہ منظر دیکھکر ماں کو اطمینان ہو گیا اور یہ یقین بھی ہو گیا کہ یہ وہی بچہ ہے دوسرے دن پھر اپنے گوشۂ جگر کو دودھ پلانے آئیں غار کے پاس آتے ہی وہ پتھر خود بخود اٹھ گیا آپ اندر گئیں اور اپنے پیارے نورانی بچے کو گود میں اٹھا کر دودھ پلائیں۔ مؤرخین اور مفسرین نے لکھا ہے کہ اس طرح چھ ماہ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پرورش اس غار میں ہوئی چھ ماہ کے اندر وہ بچہ چلنے پھرنے لگا اور بولنے بھی لگا ماں نے اپنے شوہر

پنڈت آزر کو اطلاع دی اور پورا واقعہ سنایا۔ پنڈت آزر نے کہا کہ اچھا ہے دیکھا جائے گا۔ آج مجھے بھی اس بچے سے ملا دو انھوں نے کہا کہ بہتر ہے آج آپ بھی میرے ساتھ چلیں اور اس بچے کا درشن کر کے آجائیں۔ آج پتاجی بھی اور ماتا جی بھی اس بچے کے درشن کے لئے جا رہے ہیں۔ جب اس غار کے پاس یہ لوگ پہونچے تو آزر پنڈت جی دیکھ رہے ہیں کہ ایک پتھر خود بخود غار کے سوراخ سے اٹھ رہا ہے اور اُن کو اندر جانے کی اجازت دے رہا ہے جب آزر پنڈت جی نے اپنے بچے کی صورت دیکھی تو اس پر فوراً عاشق ہو گئے اور اپنی گود میں لیکر بچے کو پیار کئے اور اپنی بیوی سے فرمائے کہ بیوی تم بے فکر رہو ہمارے نمرود پرماتما اس بچے کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ماں اپنے پیارے اور دُلارے بچے کا درشن کرنے کے لئے جاتیں تو دیکھ لیتیں کہ بچے کے ایک انگلی سے دُودھ نکل رہا ہے اور بچہ پی رہا ہے پھر دوسری انگلی سے شہد نکل رہا ہے بچہ اس کو چاٹ رہا ہے اور ایک انگلی سے خالص مکھن نکل رہا ہے بچہ اس کو کھا رہا ہے اور ایک انگلی سے پانی نکل رہا ہے بچہ اس کو پی رہا ہے بچے کو خدا کی طرف سے وہ نعمت اور غذا کھلائی جا رہی ہے جو گھر پر رہنے سے نصیب نہ ہوتی پورا غار جنت کی خوشبو سے معطر ہے ماں کا سارا فکر و غم دور ہو رہا ہے یہ سلسلہ بعض قول کے مطابق چھ ماہ تک اور بعض قول کے مطابق نو ماہ تک چلتا رہا آزر پنڈت نے کہا کہ بیوی اب بچہ چلنے پھرنے لگا ہے اور بولنے بھی لگا ہے اس کو گھر پر لے چلو نمرود پرماتما اس کا کچھ نہیں کر پائیں گے اس لئے اب چھپانے کی ضرورت نہیں ہم تو نمرود کے پاس بھی اس لڑکے

کو لے جائیں گے تاکہ ہمارے خدا اور پرماتما نمرود جی بھی اس بچے کا درشن کرلیں یہ کہکر لڑکے کو اپنے گھر پر لے آئے بعض لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی پرورش اپنی قدرتِ کاملہ سے اس طرح فرمائی کہ آپ ایک روز میں ایک مہینہ کے برابر بڑے ہو رہے تھے۔ اس روایت کے مطابق چھ یا نو ماہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کچھ بڑے ہو کر کھیلنے اور بولنے بھی لگے تھے۔

حضرت ابراہیم کا نمرود کے دربار میں حاضری

آزر پنڈت نے سوچا کہ ہمارا لڑکا بڑا خوبصورت ہے اس لئے اس کو نمرود پرماتما کے پاس لے جاؤں تاکہ وہ اس بچے کو دیکھکر خوش ہو جائیں اور کسی بڑے عہدے کو دینے کا فیصلہ کرلیں اور ہم اس بچے کی تعجب خیز اور حیرت انگیز باتیں بھی نمرود خدا کو سنوائیں گے۔ چونکہ حضرت ابراہیم خدا کے پیغمبر اور اوتار تھے اس لئے ان کا بچپن عام بچوں جیسا نہیں تھا وہ بچپن ہی میں ایسی ایسی باتیں کرتے تھے کہ لوگ حیرت اور تعجب کرتے تھے حسن و جمال کا وہ عالم تھا کہ ہر شخص ان کو گود میں لینے اور پیار کرنے کی خواہش ظاہر کرتا تھا آج اپنے پتا اور ماتا کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے دشمن کے پاس تشریف لے جا رہے ہیں جب نمرود کے دربار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پہونچے تو اماں جی سے معلوم کر رہے ہیں کہ یہ سب سے اونچی کرسی پر جو بیٹھا ہے وہ کون ہے ماتا جی نے کہا کہ

بیٹے یہ ہمارے ایشور جی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ اس کے سامنے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کون لوگ ہیں ماتا جی نے کہا کہ یہ لوگ ہمارے ایشور جی کے پجاری اور بھگت ہیں۔ اس لڑکے نے کہا کہ ماتا جی یہ تو بدصورت ہے کہیں بھگوان اور ایشور بھی اتنی بُری شکل کے ہو سکتے ہیں اس کو دیکھکر لڑکے بھی بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی حسین ہیں ایسے بدشکل کو تم لوگوں نے اپنا خدا کیسے بنا لیا یہ سُن کر سارے درباریوں پر اور نمرود پر سناٹا چھا گیا۔ پنڈت آزر فوراً اپنے صاحبزادے کو وہاں سے لیکر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے اور گھر پر آکر ان سے کہنے لگے کہ بیٹے آج ہم تینوں کی جان بچ گئی ورنہ ہمارے بھگوان کی شان میں اس طرح کی باتیں کرکے کوئی وہاں سے خیریت کے ساتھ نکل نہیں سکتا بیٹے آیندہ اس قسم کی باتیں ان کے سامنے مت کرنا اندازہ یہی ہوتا ہے کہ نمرود اور اس کے پجاریوں کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے بارے میں نجومیوں نے خبر دی ہے دوسرے کسی بچے کی ہمت نہیں جو اس قسم کی باتیں ہمارے خدا نمرود کے سامنے کہہ دے لیکن چونکہ وہ بچہ ایک بہت بڑا اوتار اور پیغمبر ہے اس لئے نمرود کے اندر یہ طاقت نہیں کہ اس بچے کو قتل کر دے یا کرا دے کیونکہ ہر نبی اور رسول کی خدا کی طرف سے حفاظت ہوتی ہے وہ بچہ نمرود کا دشمن نہیں تھا بلکہ خیر خواہ تھا کیونکہ اس دنیا میں جتنے پیغمبر اور اوتار بھیجے گئے ہیں وہ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی اور خیر خواہی کے لئے ہی بھیجے گئے ہیں اگر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہ السلام کو بھیجکر انسانوں کی مدد نہ فرماتے تو ایک انسان بھی

ہدایت کے راستے پر چل کر کامیاب نہ ہوتا بلکہ سارے انسان دوزخ میں چلے جاتے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام پنڈت آزر اور نمرود کے دشمن بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ ان کے ہادی اور خیر خواہ بنا کر بھیجے گئے تھے مگر وہ لوگ خود ہی اپنے ہادی اور رہبر کی باتوں پر عمل کرنے کے بجائے ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے اس کا انجام جو کچھ دنیا میں ہوا دنیا والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور کل قیامت کے دن بھی انھیں آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اب اس بچّے کی حفاظت کے لئے خدا کی طرف سے فرشتے بھیجے جانے لگے۔ اور بچپن ہی سے شیطان کے بنائے ہوئے بتوں کی اور نمرود کافر کی مزمّت کرائی جانے لگی آزر اور نمرود کو معلوم ہو گیا کہ یہ وہی بچّہ ہے مگر اس کو قتل کرنے کی ہمّت نہیں۔ اب وہ بچّہ دن بدن بڑا ہوتا جا رہا ہے اور ملّتِ ابراہیمی کی تبلیغ و دعوت کا کام کرنے لگا ہے پہلے اپنی ماتا جی کو پھر اپنے پتا پنڈت آزر جی کو نصیحت کر رہا ہے اور مختلف طریقوں سے اللہ کی وحدانیت کی دعوت دے رہا ہے قرآن حکیم نے ان کے دعوتی طریقۂ کار کو مختلف انداز سے ذکر کیا ہے۔

سب سے پہلے ماتا پتا کو حق اور سچے دھرم کی دعوت

جب وہ بچّہ چلنے پھرنے لگا اور باتیں بھی کرنے لگا تو اس کی ہر بات نرالی ہوتی تھی۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ آزر کا چھوٹا سا بچّہ عجیب عجیب قسم کی باتیں کرتا ہے اور ایسی ایسی خبریں سناتا ہے کہ لوگوں کو ان کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہوتی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اوپر سے آکر تبلاتا ہے وہ بچّہ جس قدر بڑا ہوتا گیا خدا کی طرف سے علوم و معرفت اور حقائق کے فیضان اس کے قلب پر آتے گئے

ایک روحانیت کے خزانے سے اس کے دل کو بھر دیا گیا آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے سارے حالات اور واقعات کا انکشاف ہونے لگا ہر نبی اور پیغمبر اور اوتار اپنی قوم کا داعی اور مبلغ ہوتا ہے اور سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی خبر لیتا ہے اگرچہ قرآن خلاصہ کے طور پر انبیاء علیہ السلام کی تبلیغ و دعوت کو بیان کرتا ہے لیکن اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انھوں نے اپنے گھر والوں کی خبر نہیں لی مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام کی عمومی دعوت کو قرآن نے خلاصہ کے طور پر نقل کیا ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ وہ سب سے پہلے اپنی بیوی کو حق کی دعوت دیتے تھے وہ گالیاں دیکر ان سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاتی تھی اور مشرکوں کی حمایت کرکے ان کے ساتھ رہتی تھی اور انھیں کے ساتھ بتوں کی پوجا پاٹ کرتی تھی اسی طرح بیوی کے بعد اپنے لڑکے کنعان کے پاس جاتے تھے اور بڑے پیار و محبت سے سمجھا کر حق کی دعوت دیتے تھے وہ بھی گالیاں دیکر لاٹھی سے مار مار کر ان کو بھگاتا تھا اور مشرکوں کے ساتھ رہ کر ان کی حمایت کرتا تھا اور بتوں ہی کو اپنا ایشور اور خدا اور اپنا مالک مانتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ جو شخص میرے کسی نبی اور پیغمبر کو ستائے گا وہ مجھ سے جنگ کر رہا ہے سارے مجرموں کو میں مرنے کے بعد سزا دوں گا مگر اپنے نبیوں کو ستانے اور تکلیف پہونچانے والوں کو دنیا ہی میں سزا دیکر ان کو ذلیل کر دوں گا ستانے والے خواہ ماں باپ ہوں یا بچے ہوں یا رشتے دار اور خاندان کے لوگ ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل و خوار کرکے چھوڑا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ میں پڑھنے والے ان کی بیوی اور ان کے لڑکے کا حال پڑھ چکے ہیں اگرچہ

قرآن حکیم میں اس کا تفصیلی تذکرہ نہیں ہے لیکن کوئی عالم اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا جو تبلیغ و دعوت کا طریقہ تھا قرآن نے اشارۃً تذکرہ کردیا ہے اور بعض واقعہ کو تفصیل سے ذکر بھی کیا ہے۔ وہ قرآنی رپورٹ سامنے آنے والی ہے اسکے علاوہ قرآن حکیم نے ابراہیم علیہ السّلام کی دعا کو نقل فرمائی ہے وہ یہ ہے اے میرے رب آپ میرے والدین کو معاف فرمادیں اور ان کی مغفرت فرمادیں یعنی ان کو شیطان کے پھندے سے چھڑا کر ہدایت کے راستے پر ڈال دیں تاکہ ہمارے والدین شیطان مردود کے ساتھ جہنم میں نہ جائیں بلکہ ہمارے دادا آدمؑ کے ساتھ جنت میں جائیں اسلئے وہ بچہ اپنے پتا اور ماتا کو حق کی طرف بلاتا رہا اور ان کے انکار پر ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور ہدایت کی دعائیں کرتا رہا اور ان کو دوزخ سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔

بچے کی تبلیغ و دعوت کی کیفیت

جتنے اوتار اور رسول اس دنیا میں آئے وہ سب کے سب اپنی اپنی قوم کے داعی تھے ہدایت کی راہ پر لانا اور بلانا اور شیطان کے پنجے سے چھڑانا یہی سب کی دعوت رہی ہے لیکن ان کی دعوت کی کیفیت کیا تھی بعض نبیوں کی دعوت کا تذکرہ قرآن حکیم نے کیا ہے خصوصاً آخری اوتار اور رسول کی دعوت کی کیفیت مکمل طور پر آپ کے اصحاب نے لکھی ہے اس لئے آگے چل کر جب آپ کا نمبر آئے گا تو ہم اس کو لکھیں گے لیکن جن نبیوں کی تبلیغ و دعوت کا طریقۂ کار قرآن میں نہیں ہے اس کو آخری پیغمبر کی دعوت کو سامنے رکھ کر اس پر

قیاس کرنا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ ممکن ہے اس قسم کی کیفیت رہی ہو۔ مثلاً حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السلام اپنی ماں کو نصیحت کرتے کہ میری پیاری ماں آپ نے مجھے دودھ پلا کر پالا ہے اور میری بڑی خدمت کی ہے۔ میری اماں جان میرے اوپر یہ فرض ہے کہ تم کو بتلادوں کہ تمہارا بیٹا اور پتر کون ہے اور کس کا بھگت ہے ماتا جی میں ایشور کا اوتار ہوں تم دیکھ رہی ہو میرے پاس آسمان سے فرشتے آرہے ہیں اور وہاں کی باتیں بتلا رہے ہیں اور جو کچھ انسانوں پر گذر چکا ہے اور آیندہ گزرنے والا ہے وہ ساری خبریں سنا رہے ہیں میری پیاری ماں غور سے سنو اور میری باتوں کو سمجھو ہمارا خدا اور ایشور صرف ایک ہی ہے وہ ہر جگہ رہتا ہے اور سب کو دیکھتا ہے۔ انھوں نے ہی سارے آسمانوں کو اور اس پر رہنے والی مخلوق کو اور زمین کو اور زمین پر رہنے والوں کو پیدا کیا ہے وہی سب کے رب یعنی پالنہار ہیں اور وہی سب کے اللہ اور ایشور ہیں۔ انھوں نے ہم کو بتلایا اور حکم دیا ہے کہ اے میرے بندو تم صرف میری ہی بھگتی اور پوجا پاٹ اور عبادت کرو یہ نمرود جھوٹا ہے ہم نے ہی اس کو پیدا کر کے پالا ہے یہ خدا اور ایشور نہیں ہے یہ شیطان مردود کا چیلا ہے اس کو اپنا اللہ اور ایشور مت مانو اور تمہارے پتا آزر نے جو بت بنایا ہے وہ سارے بت شیطان کے دھندے اور پھندے ہیں وہ انسانوں کا کھلا ہوا دشمن ہے انھیں بتوں کو ایشور بنا کر اور ان کی پوجا پاٹ کرا کر اپنے چیلنج کے مطابق انسانوں کو دوزخ میں ڈال رہا ہے اس لئے میری ماں تم میرے پتا جی کو بھی بتلا دو یہ سارے دھندے چھوڑ دیں صرف ایک ہی مالک

اور رب کو مان کر صرف انھیں کی عبادت اور بھگتی کریں۔

ماتا کا جواب میرے پیارے بیٹے ابراہیم میں سمجھتی ہوں کہ تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے اور پاگلوں کی طرح باتیں کرتا ہے تجھے یہ معلوم نہیں کہ ہمارا برہمن اور پنڈت کا خاندان سب سے اونچا اور شریف ہے تیری باتیں ہماری عقل میں نہیں آرہی ہیں ہمارے ہی خاندان کے لوگ ہندوستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی شریف اور اونچے مانے جاتے ہیں اور اسی خاندان کے لوگ سب سے بڑے مہنت اور بزرگ ہیں یہ پڑھا لکھا خاندان ہے اس خاندان کے پنڈتوں اور بزرگوں ہی نے پوری دنیا میں ہمارے ایشور اور پرماتما کی مورت بنا کر ان کی بھگتی اور پوجا کا طریقہ بتلایا ہے اور تم ان کو گمراہ اور جہنمی کہتے ہو اب ہم تمہاری باتوں پر یقین کریں یا اپنے باپ دادا کے دھرم کا یقین کریں۔ بیٹے آئندہ مجھ سے اس قسم کی باتیں مت کرنا۔

لڑکے کا جواب میری پیاری ماں تم کو صرف اتنا ہی معلوم ہے اب آگے کی باتیں مجھ سے سنو۔ ہمارے دادا برہمن ہی نے مورتیوں کو بنایا ہے اور ان کی پوجا پاٹ کا کام لوگوں سے شروع کرایا ہے لیکن برہمن کون تھے یہ آپ کو معلوم نہیں ہے۔ وہ بڑے اوتار نوح کے پرپوتے تھے۔ وہی اوتار ہمارے دادا پردادا تھے وہ بہت بڑے اوتار تھے۔ اس زمانے کے لوگوں کو ہمارے دشمن شیطان نے دھوکا دیکر خود مورتی بنائی اور انسانوں سے ان کی پوجا پاٹ کرایا۔ انھیں کو ختم کرنے کے لئے ہمارے دادا نوح اوتار آتے تھے لوگوں نے ان کو بڑی تکلیف پہونچائی۔ ہمارے خدا نے ان سے ناراض ہوکر

ان پر پانی کا طوفان بھیجکر ان کو اس میں ڈبا کر ختم کر دیا تھا۔ پھر ہمارے دادا نوح اوتار کے بچے پیدا ہوئے ہم انھیں کے خاندان سے ہیں پھر شیطان مردود نے ہمارے دادا برہمن کو دھوکا دیکر وہی کام کرایا جس کام پر انسانوں پر عذاب آیا تھا اس لئے اماں جی آج اگر ہم بھی وہی کام کریں گے۔ تو خدا ہم سے ناراض ہوکر جہنم میں ڈال دے گا۔ میں تم لوگوں کو جہنم کے خطرناک عذاب سے بچانے کے لئے ایشور کی طرف سے اوتار بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

پنڈت آزر کو اس کی اطلاع

جب ماں کے پاس آزر پنڈت آئے تو فوراً اس نے شکایت کر دی کہ پنڈت جی یہ تمہارا لڑکا ابراہیم اس اس طرح کی باتیں کرتا ہے کسی حکیم وید کو دکھا دو۔ کہیں یہ پاگل تو نہیں ہوگیا ہے۔ آزر نے اپنے لڑکے ابراہیم کو بلا کر معلوم کیا کہ کیا بیٹے ابراہیم تو نے اپنی ماتا سے اس قسم کی باتیں کی ہیں۔ ہاں پتا جی میں نے ایسا ہی کہا ہے پھر ابراہیم تو ہوش میں آجا ابھی میں تجھکو سمجھا رہا ہوں اور منا رہا ہوں اسی میں تیری خیریت ہے کہ میری بات مان جا۔ ہمارا نمرود بادشاہ جو پرماتما ہے وہی ایشور اور خدا ہے اگر ان کو معلوم ہوگیا کہ تم اس طرح کی باتیں کرتے ہو تو تم کو آگ میں جلا دے گا بیٹے تم میرے پتر ہو اسلئے تم کو سمجھا رہا ہوں مان جاؤ۔ لڑکے کا جواب۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعوتی فریضہ

پتا جی یہ کیا کہتے ہو۔ اپنے اصلی مالک اور خالق اور اللہ کا ماننے والا دنیا کی کسی طاقت اور حکومت سے نہیں ڈرا کرتا

وہ صرف اپنے ایشور اور پرماتما ہی سے ڈرتا ہے تم نمرود کو خدا اور پرماتما کہتے ہو وہ تو ہمارے دشمن شیطان مردود کا چیلا ہے وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ آپ میرے پتا ہیں آپ کو اختیار ہے میری باتوں کو مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن آپ کے سامنے میں جو بات آج کہہ رہا ہوں وہی کل بھی کہوں گا اور وہی نمرود اور شیطان کے سامنے کہوں گا۔ اور جب تک اس دنیا میں زندہ رہوں گا۔ اس وقت تک یہی کہوں گا کہ اللہ صرف ایک ہے وہ اوپر والا ہے بڑی طاقت والا ہے نمرود بھی شیطان اور آپ کے بنائے ہوئے سارے بُت بھی شیطان کے پھندے ہیں نہ نمرود کے اندر کوئی دم خم ہے اور نہ ہی ان بتوں کے اندر کوئی دم خم ہے یہ بے جان ہیں ان کو اگر توڑ پھوڑ دو تو یہ کچھ نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں میرے پتا تم لوگوں نے بڑے پیار اور محبت سے مجھے پالا ہے اس لئے تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے اور تم کو ہدایت دے آزر نے کہا کہ ابراہیم مان جا تیری باتیں ہماری عقل کے خلاف ہیں تو ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتلاتا ہے اور ہمارے خاندان کے سارے پنڈتوں کی روزی روٹی پر لات مارتا ہے بیٹے اپنے خاندان کے لوگوں کو جینے دے۔ ورنہ سخت سزا کے لئے تیار ہو جا۔ تم کو چھوڑنے کی ایک ہی شکل ہے کہ تم اگر نمرود کو ایشور نہیں مانتے ہو تو مت مانو اسی طرح ان بتوں کو چھوٹے چھوٹے خُدا اور ایشور نہیں مانتے ہو تو مت مانو بس تم خاموش رہو۔ ان کی بُرائی مت بیان کرو۔ اس قسم کی باتیں آپس میں ہوتی رہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے دعوتی فریضہ کو انجام دیتے رہے۔

عوامی سطح پر تبلیغ و دعوت کی خدمت

دن بدن وہ بچہ بڑا ہوتا گیا اور خدا کی وحدانیت کی دعوت دیتا رہا۔ ایک وزیر اعظم اور پنڈت کا لڑکا ہے اب وہ عام انسانوں کو حق کی دعوت دے رہا ہے اور بڑے پیار و محبت سے ان کو سمجھا رہا ہے اور شیطان مردود کی دھوکا دہی اور اس کی دشمنی کو بتلا رہا ہے۔ لوگ سُن سُن کر حیرت کرتے ہیں مگر بادشاہ نمرود اور آزر کا ڈر ان کو حق کی طرف آنے اور بتوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کو ماننے کے لئے آمادہ نہیں ہونے دے رہا ہے ادھر شیطان نے بھی اپنی دعوت کو تیز کر دی وہ بھی لوگوں سے ملاقات کر کے ان کو بہلا رہا ہے کہ بھائیو! ابراہیم پاگل اور دیوانہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی کوئی بات ہی نہ سنو اور اگر غلطی سے سُن بھی لو تو ایک کان سے سُنو فوراً دوسرے کان سے نکال دو۔ اگر اس کی بات مان گئے تو وہ تم لوگوں کو جہنم میں پہنچا کر رہے گا۔ یہی دھرم اور مذہب تمہارے باپ دادا کا دھرم ہے اور وہ سچا دھرم ہے۔ بس اسی کے مطابق عمل کرتے رہو قرآن مجید خدا کی وہ آخری کتاب ہے جس کو انھوں نے اپنے آخری اوتار اور رسول پر اتاری ہے آج اربوں انسان اسکو مان کر اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعوتِ حق اور ان کی قوم کے لوگوں کی باتیں نقل کی ہیں اب اس قرآن کی شہادتوں کو غور سے پڑھو

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝

(سورۃ انبیاء رکوع ۴) اس سے پہلے ہم نے ابراہیمؑ کو ہدایت دی اور ہم اس کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ

الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ۔ جب کہا ابراہیم نے اپنے پتا آزر پنڈت کو اور اپنی قوم کو یہ کیسی مورتیاں ہیں کہ تم ان کے مجاور اور پنڈت بنے بیٹھے ہو۔ ابراہیم پیغمبر علیہ السّلام کے والد آزر پنڈت اور شہر کے خاص خاص لوگ بُت خانے پر بیٹھے ہوئے تھے اور بتوں کو پوجنے اور اُن پر مال و دولت چڑھانے کی لوگوں کو دعوت دے رہے تھے۔ اور ان کی پُوجا پاٹ کرا رہے تھے۔ ابراہیم اوتار وہاں پہونچ گئے۔ اب ان لوگوں سے سوال کر رہے ہیں کہ یہ مورتیاں جن کے پنڈت اور مجاور آپ لوگ بنے ہوئے ہیں یہ کیا ہیں اب وہ لوگ ابراہیم علیہ السّلام کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ ہم لوگوں نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح ان کی عبادت اور پوجا کرتے ہوئے پایا ہے۔ یعنی یہ ہمارے باپ دادا کا دھرم ہے جس طرح وہ لوگ اپنے دھرم پر چلتے تھے ہم بھی اسی طرح چل رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دے رہے ہیں۔ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔ یہ تو میرے سوال کا کوئی جواب نہیں ہوا۔ میں تم سے ان بتوں کے بارے میں سوال کر رہا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ مگر تم لوگ جواب یہ دے رہے ہو کہ ہم نہیں جانتے یہ کون لوگ ہیں ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح جس طرح ہم ان کی عبادت اور بندگی کرتے ہیں۔ وہ بھی ان کی اسی طرح عبادت اور پوجا پاٹ کرتے تھے بس ہم تو اپنے باپ دادا کی نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السّلام فرما رہے ہیں کہ اگر یہی بات ہے تو میں تم کو سچی خبر سُنا رہا ہوں کہ جو لوگ ان کو پُوجتے

پوجتے مرگئے ہیں۔ وہ گمراہی کے راستے پر مرے ہیں اگر وہی کام تم بھی کروگے تو اپنے باپ دادا کی طرح تم بھی گمراہ ہو کر مرو گے اور سیدھے دوزخ میں پہونچ جاؤ گے۔ یہ سُن کر سارے پنڈتوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ۝ لوگوں نے کہا کہ کیا تو سچی بات ہمارے پاس لایا ہے یا کھلاڑیوں میں سے ہے۔ یعنی ہمارے بُت خانے پر آکر ہم کو تو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کھلاڑی نہیں ہوں بلکہ تم کو سچی خبر سنا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ تمہارا رب اور مالک وہی رب ہے جس نے زمین اور آسمان کو بنایا ہے اس کی شہادت دیتا ہوں کہ آسمان اور زمین کو بنانے والا اور خود تم کو اور تمہارے باپ دادا کو پیدا کر کے پالنے والا وہی اُوپر والا رب اور اللہ صرف ایک ہی ہے یہ سارے بتخانے تمہارے دادا کے بنائے ہوئے شیطان کے جال ہیں وہ انھیں میں تم کو پھنسا کر دوزخ میں بھجوا رہا ہے۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تم لوگ یہاں سے پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں ان پتھر اور مٹی و لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کی مرمت کروں گا۔

ابراہیم علیہ السلام کو میلے میں چلنے کی دعوت

ابراہیم علیہ السلام کی خبر کو سن کر وہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ یہ لڑکا بڑا شریر قسم کا ہے ہمارے معبودوں کی برائیاں بیان کرتا رہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بُت خانے میں جا کر

سارے بتوں کو توڑ پھوڑ دے کچھ لوگ کہتے تھے کہ ہمارے بڑے پنڈت جی کا لڑکا ہے وہ ڈراتا ہے ایسا نہیں کرے گا اس شہر کے قریب ایک بڑے میدان میں بہت بڑا میلہ لگتا تھا شہر کے سارے ہی لوگ اس میں شریک ہونا فرض سمجھتے تھے۔ آزر پنڈت اس میلے کے صدر تھے انھیں کی نگرانی میں وہاں کے سارے کام ہوتے تھے ان کی بیوی یعنی ابراہیم علیہ السلام کی ماں بھی اس میں شریک ہوتی تھیں جن لوگوں کو شک تھا کہ اگر ہم لوگ میلے میں چلے گئے تو ابراہیم ہمارے بتوں کو توڑنے کی دھمکی دے رہا ہے اور قسم بھی کھا چکا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میدان خالی پاکر بتوں کو توڑ پھوڑ دے اس لئے اس کو بھی میلے میں لے چلو۔ لوگوں نے کہا بہتر ہے اس کو بھی لیتے چلو۔ لوگ ان کو بلانے کے لئے گئے۔ انھوں نے فرمایا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے میں نہیں جاؤں گا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ بیمار ہے گھر میں پڑا ہے۔ وہ بتوں کو توڑنے نہیں جائے گا کچھ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ وہ لوگ ہمارے پرماتما اور ایشور ہیں اگر ان کو توڑنے جائیگا تو وہ لوگ اس کو کھا جائیں گے۔ چلو میلے میں چلو سارے شہر کے لوگ میلے میں چلے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام لکڑی پھاڑنے والی ایک کلہاڑی کو اٹھائے اور سیدھے بت خانہ میں چلے گئے اور سارے بتوں کو توڑ پھوڑ دئے اور ان میں سب سے بڑا بت جو تھا اس کے سر پر کلہاڑی رکھکر اپنے گھر چلے آئے اور آکر آرام سے سو گئے۔ یہ وہ وقت تھا کہ آپ کی عمر بچپن سے گذر کر جوانی کی طرف ڈھل رہی تھی پھر آپ گھر ہی پر رہے اس واقعہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے۔ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ بس ابراہیم نے ان بتوں

کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ مگر اُن کے بڑے کو نہیں توڑا ایسا انھوں نے اس لئے کیا تاکہ لوگ آکر اس کی طرف رجوع کریں۔ پڑھنے والے لوگ خدا کے اس کلام کی اہمیت پر غور و فکر کریں اور سوچیں کہ اگر پتھر اور لکڑی یا مٹی کی مورتیوں کے اندر کوئی طاقت ہوتی تو وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو بچا لیتے جب وہ اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے تو انسانوں کو کس طرح خدا کے عذاب سے بچا سکتے ہیں کیا یہ بے جان و بے دم بُت خدا اور ایشور ہو سکتے ہیں۔ کیا اللہ اور پرماتما کو کوئی مار سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ان کی ذات تو وہ ہے کہ ایک منٹ میں زمین و آسمان کو ختم کر کے دوسری منٹ میں پھر اسی طرح سے بنا دیں۔ اگر بُت اور بُت پرستی کوئی اچھا کام ہوتا تو اپنے قرآن میں اللہ تعالیٰ اس کی مذمت بیان نہ فرماتے۔ کافر اور اس کے عمل کفر شرک اور اسکے عمل شرک کو جس کا نام بُت پرستی ہے۔ اپنی کتاب میں بار بار انھوں نے نقل فرما کر اُن کی مذمت بیان فرمائی ہے اور ایسے کافروں اور مشرکوں کو دوزخ میں ڈال کر شیطان کا ساتھی بنا کر سخت سزا دینے کا فیصلہ فرمایا ہے اور بتوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان کی طاقت کی حیثیت یہ ہے کہ اگر ان کے اُوپر ایک مکھی بیٹھ جائے تو اس کو بھی ہٹانے اور بھگانے کی وہ طاقت نہیں رکھتے پھر میرے گنہگاروں یعنی کافروں اور بُت پرستوں کو میرے دردناک عذاب سے کس طرح سے یہ بُت بچا سکتے ہیں۔ اے میرے بندو ذرا ہوش میں آجاؤ۔ اگر تم نے مجھے چھوڑ کر کسی بُت کو یا غیر کو اپنا اللہ اور رب بنایا تو تم کو بھی اور تمہارے بتوں کو بھی جہنم میں جھونک دوں گا میں دیکھوں گا کہ یہ ہمارا دشمن شیطان تم کو کس طرح سے

ہمارے عذاب سے بچا سکتا ہے وہ تم کو کیا بچائے گا تم اس کو دیکھو گے کہ وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہو گا اور دوزخ میں تمہارے ہی ساتھ جلتا رہے گا یہ خدا کا اٹل فیصلہ ہے۔ لوگ مرنے کے بعد دیکھ لیں گے وہی ہو گا جو ان کا فیصلہ ہو چکا ہے

بُت کے پجاریوں میں گھبراہٹ

لوگ میلے سے فارغ ہو کر اپنے رسم و رواج کے مطابق اپنے بڑے بُت خانے میں مٹھائیاں اور مختلف سامان لے کر اپنے معبودوں اور تنوں پر چڑھانے کے لئے گئے تو دیکھتے ہیں کہ مٹی کے بُت بھی اور لکڑی اور پتھروں کے بُت بھی ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ آزر پنڈت اور اُن کے ساتھی سارے پنڈت بوکھلا اُٹھے اور سمجھ گئے کہ ابراہیم نے ہماری اس سال کی سب سے بڑی آمدنی پر لات ماردی وہ سارے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے یہ حرکت کس ظالم نے کی ہے۔ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ یہ حرکت کس شخص نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے بیشک یقیناً وہ تو ظالموں میں سے ہے۔ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ہم لوگوں نے ایک نوجوان کے بارے میں یہ بات سنی ہے جس کو ابراہیم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ حرکت اسی نے کی ہے۔ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ لوگوں نے کہا کہ پھر اس کو بلا کر لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیں اور پوچھ لیں کہ اس نے ایسی حرکت کیوں کی ہے اگر اس نے ہی کی ہے تو اس کو سزا دی جائے گی حضرت ابراہیم گھر سے بلا کر اس مجلس میں لائے

گئے اب ان سے لوگ سوال کر رہے ہیں۔ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ کیا ابراہیم ہمارے معبودوں اور بھگوانوں کے ساتھ تو نے ہی یہ حرکت کی ہے اور سب کو مار مار کر ڈھیر لگا دی ہے تجھے شرم نہیں آئی۔ اتنے بڑے بڑے دیوتاؤں اور بزرگوں کو تو نے مار ڈالا ہے۔ تیری ہمت کیسے ہوئی تیرے دل میں ان کا کوئی خوف نہیں پیدا ہوا۔ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ ابراہیمؑ نے کہا کہ سب کچھ اس بڑے بُت نے کیا ہے اگر یہ بول سکتے ہوں تو ان سے ہی پوچھ لو۔ اس بڑے بُت نے ان کو مارا ہے اور ان کو مار کر اپنے سر پر کلہاڑی رکھ لی ہے۔ تمہارے چھوٹے چھوٹے معبود اور بھگوان مر گئے۔ ان کو مرنے دو ابھی تو سب سے بڑا معبود مُنہ پھیلائے ہوئے کھڑا ہے اگر وہ بھگوان اور خدا ہے تو تمہارے سوال کا جواب ضرور دے گا کم سے کم اس سے پوچھو تو کہ تیرے بھائیوں کو کس نے مارا ہے اور جب وہ پٹ رہے تھے تو ان کی پٹائی کو دیکھتا رہا۔ کم سے کم جو کلہاڑی تیرے سر پر رکھی ہوئی ہے مارنے والے کے ہاتھ سے چھین کر اس کے سر پر لگا دیتا تاکہ وہ مر جاتا اور تیرے ساتھی بچ جاتے۔

ابراہیم علیہ السلام کے اس جواب کو سننے کے بعد سارے پنڈتوں کے سر نیچے ہو گئے وہ شرم کے مارے کوئی جواب نہیں دے سکے آخر میں کہنے لگے۔ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ تم تو اتنی بات سمجھتے ہی ہو کہ یہ لوگ بولتے نہیں ہیں اور آپ ان کو زبردستی بلوانا چاہتے ہیں۔ ایک ظلم تو تم نے یہ کیا کہ اُن کو توڑ پھوڑ دیا اور دوسرا ظلم یہ کر رہا ہے کہ ان کو بولنے کو کہہ رہا ہے۔ جب یہ گونگے ایشور اور بھگوان نہیں بولا کرتے تو زبردستی

ان کو کیوں بلوا رہا ہے۔ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمْ ۝ اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے اوتار اور پیغمبر نے پہلے لوگوں کو بڑے پیار سے سمجھایا کہ میرے ابا جان اور اے میری اماں جان میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ یہ بُت اور مورت نہ خدا ہیں نہ پرماتما اور ایشور ہیں یہ تو بے جان ہیں۔ انسانوں کے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بُت ہیں اُن کے اندر کسی قسم کی طاقت نہیں اگر اُن کو تھوڑ پھوڑ دو تو یہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے اور توڑنے والے کا کچھ نہیں کر پائیں گے۔ ماتا جی بھی کہتی تھیں کہ بیٹے کہیں بھول کر ایسی حرکت مت کرنا ورنہ وہ لوگ تجھے مار ڈالیں گے اور آزر پنڈت جی بھی یہی کہتے تھے کہ بیٹے ان سے بچکر اور سنبھل کر رہنا تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ ان کی بُرائی اور مذمت مت بیان کرو اور جب عام انسانوں سے بھی یہی بات کہی تو ان لوگوں نے بھی یہی کہا کہ بیٹے تم بڑے پنڈت جی کے پُتر ہو اور اکیلے ہو تمہارے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے کھاؤ پیو، موج اڑاؤ ان باتوں کے پیچھے مت پڑو، ہمارے باپ دادا انھیں کی پُوجا پاٹ کرتے ہوئے آئے ہیں ہم کو بھی کرنے دو تم ان باتوں کو کیا جانو بس بچے ہو۔ خاموش رہو جب لوگ زبان سے بات نہیں مانے اور نہیں سمجھے اب اس پر عمل کر کے حضرت ابراہیم سمجھا رہے ہیں اور ان بتوں کی حقیقت کو کھلی آنکھوں دکھا رہے ہیں اب حق بات کہنے اور سمجھانے کا موقع سامنے آگیا اس لئے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو ذرا کچھ عقل سے کام لو کیا تم لوگوں کے اندر اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ

ان موٹی موٹی باتوں کو سمجھ سکو جب یہ بت نہ تو تم کو کسی قسم کا فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی قسم کا تمہارا نقصان پہونچا سکتے ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں پھر ان کو ایشور اور خدا مان کر ان کی بندگی اور پوجا کیوں کرتے ہو یہ بھی کوئی ایسی بات ہے جو تمہاری عقل میں نہ آتی ہو اب تو تم لوگوں نے ان بے جان بتوں کی طاقت کو دیکھ ہی لی ہے چھوٹے چھوٹے تو ختم ہو گئے ایک بڑا باقی ہے وہ بھی کچھ نہیں بول رہا ہے ذرا اس کو بلاؤ اور پوچھو ان بتوں کو کس نے مارا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اس قسم کی تقریر کی تو لوگ شرمندہ ہو گئے اور خاموش رہے بات ختم ہو گئی آزر نے کہا اچھا اب ابراہیم تم گھر پر جاؤ یہاں سے نکل جاؤ تم نے ان کو توڑا پھوڑا ہے اب سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ تمہارے اس ظلم کا بدلہ ہم تم کو دے کر رہیں گے۔ یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر پر آ گئے۔

بادشاہ نمرود کو اسکی اطلاع اور ابراہیمؑ کی سزا کا فیصلہ

بڑے بڑے گرو اور مہنت اور پنڈت لوگ مشورہ کے لئے بیٹھ گئے کچھ لوگوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا وہی ہے جس کے متعلق نجومیوں اور جوگیوں نے بادشاہ نمرود کو اطلاع دی تھی کچھ لوگوں نے کہا آپ لوگوں کی بات بالکل درست ہے ہمارا اور ہمارے بادشاہ ایشور نمرود جی کا دشمن ہی ہمارے معبودوں کو اور بتوں کو توڑ پھوڑ سکتا ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اب اس میں دیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم لوگ فوراً بادشاہ کے پاس اس کی پوری رپوٹ دیدیں اس کے بعد

اور سزا دینے کا جو فیصلہ ہمارے خدا اور ایشور نمرود کر دیں اس پر ہم لوگوں کو عمل کرنا ہوگا۔ سارے لوگ وہاں سے اٹھکر نمرود مردود کے شاہی محل میں پہونچے۔ اور نمرود کو اپنے آنے کی اطلاع دئے نمرود نکل کر آیا اور ان کو دیکھ کر بیٹھایا اور خود بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے پورے واقعہ کی اطلاع کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بڑے ایشور یہ لڑکا وہی لڑکا ہے جس کے متعلق نجومیوں نے آپ کو اطلاع دی تھی نمرود نے کہا کہ اس کو پکڑو شہر سے باہر مت جانے دو اور لاکھوں من لکڑیاں منگا کر فلاں میدان میں جمع کردو اور اس میں آگ لگادو جب چاروں طرف سے آگ جلنے لگے تو کران کے ذریعہ سے اس کو اوپر سے پھینک دو تاکہ یہ جل کر خاک ہوجائے اور جو بت ٹوٹ گئے ہیں ان کو پھر سے بناؤ۔ اس کو قرآن نے نقل کیا ہے۔

قَالُوا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ لوگوں نے فیصلہ کر کے کہا کہ اس کو جلادو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم لوگ کچھ کرنا چاہتے ہو۔ حق بات سامنے آگئی اور لوگ سمجھ بھی گئے۔ لیکن اسکے باوجود وہ لوگ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہیں مانے بلکہ اللہ کے اوتار کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کرلئے اور سب کے سب دوزخ میں چلے گئے

ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کی سرکاری اسکیم

آگ جلنے لگی چاروں طرف اپنے شعلوں کو پھینکنے لگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر لایا گیا۔ ان کی ساری قوم تماشائی بنی ہوئی ہے۔ خدا کا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن نمرود مردود خوشیوں سے جھوم رہا ہے لوگ کھل کھلا کر ہنس رہے

ہیں۔ دو بڑے بڑے بانس میں ٹاٹ باندھ کر اس پر ابراہیمؑ کو بٹھایا گیا اور آگ کے اوپر ان کو پھینک دیا گیا۔ فرشتے یہ منظر دیکھ رہے ہیں۔ اور نمرود کافر پر لعنت برسا رہے ہیں۔ ہوا اور آندھی کو چلانے والا فرشتہ اللہ کے پاس جاتا ہے اور اجازت چاہتا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس آگ کو نمرود کے محل پر اور اس کے پورے شہر پر اڑا کر چھوڑ دوں۔ تاکہ آپ کے نبی اور پیغمبر کے دشمن جل کر بھسم ہو جائیں۔ اللہ نے فرمایا یہ تو ابراہیم ہی سے جا کر پوچھو اگر وہ آپ کی مدد چاہتے ہوں تو ایسا کر دو، ہوا کا فرشتہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہونچتا ہے اور سلام عرض کر کے کہتا ہے کہ ابراہیم میں ہواؤں کو چلانے والا فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ آپ سے مدد چاہیں تو ان کی مدد کرو اور میری مدد یہ ہے کہ میں آپ کو اپنی گود میں لے لوں گا اور ہوا کو حکم کر دوں گا وہ آگ کو اڑا کر نمرود کے محل پر اور سارے شہر پر ڈال دے گی سب لوگ جل کر ختم ہو جائیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ بس میرا اللہ میری مدد کیلئے کافی ہے۔ پانی برسانے والا فرشتہ بھی اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کر رہا ہے کہ اے اللہ آج آپ کا نبی اور پیغمبر آگ میں ڈال دیا گیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں بادل کو حکم کر دوں وہ آگ پر اتنا پانی برسا دے کہ آگ بجھ جائے اور ابراہیمؑ جلنے سے نجات پا جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ ابراہیم سے معلوم کر لو۔ اگر وہ آپ کی مدد لینا چاہیں تو تو پانی برسا دو۔ پانی برسانے والے فرشتے نے آکر ابراہیم علیہ السلام

سے سلام عرض کیا اور کہا کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے میں پانی برسانے والا فرشتہ ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بادل کو حکم کر دوں وہ اتنا پانی برسا دے کہ جس سے یہ آگ بجھ جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا اللہ میری مدد کے لئے کافی ہے اسی طرح جبرئیل علیہ السلام بھی آئے مگر آپ نے کسی فرشتے کی مدد قبول نہیں کی اس کے بعد آگ کے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ پہونچتا ہے۔ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ میں نے آگ سے کہا کہ اے آگ تو ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا یعنی صرف اتنی ٹھنڈی ہو جا کہ ٹھنڈک کی وجہ سے بھی اُن کو تکلیف نہ پہونچے۔ آگ بڑی تیزی کے ساتھ جل رہی ہے اور اپنے خطرناک شعلوں کو آسمان کی طرف پھینک رہی ہے سارے شیطان کے ساتھی دور سے دیکھ رہے ہیں۔ نمرود کافر اپنے محل سے دیکھ رہا ہے۔ لوگ بھی خوشیوں سے جھوم رہے ہیں اور نمرود شیطان بھی خوشیوں سے جھوم رہا ہے اور سمجھ رہا ہے کہ اب میرا دشمن آگ میں جل کر خاک ہو جائے گا اور میں آرام کے ساتھ آزادی سے اپنی حکومت کو چلاؤں گا اور اپنی خدائی کا سکہ یہاں کی پبلک پر چلا کر اور ان کو بے وقوف بنا کر ان سے اپنا سجدہ کراؤں گا۔ ادھر ابراہیم علیہ السلام اسی آگ پر کھیل رہے ہیں اور خوشبودار گل و گلزار کا لطف اٹھا رہے ہیں جنت سے لذیذ لذیذ کھانے اور پھل آرہے ہیں۔ آگ اپنی جگہ پر آگ ہے مگر ابراہیم علیہ السلام کے حق میں گلزار ہے نمرود کی لڑکی کی نظر ابراہیم علیہ السلام پر پڑی۔ اس نے شاہی محل سے اس منظر کو دیکھا۔ فوراً ابراہیم علیہ السلام

کی حقانیت اور صداقت کو دیکھ کر اللہ پر ایمان لے آئی اور اپنے باپ نمرود کی خدائی کا انکار کر دیا۔ بتوں اور مورتیوں کو لات ماردی اور آواز بلند سے کہا کہ اے ابراہیم تم بھی سچے اور تمہارا خدا بھی سچا اور یہ نمرود ہمارا باپ اور آزر اس کا وزیر بت ساز جھوٹے اور ان کے بنائے ہوئے شیطانی دھندے جھوٹے ہیں۔ مہینوں کے بعد آگ بجھی لوگ سمجھ گئے کہ اب ابراہیم جل گیا ہوگا چل کر دیکھیں وہ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ابراہیم اس آگ سے نکل کر مسکراتے ہوئے باہر تشریف لا رہے ہیں ان لوگوں کی ساری خوشیاں غم سے بدل گئیں۔ نمرود کافر کانپنے لگا اور اور اپنی خدائی پر شک کرنے لگا۔ اور سوچنے لگا کہ میرا دشمن بڑا خطرناک ہے جو ہمارے بتوں کو توڑ پھوڑ سکتا ہے اور اتنی خطرناک آگ سے نکل کر باہر آسکتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اب میری ہلاکت کا نمبر بھی لگادے اکثر لوگ تو حق کو سمجھ گئے مگر جو لوگ نمرود اور آزر کے غلام اور بندے بن چکے تھے وہ لوگ ان کی ڈر سے ایمان نہیں لائے۔

اوپر والے اللہ اور ایشور کی طاقت

وہ خدا جو اصلی خدا ہے اس کو پرماتما کہو۔ ایشور کہو یا مالک کہو یا اللہ کہو پڑھنے والوں نے ان کی طاقت اور قدرت کو سمجھ لیا ہوگا کہ جلتی ہوئی آگ پر اپنے اوتار کو زندہ رکھنا اور کھلانا اور جنت سے کھانے پینے کے لئے بہترین بہترین کھانے بھیجنا یہ ان کی قدرت اور طاقت ہے ادھر بنے بنائے ہوئے خدا کا حال دیکھو نہ تو اپنے بتوں کو بچا سکا اور نہ ہی وہ خدا کے اوتار کو جلا سکا۔ آگے چل کر اسکا قصہ سنوگے نہ تو وہ اپنے آپ کو بچا سکا کتوں کی طرح ذلیل وخوار کر کے

مار دیا گیا اس لئے انسان اپنی عقل کا گھوڑا صرف وہیں تک دوڑائے جہاں تک انسانوں کو اجازت ملی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور اوتاروں نے اس دنیا میں خدا کی طرف سے آکر اسی بات کو انسانوں کو سمجھایا ہے کہ اے لوگو یہ دنیا امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے اوپر والے مالک اور خالق اور رب نے ہم کو صرف بتلایا ہی نہیں ہے بلکہ دکھلا دکھلا کر سمجھایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے بندوں کو تم اس کی رپورٹ دیکر سمجھا دو۔ اگر وہ تمہاری باتوں کو مان گئے تو امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے ورنہ فیل ہو کر جہنم کے جیل کی سزا چکھتے رہیں گے ان کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا۔ ان کے ساتھی اور دوست شیطان اور کافر و مشرک و منافق جن کے اوپر ان کا اعتماد ہوگا وہ لوگ خود ان کے ساتھ دوزخ میں جلتے رہیں گے اور ہاتھوں پر ہاتھ ملتے رہیں گے اور یہ کہتے رہیں گے کہ کاش ہم اوتاروں کی باتوں کو مان گئے ہوتے اور شیطان مردود کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد کے بجائے اپنا دشمن ہی سمجھے ہوتے تو آج اس خطرناک عذاب میں ڈالے نہ جاتے ہم نے سمجھا تھا کہ بادشاہوں اور مالداروں کا ساتھ دو یہ لوگ دنیا میں کامیاب ہی ہیں اگر واقعی کوئی آخرت کا ملہ سامنے آگیا تو یہ لوگ وہاں پر بھی بادشاہ ہوں گے یہ بڑے بڑے لوگ وہاں پر بھی بڑے ہوں گے۔ ہائے افسوس وہ لوگ آج ہمارے سامنے مرے ہوئے کتوں اور سور کی طرح سے زنجیروں میں باندھ کر کھینچے اور پیٹے جا رہے ہیں ان کا ساتھ دینے کی وجہ سے آج ہم بھی پیٹے اور گھسیٹے جا رہے ہیں۔

میں اس ذات کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ جس کے قبضے میں ساری

کائنات ہے اگر صرف ایک خدا کو مان کر ان کے اوتار اور رسُول کی تعلیم کے مطابق اس دنیا سے عمل کر کے سارے انسان نہیں گئے تو وہ ہو کر رہے گا۔ جس کو میں نے لکھا ہے اور یہی خدا کا فیصلہ ہے جو اٹل ہے اس لئے اُس وقت کے آنے سے پہلے پہلے سنبھل جاؤ اور بتوں کو چھوڑ دو اور صرف ایک ہی کو اپنا خدا مانو اسی کی بندگی اور عبادت کرو

ہولی تیوہار کی ابتدا

ہندوستان کے بسنے والوں کا تقریباً یہی طریقہ رہا ہے کہ یہ لوگ ایشور اور پرماتما۔ خدا اور اللہ کو مانتے ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں کہ اگرچہ ان کے نام بہت ہیں۔ لیکن وہ ایک ہی ہیں۔ اسی طرح ان کے بھیجے ہوئے اوتاروں اور پیغمبروں کو بھی مانتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا اوتار مانتے ہیں۔ اسلام مذہب کے آنے سے پہلے ہندوستان سے کافی لوگ حج کرنے جاتے تھے اور وہاں جا کر بکرے کی قربانی بھی کرتے تھے۔ اس زمانے میں اخبارات اور ریڈیو وغیرہ کا سسٹم نہیں تھا لیکن بڑی بڑی خبریں زبانی طور پر دنیا کے ہر ہر علاقے میں انسانوں ہی کے ذریعہ پہونچتی رہتی تھیں۔ ان کو یہ خبر مل چکی تھی کہ شہر بابل کے اندر ایک عجیب قسم کا واقعہ لوگوں کے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ آزر پنڈت کے گھر ایک اوتار جنم لئے ہیں ان کا نام ابراہیم ہے وہاں کا بادشاہ نمرود ہے وہ کہتا ہے کہ میں ہی ایشور ہوں اور خدا ہوں اور اوتار ابراہیم جی اس کو کافر اور شیطان کہتے ہیں۔ اوتار ابراہیم جی ایک ہی مالک اور پرماتما کی بھگتی اور پوجا پاٹ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اک بیک ہندوستان میں یہ خبر پہونچتی ہے کہ ظالم

نمرود نے اوتار ابراہیم جی کو آگ میں پھینکوا دیا ہے۔ لوگ نمرود کو
بُرا بھلا کہتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ اگر واقعی ابراہیم جی ایشور کے
اوتار ہیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آگ ان کو جلا دے اس قسم کی
باتیں آپس میں لوگ کیا کرتے تھے اچانک یہ خبر ملتی ہے کہ اوتار
ابراہیم جی خیریت کے ساتھ چالیس دن کے بعد فلاں دن آگ کے
اندر سے زندہ باسلامت باہر نکل چکے ہیں یہ خبر سُن کر ہندوستان کے
لوگوں نے بڑی خوشی منائی اور اس زمانے کے اعتبار سے اچھے اچھے
کھانے بنائے اور پھل و مٹھائی اس زمانے کے اعتبار سے گھر میں
جمع کئے پھر اپنے رشتے داروں کو اور غریبوں کو خوب کھلائے پلائے
اور آیندہ کے لئے یہ ارادہ کر لئے کہ اوتار ابراہیم کے اس خاص
دن کی ہر سال ہم خوشی منایا کریں گے اسی کا نام ہولی ہے۔ اس
زمانے کے لوگوں کا اس ہولی کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہم اپنے اوتار
ابراہیم جی کے نام کو اور ان کے کام کو پوری دنیا میں بلند کریں گے
اور نمرود کافر کو مردہ باد کہیں گے اور اپنے ابراہیم جی کو آگ میں جلانے
والے نمرود کی مذمت بیان کریں گے اور اس کو ذلیل کیا کریں گے
لوگ اس تاریخ کو لکڑیاں جمع کر کے رات کو آگ لگا دیتے تھے اور
جب وہ آگ جل کر راکھ بن جاتی تھی تو وہاں پر جاتے تھے اور کہتے تھے
کہ اے آگ تیرے اندر ہمارے اوتار ابراہیم جی کو نمرود مردود نے ڈالا
مگر خدا کا حکم نہیں تھا کہ تو ان کو جلا دے تو ان پر گلزار بن گئی اس سے
معلوم ہوا کہ تیرے اندر جلانے کی طاقت نہیں ہے بس ہمارے ایشور
اور پرماتما کے حکم کو تو مانتی ہے لوگ پھر اس راکھ کو اڑاتے تھے اور اپنے

جسم پر ملتے تھے اور یہ عقیدہ جمائے تھے کہ اسی آگ سے ہمارے اوتار ابراہیم جی چالیس دن کے بعد صحیح وسلامت نکلے تھے اس کے بعد اسکو تیوہار بناڈالے اور اب ہندو بھائیوں نے ہولی کو فتنے وفساد کی جڑ بنا ڈالی اور راکھ کے بجائے پاخانہ اور گندی چیزوں کو لوگوں کے اوپر پھینکنے لگے ہیں اور اسی کو ہولی سمجھتے ہیں ان لوگوں کو اس ہولی کی حقیقت معلوم ہی نہیں ہے۔ رہا یہ سوال کہ کیا ہولی کا تیوہار نمرود کی جلائی ہوئی آگ کا ابراہیم اوتار جی کے لئے گلزار بن جانا اور چالیس دن کے بعد آگ کا بجھنا اور ان کا نکلنا کیا ہولی کی تاریخ یہی ہے۔ میں نے اس سے پہلے لکھا ہے کہ بعض باتیں نقل در نقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔ ان کی صداقت کے لئے کوئی صحیح ثبوت دلائل کے ساتھ نہیں دے سکتا ہے البتہ مؤرخین حضرات بعض وجوہات سے ان کو مان لیتے ہیں مثلاً تاریخ انسانیت میں کوئی ایسا ثبوت نہیں مل رہا ہے کہ کسی اوتار کو اس طرح سے آگ میں ڈالا گیا ہو اور چالیس دن کے بعد آگ بجھ گئی ہو اور وہ خیریت کے ساتھ آگ سے نکل کر باہر آئے ہوں اتنا بڑا ہندو بھائیوں کا تیوہار ایسا نہیں ہے کہ بغیر کسی اوتار کے صرف ایک انسان کے آگ میں ڈالے جانے کی وجہ سے اس کو منایا جارہا ہے۔ ہزاروں ہندو روزانہ مررہے ہیں اور ان کو آگ میں جلایا جارہا ہے اور جہنم میں جانے سے پہلے جہنم کی آگ میں ڈالا جارہا ہے مگر کسی کے مرنے اور جلنے پر کوئی ہولی نہیں منائی جارہی ہے۔ ادھر ابراہیم علیہ السلام کی آواز کو سن کر لوگوں کا حج کے لئے جانا اور ان سے عقیدت رکھنی یہ سب باتیں گواہی دے رہی ہیں کہ ہندوستان کے ہندو بھائی کی اصل ہولی یہی ہے

البتہ اس میں کچھ لوگوں نے بعد میں چل کر اپنی طرف سے بہت سی چیزوں کو شامل کر لیا ہے۔

آگ سے نکلنے کے بعد تبلیغ و دعوت

نمرود بادشاہ کی صاحبزادی رعضہ خاتون کلمۂ توحید پڑھ کر اسی وقت ایمان لا چکی تھیں دوسرے شخص آپ کے چچا زاد بھائی لوط بھی ایمان لائے یعنی یہ کلمہ پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ حضرت لوط یہ بھی اوتار اور نبی تھے مگر اب تک ظاہر نہ ہوئے تھے ممکن ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملکر تبادلۂ خیال کرتے رہے ہوں ایک مرد نوجوان اور ایک لڑکی نوجوان یہ دونوں ابراہیم علیہ السلام پر کھل کر ایمان لائے چونکہ عام انسانوں میں آپ کی شہرت ہو چکی تھی اور وہ لوگ آپ کے عقیدت مند بھی ہو چکے تھے اس لئے آپ کی دعوت قبول بھی کرنے لگے اور صرف ایک خدا کو مان کر اور اُن پر ایمان لا کر بُت پرستی اور نمرود پرستی چھوڑنے لگے۔ ادھر نمرود ان کی دعوت کے اثرات کو دیکھکر گھبرانے لگا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ڈرنے لگا اور اپنی خدائی کو بھی سمجھنے لگا حضرت ابراہیم علیہ السلام آتشِ نمرود کے بعد نڈر ہو کر پھر وہ شاہی دربار میں پیغامِ حق پہونچانے کے لئے جانے لگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کتنی بار سمجھانے اور ہدایت کے راستے پر لگانے کے لئے نمرود کے پاس گئے اس کی تعداد تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ البتہ قرآن حکیم کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اس کے پاس بار بار تشریف لے گئے ہیں مگر وہ متکبر تھا۔ بار تو جاتا تھا مگر ان کی دعوت کو قبول

نہیں کرتا تھا حق وصداقت کو سمجھتا تھا مگر اپنی خدائی کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ قرآن حکیم ان کی دعوت کی صداقت پیش کر رہا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ہو سکتا ہے کہ یہ پہلی دعوت کی کیفیت ہو۔ جو لوگ نمرود کے پاس جاتے تھے اس کا سجدہ کر کے اس کو اپنا رب اور ایشور کہہ کر جو کچھ ضرورت ہوتی تھی اس سے مانگتے تھے۔ حضرت ابراہیم اوتار دربار دربار شاہی میں حاضری دے رہے ہیں نمرود کو اطلاع دی گئی کہ ابراہیم صاحب آپ کے پاس آرہے ہیں اس نے کہا کہ آنے دو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے پاس پہونچے تو سامنے جا کر بیٹھ گئے نمرود نے کہا کہ ابراہیم تم دیکھ رہے ہو لوگ آرہے ہیں اور میرا سجدہ کر رہے ہیں اور مجھے اپنا رب یعنی پالنے والا خدا اور ایشور کہہ رہے ہیں آپ نے شاہی دربار کی گستاخی کی آخر آپ نے میرا سجدہ کیوں نہیں کیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا بے وقوف ہے جو تیرا سجدہ کر کے تجھے اپنا رب اور خدا کہتی ہے۔ تو خدا اور ایشور کیسے ہو سکتا ہے۔ تو صرف ایک حاکم اور بادشاہ ہے اس کے علاوہ تیری کوئی حیثیت نہیں ہے ہم تو صرف اوپر والے اللہ اور رب کا سجدہ کرتے ہیں نمرود ابراہیم علیہ السلام کی باتوں کو سن کر چکر میں آگیا اور بحث کر کے جھگڑنے لگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

فرمایا نمرود مجھے آنکھیں مت دکھا میں تجھے خوب جانتا ہوں کہ تو کون ہے
نمرود نے کہا کہ ابراہیم تم یہ بتلاؤ کہ تمہارا رب کیا کرتا ہے۔ ابراہیم علیہ
السلام نے فرمایا کہ وہ اپنے بندوں کو زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی
ہے نمرود نے کہا کہ اگر رب اسی کو کہتے ہیں تو یہ کام میں بھی کرتا ہوں۔
فوراً اس نے دو قیدیوں کو بلایا ایک کو مار دیا اور ایک کو چھوڑ دیا اب وہ
کہنا چاہتا تھا کہ مارنے اور چھوڑنے والے کو اگر رب کہتے ہیں تو آپ
مجھے خدا کہیں اور میرا سجدہ کریں۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سمجھ
گئے کہ یہ تو بڑا ہی اتو ہے۔ مارنے اور جلانے کا مطلب نہیں سمجھ پایا۔
اور دو قیدیوں کا قصہ دکھلا دیا۔ فوراً آپ نے فرمایا کہ میرا رب وہ ہے
جو سورج کو پورب کی طرف سے نکالتا ہے۔ اگر تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے
اور اس میں سچا ہے تو اب تو سورج کو مغرب کی طرف یعنی پچھم کیطرف
سے نکال دے۔ پھر میں تم کو بھی رب کہنا شروع کر دوں گا۔ یہ
یہ سُنکر نمرود ہکا بکا و حیران ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے فرمایا۔ نمرود
سیدھا ہو جا، ڈھکوسلے بازی کو چھوڑ دے۔ اور اوپر والے مالک
اور داتا اور رب کو مان کر ان کے نام کا سجدہ کر۔ لوگوں کو بے وقوف
بنا کر اپنا سجدہ کرانا چھوڑ دے اور شیطان مردود کے بنائے ہوئے
بتوں کو توڑ دے۔ اگر تو نے میری باتوں پر عمل نہ کیا تو دھوکا کھائیگا
اور پچھتائے گا۔ نمرود کو حق اور سچائی کی دعوت دے کر ابراہیم اوتار
چلے آئے۔ ادھر ان کے ماننے والوں میں شہرت ہونے لگی کہ آج
ہمارے اوتار جی اور نمرود کافر میں مقابلہ اور مناظرہ ہوا۔ ہمارے

اوتار جی جیت گئے اور نمرود ہار گیا بس نمرود واقعۃً اُتو اور نہایت بے وقوف ہے۔ بس اپنی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر زبردستی ایشور اور پرماتما بنا ہوا ہے اور ہر جگہ ذلیل وخوار ہوتا جارہا ہے لوگوں میں شہرت بڑھتی جارہی ہے ان کے ماننے والے خوشیاں منارہے ہیں۔ اور نمرود کو شیطان کہہ کر اس سے نفرت کررہے ہیں بابل شہر اور قرب وجوار کے کتنے لوگ ایمان لے آئے۔ ان کی تعداد کسی نے نہیں لکھی ہے صرف اتنی اطلاع ملتی ہے کہ بہت سے لوگوں نے ان پر ایمان لاکر شیطان کے پنجے سے چھوٹ کر جنت کی خریداری کی ہے۔

ابلیس کا نمرود کو مشورہ

ادھر ابلیس مردود نمرود کی ناکامیابی اور ابراہیم اوتار کی کامیابی کو دیکھکر گھبرا رہا ہے اور اِدھر اُدھر چکر لگا رہا ہے اور افسوس کررہا ہے کہ ہائے افسوس ابراھیم نے ہماری ساری محنت پر لات مار کر پانی پھیر دیا اگر اس علاقے میں ابراہیم ٹھہرے رہے تو لوگوں کا بنا ہوا خدا نمرود بھی جائیگا اور ہمارے بنائے ہوئے سارے بُت اور بُت خانے بھی جائیں گے اور ہمارا دشمن انسان دوزخ کے بجائے جنت میں چلا جائے گا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہم اپنے چیلنج میں ناکام ہوجائیں گے اور انسان کامیاب ہوجائے گا اور میں قیامت کے دن خدا کے سامنے شرمندہ ہوجاؤں گا۔ اسی گھبراہٹ میں ابلیس اپنے دوست نمرود کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے دوست آپ کا مقابل ابراہیم بڑا خطرناک ہے آپ نے اس کو مارنے اور جلانے کی بڑی کوشش کی مگر آپ ناکام رہے وہ مقابلے اور مناظرہ میں بھی جیت رہا ہے اور آپ ہار رہے ہیں اگر

وہ شہر بابل میں رہ گیا تو دیکھ لینا وہ آپ کی خدائی کو اور آپ کو ختم کر کے رہیگا نمرود گھبرا کر کہتا ہے کہ پھر ہم کو کیا کرنا چاہیے۔ ابلیس نے کہا کہ جس طرح ہو سکے اس کو شہر بابل سے نکال دو۔ ابلیس کی اس خبر کو سُن کر نمرود ابراہیم علیہ السلام کو نکالنے کیلئے کوشش کرنے لگا۔ اس نے آپ کو دولت بھی دکھائی اور آپ سے گذارش بھی کی کہ آپ ہمارا شہر چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلے جائیں۔ آپ سے پہلے ہماری پبلک ایک ہی پلیٹ فارم پر تھی اب اُن میں اختلاف ہو رہا ہے اور آپ کی وجہ سے آپس میں لڑائی کا خطرہ بھی ہے۔ اس طرح کی باتیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے نمرود کہتا رہا لوگوں نے لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السّلام نے شہر بابل چھوڑ دیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ کسی نبی اور رسول نے اپنا شہر اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ خدا کا حکم ان کے پاس ہجرت کے لئے نہیں آیا۔ اس لئے یہ لکھنا پڑتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے نہ تو نمرود کی ڈر سے شہر بابل کو چھوڑا، اور اور نہ ہی مال و دولت کی لالچ میں آکر چھوڑا بلکہ جب خدا کا حکم ہجرت کرنے کے سلسلے میں آپ کے پاس آیا تو اس وقت آپ نے ہجرت کرنے کا ارادہ اور فیصلہ فرمایا۔ تبلیغ و دعوت کا بہترین کام ہو رہا تھا۔ لوگ ایمان لا رہے تھے اور گمراہی کے راستے سے نکل کر ہدایت کے راستے پر لگ رہے تھے۔ اللہ کی مصلحت اللہ جانے کہ انھوں نے ہجرت کا حکم کیوں فرمایا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہر بابل سے ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت لوط علیہ السّلام کو اطلاع دی کہ اب میں شہر بابل کو چھوڑ

رہا ہوں اور دوسری جگہ جا رہا ہوں۔ آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ وہ چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ادھر شہزادی رعضہ کو جب ان لوگوں کے شہر بابل چھوڑ کر کہیں جانے کی اطلاع ملی تو وہ بھی ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئیں۔ نمرود کو بڑی خوشی ہوئی وہ رعضہ کے جانے پر اور زیادہ خوش ہوا اور کہا کہ اچھا ہوا۔ یہ بلا سر سے ہٹ گئی یہ بھی میری خدائی کا انکار کر کے میری مخالفت کر رہی تھی۔ تینوں کو چلے جانے دو۔ یہی تینوں میرے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نوجوان اور حسین اور حضرت لوط علیہ السلام بھی نہایت خوبصورت اور نوجوان ہیں اور شہزادی رعضہ بھی حسن و جمال کا پیکر تھیں۔ یہ تینوں شہر بابل کو چھوڑ کر ہجرت کر رہے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے اپنی حالت پر ان کا قیاس کر کے لوگ شک نہ کریں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ دونبی اور پیغمبر معصوم تھے اگر رعضہ دنیا کی ساری حسینوں میں سب سے بڑی حسین ہوتیں تو ان کی نگاہیں ان کی طرف نہیں اٹھ سکتی تھیں۔ وہ لوگ اپنی بہن بنا کر اپنے ساتھ رعضہ کو لے گئے۔ آگے چل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی لوط میں چاہتا ہوں کہ رعضہ کا آپ سے نکاح کر دوں۔ دونوں راضی ہو گئے۔ اس لئے آپ نے رعضہ کا حضرت لوط علیہ السلام سے نکاح کر دیا۔ رہا یہ سوال کہ آپ نے خود کیوں نہیں نکاح کیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ آگے چل کر خدا کی طرف سے آپ کو دو حسین حسین عورتیں ملنے والی تھیں اس لئے آپ نے نکاح نہیں کیا۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ ہر نبی خدا کے حکم پر چلتا ہے اور خدا کا یہی حکم تھا کہ رعضہ کا لوط سے نکاح کر دو۔ آگے چلکر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دو بڑی نیک عورتوں کو دیا۔ ایک کا نام سائرہ اور

ایک نام ہاجرہ تھا۔ ان کا مختصر تذکرہ آگے آرہا ہے۔ یہ کتاب سیرت اور سوانح کی نہیں ہے بلکہ تاریخ جنات وانسان اور ان کی دعوت کی ہے اس لئے صرف دعوتی عنوانات کو لیتے ہوئے بقیہ عنوانات کو چھوڑتا ہوا چل رہا ہوں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کو اور رعفہ کو ملک شام کے ایک علاقے میں تبلیغ و دعوت کے لئے بھیج دیا اور خود آگے کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو دیا جن کا نام اوپر آیا ہے یہ تینوں افراد ملک شام کے متبرک جگہ بیت المقدس کی طرف چلے۔ وہاں سے پندرہ ۱۵ میل کے فاصلے پر خدا کے حکم کے مطابق قیام فرمائے اور وہاں کے لوگوں کو ایمان کی دعوت دینے میں مصروف ہوگئے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کی بڑی قدر کی اور کثرت سے آپ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور بت پرستی اور آگ پرستی سے توبہ کئے اور جنت کے اعمال کو اختیار کر کے جنت میں جانے والے بننے لگے اور شیطان کے پھیلائے ہوئے جال سے چھوٹ کر ہدایت کی راہ پر آنے لگے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا دوبارہ شہر بابل میں جانا

حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل کے مومنوں کو ہدایت کر کے آئے تھے کہ تم لوگ شہر بابل کے لوگوں کو ایمان کی دعوت دیتے رہنا اور نمرود کی بندگی اور پوجا سے اور بت پرستی سے لوگوں کو توبہ کراتے رہنا۔ میں دوبارہ شہر بابل میں آؤں گا اور نمرود کی خدائی کو توڑوں گا۔ جب ملک شام میں تبلیغ و دعوت کا کام

ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اے میرے خلیل اب آپ پھر شہر بابل میں تشریف لے جائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل کی طرف روانہ ہوئے۔ جب شہر بابل کے مومنوں کو آپ کے آنے کی اطلاع ملی تو سارے لوگ آپ سے ملنے آئے اور بڑی خوشی منائی اور نمرود کا حال سنایا کہ حضرت آپ کے چلے جانے کے بعد سے نمرود کا دماغ اور زیادہ خراب ہوگیا ہے وہ سیڑھی بنوا کر اوپر گیا اور آ کر کہا کہ میں نے ابراہیم کے خدا کو قتل کر دیا ہے۔ اب نہ ابراہیم رہا اور نہ ہی اس کا خدا رہا۔ اے لوگو! میری خدائی کو مان کر میری بھگتی اور عبادت کرو۔ میں ہی تمہارا ایشور اور خدا ہوں۔ اب میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ ابھی حال ہی میں چار بڑی بڑی چڑیوں کو پال کر ان کے ساتھ اوپر اڑ گیا اور واپس آیا تو اپنے تیر کو خون آلود لوگوں کو دکھایا اور کہا کہ ابراہیمؑ کے خدا کو مار کر آ گیا ہوں۔ اوپر جا کر میں نے ایک تیر چلائی وہ تیر ابراہیم کے خدا کو لگا اور مار کر میرے پاس آ گیا۔ دیکھو لوگو! دیکھو وہ خون سے بھرا ہوا تیر میرے پاس موجود ہے اب حال یہ ہے کہ نمرود کو خدا ماننے والے ہم لوگوں سے مذاق کرنے لگے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کو خدا کی یکتائی کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا۔ نمرود اب بھی غنیمت ہے اپنی خدائی کے دعویٰ کو چھوڑ کر اس اللہ پر ایمان لے آ۔ جو ساری کائنات کا مالک اور خالق ہے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سن کر نمرود ہنسنے لگا اور ہنس ہنس کر کہا کہ ابراہیم ابھی تک تم کو خبر نہیں ملی آؤ تم کو تماشا دکھاتا ہوں وہ خون آلود تیر لیکر آیا اور کہا کہ تمہارے خدا کو میں قتل کر چکا ہوں وہ مر گیا اب میرے علاوہ

کوئی خدا نہیں ہے۔ اب آپ میری خدائی کو مان جائیے اور لوگوں کو گمراہ نہ کیجئے میں آپ کو بڑا عہدہ دوں گا۔ اور ہمارے یہاں آپ کی سب سے بڑی عزت بھی ہوگی۔

نمرود کا غرور اور اُس کی ہلاکت

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نمرود کو سچائی کی دعوت دے کر چلے آئے اس نے فوراً اپنی ساری فوج کو حکم دیا کہ تم لوگ جنگی سامان کے ساتھ فلاں پہاڑ کے سامنے جو میدان ہے اس میں جمع ہو جاؤ سارے فوجی نمرود کا حکم پاتے ہی اس میدان میں جنگی سامان کے ساتھ حاضر ہو گئے۔ نمرود نے ابراہیم علیہ السّلام کو بلایا اور اس جگہ پر لے گیا جہاں پر اس کی فوج جمع تھی اور کسی بڑی فوج سے لڑنے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ اپنے فوجیوں کا منظر دکھاتے ہوئے نمرود نے کہا کہ ابراہیم کیا تمہارے رب اور خدا کے پاس کوئی فوج ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ ان کے پاس اتنی بڑی بڑی فوجیں ہیں کہ ان کو ہم گن ہی نہیں سکتے۔ نمرود نے طعنہ کے طور پر کہا کہ اس کو تو میں نے قتل کر دیا ہے اگر اس کے پاس فوج ہوتی تو میرا مقابلہ کرتی۔ یہ سب تمہاری خیالی باتیں ہیں اگر اس کے پاس فوج ہوتی تو کسی جگہ پر اس کی چھاؤنی ہوتی۔ نمرود نے مذاق کرتے ہوئے ہنس کر کہا کہ اے ابراہیم تیرے خدا کے پاس لشکر اور فوج کیا ہوگی اس کے پاس تو فوج و سپاہ کے نام کا ایک مچھر بھی نہیں ہے۔ اصل خدا میں ہی ہوں دیکھو میرے پاس کتنی بڑی فوج اور طاقت ہے۔ ابراہیم میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب بھی خیریت ہے میری خدائی کو مان جاؤ۔ ورنہ میں تیرے خدا سے اعلانِ جنگ کر رہا ہوں جس

طرح متکبر اور مغرور بادشاہ غصہ کی حالت میں کوئی بات کسی سے کہتا ہے
اسی انداز سے نمرود نے ابراہیم علیہ السلام سے گفتگو کی اور کہا کہ اے
ابراہیم اگر تیرے خدا کے پاس کوئی فوج ہے تو اس سے کہہ دے کہ
وہ ہم سے اور ہماری فوج سے لڑنے کے لئے اس میدان میں بھیج دے
تاکہ میں بھی دیکھ لوں کہ کس کی فوج جیت کر کامیاب ہوتی ہے اور کس
کی فوج مار کھا کر ہارتی اور بھاگتی ہے۔ اس قسم کی باتیں جب نمرود
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے بیان کیں تو حضرت ابراہیم علیہ
الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کے لئے متوجہ ہوئے اور زبان
حال سے کہنے لگے کہ اے اللہ آپ نے نمرود کی متکبرانہ باتیں سنیں میں نے
بار بار اس کو نصیحت کی اور مختلف طریقوں سے اس کو گمراہی سے بچنے اور
ہدایت کے راستے پر آنے کی ترغیب دی مگر جس قدر میں اس کو حق کی دعوت
دیتا رہا اسی قدر اس کا تکبر اور غرور بڑھتا گیا۔ اب اس کا دماغ بالکل
خراب ہو گیا ہے۔ اب اس کا علاج یہی ہے کہ آپ اس کے سر پر جوتوں
اور لاٹھیوں کی بارش برسا دیں۔ جب سر پر جوتے پڑیں گے تو اس کا دماغ
یا تو ٹھیک ہو جائے گا یا پھوٹ جائے گا۔ لات کا آدمی بات ماننے کے
لئے تیار نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکے
حق میں بددعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمالی اور
فرشتوں کو حکم دیا کہ فلاں پہاڑ کے اندر ایک سوراخ ہے اس کو کھول دو
فرشتوں نے اللہ کے حکم کے مطابق اس سوراخ کو کھول دیا۔ ادھر مچھروں کو
کو حکم دیا کہ آج تمہاری روزی میرے پاس نہیں ہے بلکہ نمرود کی فوج ہے
جاؤ اور ان کو کھا جاؤ۔ مچھروں کو اس دعوت نامے کی خبر سن کر بڑی خوشی

ہوئی وہ اسی سوراخ سے باہر نکل آئے اور پوری فضا میں چھا گئے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمرود کی فوج کو کھانے کے لئے ہی ان مچھروں کو پیدا فرمایا تھا۔ وہ مچھر عام مچھروں کی طرح نہیں تھے کہنے کو تو وہ مچھر تھے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فوج تھی کیونکہ عام مچھر انسانوں کا خون تو پی لیتے ہیں مگر ان کا گوشت اور ہڈیوں کو نہیں کھاتے۔ ممکن ہے ان کے زہریلے دانت بھی رہے ہوں۔ ان کی شکل مچھروں جیسی تھی مگر نمرود اور اس کی فوج کے حق میں خطرناک فوج تھی۔ نمرود نے جب دیکھا کہ پوری فضا میں صرف مچھر ہی مچھر نظر آرہے ہیں تو ان کو بھگانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ خدا کی جنگی فوج تھی۔ نمرود نے متکبرانہ انداز میں جو کہا تھا کہ ابراہیم تیرے خدا کے پاس مچھر کے برابر بھی فوج نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایک ادنیٰ اور کمزور مخلوق کو فوجی طاقت دیکر خدائی کا دعویٰ کرنے والے متکبر بادشاہ کے مقابلے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ مچھروں نے نمرود کی فوج پر حملہ کر دیا اور تھوڑی ہی دیر میں نمرود کی ساری فوج کو کھا لیا۔ نمرود یہ منظر دیکھ کر اپنے محل کی طرف بھاگا۔ مچھروں کا سردار جو ایک پیر سے اور ایک آنکھ سے معذور تھا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ نمرود کا فرمردود کا بھیجہ کھانے کے لئے مجھے اجازت دیدیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ اس کا بھیجہ تم کھالو۔ نمرود دیکھ رہا ہے کہ ایک خطرناک قسم کا مچھر اڑ کر میری طرف بڑی تیزی کے ساتھ آرہا ہے۔ اس نے بھاگ دوڑ لگا کر بچنے کی کوشش کی مگر خدا کی فوجی کمانڈر سے کہاں تک بھاگ کر اپنی جان بچاتا وہ مچھر تیزی سے اڑ کر آیا اور نمرود کی ناک میں گھس کر بھیجہ میں

پہونچ گیا اور اس کا بھیجہ کھانا شروع کر دیا۔ نمرود زور زور سے چلانے لگا لوگ دوڑے وہ ان سے کہنے لگا کہ مچھروں نے ہماری ساری فوج کو کھا لیا۔ اور ایک مچھر میری ناک کے راستے سے گھس کر میرے بھیجہ کو کھا رہا ہے اے لوگو! مجھے اس سے بچاؤ، ایک غلام آیا اور مونگری سے نمرود کے سر پر مارنے لگا۔ مچھر نے بھیجہ کھانا بند کر دیا پھر غلام نے مونگری سے مارنا بند کر دیا پھر مچھر نے اس کا بھیجہ کھانا شروع کر دیا اور نمرود نے چلانا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ دو تین دن تک جاری رہا یا ایک ہی دن تک جاری رہا۔ اس کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہے البتہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ غلام اس طرح مارتے مارتے تھک کر تنگ ہو گیا اس نے ایک مونگری اتنے زور سے ماری کہ نمرود کا سر پھٹ گیا اور وہ مچھر ایک چڑیا کی طرح نمرود کا بھیجہ کھا کر موٹا تازہ ہو کر اس کے سر سے نکل کر اڑ گیا اور نمرود ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نمرود کی فوجیوں کے ساتھ اس کو بھی ہلاک کر سکتے تھے۔ مگر جو نمرودی عوامی سطح پر باقی رہ گئے تھے ان کو یہ منظر دکھانا تھا اور یہ بتلانا تھا کہ جس کو تم لوگ اپنا معبود اور پرماتما اور خدا بنائے ہوئے ہو۔ ذرا اس کو جا کر دیکھو اسکی ساری فوج کو اوپر والے ایشور اور اللہ کی ایک نہایت کمزور فوج اور لشکر نے آ کر کھا لیا۔ اب اپنے خدا کو جا کر دیکھو اور میرے عذاب سے اس کو بچاؤ مونگری لکڑی کا ایک آلہ ہوتی ہے لوگ گیہوں اور دھان وغیرہ جب کاٹ کر لاتے ہیں تو اس سے پیٹ پیٹ کر گیہوں کو اور دھان کو اس کی ڈنٹھی سے الگ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مونگری سے نمرود کے غلام سے اس کے سر پر خوب پٹائی اور ٹھکائی کرا دی۔

اور اس کے دماغ کو توڑ دادیا۔ اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے متکبر بادشاہ کو ہلاک کرادیا یہ ہے اوپر والے اللہ اور ایشور کی طاقت مگر وہ اپنی طاقت اور قدرت کو اپنے مجرم بندوں پر اس دنیا میں استعمال نہیں کرتے ورنہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دماغ میں اور ہماری عقل میں یہ باتیں نہیں آتی ہیں نمرود کی طرح اگر ان کے سر کی ٹھکائی کرادی جائے تو ان کی سمجھ میں ساری باتیں آجائیں گی مگر یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے سزا اور جزا پانے کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہاں پر سزا عموماً نہیں دیتے بلکہ جب کوئی نمرود کی طرح کسی نبی اور اوتار کو ستاتا ہے یا نبیوں کے بعد ان کے ولیوں کو ستاتا ہے تو صرف اسکو یا اس کے ساتھیوں کو اسی دنیا میں سزا دیکر لوگوں کو دکھاتے ہیں بقیہ عقل کے غلاموں کو مرنے کے بعد سزا دیں گے۔

تین معجزات اور حیرت انگیز واقعات کے بعد ایمانی انقلاب

ان تین حیرت انگیز واقعات اور معجزات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ صادر اور ظاہر کرایا۔ پہلا معجزہ بتوں کو توڑنا اور پھوڑنا۔ اور سارے بت پجاریوں کا اور ان کے بھگوان نمرود کا بے بس ہونا۔ دوسرا معجزہ چالیس دن کے بعد آگ سے نکل کر خیریت کے ساتھ باہر آنا اور تیسرا معجزہ نمرود اور اس کے فوجیوں کا ہلاک ہونا۔ میں کہتا ہوں کہ آج بھی اگر اس قسم کے واقعات یا کرامات کا صدور اللہ تعالیٰ کسی اپنے ولی کے ذریعہ کرادیں تو انشاء اللہ ایمانی انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب نبی اور اوتار خلیل اللہ علیہ السلام

کے ذریعہ یہ معجزات ظاہر ہوئے ہیں۔ کیا یہ معجزات اپنے اثرات کو اقوام عالم میں پھیلا کر دنیا میں رہنے والے انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوئے ہوں گے۔ جہاں تک میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ و دعوت اور اس کی کیفیت کو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ ان تین واقعات اور معجزات کے بعد پوری دنیا میں آپ کی شہرت ہو گئی تھی اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی قدر و منزلت اور عقیدت کا سکہ بیٹھ گیا تھا اس زمانے کے لوگوں نے آپ کو اپنا اوتار اور پیغمبر مانا اور صرف ایک ہی خدا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اللہ کی عبادت اور بھگتی کی اور آپ کے دھرم اور مذہب کو اپنے باپ دادا کا ہی دھرم سمجھ کر اس پر عمل کیا اور شیطان مردود کے پھندے سے چھوٹ کر جنت کی طرف خیریت سے وہ لوگ روانہ ہو گئے ان کی کامیابی اور باطل کی ناکامی اور ان کی تبلیغ و دعوت کا انداز یہ شہادت دے رہا ہے کہ کچھ لوگ پہلے ہی واقعہ کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے۔ کچھ شک اور شبہہ میں مبتلا رہے ہوں گے۔ اور اوتار ابراہیم اور نمرود کی آخری جیت ہار کا تماشہ دیکھنا چاہتے رہے ہوں گے کہ اگر نمرود خدا اور ایشور ہے تو وہ جیت کر رہے گا اور ابراہیم ہار کر رہیں گے اور اگر نمرود اپنے دعویٰ خدائی میں جھوٹا ہے تو ہار کر رہے گا جب معاملہ صاف ہو جائے گا تو جو جیتے گا ہم اس پر ایمان لائیں گے پکے نمرودی لوگ تو اس کی فوج کے ساتھ مل گئے اور مذبذبین یعنی نہ ادھر کے نہ اُدھر کے لوگ تماشائی بنے رہے جب نمرود اور اس کی فوج تباہ اور برباد ہو گئی تو شک کرنے والے انسانوں نے بھی ایمان قبول کر لیا اس طرح پورا

شہر بابل ایمان کے حلقے میں شامل ہو کر بتوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا اور ایشور کی بھگتی کر کے جنتی بن گیا۔ اس سے پہلے ملک شام کے اندر کثرت سے لوگ آپ پر ایمان لا کر حلقۂ ایمان میں داخل ہو چکے تھے۔ جب اپنے پیغمبر اور نبی کے ان حیرت انگیز معجزات کی خبر سنی تو بقیہ لوگ بھی ایمان کے حلقے میں شامل ہوتے گئے ان دو ملکوں کی خبریں مؤرخین نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق لکھی ہیں مگر ملک ہندوستان پر ان معجزات کے اثرات کیا پڑے تھے اس سلسلے میں کسی مؤرخ کا مجھے اشارہ نہیں ملا۔ اب میں اس زمانے کی تاریخ کا نقشہ کھینچ رہا ہوں

ہندوستان پر حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کے اثرات

پہلے زمانے کے لوگ قد میں بہت بڑے اور موٹے طاقت ور ہوتے تھے۔ کئی کئی سو میل کا سفر پیدل کر لیا کرتے تھے اور جو لوگ تاجر قسم کے تھے وہ اونٹ اور گھوڑوں کے قافلے بنا کر چلتے تھے۔ اس ملک سے اُس ملک تک مال پہونچانا اور اس مُلک کا مال اپنے ملک میں لانا یہ عام دستور تھا۔ جب رات ہو جاتی تھی تو وہ قافلہ کسی جگہ پر پڑاؤ ڈال کر اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرتا اور آرام کرتا تھا وہاں کے لوگ ان سے ملنے آتے تھے اور دوسرے ملکوں کی خبریں سنتے تھے۔ اگر قافلہ والے کسی نبی کی دعوت کو قبول کر کے ایمان والے ہوتے تھے تو وہ تجارت کے ساتھ ساتھ دعوت کا کام بھی کرتے اور اپنے نبی کے معجزات کو سُنا کر ان کو ایمان کی دعوت دیتے تھے ظاہر ہے جن لوگوں کو پہلے اور دوسرے معجزات کی خبر مل گئی تھی۔ جب شہر بابل یا شام وغیرہ کا قافلہ ہندوستان میں آتا رہا ہوگا

تو ہندوستان کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی خبریت معلوم کرتے ہوئے آگے والے کسی واقعہ کی خبر سننے کی درخواست کرتے رہے ہوں گے اور جب نمرود اور نمرود کے فوجیوں کی تباہی و بربادی کی خبر سُنے ہوں گے تو خوشیوں سے جھوم اٹھے ہوں گے۔ دُنیا کے کن کن علاقوں کے لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین واقعات اور معجزات کو سُن کر ایمان قبول کیا اور کتنے لوگ ایمان کے حلقے میں داخل ہوئے ان کی تعداد شاید کسی مؤرخ کو معلوم نہ ہوسکی ہو۔ البتہ قرآنی آیت سے اس کا ثبوت مل رہا ہے کہ پوری دُنیا کے انسان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی شخصیت سے واقف ہو گئے تھے۔ آگے چل کر ابراہیم علیہ السلام کے مختصر تذکرہ میں اس کا ثبوت فراہم کر رہا ہوں۔ یہاں پر صرف اتنا ہی لکھ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی شہرت پوری دُنیا میں ہوگئی تھی اور کثرت سے لوگ آپ کے عقیدت مند ہوکر آپ کو خدا کا نبی اور اوتار مان کر آپ پر ایمان لا چکے تھے اور اپنے دشمن شیطان کی مکاری اور فریب کاری سے واقف بھی ہو گئے تھے اور بہت دور تک آپ کی تبلیغ و دعوت کا سلسلہ جاری ہوگیا تھا اور ان کی روحانیت نے انسانوں کو اپنی ہدایت اور صداقت کے گھیرے میں لے لیا تھا۔

حضرت لُوط علیہ السّلام اور ان کی دعوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلُوطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبَآئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِيْنَ ۝ سُورۂ انبیاء۔ ع ۵۔ آیت ۲۴۔ ترجمہ ہم نے لوط کو علم و حکمت اور نبوت سے مالا مال کیا اور ان کو نجات دی ایسے قریہ

سے جہاں کے لوگ بُرے اعمال اور افعال کرتے تھے وہ قوم بڑی بُری اور فاسق تھی۔

قرآن مجید میں کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السّلام کا تذکرہ فرمایا ہے اور ان کی دعوت پر ان کی قوم جو کہتی تھی اس کو بھی ذکر فرمایا ہے میں خلاصہ کے طور پر لکھ رہا ہوں اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ بڑے اوتار اور نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے وہ چچازاد بھائی تھے۔ وہ بھی ہجرت کے وقت شہر بابل سے نکل کر آئے تھے۔ شہزادی رعصہ کی شادی آپ نے اپنے بھائی لوط علیہ السّلام سے کردی اور ان کو ایک علاقے میں تبلیغ و دعوت کے لئے بھیجدیا تھا۔ بقیہ ان کا حال اب پڑھئے جب حضرت لوطؑ اس علاقے میں گئے تو دیکھا کہ وہ بڑا ہی خوشگوار علاقہ ہے بلکہ ایک چھوٹا سا ملک ہے اس علاقے میں چار بڑے بڑے شہر تھے جن میں لاکھوں انسان آباد تھے ان کے علاوہ کچھ قصبات اور دیہات بھی تھے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے ان کو خوب نوازا تھا وہ خدا کی دی ہوئی دولت کو کھا کر خوب مزے اڑاتے تھے شیطان مردود نے اس علاقے کے سارے انسانوں کو گمراہ کر کے جہنمی بنا دیا تھا۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی جملے میں ان کی ساری برائیوں کی رپورٹ سنادی کہ وہ لوگ بُرے اعمال کرتے تھے۔ وہ قوم بڑی ہی بُری اور فاسق و فاجر تھی۔ حضرت لوط علیہ السّلام نے ان کے اعمال کا جائزہ لیا۔ ان کا پہلا عمل یہ تھا کہ وہ بتوں کی پوجا پاٹ کرتے تھے اور انھیں کو اپنا ایشور اور خدا مانتے تھے اور ان کا دوسرا عمل یہ تھا کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات نوخیز لڑکوں سے پوری کرتے تھے۔ یہ بُری عادت ان

کے بوڑھے اور نوجوان اکثر و بیشتر سبھی لوگوں کے اندر تھی۔ یہ عادتِ خبیثہ ان کی رگ رگ میں سما گئی تھی۔ ان کا تیسرا عمل یہ تھا کہ وہ مال و دولت کی وجہ سے مغرور متکبر ہو گئے تھے۔ ان کا چوتھا عمل یہ تھا کہ وہ ڈاکہ زنی کرتے تھے اور مسافروں کو لوٹ لیتے تھے۔ اور ان کا پانچواں عمل یہ تھا کہ کبوتر بازی کرتے تھے یعنی کبوتر باری کے ذریعہ جوا کھیلتے تھے اور ان کا چھٹا عمل یہ تھا کہ آہستہ سے سیٹی بجا بجا کر مذاق کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ نہایت بُری خصلتوں میں وہ مبتلا تھے چند کا ذکر کر دیا گیا ہے آپ اسی سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اچھائی اور خیر کی کوئی چیز ان کے اندر موجود نہیں تھی۔ خدا اور ایشور کی نگاہوں میں وہ نہایت گندے اور ناپاک تھے۔ جہنم کے راستے پر چل رہے تھے۔ یہ اللہ کا کرم ہے کہ ان کو بتوں سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے چھڑانے اور ہدایت کے راستے پر لگانے کے لئے ان کے پاس اپنے نبی اور پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کو بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السّلام نے ان کا جائزہ لے کر ان کے اندر تبلیغ و دعوت کا کام شروع کر دیا۔ اور مختلف طریقوں سے حضرت نوح علیہ السّلام کی طرح ان کو سمجھایا مگر وہ ماننے اور سمجھنے کے بجائے حضرت لوط علیہ السّلام کو گالیاں دیکر ان کو پاگل اور دیوانہ کہنے لگے اور ان کو مختلف طریقوں سے تکلیف بھی پہونچانے لگے۔ شہزادی زینہ خاتون کے علاوہ ان کے پاس ایک بیوی اور تھی وہ کافروں اور مشرکوں کے ساتھ مل گئی اور حضرت لوط علیہ السّلام کی مخالفت خفیہ طور پر بھی اور کھل کر بھی کرنے لگی۔ اللہ تعالیٰ کا کلام شاہی کلام ہے وہ بڑے بڑے علمی سمندر کو ایک پیالے میں بند کر دیتے ہیں۔ بعض مرتبہ ایک ہی آیت میں کسی نبی اور

پیغمبر کی تبلیغ و دعوت کو اور ان کی قوم کی حالت کو جمع فرما دیتے ہیں قرآن حکیم کے بیان کا انداز خلاصہ اور نچوڑ کے طور پر ہوتا ہے۔ پھر اس کے اندر چھپے ہوئے مفہوم اور مضامین کو علماء مفسرین حضرات نے کھولا ہے۔ اس لئے ان کی دعوت اور ان کی قوم کی حماقت کو میں ہندوستانی زبان میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ جب لوط علیہ السلام ان سے کہتے تھے کہ میرے بھائیو! میں تم لوگوں کو سچی خبر سنا رہا ہوں مجھے خدا نے اپنا پیغمبر اور نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ بت پرستی ایسا بڑا ظلم ہے کہ بڑے اوتار حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان بھیج کر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا تھا۔ یہ شیطان کا بنایا ہوا جال ہے اسی میں انسانوں کو پھنسا کر دوزخ کی طرف لے جا رہا ہے وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اس کو اپنا خیر خواہ سمجھنا بڑی نادانی ہے۔ اے لوگو! بتوں کو چھوڑ دو اور چھوڑ دو اور ایک ہی مالک اور پرماتما سے اپنا رشتہ جوڑ لو۔ انھیں کی عبادت اور پوجا پاٹ کرو۔ ان کی عبادت کرنے کا طریقہ میں بتلاؤں گا اگر تم لوگوں نے میری باتوں پر عمل کر لیا تو جنت میں جاؤ گے۔ وہاں پر جانے کے بعد تم کو ہمیشہ ہمیش کی حکومت ملے گی اور فلاں فلاں چیزیں ملیں گی مزہ اڑانے کی جگہ جنت ہے دنیا نہیں ہے بلکہ یہ دنیا تو صرف کھیل تماشہ کا گھر ہے آنکھ بند ہونے کے بعد کچھ بھی نہیں۔ اور اگر میری باتوں پر عمل نہیں کرو گے تو شیطان کے ساتھ جہنم میں ڈال دئے جاؤ گے۔ لوط علیہ السلام جب توحید کی دعوت دے کر بت پرستی کی مذمت بیان کرتے تو وہ بگڑ جاتے اور غصہ میں آگ بگولہ ہو جاتے اور کہتے کہ لوط ہم لوگوں نے تجھکو اپنی نصیحت اور اپنے ایشور اور اللہ تعالیٰ کی فضیحت و مذمت کیلئے بلایا

نہیں ہے۔ تو زبردستی ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ہمارے باپ دادا انھیں کی پوجا پاٹ کرتے مرے ہیں۔ تیرے کہنے کے مطابق وہ جہنمی تھے تو ہمارے باپ دادا کے ساتھ بھی بار بار گستاخی کرتا جا رہا ہے اور ہمارے معبودوں کے ساتھ بھی بار بار گستاخی کر رہا ہے ہم نے تیری باتوں کو سُن لی اب تو ہماری باتوں اور فیصلوں کو بھی سُن لے تو ہزار بار ہم سے کہتا رہے گا مگر ہم انکار کرتے رہیں گے تو ہم کو نصیحت کرنے والا ہوتا کون ہے۔ یہاں تیری حیثیت اور قیمت کچھ بھی نہیں ہے۔ ابھی غیریت ہے یہاں سے نکل کر چلا جا۔ دنیا بہت بڑی ہے۔ اتنے کہنے کے باوجود بھی اگر تو نے اپنا بستر اور بوریا اٹھا کر نہ بھاگا تو ہم لوگ تجھ کو مار مار کر اور خوب پٹائی اور ٹھکائی کر کے یہاں سے باہر بھگا دیں گے۔ اس قسم کی باتوں کو سُنکر حضرت لوط علیہ السّلام کو بڑا دُکھ ہوتا تھا۔ لیکن یہ اوتار اور پیغمبر خدا کے حکم پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے دُکھ اور تکلیف کو سہ کر اپنی تبلیغ و دعوت کی ذمہ داری کو پوری کرتا ہے۔ پھر لوگوں کو بڑے پیار سے بلاتے اور کہتے کہ اے لوگو اغلام بازی اور بدمعاشی کو چھوڑ دو، آج تک کسی انسان نے ایسا بُرا عمل نہیں کیا ہے۔ اگر تم لوگوں نے اس عمل کو چھوڑ کر توبہ نہ کی اور اللہ سے معافی نہ مانگی تو میں تم کو یقین دلا رہا ہوں کہ خدا کا عذاب تمہارے اوپر آئے گا اور تم کو ہلاک کر کے تباہ و برباد کر دے گا۔ یہ سُن کر وہ لوگ غصّے سے چور ہو جاتے تھے اور کہتے تھے اے لوط، اگر تو سچا ہے تو اپنا عذاب میرے اوپر لا کر چھوڑ دے ہم بھی دیکھ لیں کہ تیرا عذاب کیسا ہے۔ اگر تیرے پاس کوئی عذاب ہوتا تو اب تک ہم کو ہلاک کر دیتا تو بار بار کیوں جھوٹ بولتا ہے بس اب

یا تو اپنا عذاب دکھا دے یا ہمارے علاقے کو چھوڑ کر بھاگ جا۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

قوم لوط علیہ السلام پر عذاب کا فیصلہ

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ و دعوت کی مدت ایک ہزار پچاس سال مذکور ہے مگر حضرت لوط علیہ السلام کی تبلیغ و دعوت کی مدت میرے مطالعہ میں نہیں آئی ہے البتہ ایک تو سہ اس عنوان پر سامنے آیا ہے اس کا کچھ حصہ تخمینہ لگا کر لکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جس وقت فرشتے خدا کے فیصلے کے مطابق قوم لوط پر عذاب لے کر آئے ہیں تو پہلے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں آکر سلام کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کو مہمان سمجھ کر ان کے کھانے پینے کا انتظام فرمایا اور ان کے سامنے دسترخوان بچھا کر کھانا رکھ دیا مگر وہ لوگ کھانا نہیں کھائے۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی اور ان کو دیکھ کر حیرت بھی ہوئی کہ یہ کیسے مہمان ہیں جو کھانا ہی نہیں کھاتے اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابراہیم ہم لوگ فرشتے ہیں اور آپ کو خوش خبری سنانے آئے ہیں آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام اسحاق ہوگا اور پھر اس کے بھی ایک لڑکا پیدا اس کا نام یعقوب ہوگا۔ یہ منظر حضرت سارا علیہا السلام دیکھ رہی تھیں اور مسکرا بھی رہی تھیں اس کے ساتھ انھوں نے فرمایا کہ میں بھی بوڑھی ہو رہی ہوں۔ میرے شوہر بھی بوڑھے ہو رہے ہیں ادھر لڑکے کی خوشخبری سنائی جا رہی ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ کے فیصلے اور

ان کی قدرت پر آپ تعجب اور حیرت کیوں کر رہی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر یقین ہے اولاد کی مایوسیوں کے بعد یہ خوشخبری سن کر حضرت سارہؓ کو بیحد مسرت ہوئی اور خوشخبری کے مطابق حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا بھی ہوئے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ۹۵ سال کی تھی ظاہر ہے حضرت لوط علیہ السلام عمر کے اعتبار سے یا برابر رہے ہوں گے یا چار یا پانچ سال کے چھوٹے رہے ہوں گے اور ہر نبی کو اس کی نبوت کی اطلاع خدا کی طرف سے بہ سال کے بعد دی جاتی ہے اور تبلیغ و دعوت کا فریضہ بھی اس کے بعد ان پر عائد ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ لوگ شہر بابل چھوڑے تھے اس وقت نبوت کا پرچم ان کے ہاتھ میں آچکا تھا۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام ممکن ہے دس سال تک دعوت کا کام بابل میں کئے ہوں اور پچاس سال کی عمر میں ہجرت کئے ہوں۔ اس وقت حضرت لوط علیہ السلام کی عمر شریف بھی تقریباً ۴۵ یا پچانس سال کی رہی ہوگی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس ملک یا علاقے میں حضرت لوط علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ اس تخمینہ سے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت کی مدت چالیس پینتالیس سال یا زیادہ سے زیادہ پچاس سال تک رہی ہے یہ اندازہ اور تخمینہ ہے اگر کسی کو شہادت کے ساتھ ان کی دعوت کی مدت معلوم ہو تو اس سلسلے میں ان کے قول کو ترجیح دی جائے گی۔

قوم لوط پر عذاب کا آنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے بارہویں پارہ سورۂ ہود میں اس واقعہ کو نقل فرمایا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سکون ہو گیا تو آپ نے

فرمایا کہ آپ حضرات کا اچانک یہاں پر کیسے آنا ہوا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم لوگ فلاں فلاں شہروں پر اور ان کی پوری آبادیوں پر خدا کی طرف سے عذاب لے کر آئے ہیں۔ ہم لوگ ان سارے شہروں اور ان کی زمینوں کو اوپر اٹھا کر لے جائیں گے اور اوپر ہی سے الٹ دیں گے جس کی وجہ سے وہاں کے رہنے والے سارے لوگ ہلاک ہو جائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ان پر بڑا ترس آیا۔ آپ نے فرمایا کہ انھیں علاقوں میں جہاں پر آپ لوگ عذاب لے کر جا رہے ہیں ہمارے بھائی لوط بھی تو رہتے ہیں ان کا حال کیا ہوگا۔ فرشتوں نے فرمایا کہ ہم ان کو جانتے ہیں ان کو اور ان کے اہل کو ہم عذاب سے بچا لیں گے۔ البتہ ان کی بیوی جو مرتدہ کافرہ ہے ہم اسکو نہیں چھوڑیں گے۔ سارے کافروں اور مشرکوں بدمعاشوں کے ساتھ وہ ہلاک کر دی جائے گی۔ یہ کہہ کر چاروں فرشتے یعنی حضرت جبرئیل علیہ السّلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السّلام اور حضرت عزرائیل علیہ السّلام حسین حسین لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے حضرت لوط علیہ السلام ان کو دیکھکر گھبرا گئے اور سوچنے لگے کہ یہ لڑکے بڑے بڑے حسین ہیں مگر میرے پاس آئے ہیں اس لئے میرے مہمان بھی ہیں۔ جب ہمارے شہر کے بدمعاشوں کو ان کے متعلق بات معلوم ہو جائے گی تو ان کو زبردستی اٹھا کر لے جائیں گے اور ان کی عزت اور آبرو کو لوٹ لیں گے بعض لوگوں نے بڑی تفصیل سے اس واقعہ کو لکھا ہے مگر بہت سی باتیں اسرائیلی روایت کی وجہ سے میری سمجھ سے باہر ہیں اس لئے صرف قرآن حکیم کے مفہوم کے مطابق ہی لکھ رہا ہوں۔ جب ان کی قوم کے لوگوں کو اس کی خبر ملی کہ لوط ؑ

کے پاس آج بڑے حسین اور نہایت خوبصورت لڑکے آئے ہوئے ہیں چلو ان سے مانگ کرلے آئیں۔ اگر وہ نہ دیں تو زبردستی اٹھا کرلے آئیں وہ لوگ دوڑے ہوئے حضرت لوط علیہ السّلام کے گھر پر آگئے حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو انسانوں کے لڑکے سمجھ کر ایک کوٹھری میں چھپا دیا تھا۔ جب وہ لوگ آئے تو حضرت لوط علیہ السّلام گھبرا گئے ان لوگوں نے آتے ہی کہا کہ اے لوط ذرا ان چار حسین لڑکوں کو نکالو اور میرے حوالے کرو۔ اس وقت حضرت لوط علیہ السّلام کی تقریباً بارہ یا چودہ لڑکیاں تھیں اور وہ جوان تھیں۔ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو! وہ میرے مہمان ہیں تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ تم لوگ لڑکوں ہی کے پیچھے پڑے ہو میں اس پر راضی ہوں کہ میرے مہمانوں کو چھوڑ دو، اور میری لڑکیاں جو حسین ہیں ان سے شادی کرلو۔ یہ عمل تمہارے لئے جائز ہوگا۔ ان لوگوں نے ایک زبان ہوکر کہا کہ لوط ہم لوگوں کو آپ کی لڑکیوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ہم کو ان لڑکیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم لوگ لونڈے باز ہیں ہم کو ان لڑکوں کی ضرورت ہے جو تمہارے پاس آئے ہیں۔ بس خیریت اسی میں ہے کہ ان کو ہمارے حوالے کردو۔ حضرت لوط علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگے کہ ہماری قوم پر افسوس ہے کہ ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو رحم دل ہو اور میرے دل کی آہ کا احساس کرے۔ یہ تو سب کے سب شرارت اور زبردستی پر اتر آئے ہیں۔ وہ لوگ شہر کے بڑے مکھیا اور چیرمین کے پاس گئے اور لڑکوں کے آنے کی خبر سناتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے لوط کو بہت سمجھایا مگر وہ لڑکوں کو ہمارے حوالے

کرنے کے لئے تیار نہیں ہو رہا ہے۔ ان کے سردار اور چیرمین نے سو
نوجوانوں کو تلوار اور دیگر اسلحوں کے ساتھ بھیجا اور کہا کہ اگر لوط ان
بچوں کو ہمارے حوالے نہ کرے تو اس کو مار کر زبردستی اٹھا کر اُن
لڑکوں کو لے آؤ۔ ادھر جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت لوط علیہ السّلام
کو بلا کر کہا کہ آپ بالکل نہ گھبرائیں ہم لوگ انسان نہیں ہیں بلکہ اللہ
کے فرشتے ہیں وہ لوگ ہمارا کچھ نہیں کر پائیں گے آپ بے فکر رہیں
ہم لوگ حسین لڑکوں کی شکل بنا کر تمہاری قوم کی شرارت کو دیکھنا
چاہتے ہیں اب مکمل طور پر کھلی آنکھوں ہم نے ان کا جائزہ لے لیا
ہے اے لوط ہم لوگ عذاب کے فرشتے ہیں آپ صبح صادق سے پہلے
اپنے اہل کو لے کر اس شہر کو چھوڑ کر نکل جائیں جن جن علاقوں کی آبادیوں
کو اوپر لیجا کر الٹ دینے کا ہم کو خدا کی طرف سے حکم ملا ہے ہم آپ
کے نکل جانے کے بعد ان کو اوپر لیجائیں گے اور الٹ کر نیچے پھوڑ
دیں گے۔ آپ کی ساری قوم ہلاک ہو جائے گی۔ اور آپ کی نافرمان
کافرہ بیوی بھی انھیں کے ساتھ ہلاک کر دی جائے گی کیونکہ وہ تمہارے
دشمنوں کا ساتھ دیتی ہے اور تمہاری مخالفت کرتی ہے یہ حکم پاتے
ہی حضرت لوط علیہ السّلام نے اپنے بچوں کو اور اپنی بیوی شاہزادی
رعضہ کو بلا کر پورا واقعہ سنایا اور ان کو شہر چھوڑنے کی تیاری میں
لگا دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کا فکر و غم جو مہمانوں کے بارے
تھا وہ دور ہو گیا۔

یہ حکم پاتے ہی حضرت لوط علیہ السّلام اپنے بچوں کو اور اپنی بیوی شاہزادی رعضہ کو بلا کر پورا واقعہ سُنانے اور شہر چھوڑنے کی تیاری میں لگ گئے۔ حضرت لوط علیہ السّلام کا فکر و غم جو مہمانوں کے بارے میں تھا وہ دُور ہو گیا۔

نافرمان مشرکہ اور کافرہ بیوی کی عیّاری اور مکّاری

بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ آپ کی نافرمان بیوی کافروں اور بدمعاشوں سے ملی ہوئی تھی۔ جب چاروں فرشتوں کو حضرت لوط علیہ السّلام نے ایک کمرے میں چھپا دیا تو یہ عورت گھر سے نکل کر بھاگتی ہوئی شہر کے بڑے امیر اور سردار کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ آج میں ایک عجیب خوشخبری آپ کو سُنانے آئی ہوں وہ یہ ہے کہ آج لوط کے پاس بڑے حسین حسین چار لڑکے آئے ہوئے ہیں لوط نے ان کو چھپا دیا ہے۔ آپ ان لڑکوں کو پکڑوا کر اپنے پاس بلا لیں آپ ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے، آپ کی آج کی رات بڑے مزے اور بڑی مستی میں گزرے گی۔ اس امیر نے اس خبر کو سُن کر پہلے دس آدمیوں کو بھیجا اور جب وہ لوگ واپس آ گئے تو سو آدمیوں کو بھیجا وہ لوگ آ کر لوط علیہ السلام کے مکان کو گھیر لئے اور ان لڑکوں کو زبردستی لے جانے کے لئے اندر گھس گئے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے ہلکی سی ایک پھونک ماردی ان میں سے اکثر اندھے ہو کر مر گئے۔ بقیہ لوگ بھاگتے ہوئے امیر کے پاس گئے اور اطلاع دیئے کہ وہ لڑکے جادوگر ہیں، ہمارے بہت سے نوجوانوں کو اندھا کر کے مار چکے ہیں۔ یہ خبر سُنکر امیر نے حضرت لوط علیہ السّلام کے پاس یہ حکم نامہ بھیجا کہ تم فوراً صبح ہی صبح اپنے جادوگروں کو اور اپنے گھر والوں کو شہر سے نکل کر نکل جاؤ ورنہ ہم لوگ تم کو بھی اور تمہارے جادوگروں

کو بھی قتل کر کے اپنا بدلہ لیں گے۔ بس تمہاری خیریت اسی میں ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام دل ہی دل میں کہے ہوں گے کہ ہم تو جا ہی رہے ہیں تم لوگ بدلہ لے لینا۔ فرشتوں کی ہدایت کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام شہر سے روانہ ہو گئے۔ نافرمان بیوی کو جب پتہ چلا کہ یہ لوگ رات ہی کو گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں تو اس نے کہا کہ اب ان کا پیچھا کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چلی۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اس جگہ اور حد سے نکل گئے جہاں تک کی زمین اور آبادی کو فرشتوں کو اٹھانے اور زمین پر پھینکنے کا حکم ہوا تھا تو فوراً فرشتوں نے اس علاقے کے سارے شہروں اور آبادیوں کو اور اس کی زمین کو اٹھا لیا۔ جب آسمان کی طرف پوری آبادیوں کو اٹھتے ہوئے وہاں کے جانوروں نے دیکھا تو شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ ممکن ہے جو انسان جاگتے تھے انھوں نے بھی شور مچایا ہو۔ اس منظر کو سن کر حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان بیوی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی۔ ایک بڑا پتھر اڑ کر آیا اور اس کے اوپر گرا، اس کا گوشت اور ساری ہڈیاں مثل قیمہ کے ہو گئیں۔ فرشتوں نے اوپر لے جا کر ان آبادیوں کو الٹ دی۔ سارے لوگ اس کے اندر دب کر اور ٹوٹ پھوٹ کر ہلاک و برباد ہو گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کے اثرات

وہ علاقہ شریر قسم کے چوروں اور ڈاکوؤں اور مالداروں کا تھا، جب اس کی تباہی اور بربادی کی خبر ملی تو لوگوں پر گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ ادھر لوط علیہ السلام کے اس معجزہ کو دیکھ کر لوگ ان کے پاس آنے لگے اور بت پرستی سے توبہ کر کے صرف ایک ہی اللہ اور

الیشور پر ایمان لانے لگے۔ اس واقعہ کے بعد کافی لوگ شرک سے توبہ کر کے ایمان لائے اور حضرت لوط علیہ السّلام کے ذریعہ جنت میں جانے والے اعمال کو اپنا کر جنّت کی خریداری کرنے لگے۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ان کی بیوی رعضہ شہزادی کے پیٹ سے بیس۲۰ نبی اور پیغمبر اور اوتار پیدا ہوئے اور مختلف ملکوں اور علاقوں میں پھیل گئے۔

اس عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السّلام کتنے دنوں تک زندہ رہے اس کی صحیح رپورٹ مجھے نہیں مل سکی۔ البتہ اگر یہ اسرائیلی روایات درست ہے تو اندازہ یہی ہے کہ عذاب کے بعد بھی آپ چالیس۴۰ برس تک زندہ رہے اور اپنے بچوں کو جو نبی اور پیغمبر تھے ان کو دنیا کے مختلف ملکوں اور علاقوں میں دعوت و تبلیغ کے لئے بھیجتے رہے۔ عذاب کے بعد آپ کی دعوتی مشن کے سلسلے میں کوئی رپورٹ ایسی نہیں مل رہی ہے کہ فلاں علاقہ میں آپنے قیام فرمایا اور اتنے انسان آپ پر ایمان لاکر ہدایت کے راستے پر آئے۔ البتہ جس طرح اس قسم کے عذاب کے بعد دیگر انبیاء علیہم السّلام کی دعوتی انقلاب آیا ہے اور ایمان کی بہاروں نے لوگوں کو حق اور ہدایت کے راستے پر لاکر کھڑا کر دیا ہے اسی طرح ممکن ہے کہ اتنے سنگین عذاب کے بعد ایمان کی بہار آئی ہو، اور انسانوں کو شیطان مردود کی فریب کاریوں اور مکاریوں سے نجات دلاکر ان کو ایمان کی دولت سے نوازا ہو ممکن ہے ایسا ہی ہوا ہو۔

چند باتیں اور ان کی تشریح

بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل کے ساتھ گھبراتے ہوئے گرتے پڑتے ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور سات سال تک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کے پاس رہے پھر ان کا

انتقال ہوگیا۔ میں نے یہی کوشش کی ہے کہ مؤرخین کی مختلف تحریروں کو اس کتاب میں نہ لکھوں بلکہ جو باتیں فہم کے زیادہ قریب ہوں انھیں کو لکھوں تاکہ کتاب زیادہ موٹی نہ بنے اور پڑھنے والے الجھن میں نہ پڑیں۔ مگر یہاں پر دو باتوں کو نقل کرکے اس موضوع پر تھوڑی سی روشنی ڈالنی پڑی۔ اور پڑھنے والوں کے سامنے چند باتیں لانی پڑیں۔

پہلی بات :۔ سارے علماء دین کا اس پر اتفاق ہے کہ سارے انبیاء علیہم السّلام معصوم ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی نبی خدا کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ نبی کو اجتہاد کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، لیکن اگر ان سے اجتہاد میں کوئی بھول ہو جاتی ہے تو خدا کی طرف سے اس کی اطلاع دی جاتی ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اگر کسی نبی نے بغیر خدا کے حکم کے یا ان سے بغیر معلوم کئے ہوئے کام کیا ہے تو ان کی پکڑ ہو گئی ہے اور پانچویں بات یہ ہے کہ ہر نبی اپنی اُمّت کا داعی اور مبلّغ ہوتا ہے۔ نبوت کے فرائض میں سے دعوت ایک اہم فریضہ ہے اس فریضہ کو ہر نبی نے آخر عمر تک ادا کیا ہے۔ اور چھٹی بات یہ ہے کہ بعض بھول چوک پر ان کی پکڑ بھی ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو اپنے دربار سے ابلیس کی طرح نکال کر پھینک نہیں دیا ہے۔ یہ چند باتیں عنوانات ہیں اب ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ سارے فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور سارے اوتار اور پیغمبر بھی معصوم ہوتے ہیں، یعنی وہ لوگ خدا کی کسی قسم کی نافرمانی کرتے ہی نہیں، پھر بھی دونوں میں فرق یہ ہے کہ فرشتوں کے اندر کسی قسم کی نافرمانی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی اور انبیاء کے اندر صلاحیت ہوتی ہے مگر قربِ خداوندی کی وجہ سے ان کے اندر اتنی طاقت دیدی جاتی ہے یا نافرمانی کی صلاحیت کو ختم کردی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ

خدا کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے اور خدا کے حکم کے بغیر وہ کوئی کام نہیں کرتے، یہ دوسری بات ہوئی۔ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور خدا کے حکم کی مخالفت کرے تو وہ نبی ہو ہی نہیں سکتا بلکہ وہ جھوٹا مردود ہے۔ ہر نبی کی رہبری اور رہنمائی اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں، کبھی الہام کے ذریعہ تو کبھی وحی کے ذریعہ جو مشکلات ان کی دعوت کے راستے میں حائل ہوتی ہیں ان سے ان کو آگاہ فرماتے ہیں، جہاں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے اسی جگہ پر جاتے ہیں اور رہ جاتے ہیں جب تک خدا کا حکم نہیں ہوتا اس وقت تک وہاں سے ہٹ نہیں سکتے تیسری بات ان کے پاس اگر کبھی خدا کا حکم نہ آیا ہو اور نہ ہی الہام ہوا ہو تو وہ دعوتی کاموں پر غور و فکر کرتے ہیں اور جو طریقۂ کار انسانوں کے لئے مفید ہوتا ہے اس کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر وہ طریقۂ کار دعوت کے لئے مفید نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کو آگاہ فرما کر مفید طریقۂ کار کو بتلاتے ہیں اور ہر ہر موڑ پر ان کی نصرت فرماتے ہیں۔ چوتھی بات کوئی نبی ایسا نہیں ہوا ہے جو اپنی امت کا داعی اور مبلغ نہ رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو تبلیغ دعوت اور ہدایت کے لئے ہی بھیجتے ہیں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کا نبی یا اوتار ہو اور دعوت کے کاموں کو چھوڑ کر ایک جگہ بیٹھ جائے، کیونکہ یہ کام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے خلاف ہے اگر نبی ہے تو آخر عمر تک دعوت کا کام کرتا رہے گا۔ پانچویں بات نبیوں کی بھول چوک پر پکڑ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں بھول ہو گئی۔ انھوں نے ابلیس کی ہزاروں قسمیں کھانے اور یہ کہنے پر کہ گیہوں کے کھانے سے جو آپ کو منع کیا تھا وہ وقتی تھا ہمیشہ ہمیش کے لئے نہیں تھا حضرت آدم علیہ السلام نے اس پر عمل کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت سے ضرور نکالدیا لیکن اپنے دربار سے نہیں نکالا۔ اسی طرح جب حضرت یونس

علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کے آثار نظر نہیں آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نامہ پہونچا نہیں تو آپ نے اجتہاد کیا کہ اب عذاب کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں اگر میں یہاں پر ٹھہرا رہا تو ممکن ہے کہ لوگ میرا مذاق اڑائیں اس لئے یہاں سے ہٹ جانا چاہیئے۔ ان کی پکڑ ہو گئی۔ مچھلی نے ان کو نگل لیا پھر انھوں نے معافی مانگی اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا مگر ان کو اس اجتہادی خطا پر اپنے دربار سے نکال نہیں دیا۔

ان پانچ باتوں کے سمجھانے کے بعد اب وہ باتیں سمجھا رہا ہوں جن کو سُنکر الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ پہلی بات مؤرخ نے یہ رپورٹ دی کہ حضرت عصہ خاتون کے بطن سے بیس اوتار اور پیغمبر پیدا ہوئے، وہ عذاب آنے سے پہلے پیدا ہوئے یا عذاب آنے کے بعد پیدا ہوئے، مؤرخ نے اس کی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ میں کہتا ہوں کہ واقعی یہ خبر اگر سچ ہے تو عذاب آنے کے بعد پیدا ہوئے ہوں گے۔ قرآنِ حکیم ان کی لڑکیوں کی شہادت دے رہا ہے۔ اگر آپ کے لڑکے ہوتے اور نبی ہوتے تو ایسے سنگین وقت پر اپنے والد حضرت لوط علیہ السلام کا تعاون کرتے اور حضرت لوط علیہ السّلام پریشان ہو کر یہ نہ کہتے کہ تم میں سے ایک بھی رحم دل نہیں ہے جو ان بدمعاشوں کو سمجھا دے کہ لوط پر ظلم نہ کریں، اس لئے اس سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السّلام جب مطمئن ہو کر تبلیغ و دعوت کا کام کرنے لگے تو وہ لڑکے پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک قطعی شہادت سے یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ ان کے لڑکے پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اس وقت تک اس خبر کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے ممکن ہے پہلا والا قول ہی درست ہو۔ آگے چل کر اسی ممکن پہلو پر کثرت انبیاء علیہم السّلام کی بعثت اور دعوت کو میں نے لکھا ہے۔ اس سے پہلے والے

قول پر کوئی ایسی الجھن سامنے نہیں آرہی ہے کہ جس کی وجہ سے دل و دماغ کنٹرول میں نہ ہوں، البتہ دوسرے قول پر بڑی الجھنیں سامنے آرہی ہیں ان کو ہی سمجھانے اور سلجھانے کے لیے میں نے اس مسئلے کو اٹھایا ہے۔ غور فرمائیں مؤرخ صاحب لکھتے ہیں کہ عذاب کے بعد بھاگتے بھاگتے گرتے پڑتے حضرت لوط علیہ السلام ملک شام میں پہونچے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس رہے پھر سات سال کے بعد انتقال کر گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ عذاب سے ڈر کر اس قدر بھاگے کہ دوبارہ تبلیغ و دعوت کا نام تک نہ لے سکے اور ایک کونے میں بیٹھ کر ملک الموت کا انتظار کرنے لگے، بس ان کی تبلیغ و دعوت کا خلاصہ یہ نکلا کہ چالیس پچاس سال کی محنت اور کوشش کے باوجود ان کی قوم میں سے ایک شخص بھی ایمان نہ لایا بلکہ آپ کی تبلیغ و دعوت کی وجہ سے کئی لاکھ انسان ہلاک ہو کر جہنمی بن گئے اور آپ اپنے دعوت کے فریضہ سے بری ہو کر ایک جگہ ڈر کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ کیا ایک ایسے نبی اور اللہ کے داعی کے متعلق کہ جس کا تذکرہ بڑے بڑے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے، اس قسم کی باتیں کہی جا سکتی ہیں ہرگز نہیں، بلکہ ایک اللہ کے نبی اور داعی کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ مڑ کر پیچھے دیکھنے کو جو منع کیا گیا تھا اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ عذاب بڑا خطرناک ہے دیکھنے کی وجہ سے لوط کے اہل کہیں ڈر نہ جائیں۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ کی نافرمان کافرہ بیوی بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی اس کو بھی دیکھنے کی ممانعت ہے وہ نافرمان عورت عین عذاب کے وقت بھی نافرمانی کرے گی اور پیچھے مڑ کر دیکھے گی اور فوراً ہلاک کر دی جائے گی۔ جب لوط علیہ السلام عذاب کی حد سے آگے بڑھ ہوں گے تو یقیناً کسی جگہ پر آرام کرنے کی غرض سے ٹھہرے ہوں گے اور اللہ کا

شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کیے ہوں گے کہ اے اللہ اب میں کہاں جاؤں اور کدھر جاؤں آگے کے لئے آپ کا حکم کیا ہے؟ اللہ کا حکم نامہ آیا ہوگا کہ اب آپ فلاں مقام پر جائیں اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لگائیں۔ حضرت لوط علیہ السّلام وہاں پر گئے ہوں گے اور لوگوں کو حق کی دعوت دیکر مومنین کے حلقے میں داخل کئے ہوں گے اور آخر عمر تک اپنے دعوتی فریضہ کو انجام دیتے رہے ہوں گے۔ اگر مؤرخ صاحب کی بات مان لی جائے تو ایک اللہ کے نبی اور داعی پر بڑے بڑے اعتراضات اور الزام عائد ہوتے ہیں جن کو میں نے پانچ باتوں میں لکھا ہے، اُن کی دعوتی زندگی ان کے خلاف نظر آئے گی جو نبی کی شان کے خلاف ہے۔

دُنیا بھر میں ابراہیم علیہ السّلام کی شہرت اور مقبولیت

سورۃ الحج پارہ ۱۷ رکوع ۱۰

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

ترجمہ: اے ابراہیم آپ لوگوں کو حج کے لئے بُلائیں لوگ آپ کے پاس سوار ہو کر بھی اور پیدل چل کر بھی آئیں گے اور اتنی دور دور سے آئیں گے کہ ان کی سواریاں چلتے چلتے اور سفر کرتے کرتے دُبلی ہو جائیں گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے بڑے امتحانات میں کامیاب ہوتے ہوئے ایک سخت اور کٹھن امتحان کی منزل پر پہونچا دیے گئے۔ اس سے پہلے بتلایا گیا ہے کہ آپ کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام "سارہ" تھا اور ایک کا نام "ہاجرہ" تھا۔ بڑی دعاؤں اور تمناؤں کے بعد

حضرت ہاجرہ کے ایک حسین اور خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ اس بچے کا نام آپ نے اسماعیل رکھا وہ بچہ عام بچوں جیسا نہیں ہے بلکہ اللہ کے خلیل اور نبی کا لڑکا ہے وہ ایک بڑے اوتار اور پیغمبر کی اہلیہ صاحبہ کے بچے ہیں ان کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ہے مگر خدا کی طرف سے حکم آتا ہے کہ آپ اپنی اہلیہ ہاجرہ کو اور صاحبزادے اسماعیل کو بیت اللہ کے سامنے چھوڑ کر آجائیں آپ اللہ کا حکم پورا کرنے کی غرض سے ان کو بیت اللہ شریف لے گئے اور چھوڑ کر واپس آنے لگے۔ حضرت ہاجرہ نے فرمایا کہ آپ ہم کو یہاں پر کس کے بھروسے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم پر اور انھیں کے بھروسے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ حضرت ہاجرہ نے فرمایا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو جاؤ خدا حافظ ہے۔ مکہ شریف کی زمین سنگریزی تھی، نہ تو وہاں پر کوئی تالاب تھا اور نہ ہی کوئی کنواں تھا صرف وہاں پر اللہ کا گھر تھا۔ پانی کی تنگی کی وجہ سے عموماً اس علاقے سے قافلے والوں کا بھی بہت کم گذر ہوتا تھا۔ لڑکے کو پیاس لگی ماں کو احساس ہوا کہ لڑکے کو پیاس لگی ہے اب پانی تلاش کرنے کے لئے مجھے دوڑ بھاگ لگانا چاہیئے۔ صفا و مروہ دو پہاڑیوں کا نام ہے ان پہاڑوں پر چکر لگاتیں پھر آکر بچے کو دیکھتیں۔ لڑکا پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رہا ہے وہ دیکھ دیکھ کر پریشان ہوتیں اور پھر چکر لگاتیں۔ سات چکر لگانے کے بعد انھوں نے دیکھا کہ جس جگہ پر بچہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے وہاں پر میٹھے پانی کا چشمہ اُبل رہا ہے۔ فوراً ماں نے بچے کو گود میں اٹھایا اور اللہ کا شکر ادا کیا اور چاروں طرف سے پتھر اور مٹی سے پانی کو جمع کر لیا وہ پانی اتنا میٹھا اور صاف تھا کہ اس کے پینے سے بھوک بھی ختم ہو جاتی تھی یعنی اس چشمہ کا پانی کھانے اور پانی دونوں کا کام دیتا تھا۔ حضرت ہاجرہ کو دو خوشیاں حاصل ہوئیں ایک گود کا خوبصورت پھول جیسا بچہ، دوسرے میٹھے پانی کا چشمہ۔ آہستہ آہستہ

یہ خبر پھیلنے لگی کہ مکہ کی زمین پر بیت اللہ کے سامنے پانی کا چشمہ نکل آیا ہے پانی بڑا میٹھا ہے اور جتنا بھرتا ہے بھرتے چلے جاؤ مگر پانی ختم نہیں ہوتا اور وہ چشمہ اُبلتا رہتا ہے۔ لوگ پانی کی خبر سُن کر وہاں پر آنے لگے اور کچھ لوگ آہستہ آہستہ آباد بھی ہونے لگے۔ اس چشمہ کا نام آبِ زمزم اور مادِ زمزم ہے۔ لڑکا کچھ بڑا ہو کر چلنے پھرنے اور دوڑنے لگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم ہوتا ہے کہ آپ پھر مکہ جائیں اور اپنی بیوی ہاجرہ کو دیکھ کر آئیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو اپنی بیوی ہاجرہ کو دیکھے کہ ایک حسین بچہ ان کے پاس کھیل رہا ہے اور کچھ لوگ آباد بھی ہو گئے ہیں اور اس سنگریزی زمین پر بیت اللہ کے سامنے پانی کا چشمہ نکل کر لوگوں کو سیراب کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام خوشیوں سے جھوم اٹھے اور اللہ کا شکر بجا لائے۔ اور ڈورات خواب میں دیکھے کہ میں بیٹے اسماعیل کو اللہ کے حکم کے مطابق ان کی راہ میں قربان کر رہا ہوں۔ واقعہ لمبا ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مشورہ کرنے کے بعد ان کو قربان کرنے کے لئے لٹائے مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ ایک امتحان تھا ایک ہی بیٹا تھا جو بڑا ہی حسین و خوبصورت تھا، انھوں نے اس کو بھی اللہ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے قربان کرنے کا عمل شروع کر دیا۔ جب کامیاب نہیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم تم ہر امتحان میں کامیاب ہوتے رہے۔ یہ آپ کا آخری امتحان تھا اب میں آپ کو اپنے انعامات سے نواز رہا ہوں۔ بہت سے انعامات میں سے یہ بھی ایک بڑا انعام ہے جو آپ کو مل رہا ہے مذکورہ بالا باتیں ضمنی طور پر خلاصہ کر کے میں نے لکھدی ہیں ورنہ مجھے صرف یہ دکھانا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی شہرت پوری دنیا میں ہو چکی

تھی. اس سے پہلے میں نے اشارہ کیا تھا کہ اس کا ثبوت کیا ہے کہ ان کی شہرت ہر ہر انسان آبادیوں میں ہو چکی تھی. میں نے لکھا ہے کہ ان کے مختصر تذکرہ میں اس کا ثبوت فراہم کر رہا ہوں کہ پوری دنیا کے انسان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت سے واقف ہو کر ان کے عقیدت مند ہو چکے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فریضۂ حج کا انعام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سرزمینِ مکہ پر بہت سی دعائیں مانگیں تھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا. میں نے ان دعاؤں کو اپنی تالیف "دعا کی ایٹمی طاقت اور اسکے اثرات" میں تفصیل سے لکھدی ہے جہاں پر بہت سی باتیں چھوڑتے ہوئے اپنے موضوع کی طرف لوٹ رہا ہوں تو وہاں پر ان دعاؤں کو بھی چھوڑتے ہوئے آپکی دعوتی عنوان کو ابھار رہا ہوں. اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو کر فرما رہے ہیں کہ اے ابراہیم سارے انسانوں پر حج فرض کیا جا رہا ہے. آپ آواز دے کر لوگوں کو بلائیں. آپ کی آواز کو سُنکر بہت دور دور سے ہمارے بندے انسان آپ کے پاس آئیں گے اور اپنے حج کے فریضہ کو پورا کریں گے. حضرت ابراہیمؑ حیرت اور تعجب میں آکر فرماتے ہیں کہ اے اللہ ہماری آواز لوگوں تک کس طرح پہونچ سکتی ہے، زیادہ سے زیادہ قرب و جوار میں جو لوگ آباد ہو گئے ہیں وہ تو سُن لیں گے لیکن دنیا کے سارے انسان کس طرح سُن لیں گے. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم آواز کا لگانا یہ تو آپ کا کام ہے اور لوگوں تک آپ کی آواز کو پہونچا دینا یہ ہمارا کام ہے. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پتھر پر کھڑے ہو کر آواز لگائی جس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر فرمایا کرتے تھے جس وقت انھوں نے اس پتھر پر کھڑے

ہو کر چاروں طرف آواز لگائی تو چاروں طرف سے جوابات آئے اللّٰھم لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض لوگوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور بعض لوگوں نے ایک مرتبہ اللّٰھم لبیک کہا اور بعض لوگوں نے بار بار کہا یہاں تک کہ عالم ارواح میں جو روحیں تھیں انھوں نے بھی سُنکر لبیک کہا اور بعض لوگوں نے بار بار کہا۔ سُننے کے متعلق جہاں تک بات ہے وہ یہ ہے کہ جتنے انسان اُس وقت اس دنیا میں موجود تھے ان سب نے سُنا اور عالم ارواح میں جتنی انسانوں کی روحیں تھیں ان سب نے سُنا مگر جواب سب نے نہیں دیا۔ اس لئے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے جواب دیا اگر ایک بار جواب دیا تو ایک ہی مرتبہ حج کریں گے اور جو لوگ دو یا چند بار جواب دیئے وہ دو چند بار حج کریں گے۔ جب دنیا کے انسانوں نے سُنا تو چاروں طرف سے حج کے لئے آنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ان میں جہاں مرد تھے تو وہاں پر عورتیں بھی تھیں خواہ اجودھیا یا متھرا کے رہنے والے ہوں یا ہری دوار اور بنارس وگیا وغیرہ کے رہنے والے انسان ہوں جواب دینے والے سب کے سب حج کے لئے تیاری کر کے اس زمانے کے اعتبار سے قافلہ کی شکل بنا کر روانہ ہو گئے اور وقت سے پہلے مکہ شریف میں پہونچ کر پہلے بڑے اوتار اور پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زیارت کی اور ان سے حج کے احکامات اور مسائل سیکھے اور جب حج کا وقت آیا تو ان دونوں اوتاروں اور نبیوں کی تعلیم و تربیت کے مطابق حج کے فریضہ کو لوگوں نے ادا کیا۔ پہلے حج کا مجمع جو دنیا کے مختلف ملکوں سے آیا ہوا تھا وہ کتنا بڑا تھا اس کی رپورٹ میرے مطالعہ میں نہیں آئی۔ اس کے بعد ہر ہر سال دنیا کے انسان حج کرنے کی غرض سے مکہ شریف آنے لگے بیت اللہ

کے اندر ایک پتھر لگا یا گیا ہے اس کا نام "حجرِ اَسوَد" ہے۔ وہ جنت سے لاکر خدا کے حکم کے مطابق فرشتوں نے بیتُ اللہ شریف کی دیواروں کے ساتھ لگا دیا ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر آدمی اچھے ارادہ سے اور خدا کے حکم کے مطابق حج کے لئے جائے تو وہ پتھر حج کرنے والے کے گناہوں اور خطاؤں کو چوس لیتا ہے اور حج کرنے والوں کو پاک اور صاف کر دیتا ہے۔ یہی ایک پتھر ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ انسان پاک اور صاف ہو کر آتا ہے بقیہ گنگا اور جمنا اور دیگر ندیوں کے متعلق جو لوگ مشہور کئے ہوئے ہیں کہ آدمی وہاں پر نہانے اور اس کا پانی پینے سے پبتر یعنی پاک صاف ہو جاتا ہے، یہ خبر جھوٹی ہے انسانوں کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

پوری دنیا کے انسانوں میں حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت کی شہرت

ممکن ہے پڑھنے والے پڑھتے سمجھ گئے ہوں گے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ نہ بھی سمجھے ہوں اس لئے اس مسئلے کو اب میں سمجھا رہا ہوں مگر اس سے پہلے اس بات کو بھی سمجھتے چلیں وہ یہ ہے کہ ایک ایسا شخص جس کی نہ کوئی شخصیت ہو اور نہ ہی اس کو لوگ جانتے ہوں اگر وہ لوگوں کو بلائے تو اس کے بلانے پر کوئی جانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور ایک شخص وہ ہے کہ اس کی شخصیت سے لوگ واقف ہیں مثلاً کسی ملک کا بادشاہ یا صدر یا وزیر اعظم اگر وہ لوگ اپنی پبلک کو بلائیں تو لاکھوں انسان حاضر ہو جائیں گے۔ قرآن حکیم صرف اتنی خبر دے رہا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو آواز لگانے کا حکم دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ آپ کی آواز کو سُنکر دنیا کے ہر ہر حصے اور علاقے سے لوگ کثرت سے حج کرنے کی غرض سے آپ کے پاس

آئیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ آواز کس کی تھی، کیا کسی اجنبی کی تھی، کیا دنیا کے انسان آپ کو جانتے نہیں تھے، کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ جس کو لوگ نہیں جانتے اس کی آواز پر پروانوں کی طرح اس کی شخصیت پر قربان ہو کر ٹوٹ پڑیں گے اور دور دراز کے سفروں کی مشکلات کو جھیل لیں گے ہرگز نہیں بلکہ پوری دنیا میں آپ کی شہرت ہو چکی تھی، لوگ آپ کو جانتے اور پہچانتے تھے یہاں تک کہ آپ کی آواز پر لوگوں میں یہ شہرت ہو گئی کہ انسانوں پر حج کرنا فرض ہو گیا ہے۔ بڑے اوتار اور پیغمبر حضرت ابراہیمؑ نے سارے انسانوں کو حج کرنے کے لئے مکہ شریف میں بلایا ہے، چلو اسی بہانے سے بڑے اوتار حضرت ابراہیمؑ سے اور چھوٹے اوتار حضرت اسماعیل جی سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور ان کے بتلانے کے مطابق ہمارے حج کا فریضہ بھی پورا ہو جائے گا۔ اگر اس زمانے میں کوئی مؤرخ ہوتا اور تاریخ عالم پر قلم اٹھاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی آواز کو سُنکر اپنی کتاب میں یہی نقشہ کھینچتا جس کو میں نے کھینچا ہے۔ شہرت کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خدا کی طرف سے انسانی آبادیوں میں اللہ ہمیشہ کسی کسی نبی اور پیغمبر کو بھیجتے رہے۔ اگر ابلیس مردود نے انسانوں پر بڑا حملہ کیا تو بڑے پیغمبر بھیجے گئے۔ اور اگر چھوٹے چھوٹے حملے کئے تو چھوٹے چھوٹے نبی اور اوتار بھیجے گئے۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السّلام سارے نبیوں سے بڑے تھے۔ نمرود بادشاہ کی تباہی و بربادی ہو چکی تھی۔ حضرت لوط علیہ السّلام کی امت کی ہلاکت کا وقت قریب تر ہوتا جا رہا تھا ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ادھر ایک بڑے نبی اور اوتار حضرت سارہ علیہا السلام کے بطن سے ان کے گھر پیدا ہوئے ان کا نام

اسحاق رکھا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے انتقال کے بعد آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ایک حضرت اسحاق وہ دونوں بڑے نبیوں اور اوتاروں میں ہونے والے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں جہاں پر انسان آباد تھے وہاں پر اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود کے مکر و فریب سے بچانے کے لئے نبیوں کو بھیجا اور ہر نبی نے بیت اللہ کا حج ادا کیا ہے اعلانِ حج کے بعد جہاں جہاں پر اور جتنی دور دور پر وہ موجود تھے وہ خود حج کے لئے آنے لگے اور اپنی امت کے لوگوں کو بھی لانے لگے جتنے نبی اس وقت دنیا میں موجود تھے وہ سب کے سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جانتے تھے اس لئے ان کے ذریعہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شہرت ہوئی۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ وہ زمانہ بڑا خیر کا زمانہ تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اکثر انسان ملّت ابراہیم پر رہے ہوں اور انبیاء علیہم السّلام کی دعوت کو قبول کر کے صرف ایک ہی مالک اور داتا اور رب کی عبادت اور بھگتی کر کے جنت کی خوب خریداری کرتے رہے ہوں۔ اندازہ یہی ہے کہ اس وقت توحید کی تبلیغ و دعوت عام ہو گئی تھی، اور ایک ہی دھرم و مذہب کے پلیٹ فارم پر آ کر لوگ جمع ہو گئے تھے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ بُت پرستی کا خاتمہ ہو گیا تھا البتہ اندازہ کے بعد صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ بُت پرستی میں بہت حد تک کمی ضرور آ گئی تھی۔

دو نبیوں کے بعد تبلیغ و دعوت کا دَور

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس دنیا کے سب سے بڑے پیغمبر اور اوتار حضرت ابراہیم علیہ السلام اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف روانہ ہو گئے اور ان کے بھائی حضرت لوط علیہ السلام بھی چلے گئے۔

ایک طرف ملک شام میں حضرت اسحاق علیہ السّلام ہیں تو عرب کے علاقوں میں مکہ شریف میں حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں پوری دنیا کے لوگ حج کے لئے آرہے ہیں اور آپ کی زیارت کر کے بے شمار نیکیاں لے کر جارہے ہیں۔ ادھر حضرت لوط علیہ السلام کے بیٹے لڑکے جو نبی اور اوتار تھے اگر پہلا قول درست ہے تو وہ دُنیا کے مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور انسانوں کو ہدایت کے راستے پر لانے اور شیطان کی فریب کاری سے بچانے کی محنت اور کوشش میں لگ گئے، وہ زمانہ بھی بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ رہا ہوگا کیونکہ اس وقت شیطان کے کسی بڑے حملے کی شہادت نہیں ملتی ہے البتہ ان لوگوں کے بعد شیطان کے حملے انسانوں پر شروع ہو گئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں بڑے بڑے انبیاء اور اوتار پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ باطل کے مقابل میں اپنے نبیوں کو بھیجتے رہے جن کا تذکرہ قرآن شریف میں موجود ہے انسان اور شیطان کی دعوت عام ہونے لگی، کچھ شیطان کے حامی اور ساتھی بنے اور کچھ لوگ نبیوں کے ساتھی اور حامی بنے۔ شیطان مردود نے کتنے انسانوں کو تباہ اور برباد کرا کر ان کو دوزخ میں بھیجدیا یہ لمبی داستان ہے

ابلیس مردود کا بڑا حملہ

ابلیس روزانہ رات کو سمندر پر تخت بچھا کر بیٹھتا ہے اس کے سارے ساتھی شیاطین جمع ہو جاتے ہیں، کس نے کیا کیا؟ ان کی کارروائی کو سُنکر اپنی کارروائی کو بھی سُناتا ہے اور کود پھاند لگا کر خوشیاں مناتا ہے، نبیوں کی دعوتی خدمات کو دیکھ کر گھبراتا ضرور ہے لیکن مایوس نہیں ہوتا، دنیا کی ساری انسانی آبادیوں میں گھوم گھوم کر ان کو گمراہ کرنے کا پروگرام بناتا ہے، اس نے انسانوں کا جائزہ لیا اور دیکھا کہ ہندوستان میں راج قائم ہو گیا ہے اس وقت بہت سے راجہ

ہندوستان کے علاقوں میں اپنا اپنا راج کر رہے ہیں اور بہت سے بادشاہ بھی ہو گئے ہیں اور سب کے سب اپنا راج اور اپنی حکومت کو سکون سے چلا رہے ہیں اب ان کے اندر اختلاف اور پھوٹ ڈال کر ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر ان کو آپس میں لڑانا چاہیئے، تاکہ یہ انسان ہمارا دشمن سکون سے اپنے راج کو اور اپنی حکومت کو چلا نہ سکے اور اس خدمت کا انجام صرف میں ہی دے سکتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے ہندوستان کے راجاؤں سے اور دنیا کے بادشاہوں سے ملاقاتیں کیں اور ہزاروں قسمیں کھا کھا کر ایک دوسرے کا صرف مخالف ہی نہیں بلکہ دشمن بنا دیا۔ اور آپس میں لڑا کر مروا دیا۔ ہر راجہ اور بادشاہ دوسروں کو مارنے کے لئے فوجی تیاری کر کے جنگی سامان اور آلات کو بنانے لگا۔ اس طرح سے لڑائی اور جنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان راجاؤں اور بادشاہوں کی لڑائیوں سے کتنے کروڑ انسان بے دردی سے قتل کئے گئے ہیں اور کتنی عورتیں بیوہ ہوئی ہیں اور کتنے بچے یتیم ہوئے ہیں۔ انسانی تاریخ کا یہ بڑا ہی خطرناک منظر ہے۔ شیر کو تو بعض مرتبہ انسانوں کے مارنے پر ترس بھی آجاتا ہے، مگر انسان اپنے بھائی انسان کو بے دردی سے قتل کرنے پر کبھی ترس نہیں کھایا بلکہ خوشی منائی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی زمانے میں شری رام جی اجودھیا میں اور شری کرشن جی متھرا میں پیدا ہوئے ہوں، ان کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔ خلافت کے مشورہ کے وقت فرشتوں نے جس بات کو کہی تھی یعنی یہ انسان آپس میں لڑ کر خون بہائے گا اور پوری دنیا میں فساد مچائے گا، وہ بات سارے فرشتوں کے سامنے آگئی۔ مگر خدا کی مصلحت خدا ہی جانے، آج بھی اس کا نمونہ دیکھا جا سکتا ہے۔

بادشاہ فرعون کی کہانی

فرعون غریب گھرانے کا ایک لڑکا تھا مگر بڑا ہی چالاک تھا۔ کودنا پھاندنا اور

دوڑ لگانا اس کی بچپن ہی سے عادت تھی۔ جب بڑا ہوا تو سپہ گری کا فن اور ہنر سیکھا پھر فوج میں داخل ہوگیا، جنگ و لڑائی میں اس کی شہرت ہونے لگی پھر وہ فوج کا کمانڈر بن گیا، اس نے ترقی کرتے کرتے جنرل کا عہدہ سنبھال لیا۔ ساری فوج کے لوگ اس کی عزت کرنے لگے اور اس کا ساتھ دینے لگے، فوجیوں کو اپنے فیور میں لیکر مصر کا بادشاہ بن گیا اور جلدی ہی سے مصر کی فضا ہموار کرکے اپنی بادشاہت اور حکومت کا اعلان کردیا۔ جب فرعون بادشاہ بن گیا تو ابلیس بڑی شان و شوکت کے ساتھ فرعون سے ملنے آیا اور اس کا دوست بن گیا۔ ایک مرتبہ ابلیس نے کہا کہ بھائی فرعون آج کل میں دنیا والوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سے اور ایک راجہ دوسرے راجہ سے لڑائی کررہا ہے اور دوسرے کے راج کو چھیننے کی کوشش کررہا ہے۔ اسلئے کوئی پتہ نہیں کہ یہ حکومت اور بادشاہت کل کس کے ہاتھ میں آجائے۔ آپ سے بڑے بڑے بادشاہ بھی ہیں۔ مصر کی حکومت پر آپنے جس طرح قبضہ کیا ہے، کل دوسرے لوگ بھی قبضہ کرکے آپ کو قتل کرسکتے ہیں۔ فرعون نے کہا کہ میرے دوست آپ پرانے تجربہ کار ہیں کوئی ایسی شکل بتلاؤ کہ میں اسے اختیار کرلوں اور میری حکومت پر کوئی قبضہ نہ کرسکے۔ ابلیس نے کہا کہ ترکیب تو بتلادوں گا مگر اس پر عمل آپ کو ہی کرنا ہوگا۔ فرعون نے کہا کہ میرے دوست وہ ترکیب آپ ضرور بتلائیں میں اس پر عمل کروں گا۔ ابلیس نے کہا کہ بھائی صاحب میں نے جہاں تک دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ انسان انسان کا مقابلہ کرتا ہے مگر خدا کا مقابلہ کوئی نہیں کرتا۔ فرعون نے کہا کہ پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ ابلیس نے کہا کہ فوراً خدائی کا دعویٰ کرلو، اپنی پوری حکومت میں اس کا اعلان کردو اور یہ حکم بھی کردو کہ اے لوگو! میں ہی تمہارا بڑا رب اور اللہ ہوں۔ سارے لوگ آج سے میری

بندگی اور بھگتی کریں اور میرے سامنے آکر مجھے بڑا خدا اور رب پکار کر میرا سجدہ کریں، اگر آپ نے ایسا کر لیا تو پھر بے فکر ہو جاؤ، کسی بادشاہ کی یہ طاقت اور ہمت نہیں ہے کہ آپ سے مقابلہ کر کے آپ سے لڑے۔ ابلیس کی باتیں فرعون کی سمجھ میں آگئیں دوسرے ہی دن اس نے اپنی خدائی کا اعلان کرا دیا لوگ اس کو بھگوان اور ایشور اور خدا سمجھنے لگے اور اس کی بھگتی بھی کرنے لگے۔

ابلیس کے خوشی کی رات

سارے شیطان ابلیس کے پاس آکر رات کو جمع ہوئے۔ ابلیس نے ان کو مخاطب کر کے ایک زوردار تقریر کی اور کہا کہ میرے ساتھیو آج کی رات بڑی خوشی کی رات ہے، آج اچھل اچھل کر ناچنے اور گانے کی رات ہے اور بار بار ابلیس زندہ باد کا نعرہ لگانے کی رات ہے۔ بڑی مایوسیوں کے بعد آج مجھے بڑی کامیابی ملی ہے۔ اس سے پہلے میں نے نمرود کو دھوکا دیکر اس کو ایشور اور خدا بنوا دیا تھا، مگر اس کے مقابلہ کے لئے خدا نے اوتار ابراہیم کو بھیج دیا تھا، وہ اور اس کی فوج بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو کر مری تھی ان کو مچھروں نے چاٹ لیا تھا دنیا میں اس کی شہرت ہوئی۔ میرا یہ پہلا تجربہ تھا میں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ میرا یہ تجربہ آئندہ انسانوں پر کارگر نہ ہوگا۔ اب خدا اور ایشور بننے کے لئے کوئی انسان تیار نہیں ہوگا، کیونکہ گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد سزا دیتے ہیں۔ مگر خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کو دنیا ہی میں سزا دیتے ہیں۔ اب اتنی سخت خدا کی مار اور سزا بھگتنے کے لئے کوئی انسان تیار نہ ہوگا مگر آج مجھے اس سلسلے میں بڑی کامیابی ہوئی ہے تم لوگ مصر میں جا کر دیکھ سکتے ہو۔ فرعون بادشاہ کو دھوکا دیکر میں نے خدائی کا دعویٰ اس سے کرا دیا ہے لوگ اس کو پوجنے لگے ہیں۔ سارے شیاطین یہ خبر

سُنکر خوشیوں سے جھوم اٹھے اور اپنا تان بان لگانا شروع کر دیئے۔ ابلیس کے وزیر اعظم نے کہا کہ سرکار اگر گستاخی نہ ہو تو میں بھی چند باتیں عرض کر دوں ابلیس نے کہا ضرور کہو آج سب کو بولنے کی رات ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا جب نوح کی قوم طوفان میں ہلاک ہوگئی تو دنیا کے ہر ہر علاقوں میں جہاں جہاں پر آپنے انسانوں سے بُت پرستی کا کام شروع کرایا تھا وہ سارے بُت پرست بھی ان کے ساتھ ہلاک ہو گئے تھے۔ پھر نوح کے ذریعہ یہ دنیا آباد ہونے لگی۔ نوح اوتار نے اپنے لڑکوں کو سمجھایا کہ اس طرح بُت پرستوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر کے جہنم کی آگ میں جھونک دیا ہے۔ میرے پیارے بچو تم لوگ صرف اوپر والے اللہ اور ایشور کی ہی بھگتی کرنا دیکھو بتوں کے قریب مت جانا وہ ہمارے دشمن ابلیس کے فندے اور دھندے ہیں انھیں بتوں کی پوجا پاٹ کرا کر لوگوں کو دوزخ میں وہ بکریوں کی طرح ہانکتا ہوا ڈال رہا ہے، تم لوگ اپنے بچوں کو بھی یہی نصیحت کرنا اور ان سے کہدینا کہ وہ بھی ہمارا واقعہ سُنا کر اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں آپ اس وقت بھی مایوس ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں سے بُت پرستی کرانے کا میرا تجربہ کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ سارے انسانوں میں اس کا چرچا ہو رہا ہے، لوگ بُت پرستی سے ڈر بھی رہے ہیں اور گھبرا بھی رہے ہیں، انسانوں کو پھانسنے کے لئے میں نے بہترین جال تیار کیا تھا مگر اب وہ بیکار ہو رہا ہے مگر آپنے راجہ سورج اور برہمن پر اس کو استعمال کر ہی دیا وہ لوگ نوح اوتار کے پرپوتے تھے کوئی زیادہ دُور کی بات نہیں تھی مگر آپ کامیاب ہو گئے اور جشن بھی منائیے۔ اس لئے بار بار جو آپ مایوسی کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ آپ کی شان

کے خلاف ہے۔ اے لوگو! بولو ابلیس زندہ باد اور آخری جیت ہماری ہوگی ابلیس اور اس کے سارے ساتھی اچھل اچھل کر کودنے لگے۔ ابلیس اتنا کودا کہ سارے شیطانوں کو شک ہوگیا کہ کہیں ایسا نہ ہو یہ تخت سے اچھل کر سمندر میں کود پڑے۔ اُدھر بڑی بڑی مچھلیاں ابلیس اور اس کے ساتھی شیطانوں پر لعنت برسا رہی تھیں اور یہ سوچ رہی تھیں کہ اگر یہ انسانوں کا دشمن ظالم تخت سے گرے تو فوراً ہم اس کو کھا جائیں تاکہ بُرائیوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہی ہو جائے۔

فرعون بادشاہ سے ابلیس کی دوسری ملاقات

پڑھنے والے پہلے اس مسئلے کو سمجھ لیں تاکہ ابلیس اور فرعون کی گفتگو آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ نمرود بادشاہ خدا اور اللہ کو جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ کون ہیں بلکہ وہ سمجھتا تھا کہ سب کچھ میں ہی ہوں مگر فرعون خدا کو جانتا تھا اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ ابلیس انسانوں کا دشمن ہے مگر بادشاہت اور حکومت اور جاہ کی طلب میں زبردستی خدا اور بڑا رب بن گیا تھا۔ ابلیس دوبارہ فرعون سے ملنے آیا اور اس کی بڑی داد دی اور بہت تعریف کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب میں اس کی خوب تعریف کروں گا تو فرعون خدائی کے دعویٰ میں مضبوط اور پختہ ہو جائیگا۔ ابلیس نے فرعون کی تعریف کرتے کرتے یہ بات بھی کہدی کہ جناب آپنے کمال ہی کردیا حقیقت یہ ہے کہ جو کام آپنے کیا ہے آج تک وہ کام میں بھی نہیں کرسکا۔ یعنی میں نے سب کچھ کیا مگر آج تک خدائی کا دعویٰ نہ کرسکا۔ اتنا کہدیتے ہی فرعون چونک اٹھا اور سوچنے لگا کہ خدائی کا دعویٰ کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ سب سے بڑا مجرم ابلیس ہے یہ بھی نہیں کرسکا۔ فرعون بڑا شرمندہ ہوا اور

ابلیس کے سامنے کہدیا کہ اب میں خدائی کا دعویٰ کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلوں گا اور ان سے معافی مانگوں گا۔ یہ سُنکر ابلیس چکّر میں آگیا اور دل میں سوچنے لگا کہ آج میرا شکار میرے جال سے نکل کر بھاگ رہا ہے میں تو پھنسے ہوئے شکار کو مضبوطی سے پھانسنے آیا تھا مگر معاملہ الٹا ہوگیا مجھے اس قسم کا راز اور بھید فرعون کو نہیں بتانا چاہیئے تھا مگر ابلیس ابلیس ہے۔ اگر خود اللہ تعالیٰ ہی اس کے پھنسے ہوئے جال سے انسانوں کو نہ نکالیں تو انسان کا نکلنا بہت مشکل ہے۔ فوراً ابلیس نے کہا کہ میرے دوست توبہ ضرور کرلو میں توبہ اور معافی سے آپ کو منع نہیں کر رہا ہوں اور اگر توبہ کرنا ہی چاہیں گے تو میں منع بھی نہیں کرسکتا، لیکن توبہ کرنے سے پہلے پہلے اس معاملے پر بھی غور و فکر کرلو ابھی جلدی کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے، ذرا میری باتوں کو سُن کر ذرا غور و فکر کرلو پھر توبہ کرلینا وہ یہ ہے کہ جب آپ خدائی سے توبہ کرلیں گے تو بجائے خدا اور ایشور کے خود آپ خدا اور ایشور کے بندے اور بھگت بن جائیں گے تو سارے مصر میں اور آپ کی حکومت میں یہ شور ہوگا کہ فرعون کل تک خدا تھا اب بندہ بن گیا ہے، لوگ کہیں گے کہ فرعون کا دماغ خراب ہوگیا ہے وہ پاگل ہوگیا ہے اس کو مار کر مصر سے بھگا دو، ورنہ سارے لوگوں کو پاگل بنادیگا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کی حکومت اور بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اب آپکو اختیار ہے جی چاہے توبہ کرکے اللہ سے معافی مانگ لو اور حکومت چھوڑ کر مصر سے بھاگنے کی تیاری کرلو، ورنہ اپنی حالت پر رہ کر بادشاہت اور حکومت کرو۔ فرعون کی سمجھ میں ابلیس کی باتیں آگئیں۔ اس لئے حکومت اور بادشاہت کی لالچ اور ہوس میں توبہ نہیں کی اور لوگوں سے اپنی بھگتی اور بندگی کراتا رہا، اور حکومت چلاتا رہا۔

ایک خطرناک خبر کو سُنکر فرعون کی گھبراہٹ اور شرارت

اس زمانے کے نجومیوں اور جوگیوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ سرکار پناہِ جہاں آپ کی حکومت میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے وہ آپ کی حکومت اور بادشاہت کو ختم کرے گا اور آپ کو اور آپ کی فوجیوں کو ہلاک بھی کرے گا وہ لڑکا ثبتیوں میں پیدا ہوگا اس وقت مصر میں خصوصًا دو قومیں تھیں۔ ایک قبطی اور ایک ثبتی۔ قبطی قوم کو فرعون کہا جاتا تھا اور ثبتی قوم کو بنی اسرائیل کہا جاتا تھا۔ بنی اسرائیل حضرت اسحاق علیہ السّلام کی اولاد کو کہتے ہیں۔ فرعون چونکہ قبطی تھا اور انھیں قبطیوں کی حکومت تھی وہ لوگ مالدار بھی تھے اور فوجی بھی تھے اور بنی اسرائیل غریب قسم کے لوگ تھے، محنت مزدوری کرتے تھے اور قبطیوں کی غلامی کرتے تھے۔

فرعون نے کہا کہ آج سے بنی اسرائیل میں جتنے بچے پیدا ہوں ہماری پولیس کے یہ ذمہ ہے کہ ان کی جانچ کرے اگر لڑکی ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر لڑکا ہے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ جب سارے لڑکے قتل ہی کر دیئے جائیں گے تو پھر ہمارا مقابلہ کون کرے گا۔ اس ظالم نے ہزاروں لڑکوں کو قتل کرا دیا، اور ان کی لڑکیوں کو اپنی باندی اور لونڈی بنا لیا۔ یہ غریب لوگ فرعون سے تنگ آکر روتے تھے مگر کرتے کیا علاوہ مزدوری اور محنت کے اور فرعونیوں کی غلامی کے ان کے پاس معاش کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ مجبورًا فرعونیوں کے مظالم کو سہہ سہہ کر ان کے حق میں بددعائیں کرتے رہتے تھے اور تنگی کی زندگی گذارتے رہتے تھے۔ اگر وہ لوگ مصر کو چھوڑ کر بھاگنا چاہتے تھے تو فرعون ان کو وہاں سے جانے نہیں دیتا تھا۔

دشمن کے گھر ایک بڑے پیغمبر کی پرورش

اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی لکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے جب وہ کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کر لیتے ہیں تو کسی کے اندر کوئی طاقت نہیں ہے کہ ان کے فیصلے میں ایک ذرہ برابر بھی رکاوٹ پیدا کر دے۔ فرعون اپنی ساری تدبیروں اور طاقتوں کو صرف کر رہا ہے اور اپنے دشمن اور خدا کے اوتار و پیغمبر کو قتل کرانے کے لئے ہزاروں معصوم بچوں کو قتل کرا رہا ہے مگر اس کو یہ بھی خبر نہیں کہ اپنے دشمن کو میں ہی اپنے گھر میں پالوں گا اور بڑے پیار اور محبت سے گود میں لے کر کھلاؤں گا۔ وہ لڑکا فرعون کا دشمن نہیں تھا بلکہ خیر خواہ تھا صرف حکومت اور خدائی کے غرور کو ختم کر کے فرعون کو توبہ کرا کر جنت میں لے جانا چاہتا تھا مگر فرعون خود ہی نہ مانے اور دوزخ ہی میں جانا چاہے تو اس لڑکے کی کیا غلطی ہے۔ بہر حال جب وقت آیا تو وہ لڑکا بنی اسرائیل کی ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہو گیا نہ فرعون کو پتہ چلا اور نہ ہی فرعون کے سپاہیوں اور چوکیداروں کو پتہ چلا۔ فرشتے خدا کا حکم لے کر آتے ہیں یا خود ہی اللہ تعالیٰ بذریعہ الہام فرماتے ہیں کہ جلدی سے اس لڑکے کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دو۔ انھوں نے رات ہی رات حکم کے مطابق اس بچے کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔ دریائے نیل کے سامنے ہی فرعون کا شاہی محل تھا۔ فرعون اور اس کی بیوی آسیہ خاتون کشتی میں سوار ہو کر دریائی سیر و تفریح کیا کرتے تھے، اچانک انھوں نے دیکھا کہ ایک صندوق بہتا ہوا آ رہا ہے۔ فوراً فرعون نے اس صندوق کو پکڑوا کر اپنے پاس منگا لیا۔ جب کھول کر دیکھا تو اس کے اندر ایک حسین خوبصورت بچہ

کھیل رہا تھا، فوراً آسیہ خاتون نے اس پیارے حسین بچے کو اپنی گود میں لے لیا۔ فرعون نے کچھ شک ظاہر کیا مگر بیوی آسیہ نے اس کے شک کو دور کر دیا اور کہا کہ میرے پاس کوئی بچہ نہیں ہے میں اس کو گود میں لے رہی ہوں۔ یہ بچہ گویا میرا بچہ ہے۔ بنی اسرائیل کی عورتیں محنت مزدوری کرنے والی تھیں۔ اس لئے ان کے دودھ زیادہ ہوتا تھا۔ فرعون کا حکم ہوا کہ دودھ پلانے والی عورتیں آئیں اور اس بچے کو دودھ پلائیں وہ کسی عورت کا دودھ نہیں پیتا تھا۔ جب ان کی والدہ آئیں تو فوراً دودھ پینا شروع کر دیا۔ شاہی وظیفے جاری ہو گئے اس بچے کا نام موسیٰ رکھا گیا اور شاہانہ ٹھاٹ باٹ سے فرعون کے گھر اس کا لڑکا بن کر رہنے لگا۔ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق نجومیوں اور کاہنوں نے فرعون کو اطلاع دی تھی۔ قرآن شریف میں مختلف انداز سے مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ذکر فرمایا ہے۔ بچپن سے لے کر آخری عمر تک ان کے مختلف واقعات اور معجزات کا اور ان کی دعوتی خدمات کا تذکرہ اللہ نے فرمایا ہے اگر ان واقعات کو بچپن سے لے کر آخر عمر تک جن میں آپ کے حالات لکھے گئے ہیں ان کو ترتیب سے ایک جگہ جمع کر کے ان کی تفسیر اور شرح لکھی جائے تو کئی موٹی موٹی کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ لیکن اس تصنیف سے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بڑے بڑے پیغمبروں اور اوتاروں کا مختصر تذکرہ بطور نمونہ کرتے ہوئے تیزی کے ساتھ اپنی اصلی منزل پر پہونچ جاؤں اور وہاں پر پہونچ کر موجودہ انسانوں کو آواز لگا کر کچھ سمجھا دوں۔ اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا تذکرہ بھی خلاصے کے طور پر کر رہا ہوں۔ وہ ساری آیات میرے سامنے ہیں مگر تفصیلات کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت اور نبوت

حضرت موسیٰ علیہ السلام دن بدن جوان ہوتے گئے، چونکہ اللہ تعالیٰ کے وہ مقبول ترین رسول اور نبی تھے اس لئے آپ کو غیبی طور پر دعوتی تربیت دی جانے لگی، ان کے بعض واقعات کو دیکھ کر فرعونیوں کو شک ہونے لگا اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق نجومیوں نے خبر دی تھی اس لئے اس کو قتل کر دیا جائے۔ خبر دینے والے نے ان کو خبر دی کہ اے موسیٰ فرعون اور اس کے ماننے والے آپ کے قتل کا فیصلہ کر چکے ہیں، آپ مصر چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلے جائیں۔ یہ خبر سُنکر آپ مصر سے نکل پڑے۔ آپ رسول اور نبی تھے مگر خدا کی طرف سے رسالت اور نبوت کی ذمہ داری ابھی تک آپ کے سپرد نہیں کی گئی تھی۔ آپ مصر سے نکلے اور سیدھے مدین پہونچ گئے وہاں پر ایک نبی اور پیغمبر رہتے تھے ان کا نام شعیب علیہ السلام تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک کنویں پر پہونچے اور ایک درخت کے نیچے آرام کرنے لگے۔ بیٹھے بیٹھے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکیاں گھڑا لے کر کھڑی ہیں ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگ یہاں پر کیوں کھڑی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے والد بوڑھے ہو چکے ہیں اس لئے پانی بھرنے کے لئے ہم لوگ آئی ہیں۔ جب لوگ پانی بھر کر چلے جاتے ہیں تو ہم پانی بھرتی ہیں۔ یہ سُنکر موسیٰ علیہ السلام نے ان کے گھڑوں کو لے کر کنویں سے پانی بھر کر ان کے حوالے کر دیا۔ ان لوگوں نے جا کر حضرت شعیب علیہ السلام سے ذکر کیا کہ ایک نوجوان طاقت ور لڑکا جو امین ہے وہ مسافر ہے اس نے آج ہمارے گھڑوں کو بھرا ہے حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مسافر کو میرے پاس لے آؤ۔ نبی، نبی کو پہچانتا ہے، فوراً حضرت شعیب علیہ السلام ان کو پہچان گئے اور پوری

خیریت اور داستان ان کی زبانی سُنی۔ ایک لڑکی نے کہا کہ ابا ان کو کچھ ان کی خدمت کی اُجرت دیدیں۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنے ہی گھر پر ان کو روک لیا اور ایک لڑکی سے دس سال کی مدت گزارنے کی شرط پر شادی کردی جب دس سال ہو گئے اور موسیٰ علیہ السّلام کی عمر چالیس سال کی ہو گئی تو شہر مدین سے حضرت شعیب علیہ السّلام کی اجازت کے بعد اپنے گھر مصر کی طرف چلے، بیوی بھی ساتھ تھیں اور بہت سے سامان اور بکریاں جو جہیز میں ملی تھیں ان کو لے کر اپنے گھر مصر تشریف لا رہے تھے۔ رات کا وقت تھا اور سردی کا زمانہ تھا ان لوگوں کو کچھ سردی لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ایک پہاڑ کی طرف نظر ڈالی تو دیکھا کہ وہاں پر روشنی ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر کچھ انسان ہیں وہ لوگ آگ جلا کر تاپ رہے ہیں۔ انھوں نے اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ ٹھہریں میں فلاں جگہ سے جاکر آگ لے آؤں پھر لکڑی جلا کر تاپ کر آگے کی طرف چلیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب اس روشنی کے قریب پہونچے تو آواز آئی اے موسیٰ آپ وادیٔ مقدس میں پہونچ چکے ہیں اس لئے اپنے جوتوں کو نکال دیجئے۔ میں آپ کا رب اور اللہ بول رہا ہوں۔ آپ پہلے یہ بتلائیں کہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگایا کرتا ہوں اور درخت پر مار کر بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور بہت سے کاموں میں یہ لاٹھی کام دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذرا اس کو زمین پر چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اسکو زمین پر چھوڑ دیا وہ ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا۔ اژدہا سانپ کی قسموں میں سے ایک سانپ ہوتا ہے، افریقہ وغیرہ کے بڑے بڑے جنگلات میں وہ پایا جاتا ہے

وہ اتنا موٹا اور بڑا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے جانوروں کو بھی نگل جاتا ہے لوگ اس کے نام سے ڈرتے ہیں وہ کاٹتا نہیں بلکہ گائے، بیل، ہاتھی اور شیر وغیرہ کو نگل جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پہلی بار اتنا بڑا خطرناک سانپ دیکھ کر گھبرا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس سے ڈریں نہ ذرا اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھدیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جب اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تو وہ پھر لاٹھی کی شکل میں آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ذرا اپنے ہاتھ کو اپنے بغل میں ڈالدو تو بغیر عیب کے وہ روشن ہو کر نکلے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے ہاتھ کو اپنے بغل میں ڈالدیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس کو نکالو۔ جب انھوں نے نکالا تو ایک بہت تیز اور چمکتی ہوئی روشنی ہاتھ سے نکلی ان کو ایسا محسوس ہوا کہ اندھیرے جنگل اور پہاڑ سے سورج نکل آیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری دی ہوئی یہ دو نشانیاں ہیں ان کو لے کر فرعون کے پاس جاؤ اور نرمی سے گفتگو کرو اور اس کو میری توحید اور اپنی رسالت کی دعوت دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھ سے قتل کا ایک کیس ہو گیا تھا، کہیں وہ ہم کو قتل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ نڈر اور بے فکر ہو کر فرعون کو دعوت حق دو میں تمہارے ساتھ ہوں وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ میری زبان میں کچھ لقنطا ہے اور ہمارا بھائی ہارون خوب بولتا ہے۔ اگر آپ میرے ساتھ ان کو بھی کردیں تو دعوت دینے میں سہولت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ تمہارے بھائی ہارون کو بھی آپکے ساتھ میں نے کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت اور رسالت کے دونوں عہدے ملے اور حضرت ہارون علیہ السّلام کو صرف نبوت کا ہی عہدہ ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی بیوی صاحبہ کے پاس آئے

اور سارا واقعہ سُنا کر مصر کے لئے روانہ ہو گئے اور اپنے گھر پر پہونچ کر حضرت ہارون علیہ السّلام کو پورا واقعہ سُنایا۔

فرعون بادشاہ کو تبلیغ و دعوت

حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ہارون علیہ السّلام

اچانک بغیر کسی اطلاع کے فرعون کے دربار میں پہونچ گئے۔ بڑے بڑے فرعونی فرعون کے پاس جمع تھے، دونوں نبیوں نے اک زبان ہو کر فرمایا کہ ہم لوگ اللہ ربّ العالمین کے رسول ہیں تجھے توحید کی دعوت دینے آئے ہیں بس خیریت اسی میں ہے کہ تو اپنی خدائی کو چھوڑ کر اوپر والے اللہ رب العالمین کی یکتائی پر ایمان لے آ۔ اور تو نے جو بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے ان کو ہمارے حوالے کر دے۔ فرعون نے کہا کہ موسیٰ تم احسان فراموش ہو میرے ہی گھر میں تم پلے اور پلکر جوان ہوئے اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر کے بھاگ گئے، تم بڑے ناشکرے نکلے، تم سے یہ امید نہیں تھی کہ میری خدائی کا انکار کر کے میری مخالفت کرو گے۔ پھر بھی میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس قسم کی باتیں مجھ سے مت کرو، ورنہ میں تم کو سخت سزا دونگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تم کو اپنی نبوت اور رسالت کی کوئی نشانی دکھا دوں تو کیا آپ میری رسالت اور نبوت کو مان جائیں گے۔ فرعون نے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو وہ نشانی دکھا دے تاکہ میں تجھے سمجھ لوں کہ تو کون ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس کے سامنے اپنی لاٹھی کو چھوڑ دیا وہ ایک بہت بڑا اژدہا بن کر چلنے لگا اور فرعونیوں کی طرف منہ کر لیا۔ فرعون اور اسکے ساتھی ڈر کر بھاگنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے فرعون بھاگتے ہوئے ایک نشانی اور بھی دیکھتا چل، فوراً انھوں نے اپنے ہاتھ کو

بغل میں ڈالا اور نکال کر فرعون کی طرف کر دیا، اس کی روشنی اور چمک کو دیکھ کر فرعون چکر میں آگیا اور آہستہ سے وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ جب اس کو کچھ ہوش آیا تو اپنے درباریوں کو جس میں بڑے بڑے وزیر لوگ بھی تھے اس کا خاص وزیر ہامان بھی تھا ان کو بلایا اور کہا کہ موسیٰ تو بہت بڑا جادوگر بن کر آیا ہے اگر اس کو ہرانے اور ذلیل کرنے کی کوئی اسکیم نہ بنائی گئی تو وہ ہم لوگوں کو نکال کر رہے گا اور ممکن ہے اپنے اژدہا سے ہم لوگوں کو ہلاک بھی کرادے اس کے پاس تو بڑا ہی خطرناک اژدہا ہے۔ آپ لوگ مشورہ دیں کہ اس کو دفع کرنے کے لئے کون سی شکل اختیار کی جائے۔ درباریوں نے کہا کہ سرکار عالی ہمارے ملک میں بڑے بڑے جادوگر ہیں جادوگر کا مقابلہ جادوگر ہی کر سکتے ہیں۔ آپ موسیٰ کو بلا کر مقابلے کے لئے ایک دن مقرر فرمالیں تاکہ موسیٰ ہار جائے اور آپ کامیاب ہو جائیں — فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلایا اور کہا کہ اے موسیٰ کیا آپ میرے جادوگروں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ان سے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ فرعون نے کہا کہ زینت کے دن جبکہ بہت بڑا میلا فلاں میدان میں لگتا ہے آپ وہاں پر حاضر ہو جائیں اور ہمارے جادوگروں سے مقابلہ کر لیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیار ہوں وقت پر حاضر ہو جاؤں گا۔ فرعون نے اپنے ملک کے سارے بڑے بڑے جادوگروں کو بلوا کر موسیٰ علیہ السلام کا پورا واقعہ سنایا۔ سارے جادوگروں نے کہا کہ ہم ان کے مقابلے کے لئے تیار ہیں۔ پناہِ جہاں اگر ہم جیت گئے تو کیا ہم کو کچھ انعام بھی ملے گا۔ فرعون نے کہا کہ میں صرف انعام ہی نہیں دوں گا بلکہ تم لوگوں کو اپنے درباریوں میں شامل کر لوں گا۔ یہ خبر سنکر ملک کے دور دراز سے اس

دن اس میدان میں حاضر ہونے کے لئے لوگ تیاری کرنے لگے۔ تاریخ مقررہ پر کئی لاکھ انسان اس منظر کو دیکھنے کے لئے حاضر ہو گئے۔ میدانِ مقابلہ کو چھوڑ کر چاروں طرف سے اس جادوگری کا تماشہ دیکھنے کے لئے لوگوں کو کھڑا کیا گیا۔ سارے جادوگر حاضر ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرعون کے جادوگروں نے کہا کہ موسیٰ پہلے آپ اپنی جادوگری کو دکھائیں گے یا ہم دکھائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ پہلے آپ ہی لوگ دکھلائیں۔ سارے جادوگروں کے ہاتھوں میں رسّیاں تھیں انھوں نے میدان میں چھوڑ دیں دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہوا کہ پورا میدان سانپوں سے بھر گیا ان میں چھوٹے بھی تھے اور بڑے بڑے بھی تھے، وہ سانپ میدان میں بڑی تیزی سے دوڑنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو تھوڑی سی جھجک محسوس ہوئی، انھوں نے خیال کیا میرے پاس تو ایک ہی سانپ ہے اور ان کے پاس لاکھوں سانپ ہیں اور میدان میں دوڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ آپ فکر نہ کریں بس اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈال دیں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈال دی۔ جس میدان میں جادوگروں سے مقابلہ ہو رہا تھا وہ تقریباً دریا سے پانچ چھ میل کی دوری پر تھا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کی لاٹھی اتنا بڑا اژدہا بن گئی کہ اس اژدہا کا آدھا حصہ باہر تھا اور آدھا حصہ دریا کے اندر تھا، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کتنا بڑا رہا ہوگا۔ اس اژدہا نے ایک لقمہ میں جادوگروں کے سارے سانپوں کو نگل گیا اور فرعون اور اس کی فوج اور درباریوں کی طرف ذرا بڑھا تو فرعون اور اس کی فوج ڈر کر بھاگنے لگی۔ فرعون اور اس کی فوجوں اور اس کے وزیروں کا خوف اور ڈر کی وجہ سے بُرا حال ہو گیا۔ سب کے سب اپنی

جان بچانے کے لئے بھاگ گئے۔ فرعون بھی بھاگ نکلا اور کتنے تماشائی ایک دوسرے پر گر کر مر بھی گئے ہوں گے۔ آج کل بھی اگر اس قسم کا واقعہ لوگوں کے سامنے آئے تو کتنے لوگ کچل کچل کر ختم ہو جائیں گے۔ جادوگروں نے دیکھا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہے بلکہ یہ ان کا معجزہ ہے جو ان کے خدا نے ان کو دیا ہے۔ اگر جادوگر ہوتے تو ہمارا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔

جادوگروں کی جماعت کا قبولِ ایمان

اللہ تعالیٰ نے جادوگروں کی ایمانی کیفیت کو قرآن حکیم میں نقل فرمائی ہے فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی۔ فوراً سارے جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور اک زبان ہو کر کہنے لگے کہ ہم لوگ ایمان لا رہے ہیں ہارون اور موسیٰ کے رب پر۔ فرعون جب اپنے شاہی محل میں گھبراتے ہوئے اور کانپتے ہوئے پہونچا اور ہوش میں آیا تو اس کے ملنے والے فرعونیوں نے اس کو یہ خبر سنادی کہ سارے جادوگر موسیٰ اور ہارون اور ان کے رب پر ایمان لا چکے ہیں۔ وہ ہار کر ذلیل ہو ہی چکا تھا، جب یہ خبر سُنی تو اس کا دماغ خراب ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ لوگ آپس میں ملے ہوئے تھے اور موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ مجھے رُسوا کرنے کے لئے ان لوگوں نے یہ تماشہ دکھلایا ہے۔ فوراً حکم دیا کہ سارے جادوگروں کو ہمارے سامنے حاضر کرو، سارے جادوگر دربار میں حاضر ہو گئے۔ فرعون نے کہا کہ میری اجازت کے بغیر تم لوگ موسیٰ اور اس کے رب پر کیسے ایمان لے آئے، میں تم لوگوں کو اس جرم میں سخت سزا دوں گا۔ ہاتھ پیر کاٹ کر کھجور کے درخت میں لٹکا دوں گا تاکہ تم کو بھی معلوم ہو جائے کہ میری سزا کتنی خطرناک ہے اور میں مجرموں کے حق میں کتنا سخت ہوں۔ ابھی تو یہ اور

معافی کی گنجائش ہے۔ جادوگروں نے کہا کہ اے فرعون کان کھول کر سُن لے تجھے جو کرنا ہو کرلے، یہ دنیا چند دن کی زندگی ہے تجھے بھی مرنا ہے اور ہم کو بھی مرنا ہے غور سے سُن لے ہم موت سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہمارے سامنے حق و صداقت اور باطل کی حقیقت کھل کر آگئی ہے۔ تو ضدی اور مغرور ہے تیری سمجھ میں اگر نہ آئے اور صداقت کی باتیں تیرے دل میں نہ اتریں تو یہ تیری دیوانگی ہے جس طرح تو چاہے ہم کو قتل کردے لیکن ایمان لانے کے بعد اگر تو اپنی ساری حکومت اور دولت کو ہمارے قدموں پہ ڈال دے اور کہدے کہ اللہ اور اللہ کے اوتار اور رسول موسیٰ پر ایمان نہ لاؤ تو تیری دولت اور حکومت پر ہم لات ماردیں گے مگر اپنے قیمتی ایمان کو فروخت نہیں کریں گے۔ ہم لوگ اللہ پر ایمان لاچکے ہیں اور تجھے جھٹلا چکے ہیں، امید ہے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو معاف فرمادیں گے ہم لوگ اس دنیا سے آخرت کی طرف مجرم بن کر جہنم کی آگ میں جلنا نہیں چاہتے ہیں۔ ہم لوگ تو خدا اور خدا کے رسول موسیٰ پر ایمان لاکر اور ان کے حکم پر چلکر جنت میں جانا چاہتے ہیں۔ تو موسیٰ اور موسیٰ کے رب کا انکار کرکے اور خود رب بن کر جہنم میں جانا چاہتا ہے تو چلا جا مگر ہمارے ایمان کے پیچھے مت پڑ، تیرا جو جی چاہے کرلے یہ ہم لوگوں کا فیصلہ ہے۔

خدا کے حکم اور فیصلے کی صداقت

پڑھنے والے اگر غور و فکر سے پڑھے ہوں گے تو اوپر والے مالک اور پرتما اور اللہ کے فیصلے کی طاقت کو سمجھ گئے ہوں گے۔ مثال کے طور پر جادوگروں کے میدان کو سامنے رکھ کر سوچو اور غور کرو۔ ایک طرف سیکڑوں بڑے بڑے جادوگر ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کا دشمن فرعون

بادشاہ اپنی جنگی فوجیوں کے ساتھ شاہی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک طرف دو غریب قسم کے فقیر خدا کے اوتار اور نبی موسیٰ اور ہارون کھڑے ہیں۔ موسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں صرف ایک لاٹھی ہے ادھر پورا میدان جادوگروں کے سانپوں سے بھرا ہوا ہے۔ جادوگری کے سانپ اتنے خطرناک ہوتے تھے کہ انسان ان کو لاٹھی سے مار ہی نہیں سکتا بلکہ وہ لاٹھی اور انسان کو بھی ختم کر دیتے تھے۔ خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈالتے ہیں وہ خطرناک اژدہا بن جاتی ہے اور سارے سانپوں کو نگل جاتی ہے اور فرعون پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اگر فرعون اور اُس کی فوج کو مارنا مقصد ہوتا تو وہ اژدہا ایک ہی لقمے میں ان کو بھی نگل جاتا۔ موسیٰ علیہ السّلام نبی اور اوتار تھے اور ہر نبی اور رسول اپنی اُمت کا غمخوار ہوتا ہے، رحم دل ہوتا ہے۔ جب انھوں نے خطرہ محسوس کیا تو فوراً اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ اژدہا لاٹھی بن کر آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ اتنا بڑا اژدہا لاکھوں سانپوں کو نگل جانے والا لاٹھی کی شکل میں ہے یہ اللہ کی قدرت اور طاقت ہے اور ان کا حکم اور ان کا فیصلہ ہے وہ جو کرنا چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے کوئی طاقت اور حکومت ان کے حکم اور فیصلے میں ایک ذرہ برابر رُکاوٹ نہیں ڈال سکتی ہے وہ لاٹھی بظاہر لاٹھی تھی لیکن وہ حقیقت میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا معجزہ تھا۔ اگر پتھر پر مارتے تو چشمہ نکل آتا اور اگر دریا پر مارتے تو اس میں جانے کے لئے مثل خشکی کے راستہ نکل آتا، اسی لاٹھی کو ہاتھ میں لے کر فرعون کے محل میں جاتے وہ موسیٰ علیہ السّلام کو دیکھ کر گھبراتا رہتا تھا اور وہ خوب سمجھتا تھا کہ اگر موسیٰ نے میری طرف لاٹھی کو ڈالدی تو وہ مجھے بھی اور میری فوج کو بھی کھا جائے گی اس لئے ان کی باتوں کو سُنتا رہتا تھا مگر کرتا وہی تھا جو اس کو کرنا ہوتا تھا

اس کی بیگم بی بی آسیہ خاتون حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کو دیکھ کر ایمان لے آئیں مگر فرعون ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ فرعون پر خدا کی طرف سے کئی مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوئیں، قرآن حکیم نے ان کو نقل کیا ہے۔ جب جب فرعون پر کوئی بلا آتی تو وہ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آتا اور کہتا کہ موسیٰ تم اپنے رب اور اللہ سے دُعا کرو یہ بلا ہمارے اور ہماری قوم کے اوپر سے ٹل جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو میں ایمان لے آؤں گا اور تمہاری قوم بنی اسرائیل کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب دُعا فرماتے اور بلا دُور ہو جاتی تو فرعون کے پاس جاتے اور کہتے کہ اب فرعون تو اپنے وعدہ کو پورا کر مگر وہ ٹال مٹول کر جاتا اور ایمان نہ لاتا پھر کوئی بلا خدا کی طرف سے آتی فرعون تنگ ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس جاتا اور وہی وعدہ کر کے دُعا کراتا۔ یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلتا رہا وہ ذلیل و خوار ہوتا رہا مگر ایمان نہیں لاتا تھا اور نہ ہی بنی اسرائیل کو ان کے حوالے کرتا۔

فرعون کا ایمان لانے کا ارادہ

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے گئے۔ اس نے کہا کہ اے موسیٰ اچھا یہ بتلاؤ اگر میں ایمان لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تو ایمان لے آیا تو تجھے تین چیزیں دنیا میں ملیں گی نمبر ۱ ہمیشہ ہمیش کی زندگی نمبر ۲ ہمیشہ ہمیش کی حکومت نمبر ۳ ہمیشہ ہمیش کی تندرستی۔ اور آخرت میں جانے کے بعد بھی تین چیزیں ملیں گی نمبر ۱ خدا کی رضا اور خوشنودی نمبر ۲ خدا کی جنت اور حکومت نمبر ۳ اور اللہ کی زیارت اور دیدار۔ یہ سُنکر فرعون بہت خوش ہوا اور کہا کہ میری بیوی آسیہ خاتون بڑی نیک ہیں آپ اپنے گھر پر چلیں میں ان

سے مشورہ کر کے آرہا ہوں۔ اس واقعہ کو حضرت جلال الدین رومیؒ نے اپنی کتاب مثنوی میں نقل کیا ہے۔ بیوی آسیہ خاتون نے فرمایا کہ فرعون تم کو بڑی قیمتی قیمتی دولتیں مل رہی ہیں، فوراً موسیٰ کے پاس جاؤ اور ایمان لے آؤ، مگر اب میرے علاوہ ہامان وغیرہ سے مشورہ مت کرنا بس سیدھے موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ یہ سُنکر فرعون موسیٰ کے پاس چلا مگر راستے میں شیطان مردود ابلیس کا دوسرا دوست ہامان مل گیا وہ حضرت موسیٰ کی طرف تیزی سے جاتے ہوئے فرعون کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ آج معاملہ اُلٹا نظر آرہا ہے وہ دوڑ کر سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میرے بڑے رب اور خدا آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ فرعون کے منہ سے نکل گیا کہ آج موسیٰ کے پاس ایمان لانے جارہا ہوں۔ ہامان نے کہا کہ یہ تلوار ہے پہلے میری گردن کو مار دو پھر موسیٰ کے پاس جاؤ اور ایمان لاؤ۔ یہ مجھ سے دیکھا نہیں جائیگا کہ اب تک تو آپ میرے رب اور اللہ تھے اور ایمان لاکر بندہ بن جائیں گے آپ کو کسنے دھوکا دیا ہے۔ ایمان لاتے ہی موسیٰ تمہارے ملک پر قبضہ کریگا اور کل سے بنی اسرائیل جو ہمارے غلام ہیں وہ ہمارے آقا بن جائیں گے۔ اور ہم ان کی غلامی کریں گے۔ آپ اپنی قوم پر ایمان لاکر ظلم وستم کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے غلاموں کو ہمارا آقا بنانا چاہتے ہیں۔ میری زندگی میں یہ کام نہیں ہوسکے گا، اس کے لئے یہی ایک صورت ہے کہ مجھے تلوار سے ختم کردو۔ ہامان وزیر اعظم تھا فرعون کی سمجھ میں اس کی باتیں آگئیں فوراً دبیں سے واپس ہو گیا۔ بی بی آسیہ بڑی امید لگائی ہوئی تھیں مگر اس خبر کو سُنکر مایوس ہو گئیں۔ اس کے بعد فرعونیوں نے بنی اسرائیل پر مظالم ڈھانے شروع کردیئے یہاں تک کہ اپنی بیوی آسیہ خاتون کو تیل گرم کراکر اس میں جلادیا

وہ ہنستی ہوئی جنت میں چلی گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم کے بڑے لوگوں نے آکر موسیٰ علیہ السّلام سے شکایت کی کہ آپ کے آنے سے پہلے بھی ہم فرعونیوں کے ظلم وستم کو سہتے رہے اور آپ کے آنے کے بعد بھی سہہ رہے ہیں۔ پھر آپ کے آنے سے فائدہ ہی کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مختلف طریقوں سے جب تبلیغ و دعوت کے فریضہ کو فرعون اور اس کی جماعت پر پورا کر لیا اور چند لوگوں کے علاوہ کسی پر ان کی تبلیغ و دعوت کا اثر نہیں پڑا تو مجبوراً اللہ تعالیٰ سے ان کی ہلاکت اور تباہی کی دعا فرمائی۔ اس واقعہ کو بھی قرآن حکیم نے مختلف آیتوں میں ذکر فرمایا ہے۔ میں صرف دلیل کے طور پر سورۂ دخان کی تین آیتوں کو ذکر کر رہا ہوں اور سورۂ شعراء کی آیتوں کے مطابق مختصراً تذکرہ کر رہا ہوں۔

فرعون اور اس کی فوج کی ہلاکت

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۔ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں موسیٰ نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ اے اللہ یہ قوم بڑی ہی مجرم ہے۔ میں نے ان کی ہدایت کے لئے بڑی محنت اور کوشش کی مگر میری دعوت کو قبول کرنے کے بجائے یہ لوگ دن بدن شرارت میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں یعنی ان کا غرور اور تکبر بڑھتا جا رہا ہے اب آپ ان کی ہلاکت کا فیصلہ ہی فرمالیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ آپ کی دعا قبول کی جا رہی ہے۔ آپ رات ہی رات اپنی قوم کو لے کر یہاں سے نکل جائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ذمہ داروں کو بلا کر خدا کا پیغام

سنایا اور کہا کہ فلاں مقام پر اپنے سامانوں کو لے کر حاضر ہو جاؤ۔ یہ حکم پاتے ہی آپ کی قوم کے لوگ رات ہی رات تیاری کر کے مصر سے نکل پڑے اور موسیٰ علیہ السّلام کی ہدایت کے مطابق دریائے نیل کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے نکل جانے کے بعد فرعون کو خبر ملی کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ لے کر روانہ ہو گئے ہیں فرعون اپنے وزیروں کو اور فوج والوں کو بلایا اور کہا کہ وہ لوگ اس جنّت نما مصر کو چھوڑ کر چلے گئے ہم کو ان کا پیچھا کرنا چاہیے بڑا اچھا موقع ہے فوراً ان پر حملہ کر کے ختم کر دیں تاکہ نہ موسیٰ رہے اور نہ ہی اس کی قوم رہے۔ ہو سکتا ہے اگر وہ لوگ نکل کر چلے گئے تو آئندہ فوجی طاقت بنا کر ہمارے اوپر حملہ کر دیں، ان کا سردار موسیٰ بڑا خطرناک ہے، وہ کسی وقت ہمارے اوپر حملہ کر سکتا ہے۔ فرعون نے اتنی زوردار تقریر کی کہ سارے فرعونی تیار ہو گئے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پیدل چل رہی تھی اور فرعون کی جماعت فوجی ساز و سامان کے ساتھ گھوڑوں پر چل رہی تھی۔ اسلئے سورج نکلتے نکلتے موسیٰ علیہ السّلام کے سامنے آ گئی۔ جب دور ہی سے موسیٰ علیہ السّلام کی قوم نے دیکھا تو ڈر کر کانپنے لگی اور کہنے لگی کہ اے موسیٰ فرعون اپنی فوج کے ساتھ آ رہا ہے، ادھر سامنے دریا ہے اب ہم بھاگ کر کدھر جائیں، جس طرح غریب لوگ مالداروں سے ڈرتے ہیں اسی طرح موسیٰ علیہ السّلام کی قوم جس کی کم ہمتی اور بزدلی مشہور ہے، وہ لوگ ڈر کر اس طرح سے کہنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اسلئے فرعون اور اس کی فوجیوں سے مت ڈرو۔ جس اللہ نے ہم کو یہاں پر بھیجا ہے وہی راستہ بھی بتلائے گا۔ اس کے بعد اللہ کا حکم ہوا کہ اے موسیٰ دریا پر

اپنی لاٹھی کو مار دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دریا پر اپنی لاٹھی کو مارا، فوراً بارہ راستے صاف صاف دریا میں پیدا ہو گئے۔ پانی دونوں طرف کافی اوپر تک اُٹھ گیا اور نیچے زمین خالی ہو گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ چلو اب آگے چلنے کا راستہ مل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم تقریباً آدھے دریا تک پہونچ گئی ادھر فرعون اور اس کے بڑے چھوٹے وزیر اور ساری فوج دریا کے پاس پہونچ گئی اور دیکھتی ہے کہ موسیٰ اور ان کی قوم بڑی تیزی سے بھاگ رہی ہے۔ فرعون نے کہا کہ راستہ صاف ہے جلدی سے گھوڑوں کو ان راستوں پر ڈالدو اور موسیٰ اور اس کی قوم کو ختم کردو۔ ساری فوج بھی اور سارے وزیر بھی اور فرعون بھی اس راستے پر کود پڑے۔ جب یہ لوگ آدھے راستے پر پہونچے تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم باہر نکل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اے دریا اب برابر ہو جا۔ فوراً دونوں طرف سے پانی مل گیا اور سارے فرعونی ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ جب فرعون بھی ان کے ساتھ ڈوبنے لگا تو فوراً اس نے کہا کہ اب میں ایمان لاتا ہوں موسیٰ پر اور ان کے رب پر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب عذاب دیکھ کر ایمان لا رہا ہے، اس سے پہلے کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا۔ اے ظالم اب تیرا ایمان قبول نہیں ہوگا اب تو جہنم کی آگ میں چل کر دیکھ لے تیرا اور تجھ کو خدا اور رب ماننے والوں کا انجام کیا ہوگا۔

پہلی آسمانی اور مذہبی بڑی کتاب

خدا کی طرف سے آسمانی بڑی کتابیں صرف چار عدد اتاری گئی ہیں۔ پہلی کتاب توریت ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دی گئی۔ دوسری کتاب زبور ہے یہ حضرت داؤد علیہ السّلام کو دی گئی تیسری

کتاب انجیل ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی۔ اور چوتھی کتاب قرآن ہے یہ آخری نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ بقیہ نبیوں اور اوتاروں کو چھوٹے چھوٹے صحیفے یعنی کتابچے دیے گئے۔ سب سے زیادہ صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیئے گئے۔ بقیہ ہر ہر نبی اور اوتار کو بھی صحیفے دیئے گئے ہیں۔ ان کتابوں میں اور صحیفوں میں توحید و رسالت کے بعد اللہ اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرنے اور زندگی گذارنے کے طریقے لکھے ہوئے تھے، اس کی تفصیلی رپورٹ آگے آرہی ہے۔ یہاں پر صرف ان کا تذکرہ کرکے چھوڑ رہا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر خیریت کے ساتھ جب دریائے نیل سے نکل گئے اور فرعون اور فرعون کے ماننے والے ہلاک کردیئے گئے تو خدا کے حکم کے مطابق ایک ایسے علاقے میں آپ کو قیام کرنے کا حکم ہوا کہ جہاں کے کوہ طور قریب تھا۔ یہ وہی پہاڑ ہے جہاں پر آپ کو نبوت ملی تھی۔ آپ اللہ کے حکم کے مطابق اس جگہ پر تشریف لے جاتے اور براہ راست اللہ تعالیٰ سے گفتگو فرماتے، اسی لئے آپ کا لقب کلیم اللہ پڑا یعنی اللہ سے کلام کرنے والا۔ چونکہ ایمان والوں کی ایک بڑی جماعت ان کے ساتھ تھی اس لئے ان کی امت یعنی جماعت پر عمل کرنے کے احکامات خدا کی طرف سے دیئے جانے لگے آپکی امت کے لوگ میری کس طرح عبادت اور بھگتی کریں اور کون کون سی چیزوں سے پرہیز کریں یعنی کتنی چیزیں ایسی ہیں جو حرام اور ناجائز ہیں۔ اور کتنی چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ بتلاتے رہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لکھتے رہے اور اپنی امت کو سکھلاتے رہے اس طرح سے ایک کتاب مکمل ہوگئی اس کا نام توریت رکھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو یہودی بھی کہا جاتا ہے اور بنی اسرائیل بھی کہا جاتا ہے۔

اس کتاب کا پرچار بھی تقریباً پوری دنیا میں ہوا تھا۔ حضرت پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کافی دنوں تک زندہ رہے۔ کفر اور شرک کو چھوڑ کر آپ کے مذہب میں داخل ہونے کا کلمہ یہ تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوسیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت اور بھگتی کرنے کے لائق نہیں ہے۔ موسیٰ اللہ کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں۔ جب وقت پورا ہو گیا تو آپ خیریت کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوسرے بڑے اوتار اور رسول

موسیٰ علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد ان کی قوم میں بہت سے اوتار اور نبی پیدا ہوتے رہے اور انسانوں کو گمراہی سے بچا کر اور ہدایت کے راستے پر لگا کر ان کو جنت کی طرف بھیجتے رہے۔ نبیوں کے علاوہ ان کی قوم میں کچھ بادشاہ بھی ہوتے رہے اور دنیا کے مختلف علاقوں میں حکومت قائم کرتے رہے۔ تاریخ دنیا میں ان کی قوم بنی اسرائیل کی حالت یہ رہی ہے کہ ان کے اوپر کبھی عروج طاری ہوتا رہا تو کبھی زوال طاری ہوتا رہا۔ جب ان کو حکومت اور دولت ملی تو ان کے بڑے بڑے بادشاہ اور مالداروں کا حال یہ تھا کہ اپنے نبی اور رسول موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی مخالفت کرتے تھے اور بہت سے نبیوں کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عزت کو ذلت سے بدل دیتے تھے اور ان کی حکومت کو چھین کر دوسروں کو دیتے تھے میں دنیا کی تاریخ نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ دوسرے بڑے اوتار اور رسول کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ اس لئے نمونہ کے طور پر یہ واقعہ پیش کر رہا ہوں۔ اس قوم یہود کے پاس ایک صندوق تھا اس میں بنی اسرائیل کے نبیوں کے تبرکات تھے اس کی وجہ سے یہ کامیاب ہوتے

تھے مگر ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی حکومت کو اور ان کی صندوق کو اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن جالوت کو دیدیا وہ بڑا ہی ظالم بادشاہ تھا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بنی اسرائیل کے لیے خونخوار شیر تھا، اس نے بنی اسرائیل کا کافی مالی اور جانی نقصان پہونچایا۔ جب ان کا دماغ کسی حد تک کچھ ٹھیک ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں طالوت کو تم لوگوں کا بادشاہ اور سردار بنا رہا ہوں تم لوگ ان کے ساتھ جالوت سے جہاد کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے دوسرے پارے سیقول کے آخر میں بیان فرمایا ہے۔ میں خلاصہ کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ یہ قوم ڈرپوک ہو چکی تھی ان میں کچھ لوگ جہاد کے لیے چلے مگر آگے ایک نہر آرہی تھی ان کو پیٹ بھر کر پانی پینے کو منع کر دیا گیا تھا صرف ایک دو چلو پانی پینے کی اجازت تھی۔ جب یہ مجاہدین اس نہر پر پہونچے تو خوب پیٹ بھر کر پانی پی لئے ان کے پیٹ پھول گئے جس کی وجہ سے آگے کی طرف نہیں جا سکے البتہ ایک نبی اور بادشاہ طالوت اور کچھ بنی اسرائیل کے اولیاء جہاد کے لیے آگے بڑھے۔ یہ جماعت بہت چھوٹی تھی مگر نبیوں اور ولیوں کی جماعت تھی اس جماعت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے مگر یہ چھوٹے بچے تھے۔ ان لوگوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ یہ جماعت چھوٹی ہے ہمارے پاس لڑنے کے لیے کوئی زیادہ جنگی سامان بھی نہیں ہے بس آپ کے سہارے اور بھروسے پر آپ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے میدان جہاد میں کود رہی ہے۔ آگے ہمارا مخالف بادشاہ جالوت بڑا ہی ظالم اور جابر ہے اس کے پاس فوج ہے۔ بس اے اللہ آپ ہماری مدد فرمائیں اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھیں یعنی ہم جالوت کی فوج کو دیکھ کر بھاگنے والے

نہ ہوں بلکہ اس ظالم سے جنگ کرنے کے لئے جم جائیں۔ اے اللہ آپ قوم کافرین پر ہماری مدد کے فیصلے فرمائیں۔ یہ کہکر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اترنے لگی۔ اس چھوٹی سی جماعت کا رُعب جالوت کی فوج پر پڑنے لگا۔ دونوں میں جنگ شروع ہوگئی، جالوت کے کافی فوجی لوگ ختم ہوگئے۔ ادھر حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کی تاک میں لگے ہوئے تھے۔ ایک موقع آیا کہ اچانک اس چھوٹے بچے نے جالوت پر حملہ کردیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ جالوت کے قتل کے بعد ساری فوج میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ لوگ اپنے جنگی سامان کو چھوڑ کر اپنی جان کو لے کر بھاگ گئے۔ طالوت بادشاہ کا اس ملک پر قبضہ ہوگیا۔ جب بنی اسرائیل کے اندر یہ شہرت ہوئی کہ ایک چھوٹے سے بچے نے جالوت بادشاہ کو قتل کردیا ہے تو لوگ ان کی زیارت کے لئے آنے لگے اور ان کی عزت کرنے لگے۔ یہ بچہ اپنی قوم میں بڑا معزز اور محترم تھا۔ آپ کو چالیس سال کے بعد رسالت اور نبوت کا عہدہ ملا اور طالوت کے انتقال کے بعد آپ کو حکومت بھی ملی اور اس کے بعد آپ کو ایک آسمانی کتاب بھی ملی اس کا نام زبور تھا۔ بنی اسرائیل کا زوال عروج سے بدلنے لگا، بہت سے علماء اور اللہ والے پیدا ہونے لگے۔ اللہ کے نبی اور رسول کی تبلیغ و دعوت ہونے لگی چاروں طرف سے داؤد علیہ السلام کا مذہب اور ان پر نازل کی گئی کتاب کو لوگ سیکھنے گئے۔ ادھر شاہی دبدبہ تو دوسری طرف اللہ کے اوتار کی نبوت اور رسالت کی رُوحانی طاقت سے لوگ ایمان اور عملی فیض حاصل کرنے لگے۔ اپنے معاملات اور مقدمات کو شاہی اور رسالت کے دربار میں لانے لگے اور عدل و انصاف سے پُر فیصلوں کو لے جانے لگے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اندر کئی جگہوں پر ان کا تذکرہ فرمایا ہے ان کے واقعات

کو بھی لکھا ہے بہت سے نبیوں سے بڑے بڑے امتحانات لئے گئے اور بڑی بڑی کٹھن راہوں سے ان کو گذار کر کامیاب بنایا گیا ہے مگر حضرت داؤد علیہ السلام کی دعوتی لائن پر بظاہر کوئی امتحان ان سے نہیں لیا گیا ہے اور نہ ہی ان کی قوم نے ان کو ستایا ہے کیونکہ وہ بادشاہ بھی تھے۔ البتہ آخر عمر میں ایک فیصلے میں بھول ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ان کی پکڑ ہوگئی مگر وہ زندگی بھر اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتے رہے، ان کے مقدمہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا۔ ان کو بھی بہت سے معجزات دیئے گئے تھے، پہاڑ اور سارے جانور وغیرہ ان کے ساتھ ذکر کرتے تھے ان کی شخصیت بھی عجیب نرالی تھی۔

اوتار سلیمان علیہ السلام

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے تھے۔ داؤد علیہ السلام کے بعد جب ان کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت کا عہدہ دیا۔ یہ نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے، ان کے والد داؤد علیہ السلام کی حکومت ایک علاقے اور ملک تک محدود تھی مگر ان کی حکومت پوری دنیا میں تھی اور سارے انسانوں اور جنات کے بھی یہی بادشاہ تھے، دنیا کے ہر ہر قسم کے جانوروں کے بھی بادشاہ تھے یہاں تک کہ ہوا کے بھی آپ بادشاہ تھے۔ جس ملک میں اور دنیا کے جس گوشے میں جانے کا پروگرام بناتے شاہی تخت پر اپنے عملہ کے ساتھ بیٹھ جاتے اور ہوا کو حکم کرتے تھے کہ اے ہوا فلاں جگہ پر ہمارا تخت اڑا کر پہونچا دے، فوراً ہوا تخت کو اوپر اٹھا لیتی اور بڑی تیزی کے ساتھ اڑا کر اس جگہ پر لے جا کر چھوڑ دیتی وہ ہر قسم کے جانوروں کی بولی سمجھتے تھے

اوران کی باتوں کو سُنکر ان کا فیصلہ بھی کرتے تھے۔ ایسا بادشاہ دنیا میں کوئی نہیں ہوا کہ نبی بھی ہو اور دنیا کے ہر مخلوق کا بادشاہ بھی رہا ہو اور ہواؤں پر اپنے شاہی تخت پر بیٹھ کر سفر بھی کرتا رہا ہو اور پوری دُنیا میں توحید کے پرچم کو بلند کرکے اپنے والد داؤد علیہ السّلام کے دھرم کی عالمگیر طور پر تبلیغ و دعوت کی خدمات انجام دیتا رہا ہو، اس وقت پوری دنیا کے لوگ ایک ہی مذہب پر تھے یعنی سارے انسان صرف ایک خدا اور ایشور کو مان کر ان کے نبی کی تعلیم کے مطابق صرف انھیں کی بھگتی اور پوجا پاٹ کرتے تھے اور جنّت میں جانے کی تیاری کرتے تھے۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ ابلیس اور اس کے ساتھی سارے شیاطین بلقیس کے ملک میں ڈر کر بھاگ گئے تھے اور اسی کے ملک کو اپنا پناہ گاہ بنالیے تھے۔

مَلکہ بلقیس کا واقعہ

ملکہ بلقیس مُلک سبا کی رہنے والی تھی۔ ملکہ بلقیس خود اور اس کی قوم سورج کو خدا اور ایشور سمجھ کر اس کے نام کا سجدہ کرتی تھی اور اسی سوَرج کی پوجا پاٹ کرتی تھی۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ ابلیس مردود نے ملکہ بلقیس کو بھی راجہ کشن کی طرح چکّر میں ڈال کر اور سورج کو اللہ بنا کر اس سے بھی اور اس کی قوم سے بھی سورج کا سجدہ اور اس کی بھگتی کا کام کرایا تھا۔ ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی خبر نہیں تھی کہ میرے ملک میں کوئی اور عورت بادشاہت کر رہی ہے۔ اور اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کی عبادت اور بندگی خود کرتی ہے اور اپنی قوم سے بھی کراتی ہے۔

بلقیس اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی سورہ نمل میں لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام

جب اپنے شاہی تخت پر بیٹھتے تھے تو ان کے خاص خاص درباری فوراً حاضر ہو جاتے تھے ان میں انسان بھی ہوتے تھے اور جنات بھی ہوتے تھے اور دیگر مخلوقات بھی ہوتی تھیں، ان میں چڑیا اور پرندے بھی ہوتے تھے۔ ہُدہُد ایک چڑیا تھا وہ بڑا چالاک تھا۔ اندازہ یہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے سی، آئی، ڈی کا کام کیا کرتا تھا، کچھ خاص خبریں لاکر سنایا کرتا تھا اور وقت پر دربار میں حاضر ہو جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السّلام اپنے تخت پر آکر بیٹھے اور چاروں طرف دیکھے تو وہ ہُدہُد دربار میں حاضر نہیں تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے غصّہ کی حالت میں فرمایا کہ آج میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں کہیں وہ غائب تو نہیں ہو گیا ہے اگر اس نے ایسی حرکت کی ہے تو میں اس کو سخت سزا دوں گا یا ذبح کر دوں گا۔ اگر دربار شاہی میں وقت پر حاضر نہ ہونے کی کوئی کھلی ہوئی دلیل نہ پیش کی تو آج اس کا حشر بڑا ہی بُرا ہوگا۔ اتنے میں ہُدہُد دربار شاہی میں حاضر ہو گیا اور کہا کہ سرکار پناہ آج میں ایسی خبر لے کر آیا ہوں کہ آپ کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ میں یہ خبر ملک سبا سے لے کر آیا ہوں میں نے ایک عورت کو پایا کہ وہ اس ملک کی مالکہ ہے وہ بہت سی چیزوں کی مالکہ ہے، اس کے پاس ایک بہت بڑا شاہی تخت ہے میں نے دیکھا کہ وہ ملکہ خود اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہیں ان کو شیطان نے گمراہ کر کے رکھ دیا ہے وہ لوگ ہدایت کے راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا کہ تو نے عجیب خبر سنائی۔ پھر بھی میں تیری سچائی اور جھوٹ کو سمجھنا چاہتا ہوں تم میرا یہ خط لے جاؤ اور اس کے سامنے ڈال کر آجاؤ۔ میں دیکھوں گا کہ وہ لوگ میرے خط کا کیا جواب دیتے ہیں۔ ہُدہُد حضرت سلیمان علیہ السّلام کا خط

لے گیا اور ملکہ بلقیس کے سامنے ڈال کر چلا آیا۔ ملکہ نے اس خط کو اٹھایا اور پڑھا اور اپنے وزیروں کو بلا کر کہا کہ اے میری جماعت کے لوگ میرے پاس ایک کتاب مکرم پہونچی ہے یعنی ایک مکرم خط پہونچا ہے اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۔ وہ خط سلیمان بادشاہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اس خط کو اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ میرا حکم ہے کہ میرے اوپر تم لوگ اپنی بڑائی مت جتاؤ۔ بس سیدھے مسلمان ہو کر میرے پاس آجاؤ۔ اب آپ لوگ مشورہ دیں کہ ہم کو کیا کرنا چاہیے اور ان کا کیا جواب دینا چاہیے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کے مشورہ اور حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، ہمارے پاس فوجی طاقت بڑی مضبوط ہے، اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سے جنگ کے لئے تیار ہو جائیں یا آپ کا جو حکم ہو اس معاملے کا فیصلہ تو آپ ہی کریں گی۔ ملکہ بلقیس نے کہا کہ وہ بہت بڑے بادشاہ ہیں۔ اگر ہم نے ان کو جنگ کی دھمکی دی تو وہ ہماری عزت خاک میں ملا کر ہم کو تہس نہس کر کے ذلیل کر دیں گے۔ اس وقت ہم ایک وفد کو کچھ ہدیہ دے کر بھیج رہے ہیں اور دیکھیں گے کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ جب وہ وفد ہدیہ لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے ہدیہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی دولتوں کا خزانہ میرے ہاتھ میں دیدیا ہے وہ عورت مجھے غریب سمجھ کر میری مدد کرنا چاہتی ہے اس کا ہدیہ لے کر واپس جاؤ۔ اگر اس نے ہمارے حکم کی تکمیل نہ کی تو میں اس کو ذلیل کر کے اس ملک سے بھگا دوں۔ میرے سامنے اس کی کیا حیثیت ہے جو میرا وہ امتحان لے رہی ہے۔ جب وہ لوگ واپس

چلے گئے تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے کہا کہ ھُدھُد کی خبر سچی ہے۔ اب اسکے تخت کو اٹھا کر اسے بھی اور اس کے عملہ کو بھی میرے پاس لانا ہے۔ بولو تم میں سے کوئی پہلوان ایسا ہے جو اس کے تخت کو اٹھا کر لے آئے اور میرے دربار میں حاضر کردے۔ ایک پہلوان قسم کا جن اٹھا اور کہنے لگا کہ سرکار اگر آپ مجھے بلقیس کا تخت لانے کی اجازت دیں تو میں آپ کا دربار ختم ہونے سے پہلے پہلے آپ کے سامنے حاضر کردوں گا۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا کہ تو گھنٹہ دو گھنٹے کی باتیں کر رہا ہے مجھے تو اسی وقت اپنے دربار میں اس کا تخت لانا ہے۔ ایک اللہ کے ولی اس مجلس میں موجود تھے وہ اسم اعظم کے عامل تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ اگر ابھی چاہیئے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے میں حاضر کر رہا ہوں۔ اتنے میں لوگ دیکھتے ہیں کہ بڑی تیزی کے ساتھ ملکہ بلقیس کا تخت اڑ کر آ رہا ہے۔ فوراً ملکہ بلقیس کا تخت شاہی دربار میں حاضر ہو گیا۔ اسم اعظم کے بارے میں مختلف باتیں سامنے آئی ہیں۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ کے ناموں میں سے کسی نام کا وظیفہ ہے۔ جب کوئی اس کو پورا کر لیتا ہے تو اس نام کو لے کر جو کام کرنا چاہتا ہے وہ فوراً پورا ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ خود حضرت سلیمان علیہ السّلام اسم اعظم جانتے تھے۔ اس لئے آپنے ہی بلقیس کا تخت منگایا تھا، بہرحال بلقیس کا تخت شاہی دربار میں پہونچ گیا۔ بلقیس اور اس کے وزراء تخت سے اترے اور شاہی دربار میں سلامی دیئے۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا کہ ذرا ان کو تفریح اور سیر کرالو۔ جب وہ لوگ سیر کرنے کے لئے چلے گئے تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس کے تخت کو کچھ نقصان پہونچا دو تاکہ میں دیکھ لوں کہ بلقیس سمجھدار ہے یا بے وقوف ہے۔ جب تفریح کر کے بلقیس آئی تو اس سے پوچھا

گیا کہ کیا آپ کا تخت اسی طرح سے تھا۔ بلقیس نے کہا کہ گویا وہی ہے یعنی اس میں کچھ نقصان پہونچ گیا ہے مگر تخت وہی ہے وہ کافرہ اور مشرکہ تھی مگر حضرت سلیمان علیہ السّلام کی روحانی طاقت کو بھی اور ظاہری طاقت کو بھی دیکھ کر سمجھ گئی اور اس سے پہلے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام اس کو ایمان کی دعوت دیتے وہ خود ہی کہنے لگی کہ آپ کے متعلق اس سے پہلے ہم کو علم ہو چکا ہے اس لئے ہم مسلمان ہو رہے ہیں۔ بلقیس کے متعلق حضرت سلیمان علیہ السّلام کو یہ خبر ملی تھی کہ وہ بڑی خوبصورت ہے مگر اس کے پیروں میں بڑے بڑے بال ہیں، اب اس خبر کا حضرت سلیمان علیہ السّلام معائنہ کرانا چاہتے ہیں اور خادموں کو حکم فرماتے ہیں کہ ذرا بلقیس کو ہمارا شاہی محل بھی دکھا دو۔ شاہی محل میں جانے کے لئے شیشوں اور موتی و جواہرات کا ایسا راستہ بنا ہوا تھا کہ وہ دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس کے اندر پانی بہہ رہا ہے۔ جب بلقیس وہاں پر پہونچی تو پانی کو دیکھ کر تھوڑا سا اپنی ساڑی کو اٹھا لیا جس کی وجہ سے پنڈلی کھل گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی، کوئی بال وغیرہ نہیں ہیں۔ کہنے والے نے کہا کہ آپ ساڑی کیوں اٹھا رہی ہیں، یہ پانی نہیں ہے یہ تو شیشے اور زمرد وغیرہ کا بنا ہوا راستہ ہے۔ اس حیرت انگیز منظر کو دیکھ کر بلقیس نے کہا مجھ سے غلطی ہو گئی میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین پر ایمان لا رہی ہوں۔ جب حضرت سلیمان علیہ السّلام کو اطمینان ہو گیا تو انھوں نے ملکہ بلقیس سے شادی کر لی اور مستقل ملک سبا کا ان کو ملکہ اور بادشاہ بنا دیا اور حکم دیا کہ آپ اب اپنے ملک میں جائیں اور لوگوں کو ایمان کی دعوت دیں۔ اور آج سے آپ کی قوم کے لوگ سورج و چاند اور بُت کی بھگتی اور پوجا پاٹ نہ کریں بلکہ صرف ایک اللہ اور ایشور کو مان کر انھیں کی عبادت اور بندگی ہمارے

والد حضرت داؤد علیہ السّلام کے مذہب اور دھرم کے مطابق کریں۔ ملکہ بلقیس کے ایمان لانے کے بعد سارے وزیروں نے بھی ایمان قبول کرلیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ ملک سبا جو شیطانوں کا اڈہ بنا ہوا تھا وہاں پر ایمان کی تبلیغ و دعوت کا کام عام ہوگیا۔ لوگ ایمان لاکر اور حضرت داؤد علیہ السّلام کے دھرم کے مطابق عمل کرکے جنت میں جانے لگے۔ کبھی کبھی حضرت سلیمان علیہ السّلام بھی ملک سبا میں اپنی بیوی ملکہ بلقیس کے پاس جاتے تھے اور وہاں کے دعوتی نظام کو دیکھ کر کمی و زیادتی کی اطلاع فرماکر ان کی اصلاح کرتے تھے۔

حضرت سُلیمان علیہ السّلام کا زمانہ

حضرت سلیمان علیہ السّلام خدا کے اوتار اور نبی تھے

اور بادشاہ بھی تھے، پوری دنیا کی ہر ہر چیز پر اگر کسی کی بادشاہت ہو اور وہ اللہ کا داعی بھی ہو تو یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کی حکومت میں اور اس کے ملک میں لوگ سورج و چاند اور بُت کی پوجا پاٹ کریں اور صرف اوپر والے ایک ہی اللہ کی عبادت نہ کریں یہ ان کی ذمہ داری تھی، اس لئے ان کے زمانے میں جتنے انسان دنیا کے جس جس ملک اور اس کے علاقوں میں آباد تھے وہ سب کے سب صرف ایک ہی اللہ کی عبادت کرتے تھے، بُت پرستی کا مکمل خاتمہ ہوگیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ہندوستان میں بھی تشریف لائے اور دنیا کے ہر ہر علاقے میں بھی تشریف لے گئے صرف ملک سبا میں آپ کا جانا نہیں ہوا تھا اسلئے سورج و چاند و بُت پرستی کا سلسلہ وہاں پر جاری تھا مگر جب آپ کو اس کا علم ہوگیا تو وہاں پر بھی اپنے روحانی اثرات کو پھیلا کر سب کو ایمان اور توحید کی دعوت دے کر جنتی بنادیا۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ ان کا زمانہ بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ تھا۔ سارے شیاطین پہاڑ کی کسی کھوہ میں

جاکر چھپے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں، وہاں پر چھپ کر حضرت سلیمان علیہا السلام کے بعد انسانوں پر کس طرح حملہ کیا جائے، اس سلسلے میں وہ مشورہ ضرور کرتے رہے ہوں گے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس وقت اجودھیا اور متھرا اور ہری دوار کاشی جی کے انسان بھی بُت پرستی کو چھوڑ کر اور اوتار سلیمان کو مان کر اور ان کی دعوت کو قبول کر کے اپنے باپ دادا حضرت آدم اور حضرت شیث علیہما السّلام کے دھرم کے مطابق زبور کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے تھے اور اپنے باپ دادا کے ساتھ جنّت میں جانے کی تیاری کرتے تھے۔ میرا یہ دعویٰ ہے اور اعلان بھی ہے کہ اگر کوئی شہادت اور دلائل کے ساتھ یہ ثابت کردے کہ اوتار سلیمان کے زمانے میں بھی اجودھیا اور متھرا اور ہری دوار کے لوگ اپنے باپ دادا کے دھرم سے الگ ہو کر شیطان کے بنائے ہوئے دھرم بُت پرستی اور سورج بھگتی اور غیر اللہ کی عبادت اور بندگی کرتے تھے تو میں دس ہزار روپے اس کو انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں کوئی کہانی نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ تاریخ انسان اور جنّات اور ان کی دعوت کا ایک نقشہ کھینچ رہا ہوں۔ اس نقشہ سے ہٹ کر گفتگو کرنے کے لئے بڑے دلائل کا ثبوت دینا پڑے گا اور جب مقابلہ اور بحث کا وقت آئے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں سچّی شہادتوں اور دلائل کے ساتھ بات کروں گا۔ یہ کتاب مختصر طور پر عام انسانوں کے پڑھنے اور سمجھنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے شہادت اور دلائل اور بحث کو چھوڑتے ہوئے میں نے صرف تاریخی نچوڑ اور خلاصہ کو لیا ہے۔ بہر حال دنیا کی تاریخ یہی بتلا رہی ہے کہ شیطان اور انسان کا ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہا ہے، کبھی شیطان انسانوں پر غالب آیا اور کبھی انسان شیطان پر غالب آیا ہے، البتہ جس زمانے سے ہم گزر کر چل رہے ہیں اس زمانے میں شیطان اور اسکے ساتھی انسانوں پر

غالب آچکے ہیں۔ اس وقت ان کی جیت اور ہماری ہار ہے۔ اس کی تفصیلی رپورٹ آگے چل کر دے رہا ہوں۔ یہ دنیا آنی جانی ہے یہاں سے کوئی جا رہا ہے تو اوپر سے یا عالمِ ارواح سے کوئی آ رہا ہے۔ نہ کوئی اس دنیا میں رہا ہے اور نہ آئندہ رہے گا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اللہ کے نبی اور دنیا کے بادشاہ اوتار سلیمان علیہ السّلام اس دنیا کو چھوڑ کر جنّت میں چلے گئے۔ ان کے انتقال کے بعد جنات نے بھی خوشی منائی اور شیطانوں نے بھی خوشی منائی۔ ادھر انسانوں پر مصیبت آئی۔ آپ کا انتقال ہو جانا شیطانوں کے لئے خوشی کا سبب بنا اور انسانوں کے لئے غم کا سبب بنا۔ اس دنیا میں ہر عروج کے بعد یعنی ترقی کے بعد زوال بھی یعنی تنزلی بھی ہوتی ہے اور آئندہ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اب تک انسانوں کی کامیابی سُنکر یقیناً پڑھنے والوں کو خوشی ہوئی ہوگی۔ لیکن اب اپنے بھائیوں کی ناکامی اور نالائقی کی داستان بھی سُنیں۔ یہ ہماری غفلت ہے کہ ہمارا دشمن ہم کو ہرا دیتا ہے اور وہ جیت جاتا ہے اور اٹھا کر جہنم میں پھینک دیتا ہے۔ یہ کتاب انسانوں کو سمجھانے کے لئے لکھی گئی ہے وہ انسان کسی مذہب اور دھرم سے تعلق رکھتے ہوں، یہ سب کے لئے عام ہے

اوتار حضرت سُلیمانؑ کے جانے کے بعد دُنیا کی حالت

ایک رُوحانی چراغ جل رہا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت مل رہی تھی پوری دنیا میں عدل اور انصاف، امن و امان قائم تھا، شیطان کے پھندے سے چھوٹ کر کثرت سے لوگ جنّت میں جا رہے تھے۔ اس روحانی چراغ کے بجھتے ہی دنیا میں اندھیری پھیلنے لگی، ابلیس اور اس کے سارے ساتھی

میدانِ مقابلہ میں کود پڑے اور چاروں طرف سے انسانوں کو گھیر کر جنت میں جانے والوں کو ہدایت کے راستے سے ہٹا کر اور گمراہی کے راستے پر ڈال کر دوزخ میں لے جانے کا پروگرام بنانے لگے۔ انسانوں کا دشمن ابلیس مردود انسانوں پر بارہا تجربہ کر کے کامیاب ہوتا رہا ہے۔ اب اپنے مجرب نسخوں کو انسانوں پر پھر استعمال کرنے لگا، اس سے پہلے دنیا کے سارے راج حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ماتحتی میں چلتے تھے، ان کے حکم پر سب کو چلنا پڑتا تھا، مگر اب سب لوگ آزاد ہو چکے ہیں، آہستہ آہستہ ایمان والے اٹھتے جا رہے ہیں، ان کے بعد آنے والی انسانی نسل شیطان کے بڑے حملے کی زد میں آ رہی ہے۔ جب ابلیس نے دیکھا کہ اس وقت انسانوں کا کوئی بڑا اوتار اور نبی اس دنیا میں نہیں ہے جو ہمارے حملے کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے اب بے خوف و خطر ہو کر انسانوں پر حملہ کر کے ان کو ذلیل کر دو، جس طرح ان کی وجہ سے خدا کے دربار سے میں ذلیل و خوار کر کے نکالا گیا ہوں اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مردود بن چکا ہوں، اسی طرح ان کو بھی ہدایت کے راستے سے بھٹکا کر اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں گا۔ اس لئے فوراً بادشاہوں اور راجاؤں سے ملاقاتیں کیں اور ان کو آپس میں لڑا دیا اور پھر سے بُت پرستی اور سورج و چاند پرستی کا رُکا ہوا کام چالو کرا دیا اور اپنے مکر و فریب کا جال پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ فارس کے بادشاہ کے پاس بزرگ بن کر گیا اور کہا آگ ماتا یہی ایشور اور خدا اور اللہ ہیں، جو لوگ ان کو اپنا مالک مان کر ان کی پوجا پاٹ کریں گے ان لوگوں کو آگ ماتا جہنم میں جلنے سے بچائے گی اور جنت میں داخل کرے گی اور جو لوگ ان کو اپنا خدا اور پرماتما مان کر ان کی بھگتی نہیں کریں گے ان لوگوں کو یہ جہنم میں جلائے گی۔ اس طرح سے بادشاہ کو ابلیس نے بڑی بڑی

بادشاہ اس کے بہلانے میں آگیا اور آگ کو اپنا رب اور خالق اور مالک مان کر اس کی عبادت اور بھگتی خود کرنے لگا اور اپنی پبلک کو بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی ہمارے بھگوان آگ ماتا کی پوجا پاٹ اور بھگتی کرو۔ شاہی حکم سُنکر سارے لوگ آگ کی پوجا کرنے لگے اور ہدایت کے راستے سے بھٹک کر دوزخ میں جانے لگے۔ سرکاری طور پر ایک مخصوص جگہ پر آگ جلائی گئی اور دن رات جلانے کا پروگرام بنایا گیا وہاں پر لوگ آتے اور آگ کا سجدہ کرتے اور ابلیس کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق لوگ آگ ماتا کی بھگتی کرنے لگے۔ ابلیس نے پھر ایک بہت بڑا جلسہ کیا اور دُنیا کے سارے شیطانوں کو بلا کر تقریر کی۔

ابلیس کی حیرت انگیز تقریر

ابلیس شیطانوں کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے بھائیو! آج میں ایک بہت بڑا کام کر کے آیا ہوں اس کام میں مجھے بہت بڑی کامیابی ملی ہے۔ اس لئے آج کی رات بھی خوشی اور جشن کی رات ہے اور اس کامیابی پر بار بار میرے نام کا نعرہ لگانے کی رات ہے اور تعجب و حیرت میں ڈوب جانے کی رات ہے۔ غور سے سنو میں فارس کے بادشاہ کے سامنے بزرگوں اور مہنتوں کی شکل بنا کر گیا اور ہزاروں قسمیں کھا کر اور جھوٹ بول کر اس کو سمجھایا کہ آگ ماتا ہی ایشور اور اللہ ہیں۔ اگر تم لوگ ان کو اپنا پرماتما اور خدا مان کر ان کی بھگتی اور پوجا پاٹ کر کے ان کو خوش نہ کر لئے تو یہ جہنم کی خطرناک آگ میں جلا دے گی اور جنت سے محروم کر دے گی۔ بادشاہ نے میری باتوں کو غور سے سُنا اور مان بھی گیا اور میرا چیلا بھی بن گیا ہے اب وہ خود آگ کی پوجا پاٹ اور بھگتی کرنے لگا ہے اور اپنی پبلک کو بھی حکم دیدیا ہے لوگ

اپنے خدا اور اللہ کو اپنے بھگوان اور ایشور کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ جڑ گئے ہیں اور فارس کے لاکھوں انسان ہم لوگوں کے ساتھ جہنم میں جلنے اور چلنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ جو لوگ اپنے اصلی مالک کو مانتے ہیں وہ غریب اور کمزور قسم کے لوگ ہیں، بادشاہ کے حکم کے سامنے ان لوگوں کی تبلیغ و دعوت کی خدمت نہیں چل سکتی ہے، اندازہ یہ ہے کہ وہ لوگ بوڑھے ہو چکے ہیں بہت جلد مر جائیں گے یا یہاں سے بھاگ کر چلے جائیں گے۔ اگر انھوں نے اپنی تبلیغ و دعوت کو ختم نہ کی تو میں بادشاہ سے کہہ دوں گا کہ یہ لوگ تمہارے ملک میں غلط پروپیگنڈہ کرتے ہیں ان کو سزا دی جائے یا فارس ملک سے نکالدیا جائے یہ کام میرے لئے کوئی اہم کام نہیں ہے البتہ اس وقت پوری دنیا میں پھیل کر مہنت اور سادھو کی شکل بناکر اور کچھ اپنی شیطانی کرشموں کو دکھا کر پھر ان کو بُت اور تصویر اور سورج و چاند وغیرہ کی بھگتی کی ترغیب دو اور ان سے کہدو کہ یہی تمہارے باپ اور دادا کا دھرم و مذہب ہے اسی پر عمل کرو۔ یہی مذہب تم کو نجات دلائے گا اور جنت میں لے جائے گا۔ میرے دوستو اور ساتھیو! اب آرام سے سونے کا وقت چلا گیا ہے۔ اب بیدار ہونے کا وقت آگیا ہے جاؤ پوری دنیا میں پھیل جاؤ مگر یاد رہے تمہاری سب سے بڑی کوشش اور محنت یہی ہو کہ لوگ ایک ہی مالک کو مان کر اوتاروں کے حکم پر چل کر جنت میں نہ جاسکیں۔ بس آخری بات یہی ہے کہ اپنے دشمن انسان کا دوست بن کر اس کو دوزخ میں بھیجدو، اسی میں ہماری کامیابی اور جیت ہے۔

نبیوں اور اوتاروں کا دنیا میں کثرت سے آنے کے زمانے

انسانوں کی آبادیوں کے مطابق ہر ہر زمانے میں اور ہر ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ

نے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے نبیوں اور پیغمبروں اور اوتاروں کو بھیجا ہے مگر اس کی صحیح رپورٹ کوئی نہیں دے سکتا کہ اس زمانے میں فلاں فلاں جگہ پر اتنے پیغمبر اور نبی آئے ہیں۔ انسانوں کو صرف اتنی رپورٹ ملی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ان کی تعداد ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار اُن کی کل تعداد ہے۔ سارے نبیوں کی دعوتی تاریخ کو سامنے رکھ کر صرف اتنا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس جس زمانے میں انبیاء علیہم السّلام کی کثرت سے بعثت ہوئی ہے وہ دو ہیں۔ ایک ابراہیم علیہ السّلام کے بعد اور دوسرا حضرت سلیمان علیہ السّلام کے بعد سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے تک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید میں زیادہ تر انھیں دو زمانے کے نبیوں اور پیغمبروں کی تبلیغ و دعوت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ تیسرے بڑے رسول اور نبی اور اوتار عیسیٰ علیہ السّلام کے بعد پانچ سو سال تک کوئی نبی اور رسول نہیں آیا۔ اس لئے شری رام جی اور گوتم بدھ اور شری کرشن جی وغیرہ اگر واقعی ہندوستان کے نبی اور اوتار تھے تو انھیں دو زمانوں میں سے ان کا کوئی زمانہ ہو سکتا ہے۔ یہ اشارے کے طور پر لکھ رہا ہوں اور اُس زمانے کا نقشہ جو میرے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ انسانوں کو شیطانوں کے پنجے سے چھڑانے کے لئے بہت سے نبی اور اوتار اُس زمانے میں بھی آئے مگر شیطانوں کا غلبہ رہا ہے۔ اندازہ یہی ہے کہ نبیوں کی اتنی محنت اور کوشش کے بعد بھی شیطان اور اس کے ساتھی ۹۰ فیصد کا انعام کم سے کم جیت چکے تھے، کیونکہ شیطانوں نے بادشاہوں اور راجاؤں کو دھوکا دیکر اپنا چیلا بنا لیا تھا انھیں کے ذریعہ ایمان والوں کے بچوں پر حملہ کرا کر ان لوگوں کو گمراہ کر کے دوزخ میں بھیجا تھا۔

تیسرے بڑے رسول اور پیغمبر کی آمد سے پہلے

جب شیطانوں کا غلبہ ہو گیا اور گمراہی عام ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تیسرے رسول کو بھیجا ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہے اور ان کی ماں کا نام مریم علیہا السّلام ہے اور ان کو جو خدا کی طرف سے بڑی کتاب دی گئی اس کا نام انجیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بڑے نبی اور رسول کا اور ان کی والدہ مریم علیہا السّلام کا اپنے قرآن مجید میں کئی جگہوں پر ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے ان کا تذکرہ مختصر طور پر میں اس کتاب میں لکھ کر اپنی اصلی منزل پر پہونچ رہا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضرت زکریا علیہ السّلام اور ان کے صاحبزادے حضرت یحییٰ علیہ السّلام کا خصوصی طور پر قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے۔ بیت المقدس بنی اسرائیل کا قبلہ تھا یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی کی طرف رُخ کر کے کرنے کا حکم تھا اور پہلے شروع شروع میں مسلمانوں کا بھی وہی قبلہ تھا اس لئے اس کو قبلہ اول بھی کہا جاتا ہے۔ پھر مسلمانوں کا قبلہ بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا قبلہ بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کو کر دیا۔ ہماری تاریخ یہ شہادت دیتی ہے کہ جس طرح بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لئے سارے انبیاء تشریف لاتے تھے اسی طرح اس مبارک مکان پر بھی جاتے تھے۔ کیونکہ بیت المقدس کے اندر اور اس علاقے میں بہت سے نبیوں کی قبریں ہیں اور اس کو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے جنات سے پتھر منگا کر خود بنوایا تھا وہ ایمان والوں کا دعوتی اور اصلاحی مرکز تھا، وہاں پر بہت سے اللہ والے بھی رہتے تھے اور دن رات اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور ان کے حکم کے مطابق ان کی عبادت اور بندگی بھی کرتے تھے۔ بیت المقدس

اولیاء اللہ کا روحانی مرکز بھی تھا۔ عمران کی بیوی بھی عابدہ تھیں، جب ان کو احساس ہوگیا کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے تو انھوں نے منت مانگی کہ اے اللہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو آزاد کر رہی ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں یعنی اس لڑکے کو آپ کے نام پر اللہ والوں کو دیدوں گی وہ بچہ ان کے ساتھ رہے گا اور آپ کا ذکر کرے گا اور آپ کی عبادت بھی کرے گا میں اس سے دنیا کا کوئی کام نہیں لوں گی۔ ان کو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی ہے اب میرے لڑکا ہوگا اور وہ اللہ والا ہوگا مگر اتفاق سے ان کے لڑکا کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی وہ گھبرا گئیں کہ اس لڑکی کو آپ کی راہ میں کس طرح سے دوں اور اپنی منت کیسے پوری کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس لڑکے کی تم تمنا کرتی ہو وہ اس لڑکی جیسا نہیں ہوتا میں اس لڑکی کا نام مریم رکھتا ہوں اور اس کو قبول کرتا ہوں بس اسی کو میری راہ میں دے دو۔ جب وہ تھوڑی سی بڑی ہوگئیں تو قرع اندازی کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں آئیں۔ بیت المقدس میں ان کے لئے الگ کمرے کا انتخاب کیا گیا وہ دن رات اللہ کی عبادت کرتی تھیں ان کی عبادت کو دیکھ کر اللہ والے بھی رشک کرتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بیوی بھی بوڑھی ہو چکی تھیں۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے کمرے میں تشریف لے جاتے تو دیکھتے کہ مختلف قسم کے پھل بے موسم کے ان کے کمرے میں رکھے ہوتے تھے مثلاً جیسے آج کل آم کا یا انگور وغیرہ کا موسم نہیں ہے مگر ان کے کمرے میں وہ رکھے ہوتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام معلوم کرتے کہ مریم یہ پھل کہاں سے آتے ہیں۔ وہ فرماتیں کہ یہ پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ جس کو چاہتے ہیں بے حساب روزی

دیتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السّلام مریم کے کفیل تھے، انھیں کی نگرانی میں مریم خدا کی عبادت کرتی تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السّلام نے سوچا کہ جب اللہ تعالیٰ بے موسم پھل دیتے ہیں تو بے موسم بچہ بھی دے سکتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ میں بھی بوڑھا اور میری بیوی بھی بوڑھی اس لئے بچہ پیدا ہونے کا موسم ختم ہوگیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ بے موسم کے لڑکا دیدے۔ یہ باتیں ذہن میں آئیں اور انھوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیا کہ اے اللہ آپ مجھے ایک اچھا لڑکا عنایت فرمادیں آپ تو اپنے بندوں کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السّلام کی دعا قبول ہوگئی وہ محراب میں نماز پڑھ رہے تھے فرشتے نے آکر خوشخبری سُنائی کہ اے زکریا آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام یحییٰ ہوگا وہ اللہ کے کلمات کی تصدیق کرے گا وہ سردار بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا اور اسکا نام صالحین میں شمار ہوگا۔

پارہ تلک الرسل سورہ آلِ عمران میں ان کا تفصیلی واقعہ موجود ہے مجھے تو اپنے مضمون کو ثابت کرنے کے لئے صرف یہ دکھانا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بہت سے نبی اور پیغمبر اس دنیا میں موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جہاں پر ہم نے اپنا نذیر نہ بھیجا ہو۔ نذیر کے معنیٰ ڈرانے والا یعنی اللہ تعالیٰ کے حظرناک عذاب جہنم سے ڈرا کر جنت کی امید دلاکر اور ہدایت کے راستے پر لگاکر شیطان مردود کے مکر و فریب اور اس کی دشمنی کا اس کی غداری اور شرارت کا قصہ سُنا کر بُت اور مورت اور تصویروں اور قبروں کی بھگتی کرنے والوں کو شیطان ملعون کے بنائے ہوئے دھندھوں کی رپورٹ سُنا کر اپنے اصلی اللہ اور ایشور کی بھگتی اور عبادت نبی کے طریقے کے مطابق سکھا کر اللہ سے ملانے کی تبلیغ و دعوت کرنے والا، ایسے ہی لوگوں کو

نبی اور رسول اور پیغمبر اور اوتار کہتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو دنیا کے ہر ہر گوشے میں انسانوں کے ہر ہر علاقوں میں بھیجا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہندوستان ملک ہمارا آبائی ملک ہے اور بہت پرانا اور بڑا ملک ہے۔ اس ملک میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے آنے سے پہلے ہر ہر علاقوں میں ہزاروں نبی اور اوتار ہر ہر زمانے میں رہے ہیں۔ قیامت کے دن جب سارے انسان اور جنات محشر کے میدان میں زندہ کر کے حاضر کئے جائیں گے تو ایک طرف جنت ہوگی تو دوسری طرف جہنم ہوگی، اس وقت انسانوں کے سامنے اس کی حقیقت کھل کر آجائے گی، کوئی انسان یہ ثابت نہیں کر سکے گا کہ ہمارے پاس کوئی اللہ کا نبی اور اوتار نہیں آیا تھا۔ اس لئے ہم نے اپنے دشمن ابلیس ہی کو اپنا اوتار اور پیغمبر مان لیا تھا ہم کو تو یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ ہم کو ہدایت کے راستے سے ہٹا کر اور گمراہی کے راستے پر ڈال کر بُری طرح بیلوں اور بکریوں کی طرح ہمارے اوپر لاٹھی برساتے ہوئے اور ہانکتے ہوئے اور سبز گھاس دکھاتے ہوئے دوزخ میں ڈال رہا ہے۔ اس لئے اے مالک اور ہمارے داتا ہم کو معذور سمجھیں، البتہ اب یہ راز اور بھید کھل کر ہمارے سامنے آگیا ہے اب ہم کو دنیا میں بھیجدیں۔ اگر اس مرتبہ بھی ہم شیطان ہی کو اپنا خیر خواہ اور سچا رہبر اور پیغمبر سمجھ کر اور اس کی باتوں پر عمل کر کے مٹی اور پتھر اور لکڑیوں کے بنے ہوئے بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کریں اور آپ کی خوب عبادت اور بندگی کر کے نہ آئیں تو پھر آپ جتنی سزا دیں ہم اس کو بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ بس اے اللہ صرف ایک مرتبہ اور مہلت دیدو اب ہم ایسی غلطی نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ

مَرَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ. (ترجمہ) بیشک تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے حجت بازی کروگے۔ اس قسم کی باتیں کرنے کو حجت بازی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج جبکہ فیصلہ کا دن تمہارے سامنے آگیا تو تم کو ہوش آیا ہے اب تک تم بے ہوش رہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے اور ہدایت کی راہ پر لگانے والا نہیں پہونچا تھا، ان کے اس اوتار اور داعی کو اللہ تعالیٰ بلائیں گے جس نے ان لوگوں کو راہِ حق بتلایا تھا اور بُت پرستی، قبر پرستی، سورج اور آگ پرستی کو شیطان کا دھندا بتلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے نبی اور اوتار ہیں ذرا آنکھ کھول کر ان کو پہچان لو اور یہ ٹیپ ریکارڈ سُن لو، اس میں تمہاری شرارت اور بدمعاشی کی بھی آوازیں ہیں اور ان کی تبلیغ و دعوت کی بھی باتیں ہیں جب یہ تم کو صرف میری عبادت اور بھگتی کرنے کو کہتے تھے اور بتوں کو چھوڑنے اور توڑ کر پھینکنے کی باتیں کرتے تھے تو تم کیا جواب دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پہلے ان کی باتوں کو انھیں کی زبانی سنوائیں گے۔ اس کے بعد فرمائیں گے تم بہت ٹیلی ویژن دیکھا کرتے تھے اب میرا بھی ٹیلی ویژن دیکھو۔ تم لوگ ان کو کس طرح ستا کر پریشان کرتے تھے اب اپنی اور ان کی تصویروں کو بھی دیکھو آج کا دن عدل اور انصاف کا ہوگا، میں نے کسی پر کوئی ظلم نہ پہلے کیا اور نہ ہی آج کروں گا، آج تمہارے اعمال اور احوال پر فیصلہ ہوگا۔ لوگ یہ سُنکر اور یہ منظر دیکھ کر افسوس اور ندامت میں ڈوب جائیں گے اور کہیں کہ ہائے ہماری بدقسمتی اور نالائقی ہمارے داتا اور مالک ایشور کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ان کا فیصلہ عدل و انصاف سے بھرا ہوا ہے، یہ تو ہمارے ہی بُرے اعمال ہیں جو ہم کو کھینچ کر ہمارے دشمن شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں لے جارہے ہیں۔ اس ذات کی قسم اس مالک اور دنیا کے بنانے

اور انسانوں کو پیدا کر کے ان کو پالنے والے کی ہزاروں قسمیں کھا کر اس کتاب کا مصنف حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری لکھ رہا ہے کہ قیامت کے دن یہی منظر انسانوں کے سامنے آنے والا ہے، اس لئے مرنے سے پہلے خدا کی رضا اور ان کی جنت اور ان کا درشن حاصل کرنے کی کوشش کر لو اور شیطان مردود کا ساتھ چھوڑ دو، ورنہ مرنے کے بعد علاوہ افسوس کے کچھ نہیں کر سکو گے۔

بنی اسرائیل کے آخری دو نار کا جنم

سورہ مریم۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا۔ فَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔

(ترجمہ) پس اس بچے کو پیٹ میں لے کر ایک یکسوئی اور تنہائی کے دور مکان میں چلی گئیں۔ ایک پرانے کھجور کے درخت کے پاس گئیں اور ان کے بچہ پیدا ہو گیا، انھوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بالکل ختم ہی ہو گئی ہوتی۔

سورۂ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے ان کا پورا واقعہ نقل فرمایا ہے اور سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش اور ان کی تقریر کی کیفیت کو بیان فرمائی ہے میں اس کو خلاصہ کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ اس سے پہلے پڑھنے والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ بی بی مریم دن رات اللہ کی عبادت میں مصروف رہتی تھیں، پورے شہر میں مشہور ہو گئی تھیں، جب خوب جوان ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے ذریعہ ان کو بچے کی خوشخبری سنائی، انھوں نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ تو میری شادی ہوئی ہے اور نہ ہی میرا مردوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے، پھر میرے لڑکا کیسے پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ نے

لڑکے کی خوبیوں کو بی بی مریم کو بتلادیا تھا کہ وہ لڑکا رسول اور نبی ہوگا وہ میرے مقبول ترین بندوں میں سے ہوگا اس کو معجزات دیئے جائیں گے، وہ بیماروں کو اچھا کرے گا، میرے حکم سے مُردوں کو زندہ کرے گا، مٹی کی چڑیا بنا کر اڑا دے گا، اندھوں پر دم کرے گا وہ آنکھ والے ہو جائیں گے، ان کے علاوہ اس لڑکے کے اندر بہت سی خوبیاں ہوں گی۔ سورہ آلِ عمران کے رکوع میں تفصیلی رپورٹ دیکھ لیں۔ ظاہر ہے جس نیک اور عابدہ، ذاکرہ عورت کو ایسے بچے کی خدا کی طرف سے خوشخبری سُنائی جائے تو اس کو یقیناً خوشی ہوتی ہے، لیکن بچہ ہونے کے بعد مریم غمگین اور پریشان ہو رہی ہیں اور ندامت و شرم کے مارے فرما رہی ہیں کہ کاش میں مرجاتی اور اس بچے کے پیدا ہونے کا واقعہ میرے سامنے نہ آتا۔ مریم بی بی تو اللہ والی تھیں انھیں اللہ کی طاقت اور قدرت کا علم بھی تھا اور یقین بھی تھا۔ جنت سے ہر قسم کے پھلوں کا آنا ان کے لئے آنکھوں کی دیکھی ہوئی شہادت تھی ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دادا آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا تھا اور جنت میں لاکھوں حسین حوروں کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا ہے، جنت میں لاکھوں حسین حسین بچے ہوں گے وہ موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے کھیلتے رہیں گے، مگر ان کے ماں باپ نہیں ہونگے اربوں اور کھربوں فرشتوں کو اللہ تعالیٰ بغیر ماں باپ کے پیدا فرمائے ہیں۔ اگر ایک بچے کو بغیر باپ کے پیدا فرمادیں تو ان کے لئے کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں ہے۔ ان کو معلوم تھا کہ میں پاکدامن ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس بچے کو پیدا فرمایا ہے مگر ہمارے گھر والے اور محلّے والے شہر والے اس پر یقین نہیں کریں گے اور ہنگامہ مچا کر میرے اوپر تہمت لگائیں گے اور نہ جانے کیا کیا کہیں گے۔ وہ لوگ سوال کریں گے کہ یہ بچہ تیرا ہی ہے یا کہیں سے پکڑ کر

لال ہے یا کسی نے تجھے دیا ہے۔ اگر میں نے سچ جواب دیا اور کہدیا کہ یہ تو میرا ہی بچہ ہے تو میرے اوپر حرامکاری کا بہتان باندھیں گے۔ یہ باتیں ان کے سامنے تھیں اس لئے وہ گھبرا رہی تھیں کہ اب میں کہاں جاؤں اور اپنے پیارے بچے کو کدھر لے جاؤں۔ اللہ تعالیٰ بی بی مریم کی دھڑکنوں کو سمجھتے تھے اس لئے فوراً فرمایا کہ مریم تم تو میرا ذکر کرنے والی ہو میرے حکم کے مطابق میری عبادت کرنے والی ہو میں تم سے خوش ہوں، میں تمہارے فکر و غم کو دور کرنے والا ہوں، تم خوش رہو، دیکھو میں نے آپکے سامنے ایک میٹھے چشمے کا پانی جاری کر دیا ہے۔ جس کھجور کے درخت کے پاس تم سہارا لگا کر بیٹھی ہو ذرا اس پر ہاتھ رکھ کر ہلا دو۔ اس درخت سے فوراً بہترین بہترین تر و تازہ کھجوریں گریں گی ان کھجوروں کو کھاؤ اور میٹھا پانی استعمال کرو اور اپنے بچے کو گود میں لے کر اسے پیار کرو اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی کرو۔ رہا یہ مسئلہ کہ تمہاری قوم کے لوگ تمہارے اوپر تہمت اور بہتان لگائیں گے میں اس کا بھی انتظام کر دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس بچے کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگ آکر تم کو برا بھلا کہیں گے اور معلوم کریں گے کہ یہ بچہ اگر تیرا ہے تو کس نے تیرے ساتھ یہ برا کام کیا ہے، تم اشارہ سے کہدینا کہ میرا روزہ ہے میں تم لوگوں سے بات نہیں کروں گی، البتہ تم لوگ جو سوال کر رہے ہو ہمارا یہ بچہ تمہارے سوال کا جواب دے گا۔ بس اتنا کہہ کر تم خاموش ہو جانا، آگے اسی بچے سے میں تمہارا کام کرا دوں گا۔ جب حضرت مریم بی بی اپنے بچے کو لے کر اپنے گھر آئیں تو لوگوں نے ہنگامہ مچا دیا۔ قرآن شریف نے تو خلاصہ اور نچوڑ کے طور پر نقل کیا ہے فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا. يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ اِمْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ

اُمتکِ بَغِیًّا۔

یہاں کی قوم کے لوگوں کے ہنگامہ کا نچوڑ اور خلاصہ ہے، لیکن اس کی تفصیل یہ ہے کہ آج بھی اگر کسی نیک اور صالح کی نیک اور صالحہ لڑکی کے متعلق ایسا واقعہ پیش آجائے تو محلّے والے اور خاندان والے اور گھر والے اس کو کیا کہیں گے وہی مسئلہ وہاں پر بھی سامنے آیا ہوگا۔ مثلاً بی بی مریم کی گود میں بچہ دیکھ کر خاندان والے بھی اور محلّے والے بھی جمع ہوئے ہوں گے۔ یہ بزرگوں اور ولیوں کا گھرانہ اور خاندان تھا۔ ظاہر ہے جب یہ خبر پھیلی ہوگی کہ عمران کی لڑکی جس کو مریم کہتے ہیں وہ بیت المقدس کے ایک کمرے میں رہتی تھی اور دن رات عبادت کرتی تھی اور اللہ کا ذکر کرتی تھی۔ پورے شہر میں اس کی بزرگی کی شہرت تھی لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ بڑی ولیہ ہے اللہ والی ہے اس اللہ والی نے یہ حرکت کی ہے چل کر اس کا تماشا دیکھ لو۔ عورتوں نے تو اور ہنگامہ مچادیا ہوگا اور آپس میں یہ کہتی رہی ہوں گی کہ آج کل کسی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ جب بزرگ اور ولی کی بچی ایسی حرکت کرتی ہے تو عام لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ بس اوپر اوپر سے لوگ بزرگ ہوتے ہیں لیکن اندر سے شیطان ہوتے ہیں۔ جو بھی یہ واقعہ سُنتا تھا تعجب اور حیرت میں ڈوب جاتا تھا۔ خاندان اور محلّے کے ذمہ دار لوگ بھی اس واقعہ کو سُنکر آئے ادھر بی بی مریم اپنی گود میں ایک حسین اور خوبصورت بچہ لیکر بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ مریم ہم کو تیری اس حرکت کو دیکھ کر بہت افسوس ہے، تیری ماں بڑی نیک اور صالحہ ہیں اور پاکدامن ہیں اور تیرے باپ عمران بھی بزرگ اور ولی ہیں۔ ان لوگوں نے اس قسم کی حرام کاری کبھی نہیں کی مگر تو ایک ایسی ہے کہ اپنے گھرانے کو بدنام کررہی ہے افسوس یہ ہے کہ تیری عبادت اور ذکر کو دیکھ کر اللہ والے

بھی رشک کرتے تھے مگر آج تو نے اپنی ساری ولایت کو برباد کردی۔ مریم سچ سچ بتلا دے یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے کسی نے تجھے دیا ہے یا کہیں پڑا تھا تو نے اٹھا لیا ہے یا یہ بچہ تیرا ہی ہے۔ بی بی مریم نے اشارہ سے بتلایا کہ میرا روزہ ہے میں بول نہیں سکتی البتہ اس بچے سے سوال کرلو، یہ بچہ خود تمہارے سوال کا جواب دے گا۔ فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔ مریم تو کیسی بات کرتی ہے یہ تو چند دن کا تو دکا بچہ ہے اس کو ابھی دودھ پینے کا سلیقہ اور طریقہ بھی معلوم نہیں ہے ہم اس سے کس طرح بات کریں تو دیوانی تو نہیں ہوگئی ہے۔ ہم تجھ سے سوال کر رہے ہیں اور جواب دینے کے بجائے تو بچے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اپنا روزہ توڑ دے اور ہمارے سوال کا جواب دے بس خیریت اسی میں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیرت انگیز تقریر

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ

ایک مجمع کے سامنے گود کا بچہ بول رہا ہے اور اپنی قوم کو بھاشن دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کا کرشمہ دکھا رہا ہے۔ سامنے ایک مجمع ہے جو اس کی ماں پر تہمت لگا رہا ہے۔ ظاہر ہے دو دن کے بچے کی آواز اتنی ہی ہوسکتی ہے کہ بغل میں بیٹھ کر چند لوگ کان لگا کر اس کی آواز کو سن سکیں۔ یہاں پر تماشہ دیکھنے والوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ اگر وہ بچہ اپنے بچپن کی آواز میں بھاشن دیتا ہے تو لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ بچہ کچھ بول تو رہا تھا مگر ہم نے سنا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور نبی کو رسالت اور نبوت کی زبان عطا فرماتے ہیں۔ اندازہ یہی ہے کہ جب بچہ کے بیان کے بعد کسی کو یہ شکایت نہیں ہوئی کہ ہم نے تو بچے کا بیان سنا ہی نہیں

تو اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی زبان کے اندر وہ طاقتِ گویائی پیدا کر دی جو چالیس سال کے بعد نبوت اور رسالت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ بلا تکلف پورا مجمع سُن بھی لے اور صاف صاف لفظوں کو سمجھ بھی لے۔ بچے کی پہلی بول اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اے لوگو! میری باتوں کو غور سے سُنو میں اللہ کا بندہ اور غلام ہوں۔ یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آئندہ چل کر تم کو دھوکا نہ ہو کہیں تم لوگ مجھے اللہ کا بندہ اور غلام کے بجائے اللہ کا بیٹا مت بنا ڈالنا۔ وہ اکیلا ہے اس کے پاس بیوی بچوں کا دھندہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ بچہ پیدا کرنے کے لئے ماں باپ کا محتاج ہے، وہ اپنی قدرت و طاقت سے بغیر باپ کے ایک کیا کروڑوں بچوں کو ایک منٹ میں پیدا کر سکتے ہیں پھر ایک بچے کی پیدائش پر تم لوگوں کو شک کس طرح ہو سکتا ہے تم لوگ تو مومن ہو پھر اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر کس طرح تمہارے دلوں میں شک اور شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ میری ماں پاکدامن ہے میں حرامی نہیں ہوں بلکہ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہوں۔

بچے کی دوسری بول وَاٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے مجھے ایک کتاب دی ہے اس لئے میں خدا کا رسول بھی ہوں بہت جلد میں اس کتاب کو پڑھ کر تم لوگوں کو سُنانے والا ہوں۔ خدا کی طرف سے کسی کو آسمانی کتاب کا مل جانا یہ اس کی پہچان ہے کہ وہ رسول ہے اور اللہ کے رسول حرامی نہیں ہوا کرتے ہیں۔

تیسری بول وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ اور انھوں نے مجھے اپنا نبی بنایا ہے۔ بہت جلد تم لوگ مجھے دیکھو گے کہ میں نبوت کے دعوی فرائض کو انجام دوں گا، اور تبلیغ و دعوت کے ذریعہ گمراہوں کی اصلاح کروں گا اور کافروں و مشرکوں

کو ہدایت کی راہ پر لگا کر شیطان کے جال سے چھڑاؤ گی تم لوگ میرے بچپن کی باتوں کی حقیقت جوانی کے وقت کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھ لینا۔ تم لوگ اللہ کے نبی کے متعلق آئندہ حرامی ہونے کا شبہ مت کرنا، خدا سے ڈرو، کسی نیک اور صالحہ عورت پر تہمت مت لگاؤ، وہ سچی ہیں اللہ والی ہیں۔

بچے کی چوتھی بول وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ اور اللہ نے مجھے برکت والا بنایا ہے جہاں پر بھی میں رہوں گا وہاں پر برکت ہی برکت کا نزول ہوگا، اگر تم لوگوں نے میری باتوں کو سُنکر عمل کرلیا تو تمہارے اندر بھی برکت آئے گی، تمہاری شرارت ہدایت سے بدل جائے گی اور تم لوگ نیک اور صالح بن جاؤ گے اور ہمارے ساتھ ساتھ جنت میں جاؤ گے۔

بچے کی پانچویں بول وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وصیت کی ہے کہ تم جب تک اس دنیا میں زندہ رہو نماز پڑھتے رہو اور میری راہ میں زکوٰۃ دیتے رہو۔ میں جب جوان ہوجاؤں گا تو تم لوگ مجھے نماز پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دولت اللہ کی راہ میں غریبوں اور پریشان حال لوگوں کو لٹاتے ہوئے پاؤ گے۔

بچے کی چھٹی بول وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی اماں کے ساتھ احسان کرنا یعنی ان سے پیار و محبت سے باتیں کرنا اور زندگی بھر ان کی خدمت کرنا، ان کو تمہارے ذریعہ کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچنے پائے وہ تم سے خوش ہوکر اس دنیا سے آخرت کی طرف جائیں، ان کے قدموں تلے تمہاری کامیابی بھی اور اللہ کی جنت و رضا و دیدار بھی ہے، مجھے تم لوگ والدہ محترمہ کا خادم پاؤ گے غور سے سُن لو مجھے اللہ تعالیٰ نے جبار بناکر نہیں بھیجا ہے کہ میں تم لوگوں پر ظلم و زیادتی کروں اور نہ ہی شقی بناکر

بھیجا ہے میں کمینہ اور حرامی نہیں ہوں۔ میرے اوپر سلامتی ہو اس دن بھی جس دن میں پیدا کیا گیا اور اس دن بھی کہ جس دن میں زندہ اٹھا لیا جاؤں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر کا ان کی قوم پر اثر

جب بی بی مریم کے بچے نے یہ حیرت انگیز تقریر کی تو لوگ تعجب میں ڈوب گئے اور کہنے لگے کہ یہ لڑکا مریم ہی کا ہے اور واقعی اللہ ہی نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے اس کو پیدا فرمایا ہے اگر یہ بچہ ناجائز کا ہوتا تو نہ بول سکتا تھا اور نہ ہی اس قسم کی ولولہ انگیز بیان ہی کر سکتا تھا۔ اس لئے آئندہ مریم پر کسی قسم کا بہتان اور تہمت نہ لگائی جائے وہ اللہ والی ہیں ـــــ اس بچے کے بیان سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ آئندہ چل کر یہ بہت بڑا رسول اور نبی اور اوتار ہوگا ہم لوگوں کو اس کا احترام و ادب کرنا چاہیئے۔ چاروں طرف اس واقعہ کی بھی اور عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر کی بھی شہرت ہونے لگی۔ لوگ سُن کر کے دور دور سے ان کی زیارت کے لئے آنے لگے ان کے شکوک و شبہات دور ہو گئے، لیکن شیطان مردود نے اس واقعہ سے لاکھوں انسانوں کو دھوکا دیکر جہنم میں لے جانے کا ایک بہترین راستہ نکال لیا۔ انسانوں کی یہی سب سے بڑی کوتاہی ہے کہ وہ کسی کی عقیدت میں آکر حقائق سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اپنے دشمن شیطان کے پھندے میں الجھ جاتا ہے۔ جب ہدایت اور کامیابی کا ایک راستہ سارے نبیوں نے انسانوں کو بتلا کر سمجھا دیا تو پھر اس میں اپنی عقل کو داخل کرنا یہی گمراہی کا راستہ ہے انسان اسی سے مار کھایا ہے۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا معجزہ تھا مگر لوگوں نے اس کو

غلط طریقے سے استعمال کیا اور اب بھی کر رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ آگے چلکر قرآن کا ہی فیصلہ پڑھیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا دور

جب حضرت عیسیٰ ابن مریم کو رسالت اور نبوت کا عہدہ دیا گیا اور آپ کو خدا کی طرف سے ایک آسمانی کتاب دی گئی اور اس کے اندر آپ کی اُمّت کے لوگوں کو اللہ اور اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم پر چلنے کے لئے احکامات بتلائے گئے، پُرانا زمانہ گذرتا گیا نیا زمانہ آتا گیا، نئی نئی ایجادات پیدا ہوتی گئیں اور نئے نئے مسائل پیدا ہوتے گئے۔ پہلی کتابوں میں جو توحید و رسالت کی باتیں تھیں ان میں کسی قسم کی کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ صرف ایک اور اکیلا ہے وہی عبادت اور بھگتی کے لائق ہے اور ان کے رسول اور اوتار ان کے ہی بھیجے ہوئے ہیں اس لئے خدا اور ان کے نبی اور رسول کو مان لینے کے بعد نبی کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنی یہی ہدایت کا راستہ ہے۔ یہی صِرَاطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے۔ یہی جنّت میں لے جانے والا راستہ ہے بقیہ راستے یعنی اوپر والے مالک اور پرماتما کو نہ ماننا یا ان کو مان کر مٹی اور پتھروں کے بنے ہوئے بتوں کی بھگتی اور پوجا پاٹ کرنا اور اس زمانے کے نبی اور پیغمبر کے حکم پر نہ چلنا یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ شیطان مردود کا بنایا ہوا راستہ ہے، انسانوں کو جہنم میں لے جانیوالا راستہ ہے۔ اس تعلیم میں سارے نبیوں کا ایک ہی دھرم اور مذہب رہا ہے۔ البتہ موجودہ نبی کی اُمّت پر موجودہ احکامات کیا ہیں اس معاملے میں بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور یہ مذہبی تبدیلیاں پیدا کرنے والا صرف

اللہ کی ذات ہے کسی نبی اور رسول کو خدا کے بھیجے ہوئے مذہب اور دھرم کے قانون میں تبدیلی کرنے کا حق نہیں دیا گیا اور نہ کوئی یہ ثابت ہی کر سکتا ہے کہ کسی نبی اور رسول نے خدا کے حکم اور قانون میں کوئی تبدیلی پیدا کی ہے اور اگر کوئی خدا کے قانون اور احکام میں تبدیلی کرے تو وہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ البتہ اس نبی کی اُمت کا گمراہ عالم ایسا کر سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے آخری نبی اور اوتار تھے۔ اس لئے حالات کے اندر تبدیلی پیدا ہونے کی وجہ سے آپکے مذہب میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ خصوصاً احکامات اور مسائل کے اعتبار سے توریت اور زبور کے اندر جو مسائل اور احکامات تھے وہ انجیل کے اندر نہیں تھے۔ بہت سی چیزیں پہلے جائز تھیں مگر عیسیٰ علیہ السلام کے مذہب میں ناجائز ہوگئیں اور بہت سی چیزیں پہلے ناجائز تھیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے جائز ہوگئیں۔ اس قسم کی تبدیلیاں ضرور ہوئی ہیں۔ مگر تبدیلی کرنے والی خود خدا کی ذات تھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نہیں تھے پہلے احکامات میں بڑی سختی تھی مگر عیسیٰ علیہ السّلام کے مذہب میں بڑی نرمی کر دی گئی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی انسان کسی انسان کو مار دیتا تو پہلے مذاہب میں بدلہ لینا فرض تھا مگر عیسیٰ علیہ السّلام کے مذہب میں معاف کر دینا فرض تھا۔ اس قسم کے بہت سے مسائل میں اللہ تعالیٰ نے تبدیلی فرما دی۔ اب تیسرے نبی کے آنے کے بعد ہر انسان پر توحید خداوندی پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام پر اور ان پر نازل کردہ کتاب انجیل پر ایمان لانا فرض ہو گیا۔ جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لائے ہوئے مذہب پر ایمان لا کر عمل کرتے ہیں اسی طرح حضرت داؤد علیہ السّلام کے لائے ہوئے مذہب پر ایمان لا کر عمل کرتے ہیں۔ اگر وہ لوگ حضرت

عیسیٰ مسیح ابن مریم کا یا ان پر نازل کی ہوئی کتاب انجیل کا انکار کریں گے تو وہ کافر ہو جائیں گے، البتہ جن انسانوں کا عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی سچے اور ان پر اتاری ہوئی کتاب توریت بھی سچی اور ان کا مذہب بھی سچا اسی طرح حضرت داؤد علیہ السّلام بھی سچے اور ان پر اتاری ہوئی کتاب زبور بھی سچی اور ان کا مذہب بھی سچا اسی طرح جتنے اوتار اور پیغمبر آئے وہ بھی سچے اور ان کا مذہب بھی سچا لیکن تیسرے نبی کے آنے کے بعد اب ہمارا عمل ان کے مذہب کے مطابق ہوگا اور ہم ان کا کلمہ پڑھ کر ان پر ایمان لا رہے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عیسیٰ اِبْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت اور بھگتی کے لائق نہیں ہے حضرت عیسیٰ مریم کے لڑکے اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے سے لے کر چوتھے پیغمبر اور رسول کے آنے تک جن لوگوں کا یہ ایمان اور عقیدہ رہا ہے وہ لوگ مومن کہلائے گئے اور وہی لوگ جنّت میں جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے خدا کو ایک مان کر اور پہلے کے رسولوں پر ایمان لا کر ان کے مذہب پر عمل بھی کر کے خدا کی بھگتی اور عبادت کی ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان نہیں لائے ان کے مذہب کے مطابق عمل نہیں کئے یا ان کا انکار کر دیئے وہ سب کے سب کافر کہلائے گئے۔ ایسے لوگ ایک اللہ کے رسول اور نبی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہو کر دوزخ میں جائیں گے۔ میں نے یہ خدا کے فیصلے کا خلاصہ لکھا ہے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی دعوت و تبلیغ

ہر رسول اور نبی اپنی اپنی اُمّت کا مصلح اور داعی ہوتا ہے اور نبوت و رسالت کا

عہدہ ملنے کے بعد زندگی بھر اپنے دعوتی فریضہ کا انجام دیتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والوں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی بچپن کی تقریر کو غور سے پڑھا ہوگا اب وہی بچہ بچپن میں اپنی قوم کو جو بھاشن دیا تھا نبوت اور رسالت کا عہدہ ملنے کے بعد اس کو عملی شکل دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم کو جو یقین دلایا تھا کہ تمہارا لڑکا نبی ہوگا رسول ہوگا اور یہ یہ معجزات اس کو دیئے جائینگے ان معجزات کا ظہور ہو رہا ہے، اندھے لوگ آنے لگے اور آپکے دربار سے آنکھ والے ہوکر جانے لگے۔ کوڑھی اور برص والے آنے لگے اور شفا پاکر جانے لگے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اُٹھ جا اللہ کے حکم سے۔ یہ کہتے ہی مرے ہوئے مُردے زندہ ہونے لگے۔ ہاتھ میں مٹی لی اور چڑیا بناکر اڑانے لگے۔ اور عجیب خبریں سُنانے لگے آپ کے پاس خصوصاً غریبوں اور پریشان حال انسانوں کی بھیڑ ہونے لگی آپ ان کی ضرورتوں کو پوری کرنے لگے اور اللہ کی دی ہوئی دولت ان پر لٹانے لگے پوری دنیا میں ان کی شہرت ہونے لگی۔ آپکے دربار میں شفا پانے والے اور آپکے پہچاننے والے آپ پر ایمان لانے لگے۔ کتنے لوگ آپ پر ایمان لاکر اور آپ کے مذہب کے مطابق عمل کرکے جنت میں گئے ان کی تعداد کسی نے نہیں لکھی ہے البتہ قرآن شہادت سے ہم کو یہ اشارہ ملتا ہے کہ ان پر ایمان لانے والوں کا حلقہ زیادہ تر غریبوں ہی کا حلقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قوم حوارین کا ذکر کلام اللہ کی کئی آیتوں میں فرمایا ہے صرف سورہ صف کے آخر والی آیتوں کو شہادت کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم لوگ اللہ کی مدد کرنے والے ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون لوگ ہیں جو اللہ کی مدد کریں گے؟ حواریوں نے کہا کہ ہم لوگ اللہ کی مدد کریں گے۔ بس بنی اسرائیل کی ایک جماعت عیسیٰ ابن مریم پر ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو قوت دے کر ان کے دشمنوں پر غالب کر دیا۔

دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب عیسیٰ ابن مریم نے لوگوں کے اندر کفر کا احساس فرمایا تو "مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ" فرمایا۔ بنی اسرائیل کے علماء اور عوام حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو مانتے تھے اور ان کے مذہب کی کچھ باتوں پر عمل بھی کرتے تھے اور اپنے آپ کو یہودی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اُمّت کہلاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی نبوت اور رسالت کا اعلان کیا اور اپنی کتاب انجیل کی تعلیم شروع کر دی تو انجیل کے بعض مسائل اور احکامات توریت کے خلاف تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی وہ لوگ مخالفت کرنے لگے۔ یہ اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی دعوت کو قبول کرنے اور ان پر ایمان لانے والا حلقہ زیادہ تر غریبوں ہی کا رہا ہے، مالداروں نے اور بادشاہوں نے ہی زیادہ تر ان حضرات کی مخالفت کی ہے جیسا کہ اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کے واقعہ میں پڑھنے والوں کو معلوم ہو گیا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی مسیح ابن مریم کی مخالفت کرنے والے وہی مالداروں ہی کا طبقہ ان کے سامنے آ رہا ہے۔ اَحَسَّ الْکُفْرَ کا مطلب یہی ہے کہ موجودہ نبی کو اور اس کی کتاب کو اور اس کی تعلیم یعنی تبلیغ و دعوت کو لوگ انکار کرنے لگے اس لئے وہ

خواہ کسی بی کے ماننے والے ہوں وہ کافر ہو گئے۔ اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ ضرورت مند اور پریشان حال غریبوں کا طبقہ ان کے پاس آتا رہا اور شفا پاکر جاتا رہا یعنی ان کی ظاہری بیماری بھی ٹھیک ہوتی رہی اور اندرونی بیماری بھی ٹھیک ہوتی رہی یعنی وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معجزات کو دیکھ کر ان پر ایمان بھی لاتے تھے۔ نبی جب اپنے معجزہ کے ذریعہ انسانوں کی ظاہری بیماری کو ٹھیک کرتا ہے تو وہ باطنی بیماری کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ داعی اپنی دعوت کو لوگوں کے سامنے پیش نہ کرے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دشمنوں سے تنگ آنے لگے اور کچھ مخلص ساتھیوں کو تلاش کرنے لگے۔ ایک جگہ تشریف لے گئے تو ۱۲ افراد جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ ملے، ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ۔ اللہ کی طرف میری مدد کون کرے گا یعنی میری دعوتِ حق کو قبول کر کے میرا ساتھ کون دے گا؟ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی اور سچے رسول ہم لوگ اللہ کی مدد کریں گے یعنی آپ پر ایمان لاکر آپ کے لائے ہوئے مذہب کی تبلیغ دعوت کی خدمت کریں گے۔ حوارین حواری کی جمع ہے اس کے معنیٰ سفیدی کے ہوتے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس کے معنیٰ مخلص اور سچے دوست کے ہوتے ہیں جو مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا تھا وہی مقام حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حوارین کا تھا۔ جس طرح صحابہ کرام نے اپنے نبی اور رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت کی اسی طرح حوارین نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مکمل اطاعت کی یعنی عیسیٰ مسیح ابن مریم کے مذہب کی تعلیم و تبلیغ و دعوت کی خدمات انجام دیں اس ایمان والے غریبوں کے حلقہ کو اللہ نے عزت دی اور انکار کرنے والے مالداروں کے حلقے کو ذلیل کر دیا۔

حضرت مسیح ابن مریم کی بشارت

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ (سورہ صف)

ترجمہ:۔ اور جب عیسیٰ مسیح ابن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میرے سامنے جو کتاب توریت ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ یہ اللہ کی سچی کتاب ہے اور حضرت موسیٰ ؑ پر اتاری گئی ہے۔ اور اے بنی اسرائیل غور سے سن لو میں تم کو ایک خوشخبری سنا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ میرے بعد جو نبی آنے والے ہیں ان کا نام احمد ہے۔ آخری اوتار اور پیغمبر کے بارے میں جو بشارت حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے دی تھی اللہ تعالیٰ نے اس بشارت کو اپنے قرآن میں محفوظ فرما دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے عیسائی اور نصرانی اپنے رسول اور نبی کی کتاب انجیل سے اس بشارت کو اگر نکال چکے ہیں تو آخری نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کسی قسم کا افسوس اور غم نہیں ہے کیوں کہ ان کی مذہبی کتاب قرآن مجید میں محفوظ ہے۔ اگر ساری دنیا کی طاقتیں مل کر وہاں سے ہٹانا اور نکالنا چاہیں تو نہ ہٹا سکتی ہیں اور نہ ہی نکال سکتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف وہی کلکی اوتار اور آخری پیغمبر ہی آنے والے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم نے فرمایا کہ وہ نبی جس کا نام احمد ہوگا وہی میرے بعد آنے والے ہیں ہیں بنی اسرائیل کا آخری رسول ہوں وہ سارے نبیوں کے آخری رسول ہونگے دو نبیوں کا زمانہ ملا ہوا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

کے بعد سے لے کر آخری اوتار تک کے زمانے میں اگر کوئی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا اور شیطان کا چیلہ ہوگا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اب صرف ایک ہی نبی اور رسول تشریف لائیں گے، ان کے آنے کے بعد قیامت تک اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ جھوٹا اور شیطان ملعون کا ساتھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کی دی ہوئی کتاب انجیل کی تعلیم دی اور اپنے مذہب کی تبلیغ و دعوت کی۔ آپ کی تبلیغ و دعوت کے ذریعہ ایک جماعت اولیاء اللہ کی پیدا ہوئی اور ایک جماعت علماء کی پیدا ہوئی۔ جب آپ نے اپنے فریضۂ تبلیغ و دعوت کو مکمل فرما دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور مقامات عالیہ سے نواز دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری رسول اور نبی تھے۔ عدل و انصاف کی بات یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے یہودی ان پر ایمان لاکر ان کا ساتھ دیتے۔ عہدۂ رسالت و نبوت کے اعلان سے پہلے یہودی لوگ بھی ان کا ادب و احترام کرتے تھے لیکن جب خدا کی طرف سے آپ کو رسول اور نبی بنا دیا گیا اور آپ کو آسمانی کتاب انجیل دیدی گئی اور ان کے مذہب عیسائیت کا انکو تبلیغ و دعوت کا حکم دیدیا گیا اور آپ اپنے مذہب عیسائیت کی تبلیغ و دعوت کا کام کرنے لگے تو کثرت سے لوگ آپ کے مذہب عیسائیت کو قبول کرنے لگے تو یہودی علماء اور ان کے مالدار گھبرانے لگے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اگر عیسیٰ ابن مریم کی دعوت میں رکاوٹ نہ ڈالی گئی اور ان کو ختم نہ کیا گیا تو یہودی مذہب ختم ہو جائیگا۔ اور ان کا مذہب عیسائیت پوری دنیا میں پھیل جائیگا۔ یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا مذہب کافی دور دور تک پھیل چکا تھا جس قدر آپ کا مذہب پھیلتا گیا اسی قدر یہودیوں کی جلن اور دشمنی و مخالفت بڑھتی گئی۔ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے قتل کا مکمل فیصلہ کرلیا اور اس کی شکل یہ نکالی کہ ہماری ایک جماعت جس میں ہمارے علماء بھی ہوں اور ذمہ دار قسم کے لوگ بھی ہوں وہ روم کے بادشاہ پیلاطیس کے پاس جائیں اور عیسیٰ کے خلاف اتنی فریب کاری اور مکاری سے بادشاہ کے سامنے پروپیگنڈہ کریں کہ اسکو ہماری باتوں اور شہادتوں کا مکمل یقین ہو جائے۔ اگر بادشاہِ روم پیلاطیس نے ہماری جھوٹی باتوں کا یقین کرلیا تو وہ کسی نہ کسی بہانے سے عیسیٰ ابن مریم کو بلا کر قتل کرا دیگا۔ غدا اور حضرت موسیٰ کے دشمن یہودیوں کا ایک وفد بادشاہِ روم پیلاطیس کے پاس پہونچا اور اسکی حمایت اور خوشامد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ ابن مریم آپکے خلاف بغاوت کر رہا ہے اور لوگوں کو آپکے خلاف ابھار رہا ہے کثرت سے لوگ اس کے حامی بنتے جا رہے ہیں اگر آپ نے اسکو قتل نہ کرا دیا تو بہت جلد بڑی تیزی سے ایک فوج تیار کر کے آپ سے جنگ کریگا۔ آپ اس کو کسی ترکیب سے بلا کر قتل کرا دیں۔ جب عیسیٰ ابن مریم کے دشمن یہودیوں نے اس قسم کی باتیں بادشاہ پیلاطیس کے سامنے بیان کیں تو اس نے بڑی حکمت سے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو اپنے پاس بلایا اور یہودیوں کی جھوٹی شہادتوں کو اپنے سامنے رکھ کر اپنے قاضی کو بلایا اور بغاوت کے جرم میں ان کو پھانسی پر چڑھانے اور قتل کرنے کا فیصلہ کرایا۔ قاضی کے فیصلے کے مطابق عیسیٰ ابن مریم کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی شکل میں کوئی چیز فوراً پیدا فرما کر ان کی جگہ پر اس چیز کو لٹکا دی اور اپنے رسول اور نبی حضرت عیسیٰ ابن مریم کو آسمان پر اٹھا لیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ عیسیٰ ابن مریم پھانسی پر لٹکا کر قتل کر دیئے گئے۔ یہودیوں نے بڑی خوشیاں منائیں اور پورے علاقوں

میں شور مچا دیا کہ عیسیٰ ابن مریم کو بادشاہ پیلاطیس نے پھانسی پر لٹکا کر قتل کر دیا پھر بعد میں یہ بھی کہنے لگے کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو پھانسی پر لٹکا کر قتل کر دیا۔ یہ انکے قتل کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ بعض لوگوں نے بڑی تفصیل سے اس واقعہ کو لکھا ہے مگر وہ تاریخی اور اسرائیلی باتیں ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم نے جو رپوٹ دی ہے وہ سچی اور حق رپورٹ ہے قرآن حکیم کی رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ ابن مریم کو پھانسی پر لٹکا کر قتل کرانیکی سازش کر کے انکو سولی پر لٹکوایا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انکو قتل ہونے سے بچا لیا اور آسمان پر اٹھا لیا وہ مہدی علیہ السلام کے زمانے میں پھر زمین پر اُتارے جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاکر یہودیوں سے جہاد کر کے ان کو ختم فرمائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام کیساتھ ہو کر پوری دُنیا میں اسلام مذہب کو پھیلائیں گے۔ اسکی تفصیلی رپورٹ آگے آرہی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر قرآن کی سچی شہادت

پارہ لا یحب اللہ سورہ نساء رکوع ۱۰ ۔ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ ۔ اِلٰی اٰخِرِہٖ ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیسیٰ کے دشمن یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم جو اللہ کے رسول تھے ان کو قتل کر دیا ہے وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں سچی خبر یہ ہے کہ وہ لوگ میرے پیارے نبی اور رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو نہ قتل ہی کر پائے اور نہ ہی پھانسی دے سکے بلکہ ان کے لئے شبیہ کی شکل پیدا کر دی گئی تھی۔ قاتلوں نے سمجھا کہ ہم نے عیسیٰ ہی کو قتل کر دیا حالانکہ وہ مسیح عیسیٰ ابن مریم نہیں تھے بلکہ ان کی تصویر تھی۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ

میرے رسول عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں یہ ان کا وہم و گمان ہے میں سچی خبر سنا رہا ہوں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا. یقیناً وہ لوگ قتل نہ کر سکے تھے. پھر سوال پیدا ہوا کہ جب نہ تو قتل ہی کئے گئے اور نہ ہی ان کو پھانسی ہی پر لٹکایا گیا تو پھر ہوا کیا؟ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا. یہ ہوا کہ اللہ نے ان کو اٹھا لیا اور وہ اس پر غالب اور حکیم ہے. اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ ان کے فیصلے پر اور ان کے افعال پر اور ان کی تخلیق پر انسان اپنی عقل کے گھوڑے کو نہ دوڑائے بلکہ وہ جو کچھ کریں، جو کچھ فرمائیں ان کو یقینِ قلب کے ساتھ مان لیا جائے. عیسیٰ ابن مریم علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کے لائے ہوئے دھرم اور مذہب کو ماننے والوں کو نصاریٰ اور عیسائی کہا جاتا ہے اور حضرت احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب کو ماننے والوں کو مسلمان کہا جاتا ہے. دونوں نبیوں اور پیغمبروں کا زمانہ ملا ہوا ہے، درمیان میں کسی اوتار اور نبی کے آنے کی کوئی اطلاع آج تک کسی کو نہیں مل سکی ہے. اس لئے میرا یہ کہنا درست ہے کہ مسلمان اور عیسائی دونوں پڑوسی ہیں اور ہر پڑوسی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے پڑوسی کی خیر خواہی کرے. اس لئے میں اپنے پڑوسی بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ یہودی لوگ ہمیشہ عیسائیوں سے اور ان کے بعد مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے رہے ہیں جہاں پر وہ اپنے پیغمبروں کے مخالف اور دشمن ہیں تو وہاں پر وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے بھی دشمن ہیں. وہ لوگ عیسیٰ علیہ السّلام کو جو بھی کچھ کہیں ان کو کہنے دو مگر تم لوگ ان کی شان میں گستاخی مت کرو کیونکہ وہ تمہارے نبی ہیں. مثلاً قرآن کی اطلاع کے مطابق وہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے

اللہ کے رسول جس کو مسیح عیسیٰ ابن مریم کہتے ہیں اس کو پھانسی دیکر قتل کر دیا ہے پھر ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی فقیرانہ تصویر بنا کر پھانسی پر لٹکے ہوئے دکھا دیا۔ اور ہر ہر ہسپتال اور دواخانہ پر دو لکیر کھینچ کر اس نقشہ کو لگوا دیا۔ ان کا یہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق جھوٹا اور غلط پروپیگنڈہ ہے۔ ہر نبی اور رسول اپنی امّت کا داعی ہوتا ہے اور عام انسانوں سے حسین ہوتا ہے۔ نبیوں اور اوتاروں کی مخالفت کرنے والوں نے ان کو دیوانہ اور پاگل کہہ کر سنایا۔ مگر کہیں پر یہ ثابت نہیں ہے کہ کسی نبی کے بارے میں لوگوں نے یہ کہا ہے کہ فلاں نبی بدشکل اور بدصورت ہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بدشکل اور فقیرانہ بنا کر ان کے ساتھ مذاق کرنا یہ پہلی گستاخی ہے اور یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے ان کو پھانسی پر لٹکا کر قتل کر دیا ہے یہ دوسری گستاخی ہے اور ہر ہر ہسپتال اور دواخانے پر ان کی پھانسی کی شکل بنوا کر لگوانا یہ تیسری گستاخی ہے۔ یہودیوں کا یہ جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جو حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی مخالفت اور دشمنی میں، ان لوگوں نے چلایا ہے۔ قرآن حکیم سچی شہادت دے رہا ہے کہ ہمارے رسول اور نبی عیسیٰ کو نہ تو وہ لوگ قتل ہی کر پائے ہیں اور نہ ہی پھانسی پر لٹکا سکے ہیں بلکہ میں نے ان کو اوپر اٹھا لیا ہے۔

مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کی اُمّت میں اختلاف

سارے نبیوں اور اوتاروں کے بعد آنے والے سب سے آخری نبی اور رسول اور کلکی اوتار محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو یہ خبر دی ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی امّت میں بہتّر فرقے پیدا ہوئے تھے اور ہماری اُمّت میں تہتّر فرقے پیدا ہوں گے ان میں سے صرف

ایک فرقہ حق پر ہوگا یعنی ہماری تعلیم کے مطابق جو عمل کرے گا وہ نجات پائے گا، اور جنت میں جائے گا۔ بقیہ فرقے میری شریعت کے مخالف ہوں گے وہ مخالفت عملاً ہو یا قولاً ہو یا فعلاً ہو وہ سب کے سب دوزخی ہوں گے۔ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے بہتّر ۷۲ فرقوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں البتہ ان میں تین بڑے بڑے فرقے جو پیدا ہوئے تھے اس کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

پہلا فرقہ وہ تھا جو کہتا تھا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم خود پرماتما اور ایشور اور اللہ ہیں انھیں کی عبادت اور بھگتی کرو، انھیں کا بُت بنا کر ان کی پوجا پاٹ کرو۔

دوسرا فرقہ وہ تھا جو کہتا تھا کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم خدا اور ایشور نہیں تھے بلکہ ان کے پُتر یعنی لڑکے تھے چونکہ وہ خدا کے لڑکے تھے اس لئے ان کی عبادت اور بندگی اوپر والے اللہ اور پرماتما ہی کی عبادت اور بھگتی ہے۔ ان دونوں جماعتوں کے متعلق علماءِ نصاریٰ کا بھی اور علماءِ اسلام کا بھی فتویٰ یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے کافر اور مرتد اور مشرک اور جہنمی ہیں۔

تیسرا فرقہ وہ تھا جو کہتا تھا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم نہ تو اللہ اور ایشور تھے اور نہ ہی ان کے لڑکے تھے بلکہ وہ اللہ کے نبی اور رسول تھے۔ یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین کا اور ان کو ماننے والوں کا تھا۔ اسی فرقہ اور جماعت میں بڑے بڑے علماءِ نصاریٰ پیدا ہوئے بڑے راہب اور رشی پیدا ہوئے اور بڑے بڑے اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین پیدا ہوئے، اُنھیں لوگوں نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے لائے ہوئے مذہب کو اور ان پر نازل کی گئی کتاب کو تعلیم کے ذریعہ اور تبلیغ و دعوت کے ذریعہ ان کی اُمت تک پہونچا کر مذہب عیسائیت کو فروغ دیا تھا اور پوری دنیا میں اس کو پھیلایا تھا اور شیطان مردود کے پنجے میں پھنس کر جہنم میں جانے والے خدا جانے کتنے

انسانوں کو بچایا تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کی دعویٰ تاریخ کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

میدانِ محشر میں مسیح عیسیٰ ابن مریم سے سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہنے والے اور ان کا بیٹا ماننے والے اور ان پر نازل کی ہوئی آسمانی اور خدا کی کتاب انجیل میں تخریب کاری کرنے والے ان سارے کافروں اور مشرکوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک جگہ جمع فرمائیں گے اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السّلام کو بلائیں گے۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم جب تشریف لائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال فرمائیں گے۔ سورہ مائدہ کا آخر رکوع۔

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ جس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔ عیسیٰ علیہ السّلام فرمائیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ آپ کی ذات پاک ہے جس بات کے کہنے کا مجھے کسی قسم کا حق حاصل نہیں تھا میں لوگوں سے ایسی بات کس طرح کہہ سکتا تھا۔ اور اگر میں نے ایسا کہا ہے تو آپ کو اس کا علم ہے۔ آپ تو وہ اللہ ہیں کہ ہماری زبان کیا ہمارے دل کی باتوں کو بھی جانتے ہیں۔ اگر میرے دل میں اس قسم کا وسوسہ بھی آیا ہوگا تو آپ یقیناً اس کو جانتے ہیں۔ آپ تو غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ۔ اے اللہ میں نے تو ان سے صرف اتنی ہی بات کہی تھی جتنی باتوں کے

کہنے کا آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ اے لوگو! صرف اللہ کی عبادت اور بھگتی کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے جب تک میں ان کے پاس رہا آپ ہی کی وحدانیت اور یکتائی کی شہادت دیتا رہا اور آپ بھی اس کے گواہ ہیں، یہ لوگ آپ کے مجرم بندے ہیں آپ ان کے جرم پر سزا دیں یا ان کو چھوڑ دیں اور معاف کر دیں اس کو آپ جانیں۔ میں نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کے بچپن کی تقریر کو لکھتے ہوئے اشارہ کیا تھا اور ان کی تقریر کا پہلا جملہ قرآن حکیم کے حوالے سے لکھا تھا وہ یہی تھا کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہ۔ میں اللہ کا غلام اور بندہ ہوں کہیں مجھے اللہ یا اللہ کا بیٹا مت بنا دینا، ان کے جانے کے بعد لوگوں نے وہی حرکت کی جس سے انھوں نے منع فرمایا تھا۔ پھر نبوت اور رسالت کا عہدہ ملنے کے بعد انھوں نے خدا کی توحید و یکتائی کی دعوت دی اور انجیل کے احکامات پر عمل کرنے کی تبلیغ و دعوت کی آخرت میں قیامت کے دن وہی منظر لوگوں کے سامنے آئے گا جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن حکیم میں دی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اتنے بڑے اوتار اور خدا کے رسول کی عبادت اور بھگتی کی کسی انسان کو اجازت نہیں ہے تو پتھر اور مٹی اور لکڑیوں کے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا پاٹ اور بھگتی کی اجازت کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ اس لئے ساری دنیا میں بسنے والے انسانوں سے میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ قرآن حکیم کا اٹل فیصلہ ہے۔ مرنے سے پہلے پہلے کفر اور شرک سے اور قبروں کی پوجا پاٹ سے توبہ کر کے صرف ایک اللہ کی بندگی کر کے ان کے بھیجے ہوئے اوتار اور رسول کے حکم کے مطابق عمل کر کے خیریت کے ساتھ اس دنیا سے نکل جائیں ورنہ مرنے کے بعد نہ ہی قیامت کے دن اور نہ ہی آخرت کے دن

کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا بس صرف اچھے اعمال ہی سہارا دے سکتے ہیں اسلئے اچھے اعمال کو حاصل کرلو اسی میں ہماری کامیابی بھی ہے اور عزت بھی ہے اور خیریت بھی ہے۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بعد دُنیا کی حالت

اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری رسول اور نبی اور اوتار تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔ ان کے بعد پانچ سو سال تک اس دنیا میں کوئی اوتار اور نبی نہیں آیا۔ انسانوں کی آبادی دنیا کے مختلف علاقوں میں بڑھ چکی تھی، ہندوستان میں راج پہلے ہی سے قائم ہو چکے تھے۔ سکندر بادشاہ کی حکومت دنیا کے ہر ہر حصے میں قائم ہوئی، اس کے بعد فارس اور روم کی دو بڑی بڑی حکومتیں قائم ہوئیں، ادھر ملک شام میں یہودیوں کی حکومت قائم ہوئی اور حبشہ میں عیسائیوں کی حکومت قائم ہوئی، ہندوستان کے راجاؤں میں بڑی بڑی لڑائیاں شروع ہوئیں، آہستہ آہستہ ایمان والے اٹھتے گئے اور ایک انسان دوسرے انسان کو قتل کرکے اس کی عزت اور دولت پر قبضہ کرنے کا ارادہ کرنے لگا۔ اللہ کی توحید اور نبی کی رسالت اور ان کی ایمانی اور اعمالی دعوت کو لوگ آہستہ آہستہ دفنانے لگے اور اپنی خواہش اور نفس کا حکم دھرم اور مذہب میں داخل کرنے لگے۔ خدا چاہی اور اوتار چاہی باتوں کو اور عملوں کو چھوڑتے گئے اور شیطان چاہی باتوں کو اپنا دھرم اور مذہب بنانے لگے اور ہر قسم کی بداعمالیوں اور برائیوں کو اپناتے گئے۔ پوری دنیا میں بڑے بڑے فتنے اور فسادات انسانوں کے ذریعہ پھیلنے

اور برپا ہونے لگے۔ لوگ اپنے باپ دادا کے اصلی دھرم اور مذہب کو جو انسانوں کو نجات دلانے والا تھا اور ان کو جنت میں لے جانے والا تھا اس کو چھوڑتے گئے۔ اپنے دشمن شیطان کو اپنا مہنتھ اور گرو مان کر اور اس کے حکم پر چلکر اس کے ساتھ ساتھ دوزخ میں جاکر گرنے لگے۔ ہر قسم کی برائیاں عام ہونے لگیں، جن اچھائیوں کو سارے اوتاروں اور نبیوں نے انسانوں کو بتلایا تھا وہ ختم ہونے لگیں، خود انسانوں کے ہاتھوں سے ہی انسانوں کی عزت اور آبرو لٹنے لگی۔ لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کا عام ذہن بنتا چلا گیا۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد کا پانچ سو سال کا جو زمانہ گذرا ہے وہ انسانوں کی تباہی اور بربادی کا زمانہ تھا۔ آخری اوتار سومتی ماں کے پُتر مہامت کے آنے سے پہلے کا زمانہ شیطان کی جیت اور انسانوں کی ہار کا زمانہ تھا۔ تقریباً سو فیصد اس کی کامیابی کا زمانہ تھا۔ قتلِ عام اور غارت گری اور لوٹ مار کا زمانہ تھا، اس زمانے کے انسانوں کو سمجھانے کے لیے خلاصہ اور نچوڑ کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ جب اس زمانے کے تاریخی اوراق ہماری نگاہوں سے گذرتے ہیں تو ہمارے دل و دماغ کو ہلا دیتے ہیں اور رونگٹے کھڑے کر دیتے ہیں۔

ابلیس مردود اور اسکے ساتھیوں کا خوشیوں سے اُچھلنا اور کودنا

جب سارے انسان شیطان ملعون کے مکر و فریب کے جال میں پھنس کر مرمر کر جہنم میں جانے لگے تو ابلیس مردود ہر روز شیطانوں کی محفل میں ان کے ساتھ اُچھل اُچھل کر اور کود کود کر اپنی کامیابی کے ڈھولک بجا بجا کر خوشیوں کا گیت گانے لگا اور اللہ کے سامنے جو چیلنج کیا تھا

اس کا مکمل اثر اور نتیجہ دیکھنے لگا اور یہ یقین کر لیا کہ اس وقت میں اپنے مشن میں سو فیصد کامیاب ہوں اور اب اس سے بھی بڑی کامیابی کی امید ہے انسان ہدایت کے راستے سے بھٹک کر گمراہی کے راستے پر آچکا ہے۔ کچھ لوگ اب بھی زندہ ہیں۔ اگر وہ لوگ ہمارے قبضے میں نہ آئیں تو کوئی فکر و غم کی بات نہیں ان کو جانے دو البتہ ان کی اولاد کو میں ہدایت کے راستے پر چلکر جنت میں نہیں جانے دوں گا۔ ابلیس نے سلسلۂ بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے ساتھیو آج کل ہر ہر جگہ پر سورج بھگتی بُت بھگتی آگ بھگتی اور نفس پرستی کا مکمل قانون انسانوں پر سختی کے ساتھ نافذ کر چکا ہوں۔ جس ملک اور علاقے میں ہمارا دشمن آدم جنت سے نکال کر اتارا گیا تھا وہ ہندوستان ہے۔ اسی ملک کے ہر ہر شہر اور علاقوں میں بُت خانے بنوا کر مٹی اور پتھر اور لکڑیوں کے بُتوں کو بنوا کر اور ان میں انھیں انسانوں سے رکھوا کر انھیں بتوں کے سامنے ان کا سر جھکوا کر انھیں سے ان کی پوجا پاٹ کرا رہا ہوں۔ پنڈت اور برہمن خاندان میرا چیلا بن چکا ہے۔ اب ایک انسان بھی ہمارے گھیرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اے ساتھیو! اب اپنے اوپر نیند کو حرام کر لو۔ دن رات بیدار رہو اور پوری دنیا میں پھیل جاؤ اور شام کو ہر روز اپنی کارروائی سُناؤ۔ بعض شیطانوں نے اعتراض کیا کہ آپ ہندوستان ہی کے انسانوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں وہ لوگ اپنا گرو مان کر آپ کے حکم پر چل رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اب یہ باتیں آپ کی شان کے خلاف معلوم ہو رہی ہیں کہ ان کے پیچھے آپ بھی پڑیں اور اپنا اور ہمارا وقت ضائع کریں آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ ابھی تک یہود اور نصاریٰ کے علماء اور بھگت ورشی پادری اور راہب صرف ایک

اللہ اور پرماتما کو مان کر اپنے نبی اور اوتار کے حکم پر چل رہے ہیں اور اپنے لوگوں کو چلا بھی رہے ہیں جس کی وجہ سے انسانوں کا ایک بڑا طبقہ ہدایت کے راستے پر چل کر اور آپ کے گمراہ کُن راستے سے بچ کر جنت میں جا رہا ہے آخران کے بارے میں بھی آپ نے کچھ سوچا ہے۔ ابلیس نے کہا کہ میں تو ہندوستان اور چین وغیرہ کے انسانوں کو دیکھ کر خوشیاں منا رہا تھا اور اپنی مکمل کامیابی کا گیت گا رہا تھا مگر آپ نے ایک ایسی خبر سُنا دی کہ میری ساری خوشیاں فکر و غم سے بدل گئیں اور ایک بہت بڑی محنت اور مشقت کا بوجھ میرے سر پر آکر بیٹھ گیا ہے۔ اب اس کے بعد میرا دوسرا بڑا جشن ہوگا اس میں آپ شریک رہیں اور میرے سامنے رہیں اور یہی اعتراض اس وقت بھی کریں تاکہ میں آپ کے اعتراض کا جواب دے سکوں آپ کا اعتراض درست ہے

عُلماءِ یہود و نصاریٰ کی گمراہی کا زمانہ

ابلیس مردود خود بڑا عالم تھا اور خود ہی گمراہ ہو کر خدا کے دربار سے نکالا گیا تھا وہ جانتا تھا کہ علماء کس طرح گمراہ ہو سکتے ہیں۔ اس ظالم نے خدا جانے کتنے علماء کو گمراہ کر کے جہنم میں ڈالدیا ہے۔ عام مسلمانوں کو چٹکیوں سے مسل دیتا ہے اور علماء کو مناظرہ اور بحث میں اُلجھا کر گمراہ کر دیتا ہے۔ انبیاء اور اوتاروں کے قریب نہیں جاتا ہے بلکہ ان سے ڈرتا رہتا ہے کیونکہ وہاں پر فرشتوں کا سخت پہرہ رہتا ہے اور رشی جن کو بزرگ اور ولی بھی کہا جاتا ہے ان سے بھی دور رہتا ہے، کیوں کہ خدا کی طرف سے ان کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ البتہ علماء سے مقابلہ کرتا رہتا ہے اور ان کو ہرا بھی دیتا ہے۔ اب ابلیس علماء کی شکل بنا کر علماءِ یہود کے پاس جاتا ہے اور حضرت عُزیر علیہ السّلام جو اللہ کے نبی اور اوتار تھے ان کی تعریف کر کے ان کے کمالات کو بیان کرتا ہے اور

اعلان کرتا ہے کہ جس طرح سے انھوں نے کام کیا ہے وہ کام یا تو خدا کر سکتا ہے یا خدا کا لڑکا ہی کر سکتا ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں اور دعویٰ کرتا ہوں کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔ اگر کسی کے اندر کوئی طاقت ہے تو آ کر مجھ سے مناظرہ اور مباحثہ کرلے اور یہ ثابت کردے کہ وہ خدا کے بیٹے نہیں تھے علماء یہود اس کا مقابلہ نہیں کر سکے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہودی لوگ حضرت عزیر علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا کہنے لگے۔ ان سے فارغ ہو کر علماء نصاریٰ کے پاس آیا اور اعلان کیا کہ اے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے ماننے والو! میں اعلان کر رہا ہوں اور دعویٰ بھی کر رہا ہوں کہ بی بی مریم خدا کی بیوی تھیں اور مسیح عیسیٰ ابن مریم خدا کے بیٹے تھے یہ میرا دعویٰ ہے اور یہ میری دلیل ہے جس کا جی چاہے اور جب چاہے مجھ سے مناظرہ اور مباحثہ کر سکتا ہے۔ علماء نصاریٰ بھی ہار گئے اور حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام کو خدا کا بیٹا اور ان کی ماں کو خدا کی بیوی کہہ کر ان کی بھگتی اور عبادت کرنے لگے۔ اس کے بعد یہود و نصاریٰ کے بادشاہوں اور مالداروں کے پاس رشی اور بزرگ کی شکل بنا کر گیا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو صحیح خبر سنا رہا ہوں ہر مذہب اور دھرم انسانوں کی خواہشات اور ان کی ضروریات کا لحاظ کرتا ہے۔ خدا نے ان حسین حسین لڑکیوں اور عورتوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ ان کو استعمال کرو اور مذہب ان پر پابندی لگاتا ہے وہ مذہب ہی نہیں جو انسانی خواہشات پر پابندی عائد کرے۔ اس لئے آپ لوگ علماء کو رقمیں دے کر مذہب کے اندر تبدیلی کرائیں اور ساری حسین حسین لڑکیوں کو اپنے پاس بلائیں اور رات بھر مزہ اڑائیں اور بہت سی چیزیں جن کو مذہب حرام کہتا ہے ان کو حلال کراؤ۔ اس طرح ابلیس نے بادشاہوں اور مالداروں کو پٹی پڑھائی بادشاہوں نے

علماء کو بلا کر مذہب میں تبدیلی کرنے کا حکم دیا پہلے علماءِ یہود و نصاریٰ نے کچھ ناراضگی ظاہر کی مگر بادشاہوں اور مالداروں کی دولت نے ان کی جیبوں کو بھر کر ان کو راضی کرا دیا۔ آہستہ آہستہ علماءِ یہود اور علماءِ نصاریٰ نے اپنے اپنے مذہب میں تبدیلی اور تخریب کاری شروع کر دی۔ توریت اور زبور اور انجیل کا نام باقی رہا مگر ان کے اندر جو احکامات لکھے گئے تھے ان کو انھیں کے علماء نے بدل کر مٹا دیا اب وہ آسمانی تین کتابیں اپنی اصلی حالت پر نہیں رہیں ان کے بعد آنے والے علماءِ یہود و نصاریٰ نے انھیں نسخوں کو اصل سمجھا، اور ان لوگوں نے بھی بہت حد تک ان میں تبدیلی پیدا کر دی۔ خلاصہ یہ ہے کہ علماءِ یہود اور نصاریٰ نے اپنے اپنے مذہب اور دھرم کو اپنی اپنی خواہشات اور نفسیات کے تابع بنا دیا۔

ان کی گمراہی کی تین وجہیں خصوصی طور پر سامنے آئی ہیں۔ پہلی وجہ خدا کے رسولوں اور نبیوں کو خدا کا بیٹا ماننا۔ دوسری وجہ اپنے اپنے مذہب کو بادشاہوں اور مالداروں کی دولت کے بدلے میں فروخت کر دینا۔ تیسری وجہ خدا اور خدا کے رسولوں کے احکامات کو چھوڑ کر اپنی مرضی اور خواہش کیمطابق عمل کرنا۔ اسلئے آخری اوتار کے آنے سے پہلے ہی وہ لوگ ان بداعمالیوں کی وجہ سے کافر ہو چکے تھے اور شیطان کے ساتھی بن کر دوزخ میں جا رہے تھے۔ بہت تھوڑے لوگ ایسے تھے جو انسانی آبادیوں کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کو مان کر ان کے بھیجے ہوئے رسول کی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔

خانۂ کعبہ پر ابلیس کا حملہ

انسانوں کا دشمن ابلیس نے سب کچھ کر لیا مگر ابھی تک لوگوں کو حج کرنے سے نہ روک سکا، دنیا کے ہر ہر حصے سے لوگ حج کرنے کے لئے آتے رہتے تھے،

ان کے اندر کچھ نیک قسم کے لوگ بھی آتے رہتے تھے وہ لوگ ایام حج میں آکر مکہ کی سرزمین پر حاجیوں میں تبلیغ و دعوت کا کام کرتے تھے۔ ابلیس نے سوچا کہ اب پوری دنیا میں یہی ایک جگہ ہے جہاں پر تبلیغ و دعوت اور ہدایت کا کام ہو رہا ہے بڑے بڑے جشن سے پہلے میں اس جگہ پر بھی حملہ کر دوں، تاکہ ہماری خدمات پر اعتراض کرنے والا شیطانوں کے مجمع عام میں کسی قسم کا اعتراض نہ کر سکے۔ جس طرح کسی مندر کا کوئی پنڈت ہوتا ہے وہی اس مندر کا مالک ہوتا ہے یا کسی مزار کا سجادہ نشین جس کو مجاور بھی کہا جاتا ہے وہی اس مزار کا مالک ہوتا ہے۔ مزار کی ساری حرام آمدنی اسی کی جیب میں جاتی ہے اسی طرح بیت اللہ شریف کا ایک متولی ہوتا تھا وہ اونچے خاندان کا مانا جاتا تھا وہ بھی بیت اللہ کا مالک ہوتا تھا وہی ساری آمدنی کا مالک ہوتا تھا، ہندوستان والے اس کو پنڈت کہا کرتے تھے۔ عرب والے عربی زبان میں اس کو سید القوم یعنی قوم کا سردار کہا کرتے تھے۔ اس پنڈت کے پاس ابلیس پہونچا اور بڑے ادب و احترام سے اور خیر خواہی اور ہمدردی سے اس کو مشورہ دیا کہ اللہ ایک ہے اسی نے سب کچھ بنایا ہے، آسمان اور زمین کو اور ساری کائنات کو وہی بنانے والا صرف ایک ہے جو اوپر رہتا ہے اسی کا یہ مکان ہے مگر اس نے دنیا کے مختلف کاموں کو مختلف فرشتوں اور دیوی و دیوتاؤں کے حوالے کر دیا ہے۔ کسی کا کام مارنے کا ہے تو کسی کا کام روزی دینے کا ہے اور کسی کا کام پانی برسانے کا ہے اور کسی کا کام پڑھنے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے بہت سے کاموں کا نام بتلا کر اور اپنی طرف سے ان کا نام بھی بتلا دیا، ان کی تعداد تقریباً تین سو ساٹھ کی تھی۔ ابلیس نے کہا کہ ہم نے ان کو دیکھا بھی ہے اور ہم ان کی تصویر اور مورتی بھی

بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی مورتی بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کردوں ان میں بہت سی ننگی عورتوں کی مورتی اور ننگے مردوں کی مورتی بھی شامل تھیں۔ ابلیس نے کہا کہ پنڈت جی میرا بارہا کا تجربہ ہے ایسا کرنے سے آپ کی آمدنی کئی گنی بڑھ جائے گی۔ حج کرنے والے کثرت سے ان پر چڑھاوا چڑھائیں گے اور وہ ساری آمدنی آپ کی ہوگی۔ سردار کی سمجھ میں ابلیس کی بات آگئی۔ اس نے کہا کہ اگر آپ ان مورتیوں کا انتظام کر کے یہاں پر رکھوا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ ابلیس نے فوراً اس کا انتظام کیا، اور تین سو ساٹھ بت خانۂ کعبہ میں رکھوائیا اور امیر سے یہ بھی کہدیا کہ یہ چھوٹے چھوٹے خدا ہیں مردوں کو اور عورتوں کو حکم کرو کہ تمہارے اللہ اور ایشور ننگے ہیں تم بھی ننگے ہو کر یہاں آؤ اور طواف کرو یعنی چکر لگاؤ۔ جس اللہ کے مکان کی بڑے اوتار اور نبی ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام نے تعمیر کی تھی اور جہاں سے توحید کے پرچم کو لہرا کر پوری دنیا کے رہنے والوں کو بلایا تھا، اور شیطان مردود کے مکر و فریب سے بچا کر خدا جانے کتنے لاکھ انسانوں کو ہدایت کے راستے پر ڈال کر جنتی بنایا تھا آج وہ مکان جو خانۂ خدا تھا وہ بت خانہ بن گیا۔ انسانوں کے ذریعہ توحید و رسالت کو اور ان کی دعوت کو ابلیس ختم کر کے اپنی تبلیغ و دعوت یعنی گمراہی کی دعوت عام کر رہا ہے۔ اور انسانوں کو دھوکا دیکر بت پرستی اور سورج و آگ پرستی کے ذریعہ جہنم میں جھونک رہا ہے جتنی برائیاں ممکن ہو سکتی ہیں وہ نیک اور ثواب کی شکل میں انسانوں کے سامنے آرہی ہیں اور جتنی نیکیاں اور اچھائیاں ہو سکتی ہیں وہ تقریباً ختم ہو رہی ہیں، زنا کا عام دستور بن گیا ہے۔

مکے کے لوگ انسانوں کی ماں اور بہنوں اور ان کی لڑکیوں کی عزت لوٹ رہے ہیں، کوئی کسی کو روکنے والا نہیں رہا۔ مکے کے لوگ حج کے لئے بہت سی آنے والی حسین عورتوں کو اپنے گھر پر روک لیتے تھے اور اپنی بیوی یا لونڈی بنا لیتے تھے رات دن شراب خوری اور زنا کاری میں مست تھے۔ غریبوں کو لوٹنا اور قتل کرنا اور ان کی لڑکیوں اور عورتوں پر قبضہ کر کے اپنے گھر لانا اور ان سے زنا کرنا یہ عام دستور بن گیا تھا، پوری دنیا پاپ سے بھر گئی اور مخلوق کے برے لوگ آباد ہو گئے اگر اللہ تعالیٰ آخری اوتار کو اس دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ نہ فرمائے ہوتے تو قیامت انھیں لوگوں پر قائم ہو جاتی۔ ابلیس مردود نے اپنا ایک بہت بڑا جشن منایا اور بار بار ابلیس زندہ باد کا نعرہ لگوایا اور پوری رات سارے شیطانوں کو خوشیوں سے جھوم جھوم کر گانے اور بجانے اور ناچنے کا حکم دیا۔ ایک مبی تقریر کے بعد اپنی کامیابی کا اعلان کیا۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتاروں کا فریضہ

اس سے پہلے یہ لکھا جا چکا ہے کہ اس دنیا میں انسانوں کو ہدایت کے راستے پر چلانے اور شیطان کے مکر و فریب سے بچانے کے لئے کُل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور اوتار آئے ہیں۔ ہر نبی اور اوتار اور پیغمبر اور بُدھ پر اللہ تعالیٰ نے یہ فریضہ عائد فرمایا تھا کہ اپنے ماننے والوں سے یہ کہدو اور میرا یہ حکم ان کو سُنا دو کہ سارے نبیوں کے بعد ہمارا ایک نبی اور اوتار جنم لے گا اس وقت سارے حق مذہب ختم ہو چکے ہوں گے۔ پوری دنیا میں شرک اور کفر اور بد اعمالیوں کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں گی، وہ آکر ساری برائیوں کو مٹائے گا اور انسانوں کو ہدایت کے راستے پر لگائے گا اور انسانوں کے دشمن شیطان ملعون کے

پنجے سے ان کو چھڑائے گا۔ جب تم کو ان کا زمانہ ملے تو ان پر ایمان لے آنا اس وقت سارے مذہب ختم کر دیئے جائیں گے۔ ان کے مذہب اور دھرم کا نام اسلام ہوگا۔ اس وقت صرف اسلام مذہب کو ماننے والے اور اس کے قانون پر عمل کرنے والے ہی نجات پائیں گے اس وقت میرا یہ حکم نازل ہوگا وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ اس وقت اسلام مذہب کو چھوڑ کر کوئی کسی دین اور مذہب پر چل کر میرے پاس آئے گا تو میں ہرگز اس کے دین کو قبول نہیں کروں گا خواہ یہود و نصاریٰ ہوں یا ہنود و بدھ مذہب والے ہوں سب کو آخری اوتار کے دھرم اسلام کو ماننا پڑیگا۔ یہ حکم سُنکر سارے نبیوں اور پیغمبروں نے آخری نبی اور رسول کے آنے کی بشارت اپنی اپنی زبان میں اپنے اپنے انداز میں اپنی اپنی امت کو دی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتاروں نے آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت اور خوشخبری کس کس طرح سے دی ہے اور آپکے مذہب اسلام کو کس کس طرح سے قبول کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ان سارے نبیوں کی باتوں کو اگر کتاب کی شکل میں جمع کر لی جائے تو کم سے کم دو سو جلدوں کی ضخامت ان کتابوں کی بن جائے۔ سارے نبیوں کی بشارتوں کا نہ تو مجھے علم ہے اور نہ ہی ان کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بطور نمونہ چند نبیوں کی بشارتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پہلی بشارت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت کو قرآن حکیم کی سورۂ صف میں نقل فرمائی ہے۔ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

بشارت قرآن کی ایک آیت بن چکی ہے۔ اس لئے عیسائی مذہب کے لوگ انجیل سے اگر نکالنا چاہیں تو نکال سکتے ہیں۔ اسی طرح حوارینِ عیسیٰ علیہ السلام کی نقلوں کو اگر مٹانا چاہیں تو مٹا سکتے ہیں لیکن قرآن حکیم سے اگر نکالنا اور ہٹانا چاہیں تو ان کے اندر اتنی طاقت نہیں ہے کہ قرآن حکیم کے اندر ایک زبر اور زبر کی بھی تبدیلی کر دیں۔

دوسری بشارت گوتم بدھ کی

گوتم بدھ کا زمانہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے زمانے سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے کا زمانہ تھا۔ بدھ مت کی زبان میں بدھ رسول اور نبی کو کہا جاتا ہے۔ گوتم بدھ کے معنیٰ گوتم نبی کے ہوتے ہیں۔ گوتم بدھ نے اپنے ایک خاص شاگرد جن کا نام نندا تھا ان سے یہ فرمایا کہ نندا میں اس دنیا میں نہ پہلا بدھ ہوں یعنی مجھ سے پہلے بہت سے بدھ اس دنیا میں آچکے ہیں اور نہ میں آخری بدھ ہوں یعنی میرے بعد بہت سے بدھ جنم لیں گے۔ نبیوں کا ایک ایک جملہ بڑا جامع ہوتا ہے گوتم بدھ سارے نبیوں اور رسولوں کی تصدیق فرما رہے ہیں اور نندا جی کو سمجھا رہے ہیں کہ ہم سے پہلے بھی بہت سے نبی اور رسول آچکے ہیں اور ہمارے بعد بھی بہت سے رسول اور نبی آنے والے ہیں۔ آگے والے جملے میں گوتم بدھ نبی فرما رہے ہیں کہ نندا اس دنیا میں حق وصداقت یعنی سچائی اور فلاح و بہبودی کی تعلیم کے لئے اپنے وقت پر ایک بدھ اور رسول آئے گا اس کا دل صاف شفاف ہوگا، علم وعقل اس کا کامل ہوگا وہ پورے عالم کا رہبر اور داعی ہوگا جس طرح میں نے دنیا والوں کو حق کی تعلیم دی ہے یعنی انسانوں کو توحید کے راستے پر نبی کے حکم کے مطابق چلنے اور کفر وشرک سے بچنے کی تبلیغ ودعوت دی ہے اسی طرح دنیا والوں کو وہ حق کی تعلیم دے گا یعنی اللہ کی

توحید اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دے گا اور اپنے دھرم کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے اور جنت میں جانے کی تبلیغ کرے گا وہ دنیا والوں کو ایسا راستہ بتلائے گا جو بالکل سیدھا ہوگا اسی کا نام صراطِ مستقیم ہے، وہ دنیا والوں کو ایک ایسی روحانی زندگی دے گا کہ لوگ پاک صاف ہو جائیں گے اے نندا اس کا نام میتر ہوگا۔ میتر کے معنیٰ بدھ مت زبان میں صاحبِ رحمت کے ہوتے ہیں یعنی وہ بدھ رحمتِ عالم ہوگا آخری اوتار اور رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہزاروں خصوصیات اور صفات میں سے ایک صفت رحمتِ عالم بھی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آپ کو رحمۃ للعالمین کہہ کر آپ کی اس صفت رحمتِ عالم کو ظاہر فرما کر آپ کو نوازا ہے۔ گوتم بدھ نبی نندا کو خطاب کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اے نندا ان کا نام میتر ہوگا۔ گوتم بدھ نبی کی یہ مختصر بشارت مجھے ملی ہے، نہ اس سے زیادہ کی تلاش ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ کی ضرورت ہے، البتہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ بدھ مذہب اور دھرم میں یہ عام شہرت تھی کہ جب دنیا میں پاپ بڑھ جائے گا اور پاپی لوگوں کا غلبہ ہوگا تو پرماتما ایک بدھ کو بھیجیں گے وہ آکر اس دنیا سے سارے پاپ اور برائیوں کو مٹا کر رہے گا اور پوری دنیا میں ان کا دھرم پھیل جائے گا اور ان کے ماننے والے بڑے رشی اور ولی ہوں گے وہ پوری دنیا میں پھیل کر اور اپنے دھرم اسلام کا نمونہ بن کر اس کی تبلیغ و دعوت کریں گے اور شیطان کے پھندے میں اور اس کے مکر و فریب میں پھنسنے والے انسانوں کو اس سے چھڑا کر جنت میں لے جائیں گے۔ اوتار گوتم بدھ نے فرمایا ہے کہ تم جب ان کا زمانہ پالینا تو ان پر ایمان لے آنا۔ ان کے آنے کے بعد سارے دھرم اور ان کے قانون منسوخ اور ختم کر دیئے جائیں گے۔

انھیں کے مذہب کو ماننے اور اس کے قانون پر عمل کرنے والوں کی نجات ہوگی۔

بدھ مذہب پر بھی اک نظر

تاریخ دنیا یہ شہادت دیتی ہے کہ آخری اوتار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے جس مذہب اور دھرم کے ماننے والے اس دنیا میں زیادہ انسان تھے وہ بدھ دھرم تھا۔ گوتم بدھ کی اس بشارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے زمانے کے بڑے نبیوں اور اوتاروں میں شمار کئے جاتے تھے وہ بدھ مذہب کے بڑے داعیوں اور مبلغین میں سے تھے صرف ایک ہی خدا اور مالک کی عبادت اور بندگی کرنے کی اپنے ماننے والوں کو تعلیم دیتے تھے یہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ گوتم بدھ اور ان کے ماننے والے خدا کو چھوڑ کر آگ اور سورج، بُت اور تصویروں کی بھی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ اس زمانے میں بدھ مذہب کو ماننے والوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اوتار گوتم بدھ کے حکم کو مان کر آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر ان کے مذہب اسلام کو قبول کرلیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے ہیں تو یاد کرلیں کہ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد سارے مذہب اور دھرم ختم ہو چکے ہیں اسی طرح بدھ مذہب بھی ختم ہو چکا ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ اوتار گوتم بدھ کے حکم اور فیصلے کو سُنا رہا ہوں۔ بدھ مذہب کو حق اور سچا مذہب ماننا یہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے لیکن عمل اب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب اسلام کے مطابق کرنا پڑے گا۔ یہ اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ گوتم بدھ نے تبلیغ و دعوت کا کام بڑے پیمانے پر کیا ہے اور اپنے بدھ دھرم کو کافی دور دور تک کے انسانوں کو پہونچایا ہے۔ اندازہ یہی ہوتا ہے کہ ان کی تبلیغ و دعوت سے کافی انسانوں نے ایمان قبول کیا ہے۔

تیسری بشارت سے پہلے کچھ خاص باتیں

اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ

اودھ میں حضرت شیث علیہ السّلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کا مزار اب بھی موجود ہے۔ اب یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ اگر کوئی صاحبِ کشف ولی اور رشی جب چاہیں وہاں پر مراقبہ کر کے دیکھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ دونوں دو نبیوں کی ہی قبریں منکشف ہو کر سامنے آئیں گی اور یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ سب سے پہلا نبی اور اللہ کا خلیفہ اور سارے انسانوں کا باپ حضرت آدم علیہ السلام بھی ہندوستان ہی کے علاقے سراندیپ میں اتارے گئے اور ہندوستان میں آپ کا مزار بھی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ سراندیپ اب ہندوستان کے علاقے سے الگ ہو گیا ہے ان باتوں سے اس کا ثبوت ہم کو مل رہا ہے کہ ہندوستان میں بھی بہت سے نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ہر ہر علاقے میں بھیجا ہے اور جس قوم میں اور جس علاقے میں وہ بھیجے گئے ہیں انھیں کی زبان میں توحید حق و صداقت کی تبلیغ و دعوت کی خدمت انھوں نے انجام دی ہے مثلاً جو انبیاء و رسول عرب ممالک میں بھیجے گئے ان کو نبی اور رسول کے نام سے یاد کیا گیا، انھوں نے عرب کی عربی زبان میں تبلیغ دعوت کی خدمت انجام دی اور جو فارس میں بھیجے ان کو پیغمبر اور رہبر کے نام سے یاد کیا گیا اور جو بدھ مت زبان میں بھیجے گئے ان کو بدھ کے نام سے یاد کیا گیا اور جو ہندوستان میں بھیجے گئے ان کو اوتار کے نام سے یاد کیا گیا۔ ہندوستان کی پرانی زبان سنسکرت ہے اسی زبان میں ہندوستان کے اوتاروں نے تبلیغ و دعوت کا کام کیا ہے، اس کے بعد ہندوستان کے اندر بھی مختلف صوبوں میں مختلف زبانیں پیدا ہو گئیں۔ دوسری زبانوں کے متعلق میرے

مطالعہ میں کتابیں نہیں آئی ہیں۔ اس لئے ہندوستان کی قدیم زبان سنسکرت کا حوالہ لکھ رہا ہوں۔ اور ایک واقعہ لکھ کر اس مسئلے کو واضح کر رہا ہوں۔ اور یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے ایک نے بھی کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ خدا کی بھیجی ہوئی کتابوں یا صحیفوں کی انھوں نے تعلیم و تبلیغ کی ہے، البتہ ان کے شاگردوں نے ان کی باتوں کو سنکر کتابیں لکھی ہیں۔ عربی زبان میں اولیاء اللہ اور فارسی زبان میں بزرگانِ دین اور ہندی زبان میں ان کو رشی کہتے ہیں۔ انسانوں کا یہی وہ طبقہ ہے جس نے اپنے اپنے اوتاروں اور پیغمبروں اور رسولوں کی تعلیمات کو سُنکر کتابیں لکھی ہیں، ان کی کتابوں کو آسمانی کتابوں اور صحیفوں کی اگر شرح کہہ دیا جائے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے اس کے بعد کے علماء جن کو ہندی زبان میں وِدّوانی اور گیانی بھی کہا جاتا ہے انھوں نے اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق کتابیں لکھی ہیں ان میں جہاں پر بھی توحید اور رسالت کی باتیں ہیں وہ اوتاروں ہی کی باتیں ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی طرف سے اپنی عقل کو ان میں شامل کر دیا ہے اور اتنا مخلوط کر دیا ہے کہ پڑھنے والے از خود ان کتابوں کو سمجھ نہ سکیں۔ ہندو دھرم کی چار کتابیں مشہور ہیں ۱ وید، ۲ گیتا ۳ شاستر ۴ پُران۔ ان کتابوں کو لوگ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کتابوں کے اندر رشیوں کی جو باتیں ہیں وہ بڑی اچھی ہیں۔ بقیہ وِدّانیوں اور گیانیوں کی اپنی باتیں ہیں۔ میں نے بعض چترویدیوں سے گذارش کی کہ ان کتابوں کے اندر جہاں جہاں پر آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے سلسلہ میں بشارت سُنائی گئی ہے ان کے حوالے کے ساتھ مجھے لکھ کر دیدو تاکہ میں اس کتاب میں ان کو نقل کر دوں مگر ابھی تک ان کتابوں کی نقل نہیں مل سکی۔

اس لئے حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ اور مہاراجہ موتی سنگھ کے واقعہ اور ان کے ارشادات کو سامنے رکھ کر اس مضمون کو لکھ رہا ہوں تاکہ جس عالم گیر اوتار کی تبلیغ و دعوت پر ایک مفصل مضمون لکھنا چاہتا ہوں ان کی تائید ہندوستان کے اوتاروں سے بھی ہو جائے۔

مہاراجہ موتی سنگھ اور شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ

مہاراجہ موتی سنگھ اور حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ میں نے اپنی تالیف "اولیاء کرام کی دعوتی خدمات" میں تفصیل سے لکھا ہے۔ بھوپال سے تقریباً ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر شہر راج گڑھ واقع ہے۔ انگریزوں کی حکومت مکمل طور پر ہندوستان میں قائم ہو چکی تھی۔ ملکہ وکٹوریہ کا زمانہ تھا۔ انگریز نے ہندو علاقوں کو ہندو راجاؤں کے سپرد کر دیا تھا اور مسلمانوں کے علاقوں کو مسلمان نوابوں کے سپرد کر دیا تھا۔ راج گڑھ کے راجہ اور والی مہاراجہ موتی سنگھ راجپوت تھے وہ کٹر قسم کے ہندو تھے اور مسلمانوں کے سخت دشمن بھی تھے۔ اسلام مذہب قبول کرنے کے بعد وہ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی مجلس میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ جہاں پر ایک ولی اور بزرگ تھے تو وہاں پر ایک عالم دین اور چترویدی بھی تھے۔ ہندو مذہب کی دھارمک کتابوں سے واقف تھے۔ حوالہ کتاب مہاراجہ موتی سنگھ ص۱۳ تا ص۱۶۔ مہاراجہ موتی سنگھ جب ایک اللہ کے ولی اور داعی کی دعا سے بڑی خطرناک بیماری سے نجات پا گئے تو صبح ہی صبح حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کی جھونپڑی پر جاتے اور باہر چٹائی پر بیٹھ جاتے۔ جب حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نکلتے تو ان کی زیارت کرتے

اوران کی روحانی باتیں سُننے اور درمیان مجلس میں کچھ سوال بھی کرتے تھے پانچ سال اور نو ماہ تک مہاراجہ موتی سنگھ کا یہی معمول رہا۔ پہلے اوتار کرشن جی کی پوجہ کرتے تھے، پھر شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ اوتار کرشن جی کی بغیر پوجہ پاٹ کئے ہوئے مہاراجہ موتی سنگھ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہونچ گئے اوران کی روحانی باتیں سُننے میں مصروف ہوگئے۔ ان کو یاد آیا کہ آج تو میں اوتار کرشن جی کی پوجا پاٹ بغیر کئے ہوئے شاہ صاحب کے پاس حاضر ہوگیا میرا زندگی کا یہ معمول چھوٹ گیا۔ یہ خیال آتے ہی مجلس سے اٹھ کر جانے لگے۔ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راجہ صاحب آج معمول کے خلاف جلدی کیوں جارہے ہو۔ مہاراجہ موتی سنگھ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ حضور آج میں بغیر پوجہ کئے ہوئے جلدی سے چلا آیا اب جاکر پوجا کرلوں گا۔ اس پر حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ کس کی پوجا کرتے ہیں۔ مہاراجہ موتی سنگھ نے کہا کہ حضور میں اوتار سری کرشن جی کی پوجا کرتا ہوں۔ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ سری کرشن جی کی پوجا کرتے ہیں۔ آپنے کبھی سری کرشن جی کا درشن بھی کیا ہے یا یوں ہی گھنٹی ہلاتے رہتے ہو۔ مہاراجہ موتی سنگھ نے شرماتے ہوئے کہا کہ حضور ہم پاپیوں کو درشن کون دیتا ہے بس تصویر اور مورتی کو دیکھ کر کام چلاتے ہیں اور دل کو بہلاتے ہیں، اس کے علاوہ ہم کو کچھ نہیں ملتا۔ یہ سُنکر حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت طاری ہوئی اور زور سے پکارے کہ ارے تو بھی یوں ہی ہے ذرا آنکھیں تو بند کرے یہ حکم پاتے ہی مہاراجہ موتی سنگھ نے فوراً اپنی آنکھوں کو بند کرلی

اور تھوڑی دیر تک آنکھیں بند کر کے کھڑے رہے، اس کے بعد جب انھوں نے آنکھیں کھولیں تو ان کا سر حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر تھا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور زبان سے بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ بس میں نے سب کو دیکھ لیا، سچائی ملی تو یہاں پر ملی، مَن کی شانتی کا آج دن تھا سو مل گیا، سب جھوٹے، بابا تم سچے اور تمہارا مذہب اور دھرم اور دین اسلام سچا، یہ کہتے جاتے اور روتے جاتے۔ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے مہاراجہ موتی سنگھ کا سر اپنے ہاتھوں سے اٹھایا اور کہا کہ اپنا حال تو سناؤ کیا گذری اب اتنا بے ہوش کیوں ہو رہے ہو۔ مہاراجہ موتی سنگھ نے رونے کی آواز کو روک کر بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ داتا مجھے تو مہاراج اوتار سری کرشن جی کا درشن ہو گیا وہ بانسری بجا رہے تھے پھر اس کو روک کر انھوں نے کہا کہ بابا لے اب تو عربی اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے بس ان کا پلّو یعنی دامن پکڑ لے اسی سے نجات ہو سکتی ہے پھر انھوں نے بنسی بجائی تو ان کی بنسی سے صاف صاف یہ آواز آ رہی تھی:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (ترجمہ) کوئی بت دیو اور دیوتا اور مورت اللہ اور پرماتما اور ایشور نہیں ہے ان کی بھگتی اور پوجا شیطان کے دھندے اور جہنم میں جانے کے پھندے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اوتار برحق ہیں۔ اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ موتی سنگھ آج انھیں کا زمانہ ہے، انھیں کا راج ہے، انھیں کا سکہ بازار میں چلے گا۔ تو کیا اگر آج اس دنیا میں ہم بھی موجود ہوتے تو ہم کو بھی انھیں کے چرنوں میں نجات ملتی اور ان پر ہم کو بھی ایمان لانا پڑتا۔ اوتار سری کرشن کا یہ حکم سنتے ہی مہاراجہ موتی سنگھ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر

گر پڑے اور ایمان لاکر پکے سچے مسلمان ہوئے اور ایک ولی کی صحبت میں رہ کر بہت بڑے رشی اور ولی اور بزرگ ہوکر اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف روانہ ہوگئے، ان کا مکمل اور مفصل واقعہ جن کو پڑھنا ہو وہ لوگ میری لکھی ہوئی کتاب "اولیاءِ کرام کی دعوتی خدمات" کا مطالعہ کرلیں۔

ہندو دھارمک کتابوں کی بشارت

کتاب مہاراجہ موتی سنگھ صفحہ ، مجلس نمبر ۳

مہاراجہ موتی سنگھ اسلام مذہب کو قبول کرنے کے بعد ایک بہت بڑے رشی اور بزرگ کی صحبت میں رہنے کے بعد خود ایک رشی اور بزرگ بن گئے تھے ان کا راج برطانیہ حکومت نے ان کے ہی حوالے کردیا تھا ان کی بیوی اور ان کے بچے ان سے الگ رہتے تھے۔ راج گڑھ کا قلعہ چھوڑ کر الگ سے اپنا محل بنوا کر اسی میں رہتے تھے، بڑے سخی اور صالح تھے راج کی جو آمدنی ہوتی تھی اخراجات کے بعد جو روپے بچ جاتے ان کو غریبوں پر اور پریشان حال لوگوں پر خرچ کرتے رہتے اور مستقل ایک مجلس بھی کرتے تھے۔ اس مجلس میں مسلمان مذہب کے ماننے والے علماء اور عوام بھی ہوتے تھے اور ہندو دھرم کے ماننے والے سادھو سنت اور پنڈت بھی ہوتے تھے۔ مہاراجہ موتی سنگھ سب کی خدمت کرتے تھے اور انکی مہمان نوازی بھی کرتے تھے اور اپنے پیر حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شرکت بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے مجلس میں حاضر ہونے والے پنڈتوں اور سادھو سنتوں کے سامنے اپنے ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا واقعہ سنایا کہ مجھے تو مہاراج اوتار سری کرشن جی کا درشن ہوگیا ہے، انھیں کے حکم پر میں نے اسلام مذہب کو قبول کیا ہے۔

وہی پورا واقعہ جو آپ نے ابھی ابھی پڑھا ہے اس کو سنایا۔ سادھوؤں اور پنڈتوں نے کہا کہ ہماری دھرمی کتابوں میں مثلاً وید، گیتا، پران و شاستر و بھگوت میں اس قسم کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے البتہ کلکی اوتار کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کا نام مہامت ہوگا۔ مہاراجہ موتی سنگھ نے فرمایا کہ آپ لوگ کل تشریف لائیں میں اپنے گرو سے معلوم کر کے پھر آپ لوگوں کو جواب دوں گا۔

مہاراجہ موتی سنگھ کا سوال اور شاہ پیارے جی کا جواب

سوال:۔ حضور والا کل میں نے پنڈتوں سے بات چیت کی، جب میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو مہاراج اوتار سری کرشن جی نے اپنا درشن کرا کر فرمایا کہ یہ زمانہ عربی اوتار سری محمد جی کا ہے ان کے دامن میں موکش یعنی نجات ہے اور ان پر ایمان لانے ہی میں بھلائی ہے تم ان کا دامن پکڑ کر ان پر ایمان لے آؤ اور ان کے مذہب اسلام کو قبول کر لو۔ اگر اس دنیا میں آج میں بھی موجود ہوتا تو مجھے بھی ان پر ایمان لانا پڑتا۔ اس پر پنڈتوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو ہماری مذہبی کتابوں میں ضرور لکھا ہوتا۔ ان لوگوں کی گفتگو کو حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے مہاراجہ موتی سنگھ نے نقل کر دی۔ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ بیٹے موتی سنگھ ان سے جا کر کہدو کہ روحانی اور دھرمی کتابوں میں اشارے ہوا کرتے ہیں۔ ودّاوان اور گیانی لوگ اس کے معنیٰ اور مطلب نکالتے ہیں۔ دیکھو پران میں کلکی اوتار کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ جب سنسار میں پاپ چھا جائے گا اور چاروں طرف سے بداعمالیوں کا اندھیرا انسانوں کو گھیر لے گا تو اس سمے یعنی اس وقت ایشور ایک منش

یعنی انسان کے روپ میں اتارے گا، اس کے آتے ہی کچھ شدھ آتما یعنی پاک روح والے اس پر ایمان لاکر ان کے سہایک یعنی مددگار بن جائیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو آتمک چمتکار یعنی ان کا معجزہ دیکھ کر دھرم مارگ یعنی راہِ نجات اختیار کریں گے اور کچھ لوگ اس کلکی اوتار کو دکھ دینے اور ان کو ستانے میں لگے رہیں گے۔ وہ کلکی اوتار ان ستانے والے اور تکلیف پہونچانے والوں کا ناش کرے گا اور ہمیشہ کے لئے اس اوتار کو ستانے والے نرک کی اگنی میں یعنی جہنم کی آگ میں ڈالدیے جائیں گے اور پُران میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اس اوتار کی شکشا یعنی تعلیم دنیا بھر کے لئے عام ہوگی، ان کے آنے کے بعد پھر کوئی اوتار نہیں آئیگا۔ ان کی تعلیم ایسی اٹل ہوگی کہ ساری دنیا کو مجبوراً اس پر چلنا پڑے گا اور پُران میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وہ سارے سنسار کے لئے دیاوان یعنی رحمت بن جائیں گے۔ آگے چل کر اسی پُران میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ وہ اوتار شمل دیس میں جنم لے گا اور برہمن گھرانے میں پیدا ہوگا، ان کے باپ کا نام وشنوداس ہوگا اور ان کی ماتا کا نام سومتی ہوگا۔ جب وِدّاوانی لوگوں نے ان کے معنیٰ پر غور کیا تو ان لوگوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ برہمن سید قریش کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی سید قریش کے خاندان مکہ شریف کے پنڈت تھے۔ ۳۶۰ بتوں کی پوجا پاٹ وہی لوگ کراتے تھے، اور ان پر جو چڑھاوا چڑھتا تھا وہی لوگ اس کے مالک ہوتے تھے اور شمل دیس عرب دیس کو کہتے ہیں۔ یہ صاف صاف لوگوں نے شمل دیس کا معنیٰ نکالا اور وشنوداس کا صحیح معنیٰ عبداللہ کے ہوتے ہیں۔ اور سومتی کے معنیٰ آمنہ کے ہوتے ہیں۔ اور اسی پُران میں لکھا ہوا ہے کہ ان کا نام مہامت ہوگا۔

اور مہامت کے معنیٰ "محمد" کے ہوتے ہیں۔

بیٹے موتی سنگھ ہندو دھارمک کتابوں ہی سے یہ ثابت ہے کہ وہ اوتار صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آخری کلکی اوتار کے متعلق جو نشانیاں ان کی دھرمی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں وہ ساری نشانیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر مکمل طور پر موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی نہ مانے تو اس کی ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وضاحت کی کیا ضرورت ہے۔ اس حقیقت کو نہ ماننے والے اور ہٹ دھرمی اور ضد کرنے والے خواہ کسی مذہب اور دھرم سے تعلق رکھتے ہوں وہ دھوکے میں ہیں۔ مرنے کے بعد جب ان لوگوں کی ہٹ دھرمی اور ضد کی حقیقت کھل کر ان کے سامنے آئے گی تو خون کے آنسو روئیں گے اور افسوس کریں گے مگر اُس وقت ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لئے انسان بھائیوں کو وقت سے پہلے سنبھل جانا چاہیئے۔

کلکی اوتار مہامت جی کے آنے سے پہلے دُنیا کی حالت

حوالہ مہاراجہ موتی سنگھ صفحہ ۳۰ حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ اسلام دھرم کو قبول کرکے جنت میں جانے والے اپنے مرید مہاراجہ موتی سنگھ کو سمجھا رہے ہیں کہ موتی سنگھ یہ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے اس دنیا کی کیا حالت ہوگئی تھی، خود اہل عرب کی حالت یہ تھی کہ جانوروں میں اور ان میں کوئی فرق نہیں تھا، بات بات پر سیکڑوں گردنیں دھڑ سے یعنی بدن سے الگ کردی جاتی تھیں، بُت پرستی کا رواج آج کل کی طرح سیدھا سادا نہیں تھا

بلکہ ان بتوں کو راضی اور خوش کرنے کے لئے انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی ہزاروں بچے اور بچیاں ان بتوں کے نام پر ذبح کر دیئے جاتے تھے، چنانچہ ہمارے سرکار اور آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ عبد اللہ بھی ایک مورتی کے سامنے بلی دان ہونے والے تھے کیوں کہ ان کے والدین کے کوئی بچہ نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے انھوں نے کسی بڑے بُت سے یہ منت مانگی تھی کہ اگر آپ مجھے بچہ دیدیں تو پہلا بچہ میں آپ کے نام پر قربان کروں گا۔ اور اس کو تمہارے نام پر بھینٹ چڑھاؤں گا، چنانچہ ان کے ایک بچہ پیدا ہوا ان کا نام عبد اللہ رکھا گیا۔ وہ بچہ جب اس عمر میں پہونچا جس عمر میں پہونچکر بچوں کو بتوں کے نام پر بلی دان چڑھایا کرتے تھے تو عبد اللہ کو قربان گاہ میں اس بُت کے نام پر بھینٹ چڑھانے کے لئے لایا گیا۔ وہ بڑے خوبصورت تھے لوگوں کو ان کے اوپر دیا آیا یعنی ان پر رحم آیا تو آپس میں ان لوگوں نے مشورہ کیا کہ اس بچے کو قربان نہ کیا جائے بلکہ اس کے بدلے میں سو اونٹ قربان کر دیئے جائیں تاکہ عبد اللہ کے والد کی منت پوری ہو جائے، ان کے یہاں بتوں کو خوش کرنے کے لئے ایک بچہ کے بدلے میں سو اونٹوں کی قربانی کرنا فرض تھا۔ اس لئے عبد اللہ کے بدلے میں سو اونٹوں کی قربانی کی گئی، اس طرح سے عبد اللہ کی جان بچی۔ ان لوگوں کے مَن میں دَیا اور دل میں رحم کس نے پیدا کیا جس کی وجہ سے ان لوگوں نے اس بچے کو چھوڑ دیا اور اس کے بدلے میں سو اونٹ ذبح کر دیئے ظاہر ہے ان لوگوں کے دل میں دیا اور رحم اور پرم آتما اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کی پُشت سے ایک ایسا مہادیو اوتار پرگٹ یعنی پیدا ہونے والا تھا جو اسی مورتی اور بُت کی اور ان کی

پوجا پاٹ کو سنسار سے نشٹ کر دے گا یعنی ان بتوں کو مٹا دے گا، یہ اللہ کے یہاں لکھا جا چکا تھا کہ اسی لڑکے عبد اللہ سے اس زمانے کے آخری اوتار مہامت جی جنم لیں گے، اس لئے وہ قتل سے بچ گئے۔ بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عرب دیس کا بُرا حال تھا۔ معمولی سی بات پر آپس میں جنگ شروع ہو جاتی تھی اور ان میں کئی کئی پشت تک لڑائی جاری رہتی تھی، ہزاروں انسان قتل کر دیے جاتے تھے، ان کی ماں بہنوں کو لونڈی بنا کر ان سے زنا کرتے تھے اور ان کے بچوں کو غلام بنا کر ستاتے تھے وہ خود اپنی لڑکیوں کو گڈھا کھود کر اوپر سے پتھر مٹی ڈال کر زندہ دفن کر دیتے تھے، شراب پانی کی طرح پی پی کر مست رہتے تھے، ایک ایک مرد عورتوں کو بھیڑ اور بکریوں کی طرح اپنے پاس رکھ کر ان سے زنا کرتا تھا اور ان کو اپنی بیوی سمجھتا تھا۔ جب باپ کا انتقال ہو جاتا تھا تو ان کے لڑکے ان عورتوں کو بانٹ لیتے تھے اور ان کو ماں کے بجائے اپنی بیوی بنا کر ان سے زنا کرتے تھے، شراب کی طرح زنا بھی عام تھا، کسی کی ماں و بہن کی عزت اور آبرو کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے، جب چاہتے تھے اور جس کو چاہتے تھے اس کو قتل کر کے اس کی دولت کو لوٹ لیتے تھے اور اس کی لڑکیوں کو باندی بنا کر ان سے زنا کرتے تھے عورت ہو یا مرد ہو ہر ایک کے اوپر یہ فرض تھا کہ خانہ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرے، وہ لوگ باہر سے آنے والی عورتوں کو ننگی دیکھ کر رات کو اپنے گھر لے جاتے تھے اور ان سے زنا کرتے تھے، ان عورتوں کے ساتھ زنا کرنا کوئی جُرم نہیں تھا، وہ لوگ من مانی زندگی گذارتے تھے، زوردار کمزور کو پکڑ کر زبردستی اپنا غلام بنا کر بازار میں فروخت کر دیتا تھا، وہ بیچارے غلامی کی زندگی گذارتے

تھے، نہ نکاح نہ طلاق نہ کوئی حاکم نہ کوئی عدالت پوری دنیا ظلم وستم سے ہر قسم کی برائیوں سے بھر گئی تھی اس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرمایا اور آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انھیں ظلم وستم کے اندھیروں میں نور بناکر بھیجا، آپ کی پیدائش کے وقت پورا عرب منور ہوگیا۔

دھرمی کتابوں میں شیطان کی فریب کاری

یہ اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ جہاں جہاں سے اور جس جس راستے سے انسانوں کی کامیابی کی رپورٹ ابلیس مردود کو ملی ہے فوراً وہاں پر جاکر وہ انسانوں کے سامنے حائل ہوگیا اور اپنے چیلوں کے ذریعہ رکاوٹ پیدا کردی اور ان کو ہدایت کے راستے سے ہٹاکر گمراہی کے راستے پر لاکر کھڑا کردیا۔ آخری اوتار مہامت جی کے جنم لینے سے پہلے پوری دنیا کے انسانوں کو ہدایت کی راہ سے ہٹاکر گمراہی کی راہ پر ڈال کر بڑی تیزی کے ساتھ جہنم میں بھیج رہا تھا اور اپنے چیلنج کے مطابق سو فیصد کامیابی کا اعلان اپنے ساتھیوں میں کر رہا تھا۔

آخری اوتار کے بارے میں جو سارے نبیوں اور پیغمبروں نے اپنی اپنی اُمت کو خوشخبری سُنائی تھی جو رشی قسم کے لوگ تھے وہ اس کے مکر و فریب میں نہیں آئے تھے وہ بہت تھوڑے تھے وہ لوگ آخری رسول اور نبی کا انتظار کر رہے تھے اور اپنی اپنی دھرمی کتابوں کی اطلاع کے مطابق دنیا کے حالات کو دیکھ کر یہ کہہ رہے تھے کہ اب بہت جلد آخری اوتار جنم لینے والے ہیں اس وقت تک شیطان اپنے کاموں میں مصروف رہا لیکن جب آخری اوتار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگئے اور چالیس سال کے بعد آپ کو نبوت اور رسالت کے عہدے سے اللہ تعالیٰ نے نواز دیا اور آپ نے

دعوت اور ہدایت کا کام شروع کر دیا، تو اس وقت اس ظالم نے دنیا کے انسانوں کی مذہبی کتابوں سے ان کے ہی وِدوان لوگوں سے تبدیلی کرانے کا کام بڑی تیزی سے شروع کر دیا، خصوصًا ان بشارتوں کو نکلوانے میں بہت حد تک کامیاب رہا مگر پھر بھی کچھ کتابوں سے نکلوا نہ سکا۔ چنانچہ ڈیڑھ ہزار سال سے پہلے کی کتابوں میں اگر دیکھا جائے تو وہ ساری باتیں مکمل طور پر مل جائیں گی جن کے بارے میں شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ نے نشان دہی کی ہے ابلیس کو معلوم تھا کہ اگر دنیا کے اوتاروں کی بشارتوں کو سامنے رکھ کر انسانوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو پوری دنیا کے لوگ ان پر ایمان لا کر میرے پھندے سے چھوٹ کر جنت میں چلے جائیں گے اور میں ہاتھ ملتا اور افسوس کرتا رہوں گا۔ اس لئے ان کتابوں سے انسانوں کو جو ہدایت ملتی اور اس پر عمل کر کے جنت میں جاتے ان مضامین کو نکلوا کر ان کی جگہ پر من گھڑت باتوں کو رکھوا دیا۔ یہ شیطان کی فریب کاری ہے۔ بہر حال میں نے حضرت شاہ پیارے رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کو نقل کر دیا۔ اب آگے ہندو دھارمک کتابوں کو پڑھنے والے اور ان کو سمجھنے والے ان کتابوں کو دیکھیں اور ان کے کہنے کے مطابق ملائیں اور غور و فکر کریں اور شیطان کے دھوکے میں نہ آئیں، ورنہ انسانوں کا دشمن شیطان انسانوں کو دوزخ میں ڈال کر ہی دم لے گا اور ان کو تباہ کر دے گا۔

بنی اسرائیل کے سب سے بڑے اوتار اور پیغمبر کی بشارت

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا تذکرہ اس سے پہلے پڑھنے والوں نے پڑھ لیا ہے جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت انھوں نے

اپنی امت بنی اسرائیل کو تفصیل سے دی ہے، اتنی تفصیل سے کسی نبی نے بھی نہیں دی ہے، ان کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ سارے نبیوں اور رسولوں کے بعد ہمارا آخری نبی آنے والا ہے، ان کی اُمت کے علماء اور اولیاء تبلیغ و دعوت کا وہ کام کریں گے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر اور نبی کریں گے وہ نبی تو سب کے آخر میں آئیں گے۔ لیکن میدانِ محشر میں جنت میں جانے کے لئے سب سے پہلے انھیں کا نمبر لگایا جائے گا۔ یہ خبر سُنکر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے یہ تمنا ظاہر کی کہ کاش میں بھی اسی نبی کا امتی ہوتا۔ آپ نے مختلف طریقوں سے آپ کے کمالات اور مقامات اور آپ کی خصوصیات کو اپنی اُمت بنی اسرائیل کو بتلایا اور ان کے متعلق سمجھایا اور ان پر ایمان لانے کی ترغیب دی۔ بنی اسرائیل کے علماء اور عابدین میں اس قدر ان کی شہرت تھی اور اس قدر ان کے آنے کا چرچا تھا کہ ان کے آنے سے پہلے باقاعدہ ہو بہو ان کی اور ان کے چار خلیفوں کا فوٹو بنا ڈالے تھے۔ اس کا تذکرہ آگے آرہا ہے، مگر بنی اسرائیل کا یہ خیال تھا کہ وہ نبی بنی اسرائیل میں پیدا ہوں گے، آپ کی آمد کا انتظار سب سے زیادہ بنی اسرائیل ہی کے علماء اور عابدین کو تھا مگر جب ان کو یہ خبر ملی کہ آخری نبی اور رسول بجائے بنی اسرائیل کے وہ بنی اسماعیل میں پیدا ہو گئے تو آپ کی مخالفت پر اتر آئے۔ بشیر کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا کہ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ آپ کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں اپنے بچوں کے حلالی اور حرامی ہونے میں وہ شک کر سکتے تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول اور پیغمبر ہونے میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں کرتے

تھے جان بوجھ کر اور آپ کو خوب پہچان کر انھوں نے آپ کی مخالفت کی تھی۔ یہودیوں کا عدل و انصاف یہ تھا کہ وہ رسول خواہ کسی خاندان میں پیدا ہوتے اپنے رسول اور نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کے حکم کے مطابق ان پر ایمان لاکر اور ان کے حکم پر چل کر جنّت میں چلے جاتے مگر ان لوگوں نے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور دشمنی نہیں کی بلکہ اپنے رسول اور نبی کی مخالفت کر کے جہنّم کو خرید لی۔ یہودیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی غدّاری اور دھوکا دہی اور منافقت اور مخالفت کا برتاؤ کیا ہے، اس کی تفصیل تاریخ و سیرت کی کتابوں میں دیکھ لیا جائے۔

اولادِ آدم پر خدا کا فضل و کرم

عیسیٰ مسیح ابن مریم کو آسمان پر اُٹھائے ہوئے پانچ سو سال گذر گئے، اس درمیان میں اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کوئی نبی اور اوتار نہیں بھیجا گیا۔ میدان خالی پاکر انسانوں کا دشمن شیطان مردود نے چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں انسانوں کو لے لیا۔ ایک طرف راجاؤں کی جنگ اور لڑائی سے ہزاروں انسان قتل کئے جا رہے ہیں اور اپنے بھائی انسانوں کے ہاتھوں لوٹے مارے جا رہے ہیں۔ ایک طرف بادشاہوں کی جنگ و جدال سے لاکھوں انسان خون کی ندی میں ڈبائے جا رہے ہیں، ان کے لڑکوں کو غلام بناکر بازاروں میں فروخت کیا جا رہا ہے اور ان کی ماں بہنوں سے زنا کر کے ان کی عزّت اور آبرو لوٹی جا رہی ہے، ان کو لونڈی اور باندی بناکر بازاروں میں بیچا جا رہا ہے، ادھر ہر قسم کی برائیاں عام ہو رہی ہیں، ساری نیکیاں ختم ہو چکی ہیں، ساری دنیا انسانوں کے پاپ سے بھر گئی ہے، انسان اپنی شکل و صورت

کے اعتبار سے بظاہر انسان ہے لیکن حقیقت کے اعتبار سے ایک خونخوار بدکردار جانور بن چکا ہے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے زندہ ہو کر پیش ہونے پر اس کا انجام کیا ہوگا اس کو بالکل بھول گیا ہے، مذہب اور دھرم کو دفن کر چکا ہے اور اپنے دشمن شیطان مردود کے پنجے میں بُری طرح جکڑ چکا ہے اور اس کا دوست بن کر اور اس ظالم کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کے پیچھے پیچھے جہنم کی طرف چلنے اور خدا کے خطرناک عذاب جہنم میں جلنے کی تیاری کر چکا ہے، وہ زمانہ انسانوں کی تباہی اور بربادی کا زمانہ تھا۔ ابلیس مردود اور اس کے ساتھی سارے شیاطین جشن پر جشن منا رہے تھے اور اُچھل اُچھل کر خوشیوں کے گیت گا رہے تھے۔ ابلیس ملعون نے اپنے ساتھی شیطانوں کے مجمع میں اپنی مکمل کامیابی کا اعلان کر دیا اور خدا کے سامنے جو چیلنج کر کے آیا تھا اس کا منظر دکھا دیا اور ایک زوردار تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اے دوستو! غور سے سنو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے دشمن آدم کو اور اس کی بیوی حوّا کو ہزاروں قسمیں کھا کر اور جھوٹ بول کر جنّت سے نکلوا دیا تھا اس کی اولاد انسانوں نے ابھی تک جنّت اور اس کی نعمتوں کو دیکھا ہی نہیں، پھر اس کو ہدایت کے راستے سے ہٹا کر دوزخ کے راستے پر لا کر کھڑا کر دینا یہ میرے لئے کوئی اہم کمال نہیں ہے دنیا میں جا کر دیکھ لو تھوڑے ہی رشی اور بزرگ رہ گئے ہیں جو اپنے باپ دادا کے دھرم اور مذہب پر قائم ہیں بقیہ سارے انسان اپنے دھرم اور مذہب کو چھوڑ کر میرے ساتھی بن چکے ہیں، ہم لوگوں کو تو دوزخ میں جانا ہی ہے اور اس کے خطرناک عذاب کو بھگتنا ہی ہے، اس لئے جتنی جھوٹی قسمیں ممکن ہو سکے وہ انسانوں کے سامنے کھاتے رہو

اوران کو اپنی گمراہی کے راستے پر چلنے کی دعوت دیتے رہو تاکہ کل قیامت کے دن خدا کے سامنے اپنے چیلنج کے مطابق اپنی باطل دعوت کے اثرات کو دکھا کر پھر تم کو اپنے ساتھ لے کر ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کی طرف روانہ ہو جاؤں اس ایشور اور پرماتما اور اللہ کی قسم اس مالک اور خالق کی قسم جس کے قبضے اور قدرت میں ساری کائنات ہے جو سارے عالم کو پیدا کرنے اور ان کو پالنے والا ہے۔ اگر وہ آخری اوتار مہامت جی کو اور پیغمبر اعظم آخر الزماں کو اور محمد و احمد خاتم الانبیاء کو پیدا کرنے اور بھیجنے کا فیصلہ نہ فرما لئے ہوتے تو اسی وقت قیامت قائم ہو جاتی اور زمین و آسمان اور اس کے اندر رہنے والی ساری مخلوقات فنا ہو کر تباہ و برباد ہو جاتی، ایسے نازک اور کٹھن وقت پر اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر ترس اور رحم آیا اور اپنے محبوب اور نبی اور رسول کلکی اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس دنیا کے مختلف علاقوں میں جو رشی اور ولی اور بزرگ باقی رہ گئے تھے وہ اپنے اپنے نبیوں اور اوتاروں کی پیشین گوئی کے مطابق جب اس زمانے کے حالات پر غور کئے تو ان کو اندازہ لگ گیا کہ اب آخری اوتار کے آنے کا زمانہ آگیا ہے۔ وہ لوگ آج کل کے انتظاری میں مصروف ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنم کا انتظار کرنے لگے۔

پیغمبر آخر الزماں کی ولادت

۱۲ ربیع الاوّل پیر کے دن جس کو ہندی میں سوم وار کہتے ہیں اور فارسی میں دوشنبہ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے ۹ ربیع الاوّل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ہندی مہینہ جیٹھ کی پہلی تاریخ سنہ ۶۲۸ صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے آپ کے جنم کی تاریخ لکھی ہے۔ شمل دیس

کے اہم مقام مکہ شریف کے اندر برہمن گھرانے میں وشنو داس کے گھر میں سومتی ماں کی گود میں آخری اوتار مہامت جی صبح ہی صبح جنم لے رہے ہیں آپ کے پیدا ہوتے ہی آمنہ کا پورا گھر منور ہوگیا۔ آج خدا کے نور در ہر عالم اور رحمت کائنات کی ولادت کا موسم ہے۔ سارے بُت اوندھے یعنی اُلٹے گر پڑے، صدیوں سے فارس کی آگ جو بڑی تیزی کے ساتھ جل رہی تھی وہ اچانک بجھ کر ٹھنڈی ہوگئی، کسریٰ بادشاہ کے محل کے کنگرے گرنے لگے۔ میں نے آپ کی ولادت باسعادت پر ایک نعت لکھی ہے، اس کے چند مصرعے ملاحظہ فرمائیں ؎

مگن سُن کے دل اب ہمارا ہوا ہے — بڑی مغفرت کا سہارا ہوا ہے
شرف جسکو حاصل ہے سارے جہاں پر — وہ لعل و گہر آشکارا ہوا ہے
ضیا جس نے بخشی اندھیروں کو آکر — عرب میں طلوع ایسا تارا ہوا ہے

وہ حسین اور جمیل لڑکا آمنہ جی کی گود میں ہے، چاند و تاروں کی طرح چمک رہا ہے، آسمان سے حوریں اُتر رہی ہیں، ان کو سلام کر کے غسل دے رہی ہیں اور پیار کر رہی ہیں، آمنہ جی اپنی گود کے چاند و تارا کو دیکھ کر خوشیاں منا رہی ہیں، شہر مکہ کی عورتیں اس لعل و گہر کو دیکھ کر حیرت اور تعجب میں ڈوب رہی ہیں اور سوچ رہی ہیں کہ یہ بچہ انسان نہیں بلکہ کوئی فرشتہ ہے۔ جب رات آئی تو جس ذات گرامی کے نور سے اللہ تعالیٰ نے سارے عالم کو منور فرمایا ہے وہ نور اپنے انوار کو اپنی ماں آمنہ جی کے گھر میں پھیلا رہا ہے۔ اس نور کے سامنے ٹمٹماتے ہوئے دیے اور چراغ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مکہ شریف کے اندر بعض رشی اور بزرگ بھی تھے چونکہ آپ کے جنم پر دنیا میں انقلاب آگیا تھا ان کو احساس ہوگیا کہ معلوم

ہوتا ہے کہ وہ اوتار جنم لے چکے ہیں جن کی خبر سارے نبیوں اور رسولوں اور اوتاروں نے دی ہے۔ جب انھوں نے اس بچے کی زیارت کی تو فوراً شہادت اور گواہی دی کہ یہی وہ آخری رسول اور نبی ہیں جن کی آمد کا انتظار تھا ان کو سکون ہو گیا کہ اب بہت جلد ان کے ذریعہ سے بُت پرستی اور آگ و سورج بھگتی جو شیطان مردود کے دھندے اور پھندے ہیں لاکھوں انسانوں کو ان میں الجھا اور پھنسا کر ابلیس مردود دوزخ میں لے جا رہا ہے وہ ختم ہو جائیں گے اور انسان اپنے باپ دادا کے اصلی دھرم اور مذہب پر آجائیگا۔ اور شیطان کے جال سے چھوٹ کر ہدایت کے راستے پر لگ کر اپنے باپ دادا کے ساتھ جنّت میں جائے گا۔

ابلیس مردود کی گھبراہٹ

ابلیس کو سارے نبیوں کی یہ خبر مل چکی تھی کہ آخری وقت میں سارے نبیوں اور رسولوں کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اوتار مہامت جی کو اس دنیا میں بھیجیں گے۔ ان کے آنے کے بعد جب ان کو ان کے مذہب اسلام کی تبلیغ و دعوت کا حکم ہوگا تو سارا عرب دیش ان کے مذہب اسلام کو قبول کر لے گا اور میرے بنائے ہوئے بُت خانوں کو اور مٹی، پتھر اور لکڑیوں کے بنائے ہوئے بتوں کو توڑ پھوڑ دے گا اور سب کے سب ان پر ایمان لاکر اور ان کے حکم پر عمل کر کے جنّت میں چلے جائیں گے اس وقت مجھے عرب ممالک سے اپنا ڈیرا اٹھا کر بھاگنا پڑے گا۔ جب اس نے دیکھا کہ ہمارے بنائے اور بنوائے ہوئے بُت اوندھے منھ گر پڑے اور فارس کی جلائی ہوئی آگ خود بخود بجھ کر ٹھنڈی ہو گئی اور کسریٰ بادشاہ کے محل سے کنگرے گرنے لگے تو وہ سمجھ گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اوتار جنم لے چکے ہیں۔

روزانہ کے اپنے معمول کے مطابق وہ سمندر میں اپنے شاہی تخت پر جاکر بیٹھ گیا آج اس کی خوشیاں غموں اور بے چینیوں سے بدلی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ ایسا معلوم ہورہا ہے کہ کسی کا پورا خاندان لٹ کر پٹ گیا ہو۔ اور چاروں طرف سے فکر و غم اور کٹھن سے کٹھن بلا اور مصیبت نے اسکو اپنے گھیرے میں لے لیا ہو۔ ابلیس کی یہ صورت دیکھ کر بعض شیطانوں نے خیریت معلوم کی اور کہا کہ ہمارے بادشاہ اور آقا آج آپ فکر و غم میں ڈوبے ہوئے معلوم ہورہے ہیں۔ خیریت تو ہے؟ ابلیس نے کہا کہ خیریت کیا بتلاؤں آج تو میری ماں مرگئی، چاروں طرف سے فکر و غم کے بادل میرے اوپر چھاگئے ہیں۔ دوسرے شیطان نے کہا ہمارے سرکار اور سرتاج آخر کچھ تو بتلائیں۔ اس قدر غمگین اور اداس کی حالت میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ ابلیس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا کہ میرے دوستو اور ساتھیو! کل تک اپنی کامیابی کی ڈھولک بجا کر ہم لوگ خوب گاتے اور چلاتے اور خوشیاں مناتے رہے۔ مگر آج ایک ایسی خبر موصول ہوئی ہے کہ اس کو سُنکر میری ساری خوشیاں حُزن و غم سے بدل گئی ہیں۔ ایک شیطان نے کہا کہ حضور آخر وہ کون سی خطرناک خبر ہے کہ جس کو سُنکر آپ گھبرائے ہوئے ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے میری گردن میں لعنت کا طوق لٹکا کر اور مجھے مردود بنا کر اپنے دربار سے نکالا ہے اس دن سے آج تک میں آرام سے نہیں بیٹھا، دن رات اپنے دشمن انسانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرکے جہنم میں پہونچاتا رہا۔ اب میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ تھوڑے انسانوں کے علاوہ سارے انسانوں کو گمراہ کرچکا ہوں اب وہ سب کے سب میرے اشارے پر ناچنے لگے ہیں اور

ہم کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر جہنم میں جانے لگے ہیں، اس وقت کوئی اوتار اور نبی نہیں ہے جو اُن کو میرے پھندے سے چھڑا دے۔ اس لئے اب مجھے کچھ آرام کر لینا چاہیئے۔ میں یہ اعلان کرنے والا تھا کہ میرے ساتھیو اب آرام کرنے اور بے فکر ہو کر سونے کا وقت آگیا ہے، اب خوب نیند بھر کر سو کر آرام کر لو، مگر آج کی خبر نے میری نیند کو حرام کر دی اب فکر یہ ہے کہ ایسے وقت پر جاؤں تو کدھر جاؤں اور بھاگوں تو کدھر بھاگوں۔ ایک شیطان نے کہا کہ آپ کی گھبراہٹ سے ہم بھی ڈر گئے ہیں۔ اگر وہ خبر آپ سُنا دیں تو بہتر ہے۔ ابلیس نے کہا کہ وہ خطرناک خبر یہ ہے کہ جس نبی اور رسول اور اوتار کے آنے کی خبر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور اوتاروں نے اپنی اپنی اُمت کو سُنا کر ان پر ایمان لانے اور ان کے دھرم اسلام کو قبول کرنے اور ان کے قانون پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے وہ اوتار عرب دیش کے شہر مکہ میں پیدا ہو گئے ہیں۔ آج ہمارے بنائے ہوئے بُت اوندھے گر پڑے ہیں اور فارس ملک کی آگ جو صدیوں سے جل رہی تھی وہ بجھ کر ٹھنڈی ہو گئی ہے اور بادشاہِ کسریٰ کے محل کے کنگرے گرنے لگے ہیں، دُنیا کے اندر جو رشی اور ولی لوگ موجود ہیں ان کو اس انقلابی حالت کو دیکھ کر یہ احساس ہونے لگا ہے کہ آخری اوتار جن کو کلکی اوتار کہا گیا ہے وہ جنم لے چکے ہیں۔ اب سارے عرب کے لوگ ان پر ایمان لا کر ہمارے بنائے ہوئے بتوں کو توڑ پھوڑ کر صرف ایک خدا اور ایشور کو مان کر انھیں کی بھگتی اور عبادت کریں گے اور سیدھے اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ خبر سُنکر سارے شیطانوں نے کہا ہائے ہم مر گئے ہائے ہم مر گئے کہتے ہوئے شور مچا دیئے۔ ایک چالاک

قسم کے شیطان نے بلند آواز سے کہا کہ ساتھیو ذرا خاموش ہو جاؤ۔ سب خاموش ہو گئے۔ اس نے کہا کہ ہر نبی اور اوتار کو چالیس ۴۰ سال کی عمر میں تبلیغ و دعوت کا حکم ملتا رہا ہے۔ آخری کلکی اوتار کو بھی چالیس ۴۰ سال کے بعد ان کے مذہب اسلام کی تبلیغ و دعوت کا حکم خدا کی طرف سے ملے گا۔ تم لوگ آج ہی سے کیوں مر رہے ہو ذرا ہمت کو بلند کرو۔ جب عرب دیش سے ہم کو بھاگنا پڑے گا تو دنیا بہت بڑی ہے پھر ہم ہندوستان کو اپنا اڈہ بنالیں گے۔ ابلیس نے کہا کہ تو باولا ہے تجھے کچھ خبر نہیں ہندوستان کیا پوری دنیا میں اسلام مذہب پھیل جائے گا، ان کے صحابی اور اولیاء بڑے روحانی لوگ ہوں گے، بڑے بڑے بادشاہ بھی اگر ان سے ٹکرائیں گے تو وہ تباہ اور برباد ہو جائیں گے، خدا کی مدد اور نصرت ان کے ساتھ ہوگی وہ ہماری دھوکا دہی اور غداری کا راز فاش فاش کر دیں گے۔ کثرت سے لوگ اسلام مذہب کو قبول کرتے جائیں گے۔ تو ہندوستان کو کہتا ہے کھلی آنکھوں سے دیکھ لینا وہاں کے کروڑوں انسان بت اور تصویر کی پوجا پاٹ ورک صرف ایک خدا کو مان کر آخری اوتار مہامت جی کا دامن پکڑ کر اور ان کے حکم پر چل کر جنت کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ہمت ہاریں اور اپنی کوشش میں لگے رہیں۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ ابھی چالیس ۴۰ سال تک ہم اپنے کام میں لگے رہیں اور انسانوں کو بت پرستی اور سورج و آگ پرستی پر جمائے رکھیں اور ان کو دوزخ میں بھیجتے رہیں۔

آخری رسول کی آمد پر خوشیوں کی لہریں

مسلمانوں کو غلط فہمی نہ ہو

آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں ہی کے نبی اور رسول نہیں ہیں

اور صرف مسلمان ہی آپ کی اُمت یعنی آپ کی جماعت کے لوگ نہیں بلکہ سارے انسان خواہ کسی دھرم اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں آپ کے جنم لینے کے بعد سے قیامت تک سب کے سب آپ کی اُمت کہلاتے ہیں۔ ان کو ماننا یا نہ ماننا یہ الگ بات ہے۔ کوئی لڑکا اگر اپنے باپ کو نہ مانے تو کوئی یہ نہیں کہے گا کہ فلاں شخص فلاں کا لڑکا نہیں ہے یا فلاں شخص اس کا باپ نہیں ہے۔ باپ اپنی جگہ پر حقیقت میں باپ ہی رہے گا۔ اسی طرح اگر کوئی آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے تو اس کے نہ ماننے سے آپ کی اُمت سے نکل نہیں سکتا۔ سارے انسان آپ کی اُمت کے لوگ ہیں اور سارے انسانوں کے آپ پیغمبر اور نبی اور اوتار ہیں، اسی طرح سارے جنات بھی آپ کی امت کے لوگ ہیں۔ اس لئے سارے نبیوں اور اوتاروں کے حکم کے مطابق سارے انسانوں اور جنات کا آپ پر ایمان لانا اور آپ کے لائے ہوئے آخری دھرم اسلام کو قبول کرنا فرض ہے۔ اس لئے ایسے نبی اور اوتار کی پیدائش پر سارے انسانوں اور جنات کو خوشی سے جھوم اٹھنا چاہیئے۔ کیوں کہ سارے نبیوں اور اوتاروں نے آپ کا اُمتی بننے کی تمنا کی تھی مگر ان کی تمنا پوری نہیں ہوئی۔ ہم سارے انسانوں کو ہر ہر جگہ خوشیاں منانی چاہیئے کیوں کہ ہم انھیں کی اُمت میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کے زمانے کو پائے ہوئے ہیں۔ اس عنوان پر میں نے ایک نعت لکھی ہے اس کے چند مصرعے ملاحظہ فرمائیں اور اس نبی کی آمد پر اور ان کے اُمتی کا شرف ملنے پر جھوم جائیں ؎

نعت شریف اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نعت شریف

حبیبِ خدا اے رسولِ گرامی خوشی ہے کہ دامن تمہارا ملا ہے
فدا آپ پر ہو یا امت تمہاری غمِ زندگی کو سہارا ملا ہے

خبر جس کے آنے کی صدیوں سے پہلے مسیحِ خدا ابن مریم نے دی ہے
بڑی خوش نصیبی ہے خوشیاں مناؤ ہمیں وہ محمد ہمارا ملا ہے

تمنائیں کیں سارے نبیوں نے جس کی مگر پا سکے نہ مقدر یہی تھا
منور ہوا نور سے جس کے عالم ہمیں وہ عرب کا ستارا ملا ہے

ذرا موجِ طوفاں سنبھل کر کے آنا ہمارے سفینے سے ٹکرا نہ جانا
بچایا ہے لاکھوں کو جو ڈوبنے سے ہمیں اس نبی کا سہارا ملا ہے

قیامت کی تپتی ہوئی گرمیوں سے سرور اس قدر اتنا غمگین کیوں ہے
شفاعت کا بیڑا اٹھایا ہے جس نے ہمیں وہ خدا کا دلارا ملا ہے

اے سارے انسان اور جنات غور سے سن لو! اس نبی اور رسول کے چرنوں سے چمٹ جاؤ اور ان کا دامن مضبوطی سے پکڑ لو یعنی ان پر ایمان لاکر ان کے حکم پر چل پڑو میں اس مالک کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس نے اس زمانے کے انسانوں پر رحم وکرم فرما کر آپ کی اُمت میں پیدا فرمایا ہے۔ اگر تم لوگوں نے ان کو اپنا نبی اور رسول اور اپنا اوتار مان کر اور ان کے حکم کے مطابق صرف اور صرف والے ایک ایشور اور پرماتما اور اللہ کو اپنا مالک اور خالق اور رب اور معبود تسلیم کر کے ان کی بھگتی اور پوجا پاٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق کرلی اور شیطان کے بنائے ہوئے دھندوں

کو چھوڑ کر توبہ کر لی تو سب کے سب جنت میں چلے جاؤ گے۔ اگر اتنا سمجھانے کے بعد بھی نہ سمجھے تو دھوکا کھاؤ گے اور پچھتاؤ گے اور افسوس کرتے رہو گے۔ شیطان مردود اور اس کے ساتھی تمہاری تاک میں لگے ہوئے ہیں تمہارا دشمن شیطان ملعون بڑا چالاک اور دھوکے باز اور غدار ہے اس لئے اس کے مکر و فریب سے بچتے رہنا۔ اس کو اپنا خیر خواہ اور دوست مت بنانا۔

بارہ سال کی عمر میں نبوّت کی شہادت

آپؐ کے آنے سے پہلے اور آپؐ کی پیدائش کے بعد وِدوانی اور گیانی لوگوں نے آپؐ کی نبوت اور رسالت کی شہادت دی ہے۔ آپ کی ولادت سے چھ ماہ پہلے آپ کے والد اور پتا وشنو داس جی کا انتقال ہو گیا تھا۔ جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی ماتا سومتی جی کا بھی انتقال ہو گیا۔ آپ کے سر سے ماں باپ کا سایہ اُٹھ گیا آپ یتیم ہو گئے۔ آپ کے دادا پنڈت عبدالمطلب نے اپنے پاس رکھا۔ جب آپ کی عمر آٹھ سال کی ہوئی تو دادا کا سایہ بھی اٹھ گیا۔ آپ کے چچا پنڈت ابوطالب نے اپنے یتیم بھتیجے کی پرورش شروع کر دی، آپ کے چچا ابوطالب نے اپنے یتیم بھتیجے کو اپنے بچوں کی طرح رکھا اور آپ کی تربیت کی۔ مکہ شریف کی زمین پتھریلی زمین ہے وہاں پر سبزی و گھاس وغیرہ نہیں اُگتی وہاں کی دو خاص چیزیں ہیں جن کی وجہ سے مکہ شہر آباد ہوا ہے ایک اللہ کا گھر جس کو عربی میں بیت اللہ کہتے ہیں اور دوسرا آبِ زمزم اس کا تذکرہ اوتار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں آچکا ہے۔ مکہ کے لوگ عموماً تاجر پیشہ تھے۔ قافلہ بنا کر ملک شام و حبشہ وغیرہ میں جاتے تھے اور اونٹوں پر وہاں سے سامان لاد کر لاتے تھے اور مکہ کے بازار میں فروخت کرتے تھے۔ ابوطالب نے سوچا کہ اپنے

بھتیجے محمد کو تجارت اور لین دین کا معاملہ سکھا دوں تاکہ جوان ہو کر ہمارا بھتیجہ بھی تجارت کرے۔ جب سرکارِ دو عالم شہنشاہِ کائنات فخرِ اولادِ آدم سیدُ الانبیاء اس زمانے کے آخری اوتار اور پیغمبرِ آخر الزماں اور خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف بارہ سال کی ہوئی تو آپ کے چچا ابو طالب نے مکہ کے تجارتی قافلے کے ساتھ ملک شام کے سفر کا ارادہ کیا، ان کا ارادہ رسول مکرم شفیع روزِ محشر غم خوارِ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں لے جانے کا نہیں تھا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ میرا لاڈلا پیارا بھتیجا غمگین اور اُداس ہے اور سوچ رہا ہے کہ ملک شام کا سفر کرانے کے لئے میرے چچا مجھے اپنے ساتھ نہیں لے جا رہے ہیں تو اُن کے رُوئے انور پر کچھ بے چینی کے آثار معلوم ہونے لگے اسلئے آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ جب یہ مکہ کا قافلہ شہر بصریٰ میں پہونچا تو عیسائیوں کے بڑے راہب اور عالم جرجیس جو بحیرا راہب کے نام سے مشہور تھے ان کی عبادت گاہ جس کو صومعہ کہتے ہیں یہ قافلہ اس کے پاس پہونچا تو بحیرا راہب آخری زمانہ کے اوتار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان گئے۔ کیوں کہ جو نشانیاں ان کی آسمانی کتابوں میں بتلائی گئی تھیں اور بنی اسرائیل کے اوتاروں نے کھول کھول کر اپنی اُمت کو سمجھایا تھا رسولِ اکرم سرکارِ دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے اندر وہ موجود تھیں۔ اس لئے جرجیس بحیرا راہب ان نشانیوں کو دیکھ کر فوراً سرتاج مدینہ رسولِ عربی کو پہچان گئے۔ بحیرا راہب نے خوب غور سے جب دیکھا تو آپ کے شانوں کے درمیان جو مہر نبوت تھی وہ صاف صاف نظر آ رہی تھی۔

شہنشاہ دو عالم کی آمد پر بحیرا راہب کی عید

بحیرا راہب عیسائیوں کے بڑے علماء اور

بزرگوں میں شمار کیے جاتے تھے، دنیا پاپ سے بھر گئی تھی اس لئے وہ اپنی عبادت گاہ سے بہت کم نکلتے تھے۔ لوگوں کی برائیوں کو دیکھ کر ان سے ملنا جلنا بہت کم رکھتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ جس نبی کی زیارت اور ان کا اُمتی بننے کی تمنا اور خواہش سارے اوتاروں نے کی ہے آج وہ سردارِ انبیاء پیغمبر اعظم رہبرِ کائنات ہمارے سامنے ہیں۔ بحیرا راہب کو جتنی مسرت اور خوشی ہوئی ہوگی یہ تو ان سے ہی پوچھو، اس کی پہچان یہ ہے کہ فوراً آپ کا درشن کر کے اپنی خانقاہ میں تشریف لائے اور اپنے خادموں کو حکم فرمائے کہ آج ہمارے یہاں ایک بڑے خاص مہمان آئے ہوئے ہیں۔ جتنے اچھے کھانے تیار کر سکتے ہو مکہ کے قافلہ کے لئے تیار کر لو۔ اِدھر بحیرا راہب کے خدام کھانا تیار کر رہے ہیں اُدھر بحیرا راہب خوشیوں سے جھوم جھوم کر مست ہو رہے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں اور زبانِ حال سے اپنے ایشور اور پرماتما اور اللہ سے کہہ رہے ہیں کہ اپنے گنہگار بندے پر یہ کتنی بڑی نوازش اور عنایت آپ نے فرمائی کہ آج اس غمخوار امت مہامت جی کو آپ نے میرے پاس بھیجکر ان کی مہمان نوازی کے شرف سے نواز دیا جس نبی اور رسول کے چرنوں میں اربوں اور کھربوں انسانوں کو جہنم سے نجات ملے گی، وہ آج ہمارا مہمان بن کر ہمارے گھر آ رہا ہے اِدھر کھانا تیار ہو رہا ہے اُدھر بحیرا راہب اس گھڑی کے آنے کی بڑی بے چینیوں سے انتظار کر رہے ہیں اور اس منظر کو صرف دیکھ لینے سے اپنی مکمل نجات اور مغفرت کی امیدیں لگائے ہوئے ہیں۔ وہ گھڑی یہ ہوگی کہ بحیرا راہب کے گھر ان کے دسترخوان پر شافعِ روزِ محشر، ساقیٔ آبِ کوثر، فخرِ اولادِ آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا رہے ہوں گے

اور بحیرا راہب ان کا دل بھر کر درشن اور زیارت کر رہے ہوں گے۔ کھانا تیار ہو گیا، دسترخوان بچھ گیا، کھانا کھانے کے لئے مکہ کے قافلے کو بلایا گیا بحیرا راہب کی بے چین آنکھیں چین پانے والی ہیں۔ جب قافلہ دسترخوان پر بیٹھ گیا تو بحیرا راہب اس ذات گرامی کی زیارت کے لئے اندر سے باہر آئے جس کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے سارے عالم کو وجود بخشا، اور جس کے نور سے ساری کائنات کو منور فرمایا۔ بحیرا راہب نے جب دیکھا کہ جس ذات گرامی کی مہمان نوازی کے لئے میں نے یہ انتظام و اہتمام کیا ہے جس کے درشن کے لئے گھنٹوں سے میری آنکھیں بے چین ہیں وہ دسترخوان پر موجود نہیں ہے۔ انھوں نے مکہ کے قافلہ والے مہمانوں سے پوچھا کہ صاحبزادے کہاں ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ وہ اونٹ چرانے گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ان کو فوراً بلا لو۔ مکہ کے لوگ سمجھ گئے کہ ہماری مہمان نوازی اور عزت افزائی بحیرا راہب صاحبزادے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں کر رہے ہیں۔ فوراً سرکار مدینہ نور خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے آئے جب بحیرا راہب نے دیکھا کہ اب میرے گھر میرے دسترخوان پر سرتاج انبیاء ختم الرسل تشریف لے آئے ہیں تو کھانا تناول کرنے کا حکم فرمایا بحیرا راہب آپ کو اور آپ کی ہر ہر نرالی اداؤں کو دیکھ رہے ہیں، آپکے روئے انور سے انوار کی بارش برس رہی ہے، بحیرا راہب خوشیوں سے جھوم رہے ہیں۔

تماشہ گاہ عالم کا تماشہ بحیرا راہب کی آنکھوں سے

مکہ کے قافلے سے بحیرا راہب نے فرمایا

کہ یہ وہی نبی اور رسول ہیں جن کے آنے کی خبر سارے نبیوں نے دی ہے۔

یہی سب نبیوں کے بعد آنے والے کلکی اوتار اور پیغمبر آخر الزماں ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ جو نشانیاں ہماری آسمانی کتابوں میں بتلائی گئی ہیں ان کے اندر وہ موجود ہیں۔ میں نے دیکھا کہ پتھر اور درخت ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ ان کی پہچان ہے۔ اور مہر نبوت ان کے شانے کے بیچ میں لگی ہوئی ہے۔ مکہ کے قافلہ نے حیرت اور تعجب میں ڈوبتے ہوئے بحیرا راہب سے کہا کہ ہم نے تو یہ باتیں ان کے اندر نہیں دیکھی ہیں۔ بحیرا راہب نے کہا کہ تم نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس لئے ان کی خصوصیات نبوت تمہیں نظر نہیں آئیں میرے ساتھ آؤ۔ اس تماشہ گاہ عالم کا تماشہ میں تم کو اپنی آنکھوں سے دکھا دوں۔ جس درخت کے نیچے قافلہ ٹھہرا ہوا تھا وہ سایہ دار درخت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچنے سے پہلے لوگ وہاں پر پہونچ گئے اور درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ سائے کے نیچے کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو مہامت جی ایک کنارے دھوپ میں بیٹھ گئے۔ بحیرا راہب نے کہا کہ آپ لوگ درخت کو غور سے دیکھیں۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ آہستہ آہستہ درخت آپکی طرف جھک رہا ہے اور آپکے اوپر اپنے سائے کو بڑھا رہا ہے۔ جب آپ پر درخت نے جھک کر اپنا سایہ کر دیا تو وہ ٹھہر گیا۔ بحیرا راہب نے کہا کہ اس کے علاوہ غور سے دیکھنا جب آپ دھوپ میں چلیں گے اور وہاں پر کوئی درخت نہیں ہوگا تو بادل نظر آئیں گے اور ان کے اوپر سایہ کر کے ان کو دھوپ سے بچائیں گے اس کے علاوہ غور سے دیکھنا اور میری باتوں کو سمجھنا، وہ یہ ہے کہ ان کے جسم اطہر سے جنت کی خوشبو پھیلتی ہوگی جس سے پوری فضا معطر ہوتی چلی جائے گی۔ میں آپ لوگوں کو صحیح رپورٹ دیتا ہوں جہاں پر آپ لوگ

ان کو لے جا رہے ہیں وہاں کے لوگ ان کو دیکھ کر پہچان جائیں گے اور قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان کو مکہ واپس بھیج دو انھوں نے معلوم کیا کہ ان کے کفیل کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کے کفیل ابو طالب ہیں۔ بحیرا راہب نے ابو طالب سے کہا کہ آپ ان کو مکہ واپس کر دیں کہیں شام کے لوگ ان کو تکلیف نہ پہونچائیں۔

نبی آخر الزماں کے قتل کی سازش

معلوم نہیں شام کے راہبوں اور وہاں کے علماء کو کس طرح معلوم ہو گیا کہ پیغمبر آخر الزماں مکہ میں پیدا ہو گئے ہیں اور وہ تو بنی اسرائیل کے علاوہ بنی اسماعیل میں جنم لئے ہیں اور وہ مکہ سے نکل کر ملک شام کی طرف آ رہے ہیں۔ فوراً ان لوگوں نے سات رومیوں کو شہر بصریٰ بھیجا اور کہا کہ تم لوگ ان کو قتل کر کے آجانا، ان کی عمر بارہ سال کی ہو گئی ہے وہ سات رومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کی نیت سے شام سے روانہ ہوئے اور بصریٰ شہر میں پہونچ کر ان کی تلاش کرنے لگے۔ ادھر بحیرہ راہب اپنے مہمانِ معظم محسنِ بحر و بر خیر البشر محبوب رب العالمین کی روانگی کے لئے مصروف ہیں اور راستے کے لئے کھانا بنوا رہے ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ میری کتنی بڑی خوش نصیبی ہے میرا مقدر جاگ اٹھا۔ میرے مہمان مکرم سفر میں بھی میرے ہی مہمان ہیں گے اور میرے ہدیہ کو تناول فرماتے ہوئے جائیں گے۔ جب سات رومی امام الانبیاء ختم الرسل کا پتہ نہ لگا سکے تو بحیرا راہب کے پاس آئے۔ ان کو یقین تھا کہ بحیرا راہب وہ بزرگ ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے چل کر بصریٰ میں پہونچ چکے ہوں گے تو ان کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر ضرور ہوئی ہوگی

اس لئے وہ لوگ بحیرا راہب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ شام کے ہمارے بزرگوں نے ہم لوگوں کو یہ خبر دی ہے کہ پیغمبر آخرالزماں مکہ سے چل کر ہمارے ملک شام کی طرف آرہے ہیں وہ بصریٰ پہونچ رہے ہیں تم لوگ جاکر ان کا درشن کرکے ان کا استقبال کرو ہم لوگ ان کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں۔ شہر بصریٰ میں ان کو تلاش کرتے کرتے ہم تھک گئے مگر وہ مل نہیں رہے ہیں۔ بحیرا راہب یہودیوں کی ہر ہر رگ سے واقف تھے۔ وہ ان کی فاسد اغراض اور ارادوں کو سمجھ گئے اور بڑے پیار سے اپنے پاس بٹھالئے۔ سات قاتل رومیوں کو مخاطب کرتے ہوئے عیسائیوں کے عالم اور بزرگ بحیرا راہب جرجیس نے کہا کہ تم لوگوں کو اتنا تو معلوم ہے کہ ان کے آنے کے بعد سارے مذہب ختم ہوجائیں گے اور ان کا لایا ہوا دھرم اسلام سیلاب کی طرح پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔ یہ خبر جو ہمارے نبیوں اور رسولوں نے دی ہے اور ہماری آسمانی کتابوں میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کیا یہ خبر غلط ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ یہ خبر کس طرح غلط ہوسکتی ہے جس کو ہماری آسمانی کتابوں نے دی ہے اور ہمارے سارے نبیوں نے بھی دی ہے۔ بحیرا راہب نے کہا کہ جب یہ خبر سچی ہے تو تم لوگ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو اور غور کرو کیا تم لوگ ان کو قتل کرسکتے ہو۔ اگر تم لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم ان کو قتل کردیں گے اور وہ قتل بھی ہوجائیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری خبریں جھوٹی اور غلط ہیں ذرا ہوش میں آجاؤ تم لوگ ان کو قتل کرنے کو سوچ رہے ہو ان کو قتل کرنا تو بڑی بات ہے ان کی طرف غلط نظر اٹھاکر دیکھنا بھی جرم عظیم ہے۔ فرشتوں کا حفاظتی دستہ ہر وقت ان کی حفاظت کرتا ہے۔

خدا کا جو فیصلہ ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اس لئے قتل کرنے کی غرض سے ان کو تلاش کرنا تمہارا خام خیال ہے۔ بحیرا راہب کی باتیں ان لوگوں کی سمجھ میں آگئیں انھوں نے اپنے ارادہ کو ختم کر کے کہا کہ اب ہم لوگ آپ کے ہی پاس رہیں گے۔ بحیرا راہب نے کہا کہ بے خوف و خطر ہو کر رہو میری طرف سے رہنے کی اجازت ہے۔

سیّد البشر تاجدارِ مدینہ کی بصریٰ سے روانگی

بحیرا راہب شامیوں کو بیٹھا کر اپنے معزز مہمان رہبرِ عالم خاتم الانبیاء کی روانگی میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر جو آپ پر قربان ہونے والے آپ کے سچے عاشق اور شیدائی ہونے والے تھے۔ ایک تو آپ کے ساتھ ان کے جانے کا فیصلہ ہوا اور دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو آپ کی محبت میں بڑی کٹھن مصیبتوں کو جھیل کر اعلیٰ مقام پر پہونچنے والے تھے ان کے جانے کا فیصلہ ہوا۔ یہ تین افراد کا قافلہ شہر بصریٰ سے مکہ شریف جانے کے لئے روانہ ہوا۔ دونوں عاشق بحیرا راہب کی آنکھوں سے آپ کا معجزہ دیکھ کر اب آپ کے ساتھی بن کر اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقامات و درجات کو اور درخت و پتھر کو آپ کا سجدہ کرنے کا منظر دیکھ رہے ہیں۔ اور جب اندھیرا ہوتا ہے تو آپ کے انوار کو فضا میں پھیلتا ہوا دیکھ کر اس سے روشنی حاصل کر رہے ہیں اور آپ کے جسمِ اطہر سے نکلتی ہوئی خوشبو سے اپنے دل و دماغ کو تر و تازہ کر رہے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطنِ عزیز مکہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ آپ کا درشن کر کے خوشیاں منا رہے تھے۔

آج بھی آپ کے عاشقین آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور جب آپ کا نام مبارک ان کے سامنے آتا ہے تو آپ پر درود و سلاموں کا سوغات بھیجنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ میں نے ایک نعت شریف لکھی ہے، اس کے چند مصرعے ملاحظہ فرمائیں۔

نعت شریف

محمدؐ احمد ہے نام ان کا پیارا — بڑا خوب تر ہے نظام ان کا پیارا
ہوئے مست پی کر کے دیوانے انکے — چکھے جب شریعت کا جام ان کا پیارا
شجر اور حجر بھی رہے جھکتے ان پر — چلا جس طرف سے بھی گام ان کا پیارا
رہوں چوم تا جی۔ یہی چاہتا ہے
نظر جب بھی آتا ہے نام ان کا پیارا

یہ میں رسولِ اکرم شفیعِ اعظم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر کوئی کتاب نہیں لکھ رہا ہوں۔ آپ کے بچپن سے لے کر جوانی تک اور جوانی سے لے کر آخری عمر تک کے حالات اور آپ کی خصوصیات و تعلیمات کو بڑی تفصیل سے آپ کی اُمت کے علماء نے لکھی ہیں۔ سیرت کی بڑی بڑی کتابیں موجود ہیں جن کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہو ان کتابوں کو پڑھیں۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہزاروں خصوصیات زندگی میں سے صرف دو عنوانات کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا عنوان آپ کی نبوت و رسالت پر اقوامِ عالم کی شہادت جیسا کہ ہمارا مضمون اب تک اسی عنوان پر چل رہا تھا اور دوسرا عنوان آپ کی دعوت و تبلیغ۔ اب اس عنوان کو بھی غور سے

پڑھیں، البتہ شہادت کا عنوان بھی دعوت کے ساتھ چلتا رہے گا۔

چالیس سال کے بعد عہدہ رسالت و دعوت

جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو پہلے آپ کو رسالت و نبوت کا عہدہ دیا گیا، اس کے بعد تبلیغ و دعوت کا فریضہ آپ پر عائد کیا گیا اور آپ کو جو مذہب اور دھرم دیا گیا اس کا نام اسلام رکھا گیا اور آپ کو جس کلمہ کی دعوت کا حکم دیا گیا اس کا نام کلمہ توحید اور کلمہ طیبہ رکھا گیا۔ اس کلمہ کی دعوت کو دعوت ایمان بھی کہتے ہیں، اور دعوت الی اللہ بھی کہتے ہیں۔ اسلام کا یہی وہ کلمہ ہے کہ جب بڑے سے بڑے کافر اور مشرک اور گنہگار زمانہ اس کو خلوص نیت سے پڑھ لیتے ہیں تو ان کی ساری خطائیں خواہ وہ کتنی بڑی بڑی ہوں وہ معاف ہو جاتی ہیں اور وہ انسان اس کلمہ کو پڑھتے ہی پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اگر اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد انسان فوراً مر جائے تو بغیر حساب کے فوراً جنت میں اپنے دادا آدم علیہ السلام کے ساتھ چلا جائے گا۔ پہلے اسلام کا کلمہ کیا ہے اس کے الفاظ اور ترجمہ کو پڑھو۔ وہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (ترجمہ) نہیں ہے کوئی معبود علاوہ اللہ کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ اوپر والے سب کے مالک اور پرماتما اور اللہ اپنے آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما رہے ہیں کہ اے میرے بھیجے ہوئے رسول اور نبی شیطان مردود تمہارے دشمن نے میرے بندوں کو اور تمہارے دادا آدم کے بچوں کو اور تمہارے بھائی انسانوں کو میری بھگتی اور عبادت سے چھڑا کر اور اپنے بنائے اور بنوائے ہوئے مٹی اور لکڑی اور پتھروں کی مورتی کو

خدا بنا کر اور ان کی بھگتی اور پوجا پاٹ کرا کر بڑی تیزی کے ساتھ گائے اور بچڑا بنا کر پیچھے سے ہانکتے ہوئے اور ان پر لاٹھی چارج کرتے ہوئے اور ہنستے ہوئے اور خوشیاں مناتے ہوئے اور اپنی کامیابی کا گیت گاتے ہوئے بُری طرح دوزخ کی آگ میں پھینک رہا ہے۔ آپ بڑے پیار و محبت سے میرے بندوں کو یہ کلمہ پڑھاؤ اور شیطان ملعون کے پنجے اور شکنجے سے ان کو چھڑاؤ اور ان کے باپ دادا کے ساتھ جنت میں پہونچاؤ۔ مکے کی گلیوں میں اور اس کے بازاروں میں بلند آواز سے یہ اعلان کر دو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یہ بُت اور بُت خانے خدا اور ایشور نہیں ہیں، یہ سب جھوٹے ہیں ان کے اندر کوئی دم اور خم نہیں ہے جب چاہو تجربہ کر کے دیکھ لو، ان کو توڑ پھوڑ دو، یہ کچھ نہیں کر پائیں گے جو معبودانِ باطل اپنے آپ کو بچانے کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتے ہیں وہ تم کو خدا کے خطرناک عذاب سے کس طرح سے بچا سکتے ہیں؟ یہ دیو اور دیوتا یہ پری اور بھوت دھوکے کے جال ہیں، آج سے صرف میری عبادت اور بھگتی کرنے کا لوگوں کو حکم کر دو اور لوگوں سے کہدو کہ میں خدا کا رسول ہوں تمہاری ہدایت اور نجات کے لئے بھیجا گیا ہوں میری باتیں مان جاؤ کامیاب ہو جاؤ گے۔

سرزمینِ مکہ پر تبلیغ و دعوت کا آغاز

اپنی اُمت کے محسن اور غمخوار ہمارے سرتاج اور سرکار نے خدا کے حکم کے مطابق ایمان کی تبلیغ و دعوت کا اپنا فریضہ شروع فرمایا۔ اس کلمہ کو سُنتے ہیں وہ لوگ جو آپ کو صادق امین کہتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اس دنیا میں

محمد جیسا کوئی سچا اور امانت دار نہیں ہے، وہ لوگ بجائے اس کے کہ آپ کو اپنا خیر خواہ اور رہنما سمجھ کر آپ کی باتوں کو غور سے سنتے اور آپ پر ایمان لاکر جنت کا ٹکٹ خرید لیتے مگر وہ لوگ کلمہ توحید و رسالت کو سن کر آگ بگولہ ہو گئے اور آپس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ کر لئے کہ ہمارے باپ دادا جن بتوں کو پوجتے چلے آئے ہیں۔ محمد کہتا ہے کہ یہ نہ تو خدا اور ایشور ہیں اور نہ ہی ہمارے معبود ہیں ہیں۔ محمد ہمارے معبودوں کو توڑنے اور چھوڑنے کا پلان بنا رہا ہے لوگوں نے کہا کہ اس سے جا کر کہدو کہ ہمارے شہر مکہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا جائے یا آئندہ اس کلمہ کو نہ خود پڑھے اور نہ پڑھنے کا حکم کرے اگر اس کو سرداری کی ضرورت ہو تو اس کو ہم اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر مکے کی حسین حسین عورتوں کی ضرورت ہو تو جتنی ضرورت ہو اس سے زیادہ دینے کے لئے ہم تیار ہیں، اور اگر ان کو دولت کی ضرورت ہو تو ان کے گھر کو ہم مال و دولت سے بھر دیں گے۔ بس صرف گذارش یہ ہے کہ اس کلمہ کی تبلیغ و دعوت نہ کریں۔ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مکہ کے لوگو! غور سے سن لو تم لوگ عورت اور دولت کا لالچ دلا کر پیغام حق و صداقت کی تبلیغ و دعوت سے مجھے روکنا چاہتے ہو۔ اگر تم لوگ میرے ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج رکھدو تو اس توحید و رسالت کے کلمہ کی تبلیغ و دعوت کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ خبر سنکر مکہ کے کفار اور مشرکین آپ کو ستانے اور تکلیف پہونچانے میں مصروف ہو گئے۔ آخری اوتار کی طرف سے ایمان کی تبلیغ و دعوت اور کفار و مشرکین کی طرف سے آپ کی دشمنی اور

مخالفت ادھر اللہ کی طرف سے فرشتوں کا آنا اور آسمانی کتاب کی آیتوں کو لانا اور پڑھ کر آپ کو سنانا اور یاد کرانا دونوں طرف سے مقابلہ شروع ہوگیا۔ ایک طرف شیطان اور اس کے ہزاروں چیلے ہیں جو انسانوں کو آخری رسول کی مخالفت اور دوزخ میں جانے کی دعوت دے رہے ہیں ادھر ایک طرف صرف ایک ذات گرامی ہے جو اپنی عالمگیر روحانی طاقت سے اللہ کے بندے انسانوں کو شیطان کے پنجے سے چھڑا کر جنت میں جانے کی دعوت دے رہی ہے۔ آسمان سے حکم آرہا ہے۔ مختلف آیتوں کو آپ پر اُتار کر سمجھایا جارہا ہے اور ابلیس ملعون کی غداری اور مکاری کا راز کھول کھول کر بتلایا جارہا ہے اور سارے اوتاروں اور رسولوں کی دعوتی کیفیت کو سمجھایا جارہا ہے اور آپ کو اطمینان دلایا جارہا ہے اور خدا کی طرف سے آپ کو یہ خوشخبری سُنائی جارہی ہے کہ آپ بے خوف وخطر ہوکر مذہب اسلام کی تبلیغ و دعوت کرتے رہیں آپ غمگین نہ ہوں میں آپ کے ساتھ ہوں اور میں جس کے ساتھ ہوتا ہوں دُنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ہے اور آپ پر شیطان اور اس کے چیلوں کی طرف سے جو مصیبت آرہی ہے وہ مصیبت نہیں ہے بلکہ تبلیغ دعوت اور مشقِ دعوت ہے۔ آخری جیت آپ ہی کی ہوگی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتاروں نے جو خبر دی ہے کہ جب آپ اپنے اسلام مذہب کی تبلیغ و دعوت کا کام شروع کریں گے تو مکہ کے لوگ آپ کو تکلیفیں پہونچا کر اور ستا کر تنگ کردیں گے۔ آج ہو بہو وہی نقشہ اسلام مذہب کے داعی اور سارے انسانوں اور جنات کے رہبر اور پیغمبر کے سامنے آرہا ہے۔

فریضۂ دعوت کی تکمیل کا حکم

ادھر رسولِ گرامی سببِ تخلیقِ کائنات سید الکونین خیر البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے کی گلیوں اور بازاروں میں گھوم گھوم کر صدائے حق بلند فرما رہے ہیں اور آپ کے دشمن آپ کو مارنے اور قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں، اُدھر آسمان سے خدا کی طرف سے خدا کا مقرب فرشتہ جبریل علیہ السّلام پیغام لاکر آپ کو سُنا رہے ہیں یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

(ترجمہ) اے میرے پیارے رسول جو پیغام آپ کو دیا گیا ہے اس کو میرے بندوں تک پہونچا دو اور اگر آپ نے میرے بندوں تک میرا حکم نہیں پہونچایا اور اسکو پورا نہیں کیا تو آپ سمجھ لیں کہ آپ نے گویا اپنے فریضۂ رسالت کے حق کو ادا نہیں کیا کس کس طرح آپ کو مکہ کے لوگوں نے ستا کر تنگ کیا ہے اس کی تفصیل سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں دیکھ لیں۔

آخری اوتار کے درشن کے لئے ہندوستان سے چار رشیوں کا سفر

ایک مرتبہ اُجالی رات میں آپ کے دشمنوں نے آپ کو دیکھا اور کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دو، وہ لوگ آپ سے ایسے ایسے سوال کرتے تھے کہ آپ جواب نہ دے سکیں۔ ایک مرتبہ آپ کے سب سے بڑا دشمن ابو جہل نے اپنی مٹھی میں کنکریاں لے کر سوال کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو یہ بتلا دیں کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ رہبرِ عالم اور مبلغِ اسلام نے فرمایا کہ میں بتلا دوں یا وہ بتلا دیں جو تیری مٹھی میں ہیں۔ اس نے کہا کہ جو چیزیں

میری مٹھی میں ہیں اگر وہ خود بتلا دیں تو اس سے بہتر کیا ہے اس کی مٹھی میں چھ کنکریاں تھیں وہ کہنے لگیں کہ اے خدا کے دشمن ابوجہل تیری مٹھی میں ہم چھ کنکریاں ہیں۔ یہ کہہ کر وہ کنکریاں پڑھنے لگیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یہ سُنکر ابوجہل کنکریوں کو پھینک کر شرمندہ ہو کر بھاگ گیا۔ آج وہی ابوجہل اور اس کے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور پاگل کہہ کر سوال کر رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ محمد کی جادوگری زمین پر چل سکتی ہے آسمان پر نہیں چل سکتی۔ جب وہ چاند کے دو ٹکڑے نہیں کر پائیں گے تو ہم تالیاں بجا بجا کر ان کا مذاق اڑائینگے اور خوب تکلیف پہونچائیں گے۔ شہنشاہِ دو عالم محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور پھر آپس میں مل گئے۔ مکہ کے کافروں نے یہ واقعہ دیکھنے کے بعد بھی ایمان قبول نہیں کیا مالوہ کے راجہ بھوج ہندوستان کے مشہور بڑے راجاؤں میں شمار ہوتے ہیں وہ اپنے محل کی چھت پر ٹہل رہے تھے انھوں نے چاند کو دیکھا کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں ٹکڑے پھر آپس میں مل گئے۔ راجہ بھوج کے راج میں چار بڑے بڑے رشی اور چتر ویدی تھے ان کو راجہ بھوج نے بلوایا اور رات کا واقعہ سُنایا۔ ان چتر ویدیوں اور رشیوں نے کہا کہ راجہ بھوج صاحب ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ آخری کلکی اوتار عرب دیش میں جنم لے چکے ہیں رات کو جو آپنے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے یہ ان کا معجزہ ہے آج وہ زمانہ بھی آگیا ہے اور دنیا کے رشیوں کو ان کا انتظار بھی ہے۔ راجہ بھوج نے کہا کہ اگر یہی بات ہے تو آپ لوگ عرب دیش کا سفر کریں اور ان کا درشن کر کے آئیں اور مجھے اس کی

رپورٹ دیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ راجہ بھوج نے ان چار رشیوں اور چتر ویدیوں کو آنے جانے کا سفر خرچ دیکر روانہ کیا۔ جب یہ چار رشی اور ویدی مکہ شریف پہونچے تو آخری اوتار مہامت جی کے پاس جاکر آپکا درشن کئے اور اپنی دھارمی کتابوں کی خوشخبری کے مطابق آپکا معائنہ کئے۔ ان چاروں ویدیوں نے فیصلہ کیا کہ جس ذات گرامی کے درشن کیلئے ہم اتنا لمبا سفر کرکے آئے ہیں ہماری کتابوں کے مطابق مکمل نشانیاں ان کے اندر موجود ہیں۔ ان چاروں نے آپ کے مذہب اسلام کو خود پیغمبر اعظم کے ہاتھوں پر قبول کرکے اور اسلام دھرم کے قانون کے مطابق خدا کی عبادت اور بھگتی کرنے کا طریقہ سیکھ کر وہ لوگ ہندوستان آئے اور راجہ بھوج کو اس کی رپورٹ دیے۔ راجہ بھوج نے کہا کہ پھر میں آپ لوگوں کے ہاتھ پر آخری اوتار محمد جی پر ایمان لاکر ان کے دھرم اسلام کو قبول کر رہا ہوں۔ رسولِ اعظم کی رسالت اور نبوت کی شہادت ہندو دھرم کی دھرمی کتابوں کو سمجھنے والے چار چتر ویدی آپکا درشن کرکے راجہ بھوج کے سامنے گواہی دے رہے ہیں اور اپنے اسلام کا شاہد بنا رہے ہیں۔ یہ وہ تاریخی شہادت ہے کہ کوئی شخص اس کو جھٹلا نہیں سکتا ہے۔ اس واقعہ کو جھٹلانے والے شیطان کے چیلے اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان ملک کو بہت بڑا شرف ملا ہے

یہ علماء دین کا اتفاقی فیصلہ ہے کہ جن لوگوں نے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرکے ان کے ہاتھوں پر ایمان لاکر اسلام مذہب کو قبول کیا ہے ان کو صحابی کہا جاتا ہے۔ ابھی اسلام مذہب مکے کی گلیوں میں گھوم رہا ہے، اس کا پھیلاؤ ابھی ایک محدود علاقہ میں محدود ہے، آہستہ آہستہ لوگ آپ کو دیکھ کر اور خدا کی آسمانی باتوں

کو سُن کر آپ پر ایمان لا رہے ہیں۔ ادھر یک بیک آپ کے چار صحابی ہندوستان کے دور دراز ملک میں پہونچ جاتے ہیں، وہ چار رشی اور چترویدی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایمان لائے ان کو صحابی کا شرف مل گیا اور راجہ بھوج نے آپ کے صحابی کے ہاتھوں پر اسلام مذہب کو قبول کیا اس لئے وہ تابعی ہو گئے اس لئے ہمارے ملک ہندوستان کو یہ شرف مل گیا کہ جس دور دراز کے ملک میں اسلام پہلی بار پہونچا ہے وہ ملک ہندوستان ہے۔ تاریخ اشاعت اسلام میں اس کا ثبوت کہیں پر نہیں ملتا کہ آپ کی دعوت کا اثر آپ کی مکی زندگی میں اتنے دور تک کسی اور ملک میں پہونچا ہے۔ یہ فخر ہندوستان ملک کو حاصل ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہندوستان کے چترویدی اور رشی لوگ زمانے کے حالات کو دیکھ کر آخری کلکی اوتار کے جنم کا انتظار کر رہے تھے۔

اسلام مذہب میں آنے کا داخلہ

آپ کی خدمت میں لوگ آنے لگے اور آپ کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر اور آپ کی حیرت انگیز باتیں سُنکر اسلام مذہب کو قبول کرنے لگے۔ آپ کے دشمن اپنی جگہ پر اٹل ہیں اور مختلف قسم کی تکلیفیں پہونچا رہے ہیں، آپ کو مکہ شریف کی گلیوں میں ستانے اور تکلیفیں پہونچانے اور آپ کو قتل کرنے کی دھمکی دینے کے باوجود اسلام مذہب کے پرولے اس شمع ہدایت کے ہاتھوں پر اسلام مذہب کو قبول کر رہے ہیں، آپ پر ایمان لانے والوں کو بھی ستایا جا رہا ہے۔ اُدھر سے اوپر والے مالک کی طرف سے آپ کو خوب نوازا جا رہا ہے اور اسلام مذہب کی عالمگیر طور پر دعوت کی تیاری کرائی جا رہی ہے، شیطان ملعون کو عرب دیس سے ڈیرا اُٹھانے اور بھگانے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے، رات کے وقت دو فرشتے خدا کی طرف سے آسمان سے اُتر کر ایک سواری

لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے ادب سے عرض کیے کہ اے امام الانبیاء اور سرکارِ دو عالم آپ کو اوپر والے پرتما اور ایشور نے بلایا ہے آپ اوپر تشریف لے چلیں اور ان کا درشن کر لیں. آپ کے لئے آسمان سے یہ سواری آئی ہے. اس سواری کا نام بُراق تھا. اس کا ایک قدم تا حدِ نظر پڑتا تھا. وہ بڑی تیز رفتار سواری تھی آپ اس پر سوار ہو گئے. اس نے پل بھر میں آپ کو بیت المقدس میں پہونچا دیا. آپ وہاں پر اُترے آپنے دیکھا کہ وہاں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتار جو اُن سے پہلے آئے تھے وہ سب کے سب موجود ہیں. خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ آپ سارے نبیوں اور پیغمبروں کی امامت کریں وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے. سارے اوتاروں اور نبیوں نے آپ کا درشن کیا اور آپنے سب کا درشن کیا. پھر آپ کو سواری پر بیٹھنے کا حکم ہوا. آپ پہلے آسمان پر پہونچے وہاں کے رہنے والے انبیاء اور ملائکہ اور حوروں نے آپ کا درشن کیا، اس طرح سے آپ انبیاء علیہم السّلام اور ملائکہ اور حوروں کی محفلوں سے گزرتے اور ان سے ملتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہونچے وہاں سے آپنے عرشِ اعظم کو دیکھا اور ایک بیری کے درخت کے نیچے آپ کو سواری سے اُترنے کا حکم دیا گیا اس جگہ کا نام سِدرَۃُ المنتہیٰ ہے، فرشتوں کا وہ آخری مقام ہے وہاں سے آگے ایک قدم بھی اگر کوئی فرشتہ جائے تو وہ تجلیاتِ ربانی میں جل کر خاک ہو جائے وہاں تک تو آپ سواری پر گئے اور خدا کی تجلی اور نور سے آگے کی طرف بڑھے یہاں تک کہ آپ ایشور کے دربار میں پہونچ گئے اور ان کا درشن کئے. آپ کی امت کے علماء نے بڑی تفصیل سے معراج کے واقعہ کو لکھا ہے مجھے صرف اس آسمانی سفر سے آپ کی تبلیغ و دعوت کا دوسرا عنوان لینا ہے۔ اس لئے ضمنی طور پر معراج کا تذکرہ کر دیا۔

ایمان لانیوالوں کو ایشور کی بھگتی کا حکم نامہ

آخری اوتار مہاپربھو جی پر ایمان لانے کے بعد کرنا کیا ہے ابھی تک آپ کو نہیں بتلایا گیا تھا۔ اب معراج شریف کے سفر میں دو حکم دیئے جا رہے ہیں۔ پہلا حکم آپ ایمان والے شیطان کے بنائے ہوئے بُت اور بُت پرستی سے توبہ کرنے والے ہمارے بندوں سے کہدو کہ تمہارے اوپر دن رات میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا فرض کیا جا رہا ہے۔ یہی میری بھگتی اور عبادت اور پوجا پاٹ کا طریقہ ہے کہ وہ لوگ ہمارے سامنے ہاتھوں کو باندھ کر کھڑے ہو جائیں اور ہماری اتاری ہوئی کتاب کو پڑھیں اور میرے سامنے جھکیں اور سجدہ کریں اور مجھ سے ہی دعا مانگیں۔ آپ نماز پڑھنے کا طریقہ ان کو سمجھا دیں۔ اور دوسرا حکم یہ دیا جا رہا ہے کہ ایک سال میں جب رمضان کا مہینہ آئے تو پورا مہینہ میرے نام کا روزہ رکھیں یعنی دن کو بھوکے رہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد روزہ کھولیں۔ پھر آپ کو جنت اور دوزخ کا منظر دکھایا گیا۔ شیطان مردود کے ساتھیوں کو بُت اور مورتی اور آگ و سورج کو پوجنے اور ان کو ایشور ماننے والوں کو خدا کے خطرناک عذاب میں جلتے ہوئے اور سخت سزا پاتے ہوئے دکھلایا گیا اور ایشور کو ایک ہی اللہ کو مان کر اور ان کے رسول اور نبی کے حکم پر چلنے والوں کو جنت اور جنت کی بہاروں میں خوشیاں مناتے اور موج اڑاتے ہوئے دیکھایا گیا اور ہر اچھے اور بُرے اعمال کا ثمرہ اور اس کا نتیجہ دکھلایا گیا پھر آپ کو اس دنیا میں واپس بھیجا گیا اس کے بعد آپنے ایمان کی دعوت کے ساتھ ساتھ اعمال کی دعوت کا کام بھی شروع فرمایا اور ہر ایمان لانے والے کو پہلے نماز اور نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا اور جب رمضان شریف کا مہینہ آیا تو آپنے خود روزہ رکھا اور ایمان والوں کو بھی روزہ رکھوایا۔

یمن کے چار سو دانیوں اور رشیوں کی شہادت

یمن کے بادشاہ بڑے نیک اور

صالح تھے ان کا نام تُبَّع تھا وہ یمن کے چار سو علماء اور بزرگوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے جب ان کا گذر مدینہ شریف کی زمین پر ہوا تو ان علماء اور رشیوں نے بڑے ادب کے ساتھ بادشاہ کے سامنے یہ درخواست کی کہ آپ ہم لوگوں کو اس جگہ پر ٹھہرنے کی اجازت دیدیں۔ بادشاہ نے کہا کہ آخر کون سی چیز یہاں پر آپ لوگوں نے دیکھی کہ جس کی وجہ سے یہاں پر ٹھہرنا چاہتے ہو؟ ان لوگوں نے اتفاقِ رائے سے کہا کہ ہم نے انبیاء علیہم السّلام کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نبی پیدا ہونگے ان کا نام محمد ہوگا۔ وہ نبی جس جگہ پر ہجرت کر کے آئیں گے یہی وہ شہر ہے اس لئے ہمارا جی یہی چاہتا ہے کہ ہم یہاں سے کہیں پر نہ جائیں اور اسی جگہ پر ٹھہر جائیں، یمن کے بادشاہ نے کہا کہ آپ لوگوں کے ٹھہرنے کی اگر یہی وجہ ہے تو میں آپ لوگوں کو اجازت دیتا ہوں۔ بادشاہِ یمن خود وہاں پر ٹھہر گیا اور ان علماء کی شادی کرائی اور انکے رہنے کے لئے مکانات بنوائے اور سب کو بہت کچھ مال و دولت دی اور خود ایک مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کرایا اور ان علماء سے کہا کہ جب رسول آخر الزّماں ہجرت کر کے اس شہر میں تشریف لائیں تو ان کا یہ مکان ان کے حوالے کر دینا اور میرا یہ خط ان کو دیدینا۔ اس خط کا ترجمہ یہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اگر اُس وقت میں زندہ رہا تو ضرور ان کی مدد کروں گا اور ان کے دشمنوں سے جہاد کروں گا اور ان کے ہر درد غم کو دور کروں گا۔ اپنے خط پر اپنی مہر لگا کر ایک عالم کو دیا اور یہ حکم فرمایا کہ جب نبی آخر الزماں کا زمانہ تم پاؤ تو میرا یہ خط ان کے حوالے کر دینا وہ عالم اپنی اولاد کو اور ان کی اولاد اپنی اولاد کو یہ امانت دیتی رہی۔ آخری لڑکا جس کا نام ایوب تھا

ان کے ہاتھ میں شاہِ یمن نبع کا خط آیا وہ بڑی حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھے۔

ایمان کی تبلیغ و دعوت مکّے سے مدینے تک

جب مدینے کے لوگوں کو یہ خبر ملی کہ وہ پیغمبرِ اعظم جو مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے والے ہیں وہ پیدا ہو گئے ہیں اور اپنے دھرم اسلام کی تبلیغ و دعوت کرنے لگے ہیں اور مکّہ کے کفّار اور مشرکین آپ کو ستا رہے ہیں تو مدینہ شریف کے لوگ مکہ جانے لگے اور آپ کے ہاتھوں پر ایمان لا کر اسلام مذہب کو قبول کرنے لگے اور آپ سے درخواست بھی کرنے لگے کہ ہمارے آقا اور سرکار یہاں کے لوگ آپ کو ستا رہے ہیں۔ آپ ہمارے شہر مدینہ میں چلیں ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور آپ کے حکم کے مطابق آپ پر اپنی جان و دولت قربان کر دیں گے۔ سارے نبی اور اوتار خدا کے حکم کا انتظار کرتے ہیں وہ شیطان مردود اور اس کے چیلوں سے نہیں ڈرتے، نہ ہی ڈر کر کہیں بھاگتے ہیں شاہِ مدینہ سلطانِ جہاں احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا پروگرام بن رہا ہے آپ کے چاہنے والے عاشقین مکّہ کو چھوڑ کر اس لئے نہیں ہجرت کر رہے ہیں کہ ہم کو کفارِ مکہ ستا رہے ہیں بلکہ ہجرت اس لئے کر رہے ہیں کہ ہمارے محبوب اللہ کے رسول خدا کے حکم سے مدینہ شریف میں جا رہے ہیں، خود مدینہ کے ایمان والے بھی اور باہر سے جانے والے بھی اپنے محسن اور غم خوار رسول حبیب اللہ شفیع اللہ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ آخر وہ وقت آ گیا کہ خدا کی طرف سے آپ کو مدینہ شریف جانے کا حکم مل رہا ہے۔ سارے نبیوں اور اوتاروں نے جو رپورٹ دی ہے کہ جب آخری اوتار کلکی مہامت جی کو ان کی قوم ستا کر تنگ کر کے تکلیف پہونچائے گی تو آپ اس شہر کو چھوڑ کر ایک دوسرے قریب ہی کے شہر میں چلے جائیں گے اور وہاں سے اپنے مذہب اسلام کی اشاعت

کریں گے، آپکا مذہب اسلام پوری دنیا میں پانی کے سیلاب کی طرح پھیل جائے گا۔ آج وہ پیشین گوئی بھی لوگوں کے سامنے آرہی ہے۔ جب مدینے کے مومنوں کو یہ اطلاع ملی کہ سرکارِ دوعالمؐ ہجرت کر کے مدینہ شریف آرہے ہیں تو خوشیوں سے جھوم اٹھے، ان کی عورتوں اور بچوں کی خوشیاں سیرت کی کتابوں میں دیکھو۔ جب آپ مدینہ شریف پہونچے تو آپکا ہر عاشق یہی چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کے مہمان رہیں مگر آپنے فرمایا کہ ہماری یہ اونٹنی جس جگہ پر جاکر بیٹھے گی ہمارا قیام وہیں پر ہوگا وہ اونٹنی اسی مکان کے پاس جاکر بیٹھ گئی جسکو بادشاہ تبع نے آپ کے لئے بنوایا تھا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، نے بادشاہ تبع کا وہ مہر شدہ خط آپ کو دیا۔ اور وہ مکان آپ کے حوالے کر دیا۔ کیونکہ وہ مکان درحقیقت آپ ہی کا تھا۔

اسلام مذہب کی دعوت اور اشاعت

چونکہ میرا موضوع آپکی رسالت اور نبوت پر اقوامِ عالم کی شہادت اور آپ کی تبلیغ و دعوت ہے، اس لئے بقیہ موضوعات کو چھوڑتے ہوئے انھیں دونوں موضوعات پر قلم چلانے کی کوشش کر رہا ہوں اور خلاصہ و نچوڑ کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ مکے کی گلیوں اور اس کے بازاروں میں سارے انسان بھائیوں کے رہبر اور پیغمبر اور اوتار اور غم خوار نے آواز لگائی اور خدا کی آسمانی کتاب کی آیتوں کو پڑھ کر سنائی اور انسانوں کے دشمن شیطان مردود کی غداری اور مکاری کا قصہ سنایا اور راہِ ہدایت پر چلنے اور اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت میں جانے کی تبلیغ و دعوت دی اور صاف صاف کفر اور شرک کی مذمت بیان کی اور مدینہ شریف میں آکر خدا اور ایشور کے سچے فیصلے کو سنایا۔ وہ فیصلہ یہ ہے جو ہو کر رہے گا اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ۔ (ترجمہ) اے میرے رسول اور نبی لوگوں کو میرا یہ فیصلہ سُنا دو جو لوگ مجھے اور آپ کو اور میرے بھیجے ہوئے مذہب اسلام کو جھٹلائیں گے خواہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ ہوں یا خدا کو چھوڑ کر بُت اور چاند و سورج اور آگ کی پوجا کرنے والے ہوں، وہ لوگ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش جلتے رہیں گے۔ اور یہ بھی میرا فیصلہ سنا دو کہ وہ لوگ میری مخلوق کے بڑے بُرے اور ناپاک اور گندے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ بُت اور تصویر کی پوجا پاٹ کرنے والے اور ان کو خدا اور ایشور سمجھنے والے جہنمی ہیں بُرے اور ناپاک ہیں۔ نہ وہ لوگ جنت میں جا سکتے ہیں اور نہ ہی جہنم سے نکالے جا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ لوگ میرا درشن کر سکتے ہیں۔ ان کے حق میں فیصلہ یہ ہے کہ اپنے خیر خواہ اور رہبر اور گرو اور ساتھی ابلیس مردود کے ساتھ دوزخ کے خطرناک عذاب میں جلتے اور سزا پاتے رہیں گے۔ یہ اوپر والے مالک اور پرماتما کا فیصلہ ہے کلکی اوتار مہامت جی کا نہیں ہے۔ آپ تو خدا کے آسمانی فیصلے کو سُنانے اور دوزخ سے ڈرانے والے ہیں یہ تو شیطان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں فیصلہ اٹل ہے۔ آگے ایمان والوں کے بارے میں فیصلہ سُنا رہے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ۔ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ رَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ (ترجمہ) جو لوگ میری یکتائی اور توحید پر آپ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لے آئے۔ اور آپ کی تعلیم کے مطابق اچھے اچھے عمل بھی کر رہے ہیں ان کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے ان کو سُنا دو وہ لوگ میری پیدا کی ہوئی مخلوق کے اچھے لوگ ہیں وہ

پاک اور صاف ہیں، ان کے اچھے اعمال کا بدلہ ان کے رب اور مالک کے پاس جنّت عدن ہے وہ جنت جو خوشنما باغات والی ہے اور اس میں ہزاروں قسم کی حوریں ہوں گی اس کے نیچے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کی نہریں بہتی ہونگی ان کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے گا اور ان کو جنت کا بادشاہ بنایا جائیگا اور ان کو ہزاروں حسین حسین حوریں دی جائیں گی وہ جنّت سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے۔ اور ان ایمان اور اعمال والے میرے بندوں کو یہ خبر بھی سُنا دو کہ اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ کے انعام واکرام کو دیکھ کر راضی اور خوش ہو جائیں گے اور میرے دیئے ہوئے انعامات کو دیکھ کر میرا بار بار شکریہ ادا کرتے رہیں گے۔

اسلام مذہب کی آسمانی کتاب کی حفاظت

اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول کو فرما رہے ہیں کہ آپ میرے پیغام کو میرے بندوں تک پہونچاتے رہیں جو آسمانی کتاب آپ پر اتاری جا رہی ہے اس کی حفاظت میں کروں گا، کسی انسان کے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ جس کی حفاظت میں خود کرتا ہوں اس کو انسان مٹا دے نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ قرآن کو ہم نے اتارا ہے ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ خدا کی آسمانی کتاب قرآن ہے۔ فرماتا فرما رہے ہیں۔ اے پیارے اوتار آپ بالکل فکر نہ کریں، آپ کو جو آسمانی کتاب دی جا رہی ہے اس کی ہم حفاظت کریں گے اور جس کی حفاظت ہم کرتے ہیں اس کو کوئی نہ مٹا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے اندر کمی زیادتی کر سکتا ہے۔ قرآن اسلام مذہب کی بنیادی کتاب ہے خدا اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ جس وقت سے یہ آسمانی کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ ہے

ایک لفظ کی کمی اور زیادتی کوئی نہیں کرسکا ہے اور نہ ہی قیامت تک کرسکے گا اور حفاظت کا حال یہ ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں اس کے حافظ ہر ہر دور میں رہے ہیں اور آج بھی مدارسِ عربیہ اسلامیہ میں اس کا نمونہ دیکھا جا سکتا ہے بہت سی آسمانی کتابیں اس دنیا میں اتاری گئی ہیں مگر ایشور نے کسی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی اسی لئے دھرم اور مذہب کے دعویداروں نے اپنے دھرمی کتابوں میں ملاوٹ کرکے اصل مذہب اور دھرم جس کی اجتماعی حقیقت توحید و رسالت تھی اس کو بگاڑ دیا ہے ان کے بگڑنے کی اصل وجہ یہی تھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد سارے دھرم اور ان کے قانون ختم ہوجانے والے تھے اور صرف اسلام مذہب کا قانون چلنے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت خود فرمارہے ہیں اور فرمارہے ہیں وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔ اس سے پہلے میں نے لکھا ہے کہ آسمان سے یہ فیصلہ اترنے والا تھا کہ آخری اوتار مہامت جی کے آنے کے بعد جو شخص اسلام مذہب کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کے قانون پر عمل کرے گا اس کا مذہب اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ اوپر والے مالک اور ایشور کا فیصلہ ہے جو ہوکر رہے گا۔ اس لئے انسان بھائی دھوکا نہ کھائیں۔ کلکی اوتار آچکے ہیں اور وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بہت سے لوگ انتظار کرتے کرتے چلے گئے مگر چودہ سو سال سے کوئی کلکی اوتار نہیں آیا اور نہ قیامت تک آئے گا۔ کیونکہ محمد جی ہی آخری رسول اور نبی ہیں۔ آسمانی کتاب قرآن نے ان کو خاتم النبیین کہا ہے یعنی سارے نبیوں کے ختم ہونے کے بعد آپ اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ نبوت اور رسالت کے عہدے پر آپ کی ذات گرامی مہر بن گئی ہے۔

اسلام مذہب کی سند: کتاب کے شروع میں ہم نے لکھا ہے کہ جس خبر کی شہادت

لاکھوں اور کروڑوں انسان دیں اور شہادت دینے والے سچے بھی ہوں اور اس خبر کی شہادت خدا بھی اپنی کتاب میں دے تو اس سے سچی خبر کون ہو گی. ایسی سچی خبر کے اندر اگر انسان اپنی عقل کو داخل کر کے شک اور شبہ کرے تو وہ دھوکے میں ہے. اسلام دھرم کی صداقت اور حقانیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کی مذہبی کتاب آسمانی ہے اور خدا کی ہے اور وہ خود اس کی حفاظت فرماتے ہیں. اور دوسری دلیل یہ ہے کہ اسلام مذہب کے ہر ہر اصول اور قانون پر اس کی سند موجود ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام مذہب کی باتیں کہاں اور کس سے چلی ہیں اور کن لوگوں کے ذریعہ نقل ہو کر ہم تک پہونچی ہیں. اسلام مذہب کی کتابیں جن کو آسمانی کتاب قرآن کی شرح کہا جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بھی کہا جاتا ہے جس کا جب جی چاہے دیکھ سکتا ہے، ان حدیثوں کی پوری سند ان کے اندر موجود ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں فلاں نے فلاں سے اور فلاں نے فلاں سے سُنی ہیں اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے یہ فرمایا ہے. میرا دعویٰ ہے کہ کسی مذہب کی کتاب میں یہ سند موجود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کی سند خود قرآن ہی میں بیان کر دی کہ یہ قرآن میں نے اپنے مقرب فرشتے جن کو جبریل امین کہتے ہیں ان کے ذریعہ اپنے مقرب رسول اور اوتار محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو صادق امین ہیں ان پر اتاری ہے. اگر کسی کو اس آسمانی خدا کی کتاب پر شک اور شبہ ہو تو وہ میدان میں آجائے اور اس جیسی ایک سورت بنا کر لے آئے. اگر ایک سورت نہ بنا سکے تو ایک چھوٹی سی آیت ہی بنا کر لے آئے اور میری کتاب سے مقابلہ کرلے. اگر یہ ہمارے اوتار مہامت جی کی بنائی ہوئی کتاب ہے یا میرے علاوہ کسی دوسرے کی کتاب ہے تو تم لوگ اس کا مقابلہ کر سکو گے. اور اگر میری کتاب ہے تو قیامت تک سارے

دِوانی اور گیانی مل کر بنانا چاہیں گے تو ایک سورت کیا ایک آیت بھی نہیں بنا پائیں گے۔ چنانچہ خدا کے اس چیلنج کو سُنکر اس زمانے کے مکہ میں رہنے والے دِوانیوں کو یہ بات کھل گئی، انھوں نے قرآن کی ایک آیت جیسی بنانے کے لئے اپنی ساری علمی کوششوں کو صرف کردی مگر وہ ایک آیت جیسی کوئی مضمون نہیں لکھ سکے اور عرب والوں کو یہ اپنا فیصلہ سُنائے کہ اگر یہ کلام کسی انسان کا ہوتا تو ہم مقابلہ کر لیتے۔ یہ تو انسان کا کلام ہی نہیں، یہ تو اوپر والے اللہ کا کلام ہے۔ قرآن کی سچی اور آسمانی کتاب ہونے کی گواہی کلکی اوتار مہامت جی کے دشمن بھی دے رہے ہیں۔

سارے انسان کے دادا ایک ہیں

ایشور کی آسمانی کتاب قرآن گواہی دے رہی ہے

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

(ترجمہ) اے لوگو ڈرو اپنے اس رب سے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ سب کے والدین یعنی ماتا پتا ایک ہی ہیں۔ دادا کا نام آدم اور ماتا کا نام حوّا ہے۔ سارے انسان انھیں کی اولاد ہیں۔ اب آسمانی کتاب کی گواہی سُنئے۔ پہلے تو ایشور اور خدا بڑے پیار و محبت سے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ سارے انسانوں کو حکم فرما رہے ہیں کہ اے لوگو اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی انسان سے پیدا کیا ہے۔ رب عربی کا لفظ ہے، اس کے معنی پالنے کے ہوتے ہیں، وہ پہلے یہ حکم فرما رہے ہیں کہ اے انسانو غفلت سے باز آجاؤ شیطان کے دھوکے میں مت جاؤ میں نے تم کو پیدا کیا ہے اور پالا ہے اور اتنا بڑا کیا ہے۔ اس لئے تم سے مجھے پیار ہے۔ دوسری جگہ فرما رہے ہیں کہ تم کو سزا دینے سے میرا کیا فائدہ ہوگا۔ اگر تم لوگ

مجھ سے ڈرنے رہو اور میرے رسول کو مان کر میرے حکم پر چلتے رہو تو سب کچھ میں تم کو دینے کے لئے تیار ہوں۔ میرا مقصد تم کو سزا دینا نہیں ہے مگر تم خود ہی ہمارے حکم کو چھوڑ کر اور توڑ کر اور ہمارے اور اپنے دشمن شیطان مردود سے رشتے جوڑ کر اس کے ساتھ جہنم کی طرف بھاگے جا رہے ہو۔ ہمارے اوتاروں نے مجھ سے رشتہ جوڑنے اور شیطان کا پیچھا چھوڑنے کی تبلیغ دعوت کی مگر تم اپنے خیر خواہوں کی باتوں کو نہیں مانے اور شیطان کے کہنے کے مطابق بُت اور مورتی اور سورج و آگ کی پوجا پاٹ کرنے لگے میں کیا کروں تمہارے بُرے اعمال کے ثمرات خود بخود تمہارے سامنے آنے والے ہیں پھر بھی میں بڑے پیار سے سمجھا رہا ہوں کہ اب بھی مان جاؤ اور اپنے رب سے ڈرنے اور ان کے حکم پر چلنے لگو۔ تم لوگوں کے باپ دادا ہزاروں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی ہیں تم لوگ انھیں کے بچے ہو۔ مختلف انداز اور طریقے سے واقعات کو بیان کر کے ایشور نے اپنی آسمانی کتاب قرآن میں سمجھایا ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی ان کی کتاب پر یقین کر کے نہ مانے تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔

عالمگیر تبلیغ و دعوت

آخری اوتار مہامت جی جب اپنے وطن مکہ کو چھوڑ کر مدینہ شہر میں تشریف لائے تو اس وقت آپ کو ماننے والوں کی ایک بڑی جماعت آپ کے سامنے تھی آپ کو کچھ سکون ہوا اس لئے آپنے اسلام مذہب کی تبلیغ و تعلیم کی خدمت شروع فرمائی۔ آپ کی شہرت پورے عرب دیس میں ہونے لگی۔ مختلف مقامات سے مدینہ شریف میں لوگ آنے لگے اور آپ کا درشن کر کے آپ پر ایمان لانے لگے اور اپنے دشمن شیطان مردود کے پھندے

سے چھوٹنے لگے اور اپنے اپنے علاقے میں اسلام دھرم کی تبلیغ و دعوت کرنے لگے۔ جس غرض سے آپ دنیا میں بھیجے گئے تھے وہ غرض پوری ہونے لگی یعنی اللہ کے بندے انسان اور جنات اپنے اصلی مالک اور پرماتما کو ایک مان کر اور اللہ کے رسول برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مان کر ان کا کلمہ پڑھ کر جس راستے سے انسانوں کو ہٹا کر شیطان نے گمراہ کیا تھا وہ ان کے باپ دادا کا راستہ اور جنت کا راستہ تھا اس ہدایت کے راستے پر آنے لگے، دن بدن مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی، اسلام کے دشمن اور شیطان کے چیلے یہودی مدینہ شریف کو چھوڑ کر خیبر اور ملک شام کی طرف بھاگنے لگے اور جن کے دل میں سچائی تھی وہ آپ کو دیکھ کر اور پہچان کر آپ پر ایمان لانے لگے۔ اسلام مذہب کا سیلاب مدینے کی گلیوں سے بہہ کر دنیا میں پھیلنے لگا۔ آپ کے دشمنوں نے مدینے میں بھی آپ کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا آخر ایک وقت یہ بھی آیا کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر ہلاک ہو گئے اور اپنے گرو شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں چلے گئے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ پورا عرب دیس اسلام دھرم کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا۔ بیت اللہ شریف کے اندر تین سو ساٹھ بت جن کو ابلیس نے رکھ کر انسانوں کو گمراہ کیا تھا، وہ توڑ دیئے گئے۔ پورے عرب کے بت خانے ختم کر دیئے گئے۔ سارے انسان آپ پر ایمان لا کر جنتی بن گئے۔ جتنے اوتار اس دنیا میں آئے ان کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتلائی گئی ہے۔ آخری اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان لانے والوں کی تعداد بھی جو بتلائی گئی وہ بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار کی ہے، ان ایمان لانے والوں کو صحابی کہا گیا ہے آپ پر ایمان لانے والے آپ کے صحابی بڑے بڑے ولی اور بزرگ ہوئے ہیں، انھیں لوگوں

نے پوری دنیا میں پھیل کر اسلام مذہب کو پھیلایا ہے اور خدا جانے کتنے انسانوں کو جہنم سے بچایا ہے۔

اسلامی نظام اور اسکے قانون کا نفاذ

آپ پر ایمان لانے والوں کی ایک جماعت ایسی بھی پیدا ہوئی جس کو علماء کہتے ہیں، انھوں نے آپکے پاس رہ کر آپ کی ہر ہر بات کو یاد کی جن کو ہم حدیث کہتے ہیں۔ اور ایک جماعت صوفیاء کی پیدا ہوئی اور ایک جماعت مجاہدین کی پیدا ہوئی۔ اسلام مذہب کے بہت سے احکام مکے کے اندر ہی نازل ہو چکے تھے۔ نماز و روزہ کے علاوہ دوسرے احکام کا نفاذ نہیں ہو سکا تھا مگر مدینہ شریف میں آنے کے بعد بہت حد تک جب سکون ہو گیا اور اسلام لانے والوں کی تعداد بھی بڑھ گئی تو آپنے اپنے اصحاب کو اسلامی احکامات سے تعلیم کے ذریعہ واقف کار بنایا اور اس کے قانون کو جاری فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان لانے والوں کو کیا کرنا ہے اور اس دنیا میں کس طرح سے رہنا ہے۔ اللہ اور اللہ کا حکم کیا ہے۔ کتنی چیزیں حلال ہیں اور کتنی چیزیں حرام ہیں وہ کون سے اعمال ہیں جو فرض ہیں اور کون سے اعمال ہیں جو حرام ہیں، خدا کی طرف سے آسمانی کتاب اُتر رہی ہے، آپ اپنی امت کو اس کو پڑھا رہے ہیں اور حافظ و قاری عالم بنا رہے ہیں اور اس دنیا میں زندگی گذارنے کے طریقے بتلا رہے ہیں اور شیطان مردود کے مکر و فریب سے بچنے اور ہدایت کے راستے پر چلنے اور جمنے کی نصیحت فرما رہے ہیں اور اسلام مذہب کے قانون کو نافذ اور جاری فرما رہے ہیں اور اسلام کے عدل و انصاف کو قائم فرما رہے ہیں اور علوم و معرفت اور روحانیت کی شراب اپنے عاشقوں کو گھول گھول کر پلا رہے ہیں اور اپنے

جانے کے بعد اپنے صحابہ کے اندر پورے عالم کے انسانوں کو اسلام مذہب کی تبلیغ و دعوت اور اس کی عالمگیر تعلیم کرنے کی صلاحیت پیدا فرما کر ان کو ابھار رہے ہیں اور آپ کے عاشقین آپ کے ہر ہر حکم پر عمل کر کے جنت میں اعلیٰ مکان بنا رہے ہیں اور آپ کا درشن کر کے آپ کے نورانی چہرے کو دیکھ کر خوشیوں سے جھوم رہے ہیں۔ آپ کی سیرت کی کتابوں میں تفصیل سے دیکھ لیا جائے آپ کی ہر ادا نرالی تھی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور اوتاروں کے دھرم کو آپ کے ذریعہ ایشور نے مکمل کرایا اور ہر نبی اور رسول کے ہر ہر کمالات کو اور ان کی خصوصیات اور صفات کو آخری اوتار مہامت جی کے اندر جمع فرما دیا اور ایسی وفادار اور امانت دار و فرمانبردار آپ کو اُمت دی گئی کہ جس نے اپنی جان و دولت کو آپ کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ آپ کے اخلاق کریمانہ نے انسانوں کے دلوں کو جیت لیا اور جانور نما انسانوں کو انسان بنا دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو نہ بھیجتے تو یہ انسان خونخوار انسان بن جاتا اور شیطان کے ساتھ سیدھے دوزخ میں چلا دیتا۔ آپ نے انسانوں کو انسانیت کا درس دیا اور عورتوں کا حق دلایا، پریشان حال مجبور انسانوں کو انسانی بھائی بنا کر ان کی مدد کرائی اور آپسی کی نفرت کو ختم کرایا۔ آپ کی ہزاروں خصوصیات ہیں مگر اس کتاب کا یہ عنوان نہیں ہے۔

یہودیوں کے بڑے عالم کی شہادت اور قبول اسلام

زید ابن شُنعہ یہودیوں کے بڑے عالم ہیں وہ آپ کی رسالت اور نبوت پر آپ کے آخری رسول ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔ قرآن یہودیوں کے متعلق اطلاع کر رہا ہے۔ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔ یہودی لوگ آپ کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں۔ میں پہلے

اس سلسلے کا تذکرہ کر چکا ہوں. اب شہادت کے ساتھ پیش کرتا ہوں. اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کے دل کی باتوں اور کھٹک کو جانتے ہیں اور جب کھولنا چاہتے ہیں تو کھول بھی دیتے ہیں. زید ابن شعنہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرما رہے ہیں کہ ابو ہریرہ میں نے اپنی کتابوں کے اندر جتنی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پڑھی تھیں ان کو دیکھ لیا ہماری کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ان کے اندر تحمل اور ایثار مکمل طور پر ہوگا یعنی ان کے اندر برداشت کرنے کی طاقت ہوگی. کوئی کتنا ہی جہالت سے آپکے ساتھ معاملہ کرے گا مگر آپ اس کو برداشت کرلیں گے اور آپکے تحمل کی صفت اور شان بڑھتی ہی رہے گی میں آپکے پاس جاتا رہا اور آپ کی خصوصیات کو دیکھتا رہا مگر تحمل اور ایثار کی خصوصیت نہ دیکھ سکا تھا. ایک مرتبہ آپ کو قرض کی ضرورت پڑی میں نے آپ کو قرض دیدیا. وقت سے ایک دن پہلے ایک جنازہ سے تشریف لاکر آپ کسی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میں وہاں پر پہونچ گیا اور سوچا کہ اب آپ کا تحمل وایثار دیکھنے کا بہترین موقع ہے. میں نے تیز لہجے میں سختی کے ساتھ کہا کہ اے عبدالمطلب کے پوتے تم لوگ قرض لے لیتے ہو مگر دینے کا نام نہیں لیتے. تم بڑے نادہندے ہو. بس لوگوں کی رقم قرض کے نام پر کھاتے رہتے ہو. یہ سُنکر عمر فاروق رضؓ کو غصہ آگیا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے نہ ہوتے تو تیری گردن مار دیتا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر میں نے سمجھا کہ تم مجھے اس کے قرض کی ادائیگی کے لئے کہو گے اور اس کو قرض کی وصولیابی کے سلسلے میں نرمی سے برتاؤ کرنے کی نصیحت کروگے مگر آپ تو اس کی گردن اڑانے کو کہتے ہیں

وہ اپنا حق مانگ رہا ہے ان کو لے جاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو۔ اور آپ نے جو اُن کے ساتھ زیادتی کی ہے اس کے بدلے میں ایک من کھجور زائد دینا۔ حضرت عمر فاروق مجھے لے گئے اور میرا قرضہ ادا کر کے ایک من کھجور زیادہ دیئے میں نے پوچھا کہ ایک من زائد کیوں دے رہے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے یہ اس کا تاوان ہے۔ میں نے کہا کہ عمر مجھے آپ پہچانتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں آپ کو نہیں پہچانتا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں زید ابن شنعہ ہوں۔ انھوں نے کہا کہ جو یہودیوں کا بڑا علامہ زید ابن شنعہ ہے آپ وہ ہیں۔ میں نے کہا کہ میں وہی ہوں۔ عمر فاروق نے کہا کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہیں، پھر آپ نے ان کی شان میں اس طرح کی گستاخی کیوں کی۔ میں نے کہا کہ عمر ہماری کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو نشانیاں بتلائی گئی ہیں ان کو میں نے دیکھ لی صرف آپ کی حلم اور ایثار کی نشانی نہیں دیکھی تھی آج انکو بھی دیکھ لی اے عمر اب میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ پڑھ کر اسلام مذہب کو قبول کر رہا ہوں اور آپ کو شاہد بنا رہا ہوں اور اپنی ساری دولت کا آدھا حصہ اللہ کے راستہ میں دے رہا ہوں۔ اب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو آج یہودیوں کا بڑا عالم اور بزرگ آپ کو پہچان کر آپکے لائے ہوئے مذہب کو قبول کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (ترجمہ) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ آپ کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں۔ اتنی شہادت کے بعد بھی آپ کو اللہ کا رسول اور آخری اوتار نہ ماننا انسانوں کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ اس کا

نتیجہ مرنے کے بعد آنے والا ہے وہاں پر وہ لوگ کھلی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

عالمگیر دعوت کو دیکھ کر شیطانوں کی بھگدڑ

کلکی اوتار مہامت جی کی

عالمگیر روحانی دعوت کو دیکھ کر ابلیس اور اس کے سارے ساتھی شیاطین بوکھلا اٹھے ان کے اندر بھگدڑ مچ گئی۔ ابلیس نے سارے شیطانوں کو سمندر پر تخت بچھا کر بلایا اور غمگین صورت بنا کر آہیں مارتے ہوئے اور کانپتے ہوئے کہا کہ میرے دوستو! جس قدر مجھے مہامت جی کے آنے کے بعد ناکامی اور رسوائی ہوئی ہے یہ زندگی میں پہلی بار ایسا حادثہ سامنے آیا ہے سارا عرب دیش ہمارے پھندے سے نکل چکا ہے یہاں کے انسانوں نے ہمارے بنائے ہوئے بُت اور بُت خانے اور ہمارے دشمن انسانوں کو جہنم میں لے جانے والے میخانے توڑ چکے ہیں۔ عرب دیش دنیا کی مرکزی جگہ ہے۔ اسی لئے ہم نے اس پر اپنا قبضہ جمایا تھا مگر کلکی اوتار نے آکر چھین لیا اور عرب دیش سے ہم کو ذلیل و خوار کر کے بھگا دیا۔ ادھر ایشور نے آکاش مانی کتاب ان کے پاس بھیجدی اس کتاب نے ہم کو ذلیل و خوار کر دیا ہے۔ ہم نے جو خدا کے سامنے چیلنج کیا تھا اور ہزاروں قسمیں کھا کر انسانوں کے دادا آدم اور ان کی دادی حوّا کو جنت سے نکالا تھا۔ پرماتما نے قرآن میں ان ساری داستانوں کو لکھدی اور اس سے خطرے کی بات یہ ہے کہ میری دشمنی جو انسانوں کی رہبری اور دوستی میں چھپی ہوئی تھی اس راز کو خدا نے اپنی کتاب قرآن میں کھول دیا اور کہدیا کہ اے آدم کے بچو تم شیطان مردود کے دھوکے میں مت آنا اس ظالم نے تمہارے باپ دادا کو ہزاروں قسمیں کھا کر جنت سے نکلوا دیا ہے تم لوگوں کو سچی خبر سنا رہا ہوں وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اسکو

دشمن ہی سمجھو۔ اگر تم نے اس کو اپنا دوست اور رہبر بنایا تو وہ تم کو جہنم میں ڈال کر رہے گا۔ انھوں نے صاف صاف لکھدیا کہ یہ بُت اور بُت پرستی اور سورج و آگ پرستی تمہارے دشمن شیطان کے پھندے ہیں انھیں کے ذریعہ ان میں الجھا اور پھنسا کر تم کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جا رہا ہے۔ اے آدم کے بچّو مجھے تم سے پیار ہے تم صرف مجھے ہی اپنا ایشور اور اللہ اور خدا مانو اور میرے سچے رسول اور پیغمبر اور اوتار کو اپنا رسول اور اوتار مان کر ان کے بتلائے ہوئے طریقوں پر میری بھگتی اور پوجا پاٹ کر کے دنیا سے نکل آؤ تم سے میں راضی اور خوش ہوں گا اور تم کو جنّت میں داخل کر کے اپنی زیارت کراؤں گا۔ یہ خبر سُنکر سارا عرب دیس ہمارا ساتھ چھوڑ چکا ہے اور ہمارے اڈوں کو چھوڑ چکا ہے۔ ہم نے سمجھا تھا کہ قیامت کے دن ہم کو دوزخ میں ڈال کر سزا دی جائے گی قیامت تک میں آزاد ہوں مگر اللہ نے مہامت جی کو بھیج کر آج ہی سے ہمارے سر پر جوتے اور چپّل برسانے شروع کر دیئے۔ جب اذان کی تکبیر بلند ہوتی ہے تو ہمارے سر پر لٹھ بجنے لگتی ہے بھاگتے بھاگتے ہمارا دم نکلنے لگتا ہے اور اتنی چوٹ لگتی ہے کہ اگر میں قیامت تک مہلت نہ مانگتا تو آج ہی مر جاتا۔ ادھر لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ کا ایسا کلمہ مسلمانوں کو دیدیا گیا ہے کہ جب وہ اس کو پڑھتے ہیں تو ہمارا سر پھٹنے لگتا ہے۔ چالیس سال پہلے ہم نے جس کی خبر سُنائی تھی آج وہ مصیبت ہمارے سر پر ہے۔ ہائے افسوس ہائے افسوس اسلام دھرم نے میرا ناس مار دیا اب جاؤں تو کدھر جاؤں۔ ابلیس مردود کی یہ حالت دیکھ کر سارے شیطان ملعون رونے لگے۔ چالاک قسم کے شیطان نے زور سے پکار کر کہا کہ میرے بھائیو! ذرا رونے کی آواز کو بند کرلو اور میری باتوں کو

بھی سُن لو۔ سب خاموش ہو گئے۔ چالاک قسم کے شیطان نے کہا کہ اس سے چالیس سال پہلے ہماری مجلس ہوئی تھی اور مشورے میں یہ بات آئی تھی کہ جب عرب دیس کے لوگ ہمارے بنائے ہوئے اڈوں کو توڑ پھوڑ دیں گے تو دنیا بہت بڑی ہے وہاں پر بھی ہمارے اڈے بنے ہوئے ہیں ہم وہاں چل کر اپنے اڈے جمائیں گے اور ان کو ٹوٹنے پھوٹنے سے بچائیں گے۔ اب مشورے کے مطابق عرب دیس کو چھوڑ کر دوسرے ملکوں کے اڈوں کو بچانا چاہیئے۔ ابلیس نے کہا کہ آج سے تم کو میں اپنا خاص اور مقرب ساتھی بنا رہا ہوں، تم نے ہماری پست ہمت کو بلند کر دیا اور مُردے جسم کے اندر روح ڈالکر زندہ کر دیا۔ دس پندرہ منٹ خاموش بیٹھے رہو ذرا میں غور و فکر کر لوں۔ دس پندرہ منٹ کے بعد ابلیس ملعون خوشیوں سے جھومتا ہوا کھڑا ہوا اور اپنے شیطان ساتھیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا :۔

ابلیس ملعون کی لچھے دار تقریر

ابلیس مردود نے ہنستے ہوئے کہا کہ میرے دوستو اور ساتھیو! مجھے یہ تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ کلکی اوتار سب سے بڑے اللہ کے پیارے رسول اور نبی ہوں گے اور ساری دنیا کے انسانوں اور ہمارے مخالف جنّات کے رہبر ہوں گے، ان کی روحانی طاقت اور عالمگیر دعوت کے اثرات کو دیکھ کر مجھے عرب دیس سے ذلیل ہو کر بھاگنا پڑے گا آج وہ منظر ہمارے سامنے ہے، اس سے خطرناک خبر یہ ہے کہ یہ تو اپنا کام مکمل کر کے پرماتما جی کے پاس چلے جائیں گے، لیکن ان کو دیکھ کر ان کے ہاتھوں پر توبہ کرنے اور ایمان لانے والے بھی بڑی روحانی طاقت والے ہوں گے، وہ لوگ اپنے رسول محمد کے حکم پر اپنی جان دولت قربان کر دیں گے اور ان کی تعداد

لاکھوں کی ہوگی وہ عرب دیش کو چھوڑ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں گے انسان ان کی صورتوں کو دیکھ کر ان کے انسانی اخلاق و کردار کو دیکھ کر اور اسلام مذہب کی سچائی کو سمجھ کر اسلام قبول کرتے اور ہمارا ساتھ چھوڑتے جائیں گے۔ اور اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے۔ جب یہ باتیں میرے ذہن میں آئیں تو میری نانی مرگئی اور سخت صدمہ ہوا لیکن آج خوشی یوں ہوئی کہ مہامت جی نے یہ خبر دی ہے اور ان کی بتلائی ہوئی خبریں سو فیصد سچی ہوتی ہیں، انھوں نے فرمایا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم کی امت میں بہتر فرقے پیدا ہوئے ہیں اور ہماری اُمت میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے ان میں سے ایک فرقہ نجات پائے گا بقیہ سارے فرقے جہنمی ہوں گے اور نجات پانے والا فرقہ وہ ہوگا جو لوگ میرے اور میرے صحابہ کے مطابق عمل کریں گے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم لوگ ہمیشہ کے لئے عرب دیش سے نہیں نکالے جا رہے ہیں بلکہ مہامت جی کے جانے کے بعد ان کے دو نائب بڑی روحانی طاقت کے ہونگے ان کا زمانہ بہت مختصر زمانہ ہوگا اس وقت تک ہم لوگ عرب دیش میں اپنی کوئی کارروائی نہیں کر پائیں گے۔ ان کے جانے کے بعد ہم لوگ عرب دیش میں آئیں گے اور اسلام کے دشمن یہودیوں کو اپنا دوست بنائیں گے۔ اور مسلمانوں کے اندر پھوٹ اور اختلاف پیدا کریں گے اور ان کو آپس میں لڑا دیں گے اور جب تک ان کے اندر تہتر ۷۳ فرقے پیدا نہ کر دیں گے ہم اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ یہ خبر سُنکر سارے شیطان خوشیوں سے جھوم اٹھے اور ابلیس زندہ باد کا نعرہ لگائے۔ ابلیس مردود نے سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوری دنیا میں پھیل جاؤ، اور بُت خانوں کے پجاریوں کو اپنا دوست بناؤ اور ان سے کہدو کہ آج کل

انسانوں کا ایک فرقہ نکلا ہے اس کو مسلمان کہتے ہیں، وہ بڑا ظالم ہے ہمارے بتوں کو توڑ پھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بھگوان اور ایشور نہیں ہیں، وہ بڑے گندے اور ناپاک ہوتے ہیں، وہ جس چیز کو چھو دیتے ہیں وہ چیز بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ ہزاروں جھوٹی قسمیں کھا کر ان کے دل میں مسلمانوں سے نفرت پیدا کر دو تاکہ وہ لوگ مسلمانوں کی باتوں کو نہ سُنیں، جاؤ پوری دُنیا میں نکل جاؤ اور ہمارے بنائے ہوئے بُت خانوں کو بچاؤ اور مسلمانوں کے خلاف پروپگنڈہ بناؤ۔ آخر جیت ہماری ہی ہوگی مگر یاد رہے کہیں غلطی سے یہ مت کہہ دینا کہ کلکی اوتار مہامت جی عرب دیس میں پیدا ہو چکے ہیں ان کو جو آکاش مانی کتاب دی گئی ہے اس کا نام قرآن ہے اور جو دھرم دیا گیا ہے اس کا نام اسلام ہے اور اس دھرم کے ماننے والوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ اگر ان کو یہ پتہ چل گیا تو سب کے سب تم کو اپنا دشمن شیطان مردود کہہ کر بھگا دیں گے۔ سارے انسان مہامت جی کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ انسان بڑا سیدھا سادا ہے ہماری جھوٹی قسموں پر یقین کر لیتا ہے۔ جس طرح آج تک میں نے انسانوں کو الٹی پٹی پڑھا کر گمراہ کیا ہے تم بھی الٹی پٹی پڑھاؤ خدا کی آسمانی کتاب کہتی ہے کہ ایک خدا اور ایشور کو چھوڑ کر بُت اور مورتی اور سورج چاند و آگ کو پوجنے والے ناپاک اور نجس اور گندے شیطان کے ساتھی دوزخی ہیں اور اللہ اور اللہ کے رسول محمد صاحب پر ایمان لا کر ان کا مذہب اسلام قبول کرنے والے پاک و صاف و جنتی ہیں۔ دیکھنا انسانوں تک یہ خبر پہونچنے پائے ورنہ وہ ہمارے سارے اڈوں کو توڑ پھوڑ دیں گے اب ہم کو جم کر مقابلہ کرنا ہے اور انسانوں کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانا ہے تاکہ ہماری طرح یہ بھی ذلیل و خوار ہو جائے۔

اسلام دھرم کے کامل اور مکمل ہونے کا اعلان | وہ وقت بھی آ گیا

خدا کی اتاری ہوئی آکاش مانی کتاب مکمل ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتر گئی۔ یہ آخری آیت ہے جو اسلام مذہب کے مکمل اور کامل ہونے کا اعلان کر رہی ہے وہ آیت یہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تمہارے اوپر پوری کر دی اور میں تم سے اسلام دین کے اعتبار سے راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور نبی اور آپ کی اُمت اجابت کو اسلام دھرم کے مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اسلام مذہب میری بہت بڑی نعمت ہے اور یہی مذہب انسانوں کو نجات دلا کر جنت میں لے جانے والا ہے۔ جس کو یہ نعمت مل گئی اس کو میری رضا اور خوشنودی مل گئی۔ اور جن لوگوں سے میں خوش اور راضی ہوں گا ان کو جنت اور جنت کی حکومت بھی دوں گا اور اپنا درشن بھی کراؤں گا اور جو لوگ ہماری یکتائی پر اور ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لا کر ان کے حکم کے مطابق زندگی گذار کر دنیا سے نہیں آئیں گے ان سب کو ان کے گرو شیطان مردود کے ساتھ جہنم میں دھکا دے کر ڈال دوں گا۔ یہ آواز حق ہے میں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں آگے چل کر ایک آواز لگانے والا ہوں وہ آواز یہی ہے۔ آکاش وانی کتاب قرآن مکمل ہو گئی۔ خدا نے مختلف طریقے سے بڑے پیار سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو سمجھایا اور یقین دلایا ہے اس کا ترجمہ ہندی و انگلش وغیرہ میں ہو گیا ہے اس کو دیکھ لیا جائے اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی بات نہ کبھی جھوٹی ہوئی ہے

اور نہ ہوگی۔ دنیا سے جانے کے بعد وہی نقشہ سامنے آئے گا جو خدا کی کتاب قرآن میں اور رسول کی کتاب حدیث میں ہے۔ میں اپنے بھائی انسانوں کو آواز لگا کر پکار رہا ہوں کہ ابھی وقت ہے اپنے دشمن شیطان مردود کا پیچھا چھوڑ کر ہدایت کی طرف آجاؤ اور دُنیا کے آخری رسول اور پیغمبر کا دامن پکڑ لو نجات پا جاؤ گے ورنہ دھوکا کھاؤ گے۔ اسی قرآن حکیم نے اطلاع دی ہے کہ جب شیطان کے ساتھی انسان ان میں بڑے بڑے وزیر اور بادشاہ اور مالدار بھی ہوں گے اور بڑے بڑے عقلمند بھی ہوں گے۔ عقلمند سے میری مراد احمق اور دیوانے ہیں جن کو حکومت اور دولت کے غرور نے عقل کا غلام بنا دیا ہے اور یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ جو کچھ ہے یہی دنیا ہے جس کی بن گئی اس کی جنت اور جس کی بگڑ گئی اس کی دوزخ۔ مولوی ملاؤں کی باتیں ہماری عقل میں نہیں آتی ہیں، جب تک ہم جنت و دوزخ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں لیں گے ان پر یقین نہیں کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی یقین کرے یا نہ کرے الیشور اور اللہ کی ہزاروں قسمیں کھا کر لکھتا ہوں کہ وہی ہوگا جس کو قرآن میں خدا نے لکھ دیا ہے اور جس کو ان کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا ہے۔ دوزخ میں شیطان کے ساتھ جانے اور جلنے والے اس منظر کو کھلی آنکھوں دیکھ لیں گے جس کا نقشہ قرآن نے کھینچ کھینچ کر بتلایا اور سمجھایا ہے۔ خدا اور ان کے رسول کو انکار کرنے والے، اور اُن کو چھوڑ کر بُت اور مورت اور قبر اور چاند و سورج و آگ کی پوجا پاٹ کرنے والے اور کرانیوالے سجادہ نشین اور پنڈت اور گرو اور سادھو سنت سب لوگ ابلیس مردود پر لعنت برسائیں گے اور ہزاروں گالیاں دیں گے اور اس کو تلاش کریں گے اور کہیں گے کہ ہمارا دشمن فریب کار اور مکار اگر مل گیا تو اسکی گردن

مار دیں گے۔

ابلیس کی دوزخ میں حیرت انگیز تقریر

سورہ ابراہیم رکوع ۳۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَا اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(آیت کا ترجمہ) جب لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا انھوں نے اس کو پورا کر دیا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا آج میں اپنے وعدہ کی مخالفت کر رہا ہوں تمہارے اوپر میری کوئی حکومت نہیں تھی صرف مجھے تم کو دعوت دینے کا اختیار ملا تھا تم لوگوں نے خوشی سے میری دعوت کو قبول کی تھی۔ اس لئے میری لعنت ملامت مت کرو بلکہ اپنے آپ کی خود لعنت ملامت کرو آج نہ میں تمہاری کوئی فریاد اور سفارش کر سکتا ہوں اور نہ ہی تم میری ہی فریاد اور سفارش کر سکتے ہو میں انکار کر رہا ہوں ان باتوں کا جن کے متعلق تم لوگوں نے مجھے شریک بنایا تھا۔ اس سے پہلے بیشک جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

آکاش مانی کتاب قرآن نے ابلیس ملعون کے سارے واقعات کو کھول کھول کر مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ شیطان نے جنت سے کس طرح مہادیو بابا اور پاربتی ماں کو نکالا اور دنیا میں ان کے بچوں کو کس کس طرح دھوکا دیکر قسمیں کھا کر گمراہ کیا ہے۔ ادھر آخری اوتار مہامت جی نے

مختلف طریقوں سے اپنی زبان میں جنت اور دوزخ کو دیکھ کر اور میدانِ محشر اور وہاں کے حالات کو دیکھ کر انسانوں کو بڑے پیار سے سمجھایا اور یقین دلایا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ اس منظر کا نقشہ کھینچ کر انسانوں کو سمجھا رہے ہیں اور یقین دلا رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ اگر تم اب بھی نہ مانے اور نہ جاگے تو اس کا انجام یہی ہوگا جس کو میں لکھ رہا ہوں۔ اس سے پہلی والی آیت میں ایشور اور پرماتما نے قرآن کی زبان میں جو سمجھایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو اپنے رہنماؤں کو تلاش کریں گے جو لوگ پنڈت اور سنت اور سادھو اور گرو کا بندہ بن کر ان کی باتوں پر یقین کر کے بُت اور مورت کی پوجا پاٹ کر کے دنیا میں زندگی گزارے تھے وہ لوگ ان لوگوں کو تلاش کریں گے اور جو لوگ دھرم کے ٹھیکیداروں کو اپنا رہنما بنائے تھے ان کو بھی تلاش کریں گے۔ اور جو لوگ قبروں کی پوجا پاٹ کر کے مرے تھے ان مجاوروں اور سجادہ نشینوں کو بھی تلاش کریں گے اور عیسائی اپنے علماء اور پوپ کو تلاش کریں گے اور یہودی اپنے علماء اور راہبوں کو تلاش کریں گے اور جن بادشاہوں اور وزیروں نے پبلک کو گمراہ کیا تھا ان کی پبلک ان کو تلاش کرے گی اور وہ لوگ مل بھی جائیں گے ان کو ماننے والے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے والے اپنے اپنے رہنماؤں کو دوزخ میں پا جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے آپ کی باتوں پر یقین کر کے آپ کے بتلائے ہوئے طریقوں کو اپنایا تھا۔ اب ہم کو خدا کے دردناک عذاب سے بچاؤ اور خدا سے سفارش کر کے ہم کو جہنم سے چھڑاؤ۔ وہ لوگ کہیں گے کہ بھائی ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مجرم بنا کر خود جہنم میں ڈال دیئے گئے ہیں آج ہم کو خود اپنے آپ کو بچانا مشکل ہے پھر تم لوگوں کو کس طرح بچا سکتے ہیں۔ ہمارے دشمن ابلیس

ہم کو دھوکا دے کر گمراہ کر دیا تھا ہم کو اوتاروں نے اور رشیوں اور بزرگوں نے شیطان مردود کی مکاری اور غداری کی اطلاع دیتے ہوئے ایک اللہ اور ایشور کی پوجا پاٹ اوتاروں کی تعلیم کے مطابق کرنے کو سمجھایا تھا مگر ہماری سمجھ اور عقل میں ان کی باتیں نہیں آئیں اور اپنے دشمن شیطان مردود کی باتیں آگئیں ہم نے انھیں کو نجات کا ذریعہ سمجھا تھا بھائی ہم تمہارے ساتھ خود دوزخ میں جلائے جا رہے ہیں۔ اب تو ایک ہی شکل ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا دشمن بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں ہے اس کو پکڑ لو اور ہنگامہ مچا دو اور چاروں طرف سے پکڑ کر اس ظالم کی پٹائی اور ٹھکائی کر دو اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتیں سن رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ یہ لوگ خود غلطی کر کے آئے ہیں اور الزام شیطان پر لگا رہے ہیں، تو اب میں اس کا بھی علاج کر دیتا ہوں ایک آگ کے تخت پر ابلیس کو لا کر کھڑا کریں گے اور دوزخ والوں کو اطلاع دیں گے کہ تمہارا دشمن ایک بڑے میدان میں آگیا ہے آؤ اس کا بھاشن سن لو وہ کیا کہتا ہے۔ یہ خبر سن کر لوگ دوڑ کر اس میدان میں آجائیں گے اور دیکھیں کہ ہمارا دشمن ابلیس ایک آگ کے تخت پر کھڑا ہے جب سب لوگ جمع ہو جائیں گے تو ابلیس ایک حیرت انگیز لوگوں کے دلوں کو ہلا دینے والی تقریر کرے گا۔ قرآن نے اپنی زبان میں خلاصہ اور نچوڑ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ اب ہم اپنی ہندی اور اردو زبان میں اس کو سمجھا رہے ہیں۔

ابلیس کے بھاشن کا مجمع اور جہنم کا میدان

جہنم میں جلنے والے اربوں انسان اور جنات اس خبر کو سن کر اس میدان میں حاضر ہو جائیں گے وہ جہنم

کا میدان ہزاروں میل کا لمبا چوڑا ہوگا مگر شکل ایسی ہوگی کہ لوگ ابلیس کو اپنے سامنے دیکھیں گے اور اس کی ہر ہر بات کو غور سے سنیں گے۔ وہ کہے گا کہ جہنم جھوٹوں کی مکاروں اور غدّاروں کی خدا اور رسول کے نافرمانوں کی جگہ ہے مگر جھوٹ بولنے کی جگہ نہیں ہے دنیا میں تو ہمارا اور تمہارا مقابلہ تھا اس لئے وہاں پر تم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے مجھے جھوٹ بولنا پڑا اور ہزاروں جھوٹی قسمیں کھانی پڑیں مگر یہ میدان سچائی کا میدان ہے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میرے منہ پر تھوک دینا اور میرے سر پر چپل اور جوتوں کی بارش برسا دینا۔ غور سے سنو آدم سے لیکر آخری رسول محمد صاحب کے زمانے تک کے آنے والے سارے گمراہ انسان میرے سامنے ہیں۔ میں سب کو جانتا ہوں اور پہچانتا ہوں میں وہاں پر تم سے بزرگ مہنت اور سادھو پنڈت اور مُلّا اور سجادہ نشین اور رشی کی شکل میں ملتا رہا اب میں اپنی اصل صورت میں تمہارے سامنے بھاشن دے رہا ہوں۔ میں نے تمہاری دشمنی اور ضد میں آکر زبردستی دوزخ کو جان بوجھ کر خریدی ہے تم بڑے مزے میں ہو ذرا میرے مہمان بن کر میری جہنم میں آکر دیکھ لو جلتے جلتے اور پٹتے پٹتے میری دُرگت بن گئی ہے ہماری جہنم خود اپنے آپ سے پناہ مانگ رہی ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اتنی سخت میرے اوپر مار پڑے گی تو میں ایسی حرکتیں نہ کرتا، پھر بھی جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ آج حق گوئی اور سچی باتیں کہنے کا وقت ہے۔ فلاں زمانے کے لوگو سنو کیا تمہارے پاس فلاں اوتار اور پیغمبر اور نبی نہیں آئے تھے انھوں نے صرف ایک اللہ اور ایشور کی عبادت اور بھگتی کرنے کی ترغیب اور تعلیم نہیں دی تھی اور یہ بار بار تم کو نہیں بتلایا تھا کہ بُت اور مورت اور آگ اور سورج یہ سب شیطان ملعون کے ہدایت کے راستے سے بھٹکا کر دوزخ میں لے جانے والے دھندے اور پھندے ہیں

تم لوگوں نے ان کو کیا جواب دیا تھا تم نے ان کی باتوں کو ٹھکرا کر ہماری دعوت باطل پر اعتماد اور بھروسہ کیا، اس طرح سے تذکرہ کرتے کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ اور ان کے رشی اور اولیاء کی تبلیغ و دعوت کا تذکرہ کرے گا اور اس کاش والی قرآن کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو پیش کرے گا اور کہے گا کہ سارے نبیوں کی سچی تبلیغ و دعوت کو اور میری باطل دعوت کو اور اس کی حقیقت کو کھول کھول کر قرآن اور حدیث میں بتلائی گئی تھی۔ تم نے کیا جواب دیا تھا اور کیا کہا تھا اور کیا کیا تھا تم کو اپنی کرتوت یاد نہیں ہے تم کیا کر کے آئے ہو ابھی تک کیا تم نے اللہ کے بنائے ہوئے ٹیلیویژن پر جہنم کے اندر اپنا کھیل اور تماشہ نہیں دیکھا۔ ممکن ہے میری اس کتاب کا حوالہ بھی دے کہ کیا حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری نے تاریخ جنات و انسان اور ان کی دعوت کو لکھ کر تمہارے سامنے پیش نہیں کی تھی، اس نے قسم پر قسم کھا کھا کر تم کو یقین دلایا تھا اور میری طرح اس نے چار چیلنج بھی کر کے اپنی کتاب میں لکھ دیا تھا ذرا اس کے چیلنج کو قبول کر کے تجربہ کر کے دیکھ لیتے اور سمجھ لیتے کہ حق کی دعوت سارے نبیوں اور اوتاروں نے دی ہے یا ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے دی ہے تم تو بے ہوش ہو کر مجھے اپنا رہبر اور خیر خواہ سمجھ کر میرے پیچھے پیچھے جہنم کی طرف بھاگ رہے تھے۔ حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری کی لکھی ہوئی کتاب تاریخ جنات اور انسان اور ان کی دعوت دھماکہ خیز اور شیطان مار تھی ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو بھی انسان اس کو پڑھے گا وہ ہمارے مکر و فریب کے جال سے چھوٹ کر ہدایت کے راستے پر چلا جائے گا اور دوبارہ ہمارے قبضے میں نہیں آئے گا، اس کی اشاعت سے ہم کو بڑا صدمہ پہونچا تھا ہم نے اپنے انسان چیلوں سے اس کی اشاعت کو

بند کرنے کی بڑی کوشش کی مگر ہم کو کامیابی نہیں ملی۔ اس نے دنیا کی ہر ہر زبان میں ہر ہر ملک میں پہونچا دیا اور ہمارے پھندے سے تم کو چھڑانے کی بڑی کوشش کر ڈالی مگر تم نے مُلّا کی کتاب سمجھ کر توجہ نہیں دی تم اپنی حکومت اور وزارت میں اپنی تجارت اور دولت کے جمع کرنے میں مست رہے اور سمجھتے رہے کہ یہی دنیا جنت ہے رہا جہنم یہ مُلّاؤں کا چندہ ہے یہ ہم کو جہنم سے ڈرا کر ہم سے چندہ لینا چاہتے ہیں تم نے اپنی جمع کی ہوئی دولت کا تماشہ بھی دیکھ لیا ہوگا۔ آج یہاں پر کوئی مُلّا نہیں ہے سب سے بڑا مُلّا میں ہوں۔ اگر جنت میں لے جانے والے مُلّاؤں کی باتوں پر یقین نہیں آتا تھا تو خدا کی آسمانی کتاب کو ہی پڑھ لیتے تم کو ہماری مکاری اور غداری کا سارا راز معلوم ہو جاتا مگر تم ناول اور افسانوں کو پڑھتے تھے اور ہمارے بنائے ہوئے جہنم میں لے جانے والے آلۂ کار ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سینما کو دیکھ دیکھ کر ہنستے تھے اور مستی اڑاتے تھے۔ اب جہنم میں اس مستی کا انجام دیکھ لو۔ کیا ساری غلطی میری ہی تھی تم نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔ غور سے سُن لو اللہ تعالیٰ نے میری اس تقریر کو اپنی کتاب قرآن میں اتاری تھی وہ سچی کتاب تھی کاش تم اس کو پڑھ کر یقین کر لیتے، اب میں اس آیت کے جملوں کو نقل کر کے تم کو سمجھا رہا ہوں۔ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ۔ جب میدانِ محشر میں لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا اور جنت میں جانے والے جنت میں چلے جائیں گے اور جہنم میں جانے والے جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت شیطان تقریر کرے گا وہ تقریر کہاں کرے گا۔ تم دیوانے تھے اتنی موٹی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ وہ جہاں رہے گا وہاں پر تقریر کرے گا اور تم کو معلوم تھا کہ وہ خدا کے دربار سے نکالا ہوا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے وہ جہنم میں تقریر کرے گا آج دیکھ لو ان کی اطلاع کے مطابق

میں تقریر کر رہا ہوں اور وہی تقریر کر رہا ہوں جس کی اطلاع آسمانی کتاب قرآن میں دی گئی ہے۔ میری تقریر کا پہلا جملہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا وعدہ ہے ان کا پہلا وعدہ جب میں نے ان کے سامنے سارے انسانوں کو چیلنج کیا تھا کہ میں آپ کے صراطِ مستقیم یعنی ہدایت کے راستے پر بیٹھ جاؤنگا اور انسانوں کو آگے پیچھے دائیں بائیں سے آکر بہکاؤں گا اور ہدایت کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستے پر ڈالدوں گا آپ بہت کم انسانوں کو شکر گذار پائینگے میرے چیلنج کو سُنکر انھوں نے غصّے کی حالت میں مجھے ڈانٹ کر فرمایا تھا کہ تو فوراً میرے دربار سے مردود ہو کر نکل کر بھاگ جا اور میرا بھی فیصلہ اور وعدہ سُنتا جا لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ انسانوں میں سے جتنے لوگ تیری اطاعت کرکے اور ہدایت کے راستے کو چھوڑ کر کے تیرے ساتھی بنیں گے ان لوگوں سے اور تجھ سے میں جہنّم کو بھر دونگا۔ وہ منظر تم دیکھ رہے ہو انھوں نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے اور میرے پیچھے بھاگنے والوں سے جہنم کو کھچا کھچ بھر دیا۔ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ جو لوگ میرے اور میرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لاکر اور ان کے حکم پر چل کر یعنی اچھے اعمال کرکے دنیا سے آئیں گے تو ان کو جنّت میں داخل کروں گا اور وہاں کی بادشاہت اور حکومت دیکر ہزاروں نعمتوں سے نواز دوں گا۔ انھوں نے اپنے اس وعدہ کو بھی پورا فرمادیا اور سارے ایمان اور اعمال والوں کو جنّت میں داخل فرمادیا۔ تم نے اس جنت کو جس کو مولویوں کا خواب و خیال سمجھا تھا میدانِ محشر میں کھلی آنکھوں دیکھ لیا تھا اور اب بھی دیکھ رہے ہو خوب دیکھ لو ورنہ بہت جلد اس کے دروازے بند ہونے والے ہیں۔ تم لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لی تھی

اب جنت اور جہنم کو دیکھنے کے بعد تم کو ہوش آیا ہے کیا صرف میں ہی تمہارا دشمن تھا کیا تم لوگوں کا نفس جو تمہارے دلوں میں چھپا ہوا تھا وہ دشمن نہیں تھا۔ باہر کے دشمن کو ظالم اور غدار اور مکار اور دغا باز کہہ کر گالیاں دیتے ہو اور اپنے نفس کو تم لوگ ابھی تک چھوڑے ہوئے ہو ذرا اس کو بھی تو کچھ کہدو۔ میری تقریر کا دوسرا جملہ وعدتکم فاخلفتکم۔ میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا اور خوب سبز باغ دکھایا تھا آج میں اپنے وعدہ کی مخالفت کرتے ہوئے تم کو انگوٹھا دکھا رہا ہوں۔ میرا جو کرنا ہو کر لو۔ زیادہ سے زیادہ یہی کروگے کہ جس طرح دنیا میں میرے پیچھے پیچھے بھاگ کر میرے ساتھ جہنم کی طرف آرہے تھے آج بھی میرے پیچھے پیچھے بھاگ کر میری جہنم میں آؤ گے۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تم لوگ ہم شیطانوں کی جہنم میں خوشی سے چلے آؤ۔ تم لوگوں پر خدا نے یہاں پر بھی کرم فرمایا کہ تم کو انسانوں کی جہنم میں چھوڑ دیا تم بڑے مزے میں ہو ہم کو تو زہریلے کانٹے کھانے کو ملتے ہیں جو انتڑیوں کو کاٹ کر پاخانے کے راستے سے گرا دیتے ہیں اگر ہماری جہنم کو تم لوگ چند منٹ کے لئے دیکھ لیتے تو تم کو پتہ چل جاتا کہ جہنم کی سزا کسے کہتے ہیں۔ میری تقریر کا تیسرا جملہ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ نہ میں تمہارا بادشاہ تھا کہ زبردستی تم کو گمراہی کے راستے پر لاتا، میری حکومت تیرے باپ آدم نے چھین لی تھی۔ اگر میری حکومت ہوتی اور زبردستی تمہارے سر پر لٹھ مار مار کر گمراہ کرتا تو تم کو اعتراض کرنے کا آج حق ہوتا۔ مجھے تو صرف تم کو بہلانے اور دھوکا دے کر جہنم میں لے جانے کی اجازت ملی تھی، میں نے تم کو جہنم میں چلنے اور جلنے کی

دعوت دی تھی تم نے قبول کرلی۔

میری تقریر کا چوتھا جملہ یہ ہے فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْا اَنْفُسَکُمْ۔ ساری غلطی تمہاری ہے اس لئے مجھ کو ملامت مت کرو بلکہ تم لوگ اپنے آپ کی ملامت کرو۔ یہ لعنت و ملامت تمہیں کو مبارک ہو

میری تقریر کا پانچواں جملہ یہ ہے مَا اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ۔ الیٰ آخرہٖ تم لوگ جو امید لگائے ہو کہ میں تمہاری سفارش کروں گا یہ دھوکا ہے۔ جس طرح میں مجرم ہوں اسی طرح تم بھی مجرم ہو۔ اور آج کوئی مجرم کسی مجرم کی سفارش نہیں کرسکتا۔ تقریر ختم۔

میرے شیطان ساتھیو! بولو آخر جیت ہماری ہے ابلیس زندہ باد۔ یہ تقریر کرکے شیطان اپنی جہنم میں چلا جائے گا اور انسان افسوس اور ندامت میں ڈوب جائے گا اور کہے گا کہ شیطان نے ایسی تقریر کردی جو صداقت اور حقانیت سے پُر تھی۔ ظالم کاش یہ تقریر دنیا میں کردیتا تو حقیقت کو ہم بھی سمجھ جاتے اور اس ظالم کے پھندے سے چھوٹ جاتے ہائے افسوس ہمارے نفس ہی نے ہم کو مارا ہے۔

مسلمانوں پر تبلیغ و دعوت کا فریضہ

سورۂ نحل کا آخری رکوع۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ صرف علماء اور ملاؤں کو یہ حکم نہیں فرمارہے ہیں بلکہ سارے ہی مسلمانوں کو فرمارہے ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں اور ان کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا سچا

رسول اور نبی مانتے ہیں اور ان کا کلمہ پڑھ کر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ ان سارے مومنوں کو حکم فرما رہے ہیں کہ تم لوگ میرے بندوں کو میرے راستے کی طرف بلاؤ یعنی ایمان اور اسلام کی دعوت دے کر ان کو ایمان اور اعمال والا بناؤ، اور شیطان کے جال سے چھڑاؤ۔ اے مسلمانو! میں تم کو مشورہ نہیں دے رہا ہوں بلکہ حکم کر رہا ہوں۔ بڑے پیار سے بڑی حکمت سے ان کو نصیحت کرو اور اچھے اخلاق سے اسلامی سلوک سے ان کے ساتھ پیش آؤ۔ یہ دعوت تمہارے اوپر فرض کی جا رہی ہے یہ تمہارے نام کا دعوت نامہ ہے بس دعوت دیتے رہو۔ رہا ہدایت کا مسئلہ یہ تمہارے ذمہ فرض نہیں ہے ہدایت کا کام صرف میرا ہے۔ یہ صرف مجھ کو معلوم ہے کہ کون کون لوگ ہدایت کے راستے پر آکر یعنی ایمان قبول کر کے اور اسلام کے احکامات پر عمل کر کے جنت میں جائیں گے اور کون کون لوگ ہدایت کے ملنے کے بعد بھی گمراہی کو اپنائیں گے اور ہمارے حق راستہ کو چھوڑ کر شیطان کے باطل راستے کی طرف بھاگ جائیں گے اسلام مذہب کی آسمانی کتاب مکمل ہو گئی۔ رہبرِ عالم شہنشاہِ کونین پیغمبرِ آخر الزماں نے اپنے دعوتی فریضہ کو مکمل فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ اس فریب کار دنیا سے اپنے حبیب اور رسول سردارِ دو جہاں سلطانِ مدینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلانے والے ہیں۔ ہزاروں حوریں اور جنت آپ کی ذات گرامی پر نچھاور ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔ حج کا موسم آگیا اس کو آپ کا آخری حج اور حجۃ الوداع بھی کہا جاتا ہے۔ آپ حج کے لئے اپنے عزیز وطن مکہ شریف تشریف لے جا رہے ہیں آپ کا درشن کر کے اور آپ پر ایمان لا کر ولایت کا اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے آپ کے عاشقین کا ایک بہت بڑا مجمع آپ کے ساتھ ہے شمعِ رسالت کے پروانے چاروں طرف سے آپ کا درشن کرنے

اور آپ کا آخری حج دیکھنے اور خود کرنے کے لئے سرزمینِ مکہ پر جمع ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنے صحابہ کے لاکھوں مجمع کے سامنے سوال فرمایا کہ اے لوگو پہلے یہ بتلاؤ کہ جس پیغامِ خداوندی کو لے کر خدا کی طرف سے میں تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں، اس اسلام دھرم کے مکمل احکامات کو تم تک میں نے پہونچا دیا، یا نہیں یعنی اسلام مذہب کی مکمل تبلیغ و دعوت تم کو کر دی یا نہیں؟ آپ کے سارے عاشقوں نے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اور ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اسلام مذہب کے سارے احکامات کو اس کے ہر ہر فرمان کو مکمل طور پر ہم لوگوں تک آپ نے پہونچا دیا۔ آپ نے اسلام مذہب کی تبلیغ و دعوت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی، ہم لوگ آپ کی تکمیلِ دعوت کی شہادت دے رہے ہیں۔

مسلمانوں کو دعوت کا حکم

ایمان والوں کا ایک بہت بڑا مجمع امام الانبیاء سرکارِ دو جہاں احمد و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ میری بات اور ہدایت کو غور سے سُن لو لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔ جتنے لوگ ہمارے سامنے حاضر ہیں ان کے ذمہ یہ کام ہے کہ اللہ کے بندے اور میری اُمّت کے لوگ جو یہاں پر حاضر نہیں ہیں ان لوگوں تک میرے لائے ہوئے پیغام کو پہونچا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم صرف اپنے صحابہ ہی کو نہیں دے رہے ہیں بلکہ قیامت تک کے آنے والے مسلمانوں کو دے رہے ہیں کہ ہمارے لائے ہوئے مذہبِ اسلام کی دعوت تم پر فرض ہے ہمارے جانے کے بعد دعوت کا کام تم کو ہی کرنا ہے اور اسلام مذہب کی عالمگیر دعوت کو پوری دنیا کے انسانوں تک پہونچانا ہے۔ آپ نے فرمایا بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ اگر تم لوگوں نے میری ایک بات بھی سنی ہے

تو وہ بھی میری اُمت دعوت تک پہونچا دو۔ آپ اسلام مذہب کے مکمل احکامات کی دعوت دیکر اور اپنے عاشقوں کو سکھا کر اس دنیا سے ۶۳ سال کی عمر میں اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے اعلیٰ مقام جنت میں چلے گئے مگر اپنے ماننے والے عاشقوں کو دعوت کا ایک فکر وغم دیکر گئے آپکے عاشقوں کو آپکے جانے کے بعد یقیناً آپ کی جدائی کا غم ہوا ایک شمع ہدایت اور نورِ نبوت کے چراغ سے پوری فضا منور تھی۔ آپکے جاتے ہی آپکے صحابہ کو اندھیرا محسوس ہونے لگا مگر رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم گرامی کی تکمیل کو اپنے اوپر فرض سمجھ رہے تھے اور یہ امید لگائے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی ذات گرامی کو اس دنیا میں رہنے دیتے تو وہ ہمارے محبوب رسول شفیعِ روزِ محشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تھی، جب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو ہم کون ہوتے ہیں۔ جس جگہ ہمارے نبی اور پیغمبر گئے ہیں ہم کو بھی چند دن کے بعد وہیں جانا ہے ہماری ان سے ملاقات ہوگی۔ اگر انھوں نے سوال کر لیا کہ تم کو ہم نے اسلام مذہب کی تبلیغ و دعوت کا حکم دیا تھا کیا تم نے دعوت کا کام کر دیا اگر ہم نے نہیں کیا تو آپکے سوال کا جواب ہم کیا دیں گے۔ یہ خیال آتے ہی اپنے محبوب وطن کو چھوڑ کر دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام مذہب کا نمونہ بن کر دعوت الی اللہ کے لئے آپ کے صحابہ نکل گئے۔

آپکے صحابہ اور ان کی دعوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات تاریخ اسلام کے اندر پڑھنے والے پڑھ لیں سرکار کے درشن اور ان کے نور کا اثر ان کی روحانیت کا اثر اس قدر ان کے اوپر اور ان کے دل پر پڑا تھا کہ لوگ ان کو دیکھ کر گویا آخری اوتار اور پیغمبر کو دیکھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ آخری نبی کو دیکھ کر ان کے مذہب کو قبول کرنے والوں کی جماعت فرشتوں کی جماعت ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار کل اوتار اور پیغمبر آئے تھے کوئی نہ کوئی صحابی کسی نہ کسی اوتار اور پیغمبر کی مکمل صفت اور

ان کا مکمل نمونہ اپنے اندر سموئے ہوئے تھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی مجموعہ صفات کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھی اسی طرح آپ کے صحابہ ہر اوتار اور نبی کی الگ الگ صفات سے مزین تھے اسی طرح آکاش مانی کتاب قرآن بھی ساری آکاش مانی کتابوں کا مجموعہ ہے۔ آپکا لایا ہوا مذہب اسلام بھی سارے دھرم اور مذہب کا نچوڑ اور خلاصہ ہے انھیں صحابہ میں ایک جماعت معلمین کی تیار ہوئی جس کا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کی تعلیم کرنی تھی اور ایک جماعت صوفیاء اور مشائخ کی تیار ہوئی ان کا کام بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کرنی تھی اور ایک جماعت مبلغین کی تیار ہوئی اس نے دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل کر اسلام مذہب کا نمونہ بن کر آدم علیہ السلام کی اولاد کو اللہ کے بندوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ہمارے انسانی بھائیوں کو ایمان کی دعوت دیکر اسلام کی تعلیم سکھا کر ہدایت کے راستے پر کھڑا کر کے شیطان کے پھندے سے چھڑا کر جنتی بنا دیا۔ ہندوستان کے بھی ساحلی علاقوں میں ان کے آنے کا تاریخی ثبوت ملتا ہے۔ ایک جماعت مجاہدین کی تیار ہوئی ان کا کام یہ تھا کہ اسلام مذہب کی تبلیغ و دعوت میں اور اس کی عالمگیر اشاعت میں اگر کوئی حکومت اور بادشاہت اور شیطانی طاقت رُکاوٹ بنے اور تبلیغ و دعوت کا کام نہ کرنے دے اور جنگ کرنے پر آمادہ ہو تو ایشور کا حکم اور ان کے اوتار مہامت جی کا حکم یہ تھا کہ ان مغرور اور متکبر حکومتوں کے غرور اور تکبر کو اور ان کی طاقت اور حکومت کو توڑ پھوڑ دو۔ اور اگر وہ لوگ انسانوں کو ان کے دشمن شیطانوں کے مکر و فریب سے چھڑانے دیں اور ان کے پنجے سے چھڑا کر جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے دیں تو ان کو تلوار کی انکلی بھی مت دکھانا۔ اُن کو اسلامی اخلاق سے اور اس کے حسنِ سلوک اور کردار سے اپنا دوست اور بھائی بنا لینا ان کی حکومت اور دولت

انھیں کے پاس رہنے دو اور اسلام مذہب کی دعوت اپنے پاس رہنے دو اور اسلامی نظام اور قانون کو نافذ کردو۔ اسلامی جہاد کا صرف اتنا ہی مقصد ہے۔ بقیہ انسانوں سے لڑنا مرنا اور جنگ کرنا یہ ہٹلر بازی ہے اس کا نام جہاد رکھنا نادانی ہے۔ جہاد کا مقصد صرف اللہ کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو بلند کرنا ہے۔ اگر یہ مقصد بغیر جہاد کے حاصل ہے تو اسلام مذہب تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ لڑائی جھگڑا اور جنگ و جدال کا سلسلہ یہ شیطان ملعون کی چال ہے کوئی دھرم اور مذہب اپنے انسانی بھائیوں سے بلاوجہ حکومت اور دولت کی خاطر آپس میں لڑنے اور جھگڑنے اور جنگ کرنے کی اجازت نہیں دیتا، اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے والی جماعت کو مجاہدین بھی کہا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ اور صادقین وصالحین بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا مقصد چونکہ اسلام دھرم کی تبلیغ و دعوت تھا۔ اس لئے اس فرشتہ صفت جماعت کے ساتھ ہمیشہ خدا کی مدد اور نصرت اترتی رہی اور ان کا دبدبہ اور رعب بڑے بڑے متکبر اور مغرور شیطانوں کے ساتھی بادشاہوں پر ایسا پڑتا تھا کہ بڑی بڑی حکومتیں اور طاقتیں ان کو دیکھ کر کانپ اٹھتی تھیں۔ اگر افریقہ کے خطرناک جنگل میں پڑاؤ اور چھاؤنی ڈالنے کی ضرورت پڑی اور مجاہدوں کے امیر جماعت اور کمانڈر نے وہاں کے رہنے والے خطرناک جانوروں کو حکم نافذ کردیا کہ اے جنگل کے رہنے والو غور سے سُن لو آخری نبی اور رسول کے عاشقین صحابہ تمہارے جنگل میں اپنا پڑاؤ ڈال رہے ہیں۔ لہٰذا تم لوگ جنگل کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جاؤ۔ سارے جانوروں نے یہ حکم سنتے ہی جنگل کو چھوڑ دیا۔ اگر ان کے راستے میں کوئی دریا حائل ہو گیا تو امیر نے دریا کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت آئی ہوئی ہے

اور آگے کی طرف جانا چاہتی ہے لہٰذا تو جانے کا راستہ دیدے فوراً دریا نے راستہ دیدیا۔ ان مجاہدین کے گھوڑے دریا پر ایسا ہی بھاگتے تھے جس طرح خشکی پر بھاگتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی اسلام کے کلمہ کو بلند کرنے کے ارادے سے چلتی تھی وہ اولیاء اللہ اور عاشقین اور کاملین کی جماعت تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تاریخ جہاد و دعوت میں کوئی یہ ثابت نہیں کرسکتا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے کسی انسانی بھائی کو دُکھ پہونچایا اور ستایا ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اسلامی جہاد کے نام سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے مذہب اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ فرشتہ کا مطالعہ کرلیا جائے۔ مسلمان بادشاہوں سے جتنا مالی اور جانی نقصان خود مسلمانوں کو پہونچا ہے اتنا غیر مسلم بھائیوں کو نہیں پہونچا ہے۔ راج نیتی اور بادشاہت کے متعلق اس سے پہلے میں لکھ چکا ہوں کہ ہندو اور مسلم دونوں رہنماؤں نے پبلک کے خون سے ہولی کھیل ہے، ان کے مظالم کے کارنامے تاریخ کے اوراق میں مرقوم ہیں۔ یہ مذہب اور دھرم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مذہب اس کی اجازت دیتا ہے۔ آج بھی جو لوگ مذہب اور دھرم کے نام سے اس قسم کی ہلڑ بازی کرتے ہیں وہ ملک کے ڈاکو اور چور ہیں، ان کا دھرم اور مذہب سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہر دھرم انسانوں کو انسانیت کا درس دیتا ہے اور شیطانی حرکتوں سے بچاتا ہے۔ اور اس راستے پر چلنے کی دعوت دیتا ہے جس راستے پر ہمارے باپ دادا چل کر جنت میں گئے ہیں۔ کسی بھی دھرم کے اندر اپنے بھائی انسان پر ظلم و زیادتی اور ان کے مال و اسباب لوٹنے کی اور اُسے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ ہر دھرم میں اچھائی اور سچائی ہی کی تعلیم ہے

دھرم اور مذہب کو بدنام کرنے والے شیطان کے چیلے اور پٹھو غور سے سن لیں ہندو دھرم کہتا ہے کہ جب تم زمین پر چلو تو اپنے پیروں کو زمین پر سنبھال کر رکھو اس زمین پر ایشور کی مخلوق چھوٹے چھوٹے جانور بھی چلتے ہیں کہیں وہ تمہارے پیروں کے نیچے دب کر مر نہ جائیں اور اسلام دھرم کہتا ہے کہ اے لوگو جب تم زمین پر چلو تو راستے پر دیکھتے چلو اگر تمہارے راستے میں کوئی موذی جانور اور پتھر اور کانٹے ہوں تو ان کو ہٹاتے چلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پیچھے آنے والے تمہارے بھائی انسانوں کو تکلیف پہونچ جائے یہ ہندو اور مسلم دھرم کی تعلیم ہے جب ایک چھوٹے سے جانور کو بھی تکلیف پہونچانے کو دھرم منع کر رہا ہے تو اپنے بھائی انسانوں کو جلانے اور مارنے اور ستانے کی کس طرح اجازت دے سکتا ہے دھرم کے دشمنوں سے ذرا پوچھو کہ تم لوگ انسانوں کو لوٹنے اور کاٹنے اور جلانے کا جو پروگرام بنا رہے ہو بتلا دو تمہارے دھرم کی کس کتاب میں لکھا ہوا ہے ذرا دکھا دو۔ اگر تمہاری مذہبی کتابوں میں نہیں لکھا ہوا ہے تو دھرم اور مذہب کو بدنام مت کرو۔ اپنے اصلی روپ ڈاکو اور ظالم اور چور میں آکر یہ کام کرو۔ میں نے جہاں تک دھرم اور مذہب کے ٹھیکیداروں کا جائزہ لیا ہے ان کو شیطان کا چیلا اور انسانوں کا دشمن پایا ہے وہ لوگ کیا جانیں کہ دھرم اور مذہب کسے کہتے ہیں

سارے انسانوں کا دھرم اور مذہب ایک ہے

میں یہ دعوی کرتا ہوں کہ سارے انسانوں کا دھرم اور مذہب ایک ہے ہر ہر دھرم کے ٹھیکیداروں کو میں

چیلنج کرتا ہوں کہ وہ لوگ جب چاہیں اور جس جگہ چاہیں ہمارے اس دعویٰ کے خلاف شہادت پیش کر کے اس کو رد کر کے دیکھ لیں میں نے عام انسان بھائیوں کو سمجھانے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے اب اس مسئلے کو آسان الفاظ میں سمجھانا چاہتا ہوں مثلاً سارے انسانوں کے باپ ماں ایک ہیں مگر ان کی شکل اور صورت الگ الگ ہے سارے ہندوستانیوں کا ملک ایک ہے مگر ان کے کاروبار اور مکان الگ الگ ہیں سارے انسانوں کی دُنیا ایک ہے مگر ان کا ملک الگ الگ ہے۔ دنیا سے جانے کے بعد سب کا عالم برزخ ایک ہے مگر ان کے اعمال کے مطابق ان کے رہنے کی جگہ الگ الگ ہے۔ عالم آخرت سب کا ایک ہے مگر ان کے رہنے کی جگہ الگ الگ ہے کوئی جہنم میں رہے گا اور کوئی جنت میں رہے گا اسی طرح سارے انسانوں کا مذہب ایک ہے مگر عمل کرنے کے طریقے الگ الگ ہیں اس سے پہلے بھی میں اس مسئلے کو سمجھا چکا ہوں اور اب اسی مسئلے کو دوسرے عنوان سے لکھ رہا ہوں مثال کے طور پر حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر آج تک جتنے پیغمبر اور رسول اور اوتار آئے ہیں ان کا مذہب اور دھرم بھی ایک ہی رہا ہے اور ان کی دعوت بھی یہی رہی ہے کہ اوپر والا مالک صرف ایک ہے ان کو خواہ ہندی زبان میں ایشور اور داتا اور پرماتما کہو یا فارسی زبان میں خدا اور پروردگار عالم کہو یا عربی زبان میں اللہ، رب اور رحمان و رحیم وغیرہ کہو وہ صرف ایک ہے، صرف انھیں کی عبادت اور بھگتی اور بندگی انھیں کی پوجا پاٹ کرنے کے لئے جنات اور انسان پیدا کئے گئے ہیں اگر ان لوگوں نے ان کو چھوڑ کر کسی بت اور مورت اور چاند و سورج اور آگ کو اپنا مالک اور پرماتما اور اللہ مان کر ان کے سامنے سر کو جھکا دیا یا ان کو

سجدہ کر لیا تو خدا اُن کے سر کو توڑ پھوڑ دے گا یہی ایک دھرم اور مذہب سارے نبیوں اور اوتاروں کا ہے البتہ ان کی عبادت اور پوجہ پاٹ کرنیکا طریقہ الگ الگ ہے۔ دُنیا کے جن جن علاقوں میں پیغمبر اور اوتار آئے ہیں۔ وہاں کے انسانوں پر یہ فرض تھا کہ وہ اپنے علاقے کے اوتار کو ایشور کا اوتار مان کر اوپر والے مالک کی عبادت اور بھگتی ان کی بتلائی ہوئی تعلیم کے مطابق کریں۔ اور سارے پیغمبروں اور اوتاروں نے اپنے اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اس دنیا کے سب سے آخر میں آنے والے پیغمبر اور رسول اوتار محمدؐ جی جب آئیں گے تو سارے نبیوں کا دھرم ختم ہو جائے گا اس لئے ان کے دھرم اسلام کو قبول کر لینا اسی میں تمہاری کامیابی اور نجات ہے اس لئے سارے نبیوں کے حکم کے مطابق اب یہی فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ اسلام مذہب سارے انسانوں کا مذہب ہے یہ جنت میں لے جانے والا مذہب ہے مسلمانوں کی جاگیر نہیں ہے اس زمانے میں سب کا یہی ایک دھرم اور مذہب ہے وہ اسلام ہے۔ جو بھی انسان اس مذہب پر ایمان لا کر اس کے بتلائے ہوئے حکم پر چلے گا اسی کے لئے جنت ہے اور اسی کی کامیابی ہے بقیہ دھوکا کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

ملک شام کے علماء یہود کی شہادت

ملک شام میں یہودیوں کی حکومت تھی۔ مذہب اسلام کے مجاہدین سے ان کی جنگ چھڑ گئی وہ بُری طرح سے ہار گئے شاہی قلعے کی کنجی اس شرط پر دینے کیلئے وہ لوگ تیار ہو گئے کہ آپ لوگ اپنے بادشاہ کو جن کو امیر المومنین کہا جاتا ہے اُن کو بلا لو ہم لوگ ان کو دیکھ کر قلعہ کی

کنجی آپ کے حوالے کر دیں گے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی آپ ملک شام جانے کے لئے تیار ہو گئے جب آپ وہاں پہونچے تو پہلے اپنے مجاہدین سے ملاقات کی امیر جماعت یعنی اسلامی فوج کے کمانڈر نے کہا کہ سرکار یہ مالداروں اور بادشاہوں کا ملک ہے آپ سیدھے سادے لباس میں ہیں آپ کے پاجامہ اور کرتے میں پیوند لگے ہوئے ہیں یہاں کے مطابق کوئی اچھا لباس پہن لیں۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اچھا وہ لباس لے آؤ لوگوں نے اس کا انتظام کیا اور آپ نے اس کو پہنا پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ اس لباس کے اندر مجھے تکبر کی بُو آرہی ہے اس لئے میرا پُرانا لباس لاؤ آپ نے پُرانا لباس پہنا اور پھر وہاں پر تشریف لے گئے آپ کو علماء یہود نے غور سے دیکھا اور قلعہ کی کنجی آپ کے حوالے کر دی ایک راہب نے آپ کا لکھا ہوا خط آپ کے حوالے کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ دیکھکر بڑی حیرت ہوئی۔ جس مضمون کو لکھنے کیلئے اس سے پہلے میں نے نشان دہی کی ہے یہی وہ مضمون ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضؓ جوانی کے زمانے میں ملک شام تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کا عہدہ نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی مذہب اسلام کی تبلیغ و دعوت کا کام شروع ہوا تھا، اور نہ ہی مذہب اسلام کا وجود ہوا تھا۔ ملک شام کا ایک بڑا راہب حضرت عمر فاروق کو دیکھکر کہتا ہے کہ یہ کاغذ ہے آپ اس پر میرے لئے امان لکھدیں۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ کس کی امان لکھدوں اور کیوں لکھدوں آخر بات کیا ہے۔ راہب نے کہا کہ آپ یونہی لکھدیجئے حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھدیا۔ آج وہی راہب حضرت عمر فاروق امیر المؤمنین

کی خدمت میں آپ کا لکھا ہوا خط پیش کر رہا ہے آگے جب قلعہ کے اندر گئے تو ان کو پانچ ایسے فوٹو دکھلائے گئے کہ جن کو دیکھکر صحابہؓ کو حیرت ہوئی ایک تصویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چار تصویریں آپ کے چار بڑے بڑے صحابہ کی جن کو خلفاء راشدین کہتے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ علمارِ یہود کے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے چار خلفاء کی صرف شہرت ہی نہیں تھی بلکہ ان لوگوں نے ہو بہو ان کی تصویر بنا ڈالی تھی جب انھوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا اور قلعہ کی کنجی ان کے حوالہ کر دی اور یہ یقین کر لیا کہ اس جماعت سے لڑائی کرنا اپنی ذلت اور رسوائی کا دن دیکھنا ہے اسی لئے قرآن نے فرمایا یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ آپ کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بچوں کو پہچانتے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر اور آپ کے آخری پیغمبر اور اوتار ہونے پر اتنی سچی شہادتوں کو دینے کے بعد بھی اگر کوئی اللہ کا آخری سچا پیغمبر اور اوتار آپ کو نہ مانے تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔

اولیارِ امت کی تبلیغ و دعوت اور اسکے اثرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد آپ کی امتِ اجابت میں سے ایک جماعت تیار ہوئی انھوں نے بھی مذہب اسلام کو اقوام عالم تک پہونچانے کیلئے اپنے عزیز وطن کو چھوڑ دیا اور اسلام کا نمونہ بن کر اپنے بھائی انسانوں سے

ملاقات کی اور اپنے آخری نبیؐ کی آمد اور ان کے لائے ہوئے مذہب کی حقیقت کھول کھول کر سمجھائی ان کو دیکھکر اور ان کی باتوں کو سُنکر لوگوں نے اسلام مذہب کا کلمہ پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ اجابت میں اپنا نام لکھایا اس طرح ان کے ذریعہ دُنیا کے کروڑوں انسان بھائی شیطان کے پھندے سے چھوٹ کر ہدایت کے راستے پر جم گئے اور آخرت کی آنے والی ہمیشہ ہمیش کی زندگی بنانے کے لئے وہاں کی مکمل تیاری کر کے جنّت کی خریداری کر لی اور اپنے دادا آدم اور مائی حوا کے ساتھ جنّت میں چلے گئے میں نے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام اولیاءِ کرام کی دعوتی خدمات ہے۔ اس کتاب کے اندر میں نے اولیاءِ کرام کی تبلیغ و دعوت کو لکھا ہے وہاں پر تفصیلی واقعات کو دیکھ لیا جائے یہاں پر تو صرف ان کی دعوت کا تذکرہ کرتے ہوئے موجودہ انسانوں کو کچھ سمجھانا چاہتا ہوں اور لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں اس جماعت کو بزرگانِ دین اور اولیاءاللہ بھی کہا جاتا ہے یہی وہ جماعت ہے جس نے شیطان کے ساتھ جہنم میں جانے والے انسانوں کو اس کے پھندے سے چھڑا کر جنت میں داخل کیا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہندوستان تشریف لائے۔ پھر اجمیر شریف گئے صرف ایک اسلام کے بزرگ اور رشی اور اسلام مذہب کے نمونہ کے ذریعہ ۹۰ لاکھ انسان مذہبِ اسلام کو قبول کر کے شیطان کے جال سے چھوٹ کر اپنے باپ دادا کے مذہب اور دھرم پر مر کر جنّت میں گئے ہیں ان کے علاوہ ہزاروں رشی اور اولیاءِ کرام ہندوستان میں آئے اور خود ان کے ہاتھوں پر ایمان لانے والے انسان ولی اور بزرگ بن کر

اپنے انسان بھائیوں کو ایمان کی دولت دے کر اور مذہب اسلام پر چلا کر ان کو جنتی بنائے ہیں جس جس جگہ پر وہ حضرات تشریف لے گئے وہاں کے ہندو بھائیوں نے ان کو اور ان کے اخلاق اور حسن سلوک کو دیکھکر مذہب اسلام کو قبول کیا ہے حضرت خواجہ غریب نواز کے بارے میں ہندو راجپوت کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی مذہب اور دھرم سچا ہو سکتا ہے تو وہ مذہب ہے جس مذہب پر خواجہ غریب نواز ہیں وہی دھرم سچا دھرم ہے

ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں سے سوال

ہندو دھرم کو بدنام کرنے والے بڑے بڑے

مہنت اور سادھوؤں اور پنڈتوں سے میں سوال کرتا ہوں وہ لوگ ہندو بھائیوں میں شور مچاتے ہیں اور اپنے جلسوں میں گلے پھاڑ پھاڑ کر بھاشن دیتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہندو بھائیوں کو مار مار کر مسلمان بنایا ہے اور ہندو بھائیوں کا قتل عام کیا ہے۔ اس لئے ہم خون کے بدلے خون لیں گے یعنی مسلمانوں کو قتل کر کے اپنے ہندو بھائیوں کا بدلہ لیں گے ان کی زبانوں کو نہ کوئی پکڑنے والا ہے اور نہ ہی لگام لگانے والا ہے اور نہ ہی ان سے سوال کرنے والا ہے اب میں ان سے سوال کر رہا ہوں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کتنی تلواریں تھیں اور کتنی بڑی فوج تھی انھوں نے کتنے ہندو بھائیوں کو قتل کر کے مسلمان بنایا تھا۔ کیا وہ قاتل اور ڈاکو تھے اگر وہ قاتل ہوتے تو کیا قاتل کے مزار پر مقتول کے ہزاروں بچے آتے اور ان کے ذریعہ ایشور اور اللہ سے دعا کر کے اپنی مشکل اور پریشانی کو دور کرتے

اجمیر شریف میں ان کا مزار موجود ہے دھرم کے دشمن وہاں پر جاکر دیکھ سکتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے اندر ہزاروں رشیوں اور بزرگوں کے مزار موجود ہیں انھیں لوگوں نے مذہبِ اسلام کو ہندو بھائیوں تک پہنچایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ مسلمان بادشاہوں نے ہندو بھائیوں کو قتل کیا ہے تو میں ان سے معلوم کر رہا ہوں کہ کیا ہندو راجاؤں نے ہندو بھائیوں کو قتل نہیں کیا ہے مسلمان بادشاہوں کے آنے سے پہلے ہندوستان کی حالت کیا تھی اس تاریخ کو کیوں چھپائی جا رہی ہے یہ دھوکا دہی نہیں ہے تو کیا ہے۔ مہابھارت کا کھیل اگر ٹیلیویژن پر نہ دکھایا جاتا تو شاید یہ بھید چھپا رہتا وہ لوگ کب تک ہندو بھائیوں کو دھوکا دیں گے میں انسانی اصلی تاریخ پیش کرتے ہوئے عام انسانوں کو بہت دُور سے سمجھاتے ہوئے اور لکھتے ہوئے آرہا ہوں اور اب تھوڑی سی باتیں اور سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر مسلمان بادشاہ مذہبِ اسلام کا نمونہ بنکر مذہبِ اسلام کی تبلیغ و دعوت کا کام کرتے اور اپنے ہندو بھائیوں کو اپنا بھائی سمجھکر اسلام کے اخلاق اور کردار اور اس کے حسنِ سلوک کو عملی طور پر ہندو بھائیوں کے سامنے پیش کرتے تو آج پورے ہندوستان میں ایک بھی غیر مسلم بھائی نہ ہوتا بلکہ سب کے سب اپنے آخری پیغمبر اور اوتار کے قدموں کو پکڑ کر شیطان مردود سے نجات پاکر جنت میں چلے جاتے اسلام کے آنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سب سے بہادر قوم جو تھی وہ راجپوت کی تھی اور سب سے ڈرپوک اور بزدل قوم جو تھی وہ بنیوں کی تھی انسانوں کو دھوکا دینے والے پورے ہندوستان کی مسلم آبادیوں کا معائنہ کرکے دیکھ سکتے ہیں۔ میں دعویٰ کرکے کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ اولیاء کرام کے ہاتھوں

پر ایمان لاکر مذہب اسلام کو قبول کرنے والے راجپوت ہی ملیں گے۔
اب سوال یہ ہے کہ کیا اس بہادر قوم نے تلوار کو دیکھکر اور مسلمانوں سے ڈر کر مذہب اسلام کو قبول کیا ہے جو قوم تلوار کو دیکھکر اور مسلم بادشاہوں سے ڈر کر مذہب اسلام کو قبول کرسکتی تھی وہ بنیوں کی قوم تھی وہ لوگ معائنہ کرکے دیکھ سکتے ہیں مٹی اور پتھر اور لکڑیوں کے بنائے ہوئے شیطان کے بتوں کے پجاری اب بھی یہی قوم ہے یہ قوم ہمیشہ لوگوں کی دولت کو جمع کرنے اور زمین کے اندر گاڑنے میں مصروف رہی ہے لہذا ہم اگر ہندو راجاؤں کا حوالہ دیں اور وہ لوگ مسلمان بادشاہوں کا حوالہ دیں تو یہ کوئی دھرم اور مذہب کا حوالہ نہیں ہوگا بلکہ انسانوں کی جنگ ولڑائی کا حوالہ ہوگا۔ اور ہم دھرم اور مذہب کے پلیٹ فارم پر بیٹھکر اس کتاب کو لکھ رہے ہیں ہم کو مذہبی کتابوں کی شہادت اور اس کے حوالوں کی ضرورت ہے

شیطان مردود کی باطل دعوت

ایک طرف آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والے اپنی دعوتی محنتوں میں مصروف ہیں ابلیس ملعون پوری دنیا کا گشت کرکے معائنہ کررہا ہے اور انسانوں کو ہدایت کے راستے سے ہٹاکر اور بہکا کر گمراہی کے راستے پر ڈالنے کا پروگرام بنارہا ہے آہستہ آہستہ بڑے بڑے اولیاء کرام اور مذہب اسلام کے بزرگ اٹھتے گئے مسلمانوں کے لئے فتوحات کے دروازے کھلتے گئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکومت بھی دی اور دولت بھی دی مگر ان کی بدقسمتی تھی کہ انھوں نے اپنے اصلی مقصد کو حکومت اور دولت بناڈالا اور اس کو حاصل کرنے کیلئے اپنی ساری طاقتوں کو خرچ کرڈالا اور اسلام کے منشاء اور مقصد کو جس کو دعوت کہتے ہیں اس کو چھوڑ دیا ادھر شیطان

نے ان کے پیچھے شیطانوں کو دوڑا دیا ان کو گمراہ کر دیا اور ان کے اندر تہتر فرقے پیدا کر کے انکو آپس میں لڑا دیا۔ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی اور جنگ کی داستان بڑی لمبی ہے۔ یہی وہ انسان ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر شیطان نے ان کے بادشاہوں اور مالداروں کو حکومت اور دولت اور عورت کے جال میں الجھا دیا اور ان کے علماء کو مذہبی تعصب اور اختلاف میں الجھایا اور مبلغینِ اسلام جن کو اولیاء اللہ کہتے ہیں ان کے مزاروں پر اپنے ساتھیوں کا قبضہ کرا کر عام مسلمانوں سے ان کی قبروں کا سجدہ کرا دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کی طرف سے دعوت کا کام جو ہو رہا تھا وہ بند ہو گیا وہ خود بھی جہنم میں گئے اور اپنے انسانی بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ لیتے گئے وہ مسلمان مجرم ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر نہ خود جنت میں جانے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو جنت میں لے جانے کی دعوت دیتے ہیں منشارِ نبوت شریعتِ اسلامیہ کا نمونہ بن کر غیر اقوام کو آپ کے لائے ہوئے پیغام کی دعوت دینی ہے مسلمانوں کی اسی میں کامیابی ہے اسی میں ان کی عزت اور جیت ہے اگر وہ ان خدمات سے غافل ہیں تو بار بار اس کو یاد کر لیں اور کان کھول کر سن لیں کہ محض مسلمانوں کے نام پر جنت میں جانے کا تصور دھوکا ہے مسلمانوں نے جب دعوت کا کام چھوڑ دیا تو شیطان نے اپنی باطل دعوت کے گھیرے میں ان کو لے لیا۔ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا کہ جس زمانے سے ہم گذر رہے ہیں اس زمانے میں ہمارے دشمن شیطان کی جیت اور ہماری ہار ہے وہ انسان بھائی جو شیطان کے دھوکے میں آ کر جہنم کی طرف جا رہے ہیں اور پھر بھی خوش اور مگن ہیں

میں ان کا تذکرہ نہیں کر رہا ہوں بلکہ ان انسانوں کا تذکرہ کر رہا ہوں جو کہتے ہیں کہ ہم شیطان کی باطل دعوت یعنی کفر و شرک سے چھوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر جنت میں جا رہے ہیں جس دین اور مذہب کو لے کر سب کے آخری رسول اور پیغمبر اور اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں آئے تھے ہمارا دین وہی دین ہے ہمارا راستہ صراط مستقیم ہے ان لوگوں کے حالات کا معائنہ کرا رہا ہوں جب جی چاہے اور جس کا جی چاہے شریعتِ اسلام کے قانونِ عبادت و اطاعت کو سامنے رکھکر ان کا معائنہ کر کے دیکھ لے ایک فیصد بھی ایسے مسلمان نہیں ملیں گے کہ جن کے متعلق یہ فیصلہ کیا جائے کہ مذہبِ اسلام پر مکمل عمل کر کے اور لوگوں کو دعوت دے کر جنت کے راستے پر جا رہے ہیں اب انسانوں اور شیطانوں کی محنتوں کا موازنہ کر کے خود فیصلہ کریں کہ کتنے لوگ شیطان کے ساتھ ہیں اور کتنے لوگ اپنے باپ دادا کے اور پیغمبروں کے ساتھ ہیں یہ عام مسلمانوں کے اعتبار سے معائنہ اور جائزہ ہے رہا خاص لوگوں کے بارے میں معائنہ یہ ہے کہ انھیں مسلمانوں میں کچھ علماءِ دین اور مشائخ اور صوفیا بھی ہیں جن کو مذہبِ اسلام کے رشی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اور کچھ مبلغینِ اسلام بھی ہیں جو مذہبِ اسلام کے حکم کے مطابق خود بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی تبلیغ و تعلیم کرتے ہیں یہی وہ انسانوں کا طبقہ ہے جو جنتی ہے مگر ان کی تعداد جہنم میں جانے والوں سے بہت تھوڑی ہے بلکہ ان کے متعلق یہی کہا جائے گا کہ ان کی تعداد دال میں نمک کے برابر ہے اس لئے میرا یہ لکھنا درست ہے کہ ہمارا دشمن شیطان اپنے پلان میں تقریباً سو فیصد کی ڈگری حاصل کر چکا ہے۔

شیطان مردود کے بڑے بھائی دجّال فتین کا زمانہ

ہمارے سرکار غمخوار

امت پیغمبر اعظم رسول مکرم و محترم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے گذرے ہوئے زمانہ کے حالات سے بھی آگاہ فرمایا اور آپ کے آنے کے بعد قیامت تک کیا ہونے والا ہے ان باتوں کو بھی نبلا کر ان کا نقشہ کھینچ کر آپ کو دکھلایا آپ کے آنے کے بعد سے لیکر آج کل کے زمانے تک آپ نے جتنی خبریں دی ہیں ان پر کروڑوں علمار امت شاہد ہیں کہ وہ سو فیصد سچی ثابت ہوئی ہیں۔ انھیں خبروں میں سے دجال کی خبر ہے جب اس کا وقت آئے گا تو وہ نکل کر رہے گا وہ انسانوں کا دشمن ہوگا وہ ابلیس کا چیلا اور شاگرد نہیں ہوگا بلکہ اس کا بھی استاذ ہوگا وہ جن نہیں ہوگا بلکہ انسان ہوگا۔ ابلیس کو صرف انسانوں کو دھوکا دے کر گمراہ کرنے کی مہلت دی گئی ہے۔ خدائی کا دعویٰ کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا ہے مگر دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو پوری دنیا پر قبضہ کرکے اپنے آپ کو ایشور و پرماتما اور اللہ کہے گا۔ لوگ اس کی خرق عادت کو دیکھکر اس کو ایشور اور خدا مانتے چلے جائیں گے اور اس کی پوجا پاٹ بھی کریں گے خدا جانے کتنے کروڑ انسان اس کے فریب میں آکر دوزخ میں چلے جائیں گے ابلیس اور اس کے سارے ساتھی اس کا ساتھ دیں گے وہ ایک آنکھ کا کانا ہوگا اور جس گدھے پر سوار ہوکر چلے گا وہ بھی کانا ہوگا وہ دونوں ایک آنکھ کے کانے اتنی تیزی سے چلیں گے کہ دنیا کے جس علاقے میں جانا چاہیں گے بہت جلد پہونچ جائیں گے۔ گویا اس کافر مردود و ملعون کا گدھا ایک تیز رفتار راکٹ کا

کام کرے گا۔ دجال انسان کو قتل کر کے فوراً زندہ بھی کر دے گا اور جنت و دوزخ کا نقشہ بھی کھینچ کر دکھلائے گا نمرود اور فرعون نے اپنی حکومت اور فوجی طاقت کو دکھلا کر خدائی کا دعویٰ کیا تھا مگر دجال اپنے عجیب و غریب قسم کے کرشموں کو دکھا کر خدا بن کر انسانوں کو گمراہ کرے گا مجھے اس کتاب میں اس کے کارناموں کو نہیں بتلانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت سی باتیں بتلائی ہیں ان باتوں کو سُن کر اندازہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ایسے وقت میں ظاہر ہوگا کہ جب انسانوں کی بنائی ہوئی ایٹمی طاقت ختم ہو جائے گی اور ختم ہونے کی وجہ یہی سمجھ میں آرہی ہے کہ انسانوں کی بداعمالیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اُن پر کوئی بہت بڑی مصیبت اور بلا نازل فرمائیں گے وہ بلا عالمی جنگ کی شکل میں ہوگی۔ دنیا کی حکومتیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر ختم ہو جائیں گی اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دجال ہی کے زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السّلام ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے اتارے جائیں گے اور مذہب اسلام کا جہاد عظیم کا کام کریں گے ان کے مقابل لوگوں کے پاس موجودہ زمانے کے اعتبار سے ایٹمی طاقت ہونے کی اطلاع نہیں ملتی ہے۔ اس کو یقین ہو جائے گا کہ اب ساری دنیا کے لوگ مجھے اپنا ایشور اور پرماتما اور خدا مان کر میری بھگتی اور پوجا پاٹ کر رہے ہیں اور وہ لوگ کثرت سے ہمارے ساتھی شیطان کے ساتھ دوزخ میں جا رہے ہیں اب صرف عرب دیش باقی رہ گیا ہے اب وہاں پر چل کر اور اپنے عجیب و غریب کمالات اور کرشموں کو دکھا کر ان کو گمراہ کر کے ان کے اوپر اپنی حکومت اور خدائی کا سکہ جما دینا ہے اور پوری دنیا پر مکمل قبضہ کر کے سو فیصد انسانوں کو گمراہ کر دینا ہے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور

حج کا موسم ہوگا اِدھر اُدھر سے لوگ حج کیلئے جمع ہوں گے حضرت مہدی علیہ السلام بھی انھیں لوگوں میں موجود ہوں گے مگر ان کو کوئی نہیں پہچانے گا حاجیوں میں بڑی خطرناک جنگ ہوگی کافی لوگ قتل ہوجائیں گے کچھ اللہ والے بھی ان میں ہوں گے وہ سمجھ جائیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی جو پہچان بتلائی گئی ہے وہ یہی ہے اس لئے وہ یہاں پر ضرور موجود ہوں گے آپسی کی جنگ ختم ہوجائے گی لوگ ان کو تلاش کرتے کرتے پاجائیں گے اور سب لوگ ایک رائے ہوکر گذارش کریں گے کہ حضرت ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں حالات بڑے خطرناک اور نازک ہوچکے ہیں آپ ہماری رہبری فرمائیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمائیں گے کہ جو لوگ آپس میں لڑائی کرکے خون بہاتے ہوں میں ان کی رہبری کس طرح کروں آپ ان سے بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر وہ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے وہ لوگ توبہ کریں گے اور اپنی غلطی کی معافی مانگیں گے پھر حضرت مہدی علیہ السلام مان جائیں گے اور ایک جنگ عظیم کی تیاری کا آرڈر دیں گے۔ پڑھنے والے میری تحریر کا رُخ آسان لفظوں میں سمجھتے ہوئے چلے آرہے ہیں جب بھی شیطان مردود نے انسانوں پر خطرناک حملہ کرکے ان کو گمراہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسی کے مطابق اپنے کسی بڑے اوتار اور رشی کو بھیجکر انسانوں کو اس کے خطرناک حملہ سے بچایا ہے آج عالمگیر فتنے اور گمراہی کے بعد ایک عالمگیر رشی کو اس زمین پر ظاہر کرکے عالمگیر دعوت اور ہدایت کا فیصلہ فرمارہے ہیں اللہ کے اس نوازش اور کرم فرمائی پر سارے انسان مہادیو بابا کے

بچے اور پاربتی ماں کے پُتر اپنے اس ایشور اور مالک اللہ پر قربان ہو کر اور ان کے اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر جنت نہ خرید لیں تو یہ انسانوں کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

اس سے پہلے میں نے عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کے تذکرہ میں اشارہ کیا تھا۔ عیسائی بھائی پڑھتے پڑھتے اس عنوان کے آنے کا انتظار کرتے رہے ہوں گے اب وہ عنوان بھی سامنے آگیا ہے۔ سرکارِ مدینہ پیغمبرِ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا یہ خلاصہ ہے یہ ایسی ذاتِ گرامی کی خبر ہے کہ جس کی سچائی پر اس امت کا اتفاق ہے اور سب سے بڑی شہادت قرآن حکیم کی ہے انھوں نے صاف صاف فرمادیا کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰ ابن مریم کے دشمن دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو سولی پر چڑھا کر قتل کردیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کو یقیناً وہ لوگ قتل نہیں کرسکے ہیں بلکہ میں نے ان کو آسمان پر اٹھالیا ہے ادھر حضرت مہدی علیہ السلام اور دنیا کے سارے قطب اور ولی ملک شام میں جمع ہوں گے اور مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں پر بیعت کا شرف حاصل کررہے ہوں گے اور جنگ عظیم کی تیاری کررہے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا انتظار کررہے ہوں گے اتفاق سے ایک مکان کی چھت سے آواز آئے گی کہ لوگو! سیڑھی لاؤ اور مجھے اتارو لوگ دوڑ کر جائیں گے اور ان کو چھت سے اتار لائیں گے نمازِ عصر کا وقت ہوگا حضرت مہدی علیہ السلام فرمائیں گے کہ حضرت آپ امامت فرمائیں حضرت عیسیٰ ؑ

علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ اس امت کے امام ہیں اس لئے امامت آپ ہی کریں ادھر دجال عرب پر اپنے حملے کی تیاری میں مصروف ہوگا ادھر اس امت کا امام اور بنی اسرائیل کے آخری نبی جہاد کا پروگرام بنانے میں مصروف ہوں گے جب دجال کے آنے کی اطلاع ملے گی تو حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اس کے پاس جائیں گے اور ایک لاٹھی اس پر ماریں گے وہ مرجائیگا اللہ تعالیٰ اتنے بڑے کافر مردود دجال کو ایک بڑی روحانی طاقت والے اپنے رسول اور نبی کو بھیجکر قتل کرائیں گے وہ لاٹھی کیا ہوگی وہ تو عیسیٰؑ علیہ السلام کی رسالت اور نبوت کی طاقت ہوگی جس کو دجال مردود برداشت نہیں کرسکے گا اور ایک ہی لاٹھی میں بے دم ہوکر ہلاک ہوجائیگا اور اس ظالم مردود اور ناپاک سے دنیا پاک ہوجائے گی یہ ہے ایشور اور خدا بننے والا آج کتے کی موت مرکر خود جہنم میں جارہا ہے اور اپنے بھگتوں اور پجاریوں کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جارہا ہے اصلی خدا اور ایشور اویروالا صرف ایک ہے۔ بقیہ سب شیطان ملعون کے استاذ یا اس کے شاگرد ہیں۔ انسان بھائیوں کو ان سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔

ساری دنیا کا دھرم اور مذہب ایک ہوگا

مذہب اسلام کی آسمانی کتاب قرآن مجید نے بھی اور آخری زمانے کے رسول اور نبی اور اوتار مہامت جی نے بھی یہ خبر دی ہے کہ امام مہدی اور عیسیٰ مسیح ابن مریم کے آنے کے بعد پوری دنیا میں ایک ہی دھرم اور مذہب باقی رہے گا وہ اسلام مذہب ہوگا۔ تاریخ انسان میں دو زمانوں کی رپورٹ اس طرح ملتی ہے کہ ان میں شیطان مردود اور اسکے ساتھیوں کا بنایا ہوا باطل دھندہ اور انسانوں کے گلے میں جہنم میں لے جانیوالا

پھندہ صرف ڈھیلا ہی نہیں ہوگا بلکہ ختم ہو جائے گا۔ ایک زمانہ گذر چکا ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ تھا اور دوسرا زمانہ آنے والا ہے وہ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا زمانہ ہوگا جب وہ زمانہ آئے گا تو پوری دنیا میں صرف ایک ہی اوپر والے ایشور اور پرماتما اور اللہ کو ماننے والے اور کلکی اوتار مہامت جی کے چرنوں کو پکڑ کر اور اُن کے حکم پر چل کر جنّت میں جانے والے ہوں گے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ زمانہ رشیوں اور ولیوں کا زمانہ ہوگا۔ تقریباً مہادیو بابا اور پاربتی ماں کے سارے پُتر صرف مسلمان ہوں گے اور اللہ والے ہوں گے نہ لکڑی اور پتھر اور مٹی کے بُت اور مورت رہیں گے اور نہ ہی جہنم میں لے جانیوالے ٹیلی ویژن اور ویڈیو اور سینما خانے رہیں گے۔ نہ شراب و زنا اور لوٹ مار کا بازار گرم رہے گا۔ صرف اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چل کر جنّت کی خریداری کرنے والے انسان ہیں گے وہ بڑا ہی خیر و برکت کا زمانہ ہوگا وہ زمانہ روحانی طاقتوں والا ہوگا ایک امام ہوں گے اور ایک رسول اور نبی ہوں گے ان کی روحانی طاقتوں کو دیکھکر ابلیس مردود اور اس کے ساتھی ڈر کر کسی پہاڑ کے اندر جا کر چھپ جائیں گے اور ان کے جانے کا انتظار کریں گے۔

ایک رسُول اور امام کی جہادِ عظیم کی تیاری

اس زمانے کے تاریخی نقشے کو لوگوں نے سمجھ ہی لیا ہوگا وہ یہ ہے کہ دجّال ملعون پوری دُنیا کے انسانوں کو اپنا عابد اور بھگت بنا کر اپنی ہی پوجا پاٹ کرنے کا پروگرام بنا کر خود سور اور کُتے کی موت مر کر جہنم میں چلا گیا۔ لیکن اس کو ایشور اور پرماتما اور اللہ ماننے

والے پوری دنیا میں موجود رہیں گے اب ان انسانوں کو دجال اور ابلیس کے جال سے نکال کر ہدایت کے راستے پر لاکر کھڑا کرنا ہے اور ایمان اور اعمال کی دولت دیکر ان کو جنتی بنانا ہے اگر انسان سمجھانے سے سمجھ جائے اور منانے سے مان جائے تو جنگ کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر سمجھانے کے باوجود نہ مانے تو خدا کا حکم یہ ہے کہ اس کے سر پر لٹھ برسا دو تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے اور شیطان کا پیچھا چھوڑ دے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر آکر جنت میں چلا جائے اور اگر لٹھ برسانے پر بھی اس کا دماغ ٹھیک نہ ہو تو پھر اس کی گردن مار دو، مجھے ایسے ظالم بندوں کی ضرورت نہیں ہے ایک طرف اللہ والوں کی جماعت ہے اس میں ایک امام اور رسول بھی ہیں۔ اور بہت سے اولیاء عالم اور رشی بھی ہیں مگر یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں دوسری طرف سارے شیطان اور اس کے ساتھی انسان ہیں جو گمراہ ہو کر خوشیاں مناتے ہوئے جہنم میں جا رہے ہیں ان میں کفار و مشرکین بھی ہیں۔ نصاریٰ اور یہود بھی ہیں جو گمراہ ہو چکے ہیں۔ ان کی تعداد اربوں کی ہے بلکہ انھیں لوگوں سے پوری دنیا بھری پڑی ہے۔ اللہ والی جماعت جو بہت چھوٹی ہے اربوں ظالم انسانوں کو ہدایت کے راستے پر لانے کے لئے اور شیطانوں کے پھندے سے اپنے انسانی بھائیوں کو چھڑانے کے لئے جنگ عظیم کی تیاری کر رہی ہے۔ جب اس کی اطلاع عیسائیوں کو ملے گی کہ ہمارے رسول اور پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر زمین پر آگئے ہیں اور امام مہدی کے ساتھ عالمی جہاد کا پروگرام بنا رہے ہیں تو وہ لوگ جہاں بھی ہوں گے وہاں سے ملک شام میں جمع ہو جائیں گے اور اپنے پیغمبر کے حکم کے مطابق کلمۂ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھ کر مسلمان ہو جائیں گے اور اپنے پیغمبر کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جائیں گے جب مذہب اسلام اور مذہب عیسائی کے دشمن یہودیوں کو پتہ چلے گا کہ جس عیسیٰ مسیح کو ہم نے سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا تھا وہ زندہ ہو کر ملک شام میں آچکا ہے وہ ہمارے دشمن مسلمانوں کے ساتھ ملکر ہم سے جنگ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ سارے یہودی آگ بگولہ ہو جائیں گے اور مسلمانوں سے اعلانِ جنگ کر دیں گے اس سے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ لشکرِ اسلام جس فوج سے سب سے پہلے ٹکرائے گا۔ وہ یہودیوں کی فوج ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد اپنے رسولؐ اور امام کے ساتھ نازل ہو گی اور اس لشکر کے اندر ایک طاقت پیدا ہو گی یہ چھوٹی سی اللہ والوں کی فوج اسلام اور مسلمان اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور ان کے ماننے والے عیسائی جو مسلمان ہو جائیں گے ان کے دشمن یہودیوں پر شیر ببر کی طرح حملہ کر دیگی اس وقت یہودی مثل چوہوں کے ہو جائیں گے ان کا قتل عام شروع ہو جائے گا۔ پورا میدانِ جہاد یہودیوں کی کٹی ہوئی لاشوں سے بھر جائے گا وہ جنگ اتنی خطرناک ہو جائے گی کہ انسانی تاریخ میں ایسی خطرناک جنگ کا ثبوت نہیں ملتا۔ وہ دن ظالم یہودیوں کی ذلت اور رسوائی کا دن ہو گا اگر کوئی یہودی پہاڑ پر بھاگ کر اپنی جان بچانا چاہے گا تو پہاڑ آواز دے گا کہ اے مذہب اسلام کے مجاہدین فلاں جگہ پر ایک یہودی چھپا ہوا ہے کر اس کو قتل کر دو اور اگر کوئی یہودی اپنی جان بچانے کیلئے درخت پر چڑھ جائے گا تو درخت آواز دے گا کہ اے مذہب اسلام کے مجاہدین ہمارے اوپر ایک یہودی چڑھا ہوا ہے آکر اس کو قتل کر دو۔ مذہب عیسائی اور مذہب اسلام کے دشمن یہودی سب کے سب قتل ہو کر جہنم

میں چلے جائیں گے اس کے بعد اسلام کا لشکر پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔ دنیا کے تمام علاقوں میں اسلامی لشکر پہونچ جائے گا۔ یہ ڈاکو اور چوروں اور قاتلوں کا لشکر نہیں ہوگا بلکہ اپنے انسانی بھائیوں کا رہبر اور داعی اور مبلغ کا لشکر ہوگا۔ بڑے پیار و محبت سے اپنے بھائیوں کو مذہب اسلام کی دعوت دے گا۔ یہودیوں کی طرح کسی دوسرے ملک کی فوج اس اسلامی فوج سے ٹکرائے گی یا نہیں اس کے متعلق مجھے کوئی خبر نہیں ہے میں ہندوستانی ہوں اگرچہ میرے پاس اس کی کوئی شہادت نہیں ہے لیکن مجھے ہندوستان کے متعلق یہی حسن ظن ہے کہ یہاں کے لوگ اس جماعت سے ٹکر نہیں لیں گے کیونکہ یہاں کے لوگ ایشور کے اوتاروں سے اور ان کے دیوں اور رشیوں سے کبھی بھی ٹکر نہیں لئے ہیں اور وہ لشکر اولیاء اللہ اور رشیوں کا ہوگا۔ اس میں ایک اوتار بھی شامل ہوں گے۔ یہودیوں کے علاوہ کسی قوم کا اس جماعت سے ٹکرانے کی رپورٹ بھی نہیں دی گئی ہے بلکہ یہ خبر دی گئی ہے کہ اس وقت ساری دنیا کے لوگ خوشی سے ایمان لاکر مذہب اسلام کو قبول کریں گے۔ اس دنیا میں مذہب اسلام کے علاوہ کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔ ہندوستان کے انسان جو شیطان اور دجال کے مکر و فریب میں پھنس گئے تھے وہ بھی چھوٹ جائیں گے اور سب کے سب اللہ والے ہوکر جنت کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ اس کتاب کا پڑھنے والا اس وقت تک کوئی اگر زندہ رہے تو جس طرح میں نے لکھا ہے انشاء اللہ اسی طرح ہندوستان والوں کو رشی اور ولی اور بزرگ پائے گا۔ آگے خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔

جہاد یا دہشت گردی

دہشت گردی جس کو آتنگ وادی بھی کہتے ہیں۔ مذہبِ اسلام اپنے ماننے والے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ اسلام مذہب کو بدنام کرنے کی سازش ہے اسی لئے مسلمانوں کی دہشت گردی اور آتنگ وادی کو دیکھکر غیر مسلم بھائی ان سے نفرت کرتے ہیں اور مذہبِ اسلام کو ایک خونخوار دھرم سمجھتے ہیں لیکن جب سچے مسلمانوں سے ملتے ہیں اور ان کے اخلاق اور کردار کو دیکھتے ہیں تو حیرت اور تعجب میں ڈوب جاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اسلام مذہب کچھ اور ہے اور مسلمان کچھ اور ہیں دونوں میں جوڑ نہیں کھاتا۔ مذہبِ اسلام تو پیار و محبت کا درس دیتا ہے اور جانوروں انسانوں کو انسان بناتا ہے اور انسانوں کو اپنا بھائی کہہ کر ان کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا برتاؤ کرتا ہے۔ اور اسلام دھرم کا نمونہ بن کر اسکے دامن میں چمٹ جانے کی تبلیغ و دعوت دیتا ہے اور انسانوں کو شیطان کے مکر و فریب سے بچنے اور اچھائیوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت کھل کر مسلمانوں کے سامنے آجائے گی کہ ہندو بھائیوں کو اسلام دھرم اور اس کی آسمانی کتاب قرآن مجید سے نفرت نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے اور انسانوں کو دھوکا دینے والوں سے نفرت ہے پہلے زمانے کے ہندو بھائیوں نے بھی اولیاء کرام اور بزرگان دین کا ادب و احترام کیا ہے اور آج بھی کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے کے بزرگوں کا جتنا ادب و احترام ہندو بھائی کرتے ہیں اتنا مسلمان نہیں کرتے جب جس کا جی چاہے ہتھوڑا ضلع بانده میں شیخ طریقت عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب مہتمم جامعہ عربیہ ہتھوڑا کو

دیکھ سکتا ہے اور وہاں کے ہندو بھائیوں سے ان کے متعلق کچھ معلوم کرسکتا ہے

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا ✻ ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے
یہ غفلت سفینے سے ہے ناخدا کی ✻ گئے ڈوب کتنے جواں بہتے بہتے

یہ مسلمانوں کی غفلت ہے اور دعوت الی اللہ کی خدمت چھوڑنے کی سزا ہے اللہ تعالیٰ ان کے مدعوئین ہی سے ان کی سرکوبی کرا رہے ہیں۔ جو مسلمان آج کل آتنک وادی اور ہلڑ بازی کو جہاد کا عنوان دے رہے ہیں میں ان کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ جہاد کی جو شکل ان لوگوں نے اختیار کی ہے وہ جہاد نہیں بلکہ ہلڑ بازی ہے۔ اگر اس میں وہ مارے گئے تو شہید نہیں ہوں گے بلکہ جہنمی ہوں گے۔ ایران والے بھی اور عراق اور افغانستان والے بھی اور کویت و عرب والے بھی، اسی طرح پاکستان و کشمیر اور بنگلہ دیش والے بھی سن لیں وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اس کا نام جہاد نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتاب اطلاع دے رہی ہے مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا۔ جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قصداً قتل کردیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیش جلتا رہے گا اور پٹتا رہے گا۔ جب مسلمان خود اپنے بھائی مسلمان کو قتل کرکے اس کی دولت اور عزت کو لوٹ رہے ہیں تو وہ ہندو بھائی کا کب دوست بن سکتے ہیں افسوس ہے ایسے مسلمانوں پر جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اسلام کے کردار اور وقار کو مجروح کر رہے ہیں۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی جہادی زندگی کا مطالعہ کرلیں اور قبل از وقت حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جہادی زندگی کا بھی مطالعہ کرلیں ممکن ہے جہاد کی حقیقت کی کوئی چھینٹ ان کے دل پر پڑ جائے دونوں دور میں جہاد کا

مقصد اور منشا صرف اعلاءِ کلمۃ اللہ ہی ملے گا اور یہ بات بھی معلوم ہو جائیگی کہ اسی کا نام دعوت الی اللہ اور تبلیغ ایمان ہے اور منصب نبوت و فریضۂ رسالت صرف دعوت الی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کا داعی بنا کر بھیجا ہے اور قرآن حکیم نے اس کی شہادت بھی دیدی ہے وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ آپ خدا کی طرف سے داعی اور روشن چراغ بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر مقصدِ جہاد یعنی دعوت الی اللہ کا کام بغیر تلوار کے چل سکتا ہے تو مذہبِ اسلام نے تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی ہے۔ جہاں جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لے گئے ہیں وہاں کے لوگوں کو ڈرائے نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے ڈر کر لوگوں نے اسلام مذہب کو قبول کیا ہے بلکہ ان کے اخلاق اور حسن سلوک اور اسلامی کردار کو دیکھکر مذہبِ اسلام کو قبول کیا ہے۔ البتہ جب متکبر اور مغرور بادشاہوں نے ان کے دعوتی پروگرام میں رکاوٹ پیدا کی ہے تو وہاں پر ان کے اوپر تلوار برسانے کی اجازت دی گئی ہے اگر یہ کتاب جہاد کے عنوان پر ہوتی تو میں اس کی حقیقت تفصیل سے کھولکر لکھتا یہاں پر تو ان اولیاءِ کرام کی جہادی اور دعوتی خدمات کو دکھانا ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہوں گے جب وہ لوگ دنیا کا گشت کریں گے تو ان کی اسلامی صورتوں کو اور ان کی عبادات کو اور ان کے اخلاق کو دیکھ کر لوگ ایمان لاتے چلے جائیں گے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ وہ ذات جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہے۔ ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ سارے دین پر آپ کا دین

اسلام غالب آجائے اس آیت کا یہی مطلب ہے کہ اسلام مذہب سارے مذہب پر غالب آجائے گا اور وہ زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ ـــ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَیَكُوْنُ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔ یہ حدیث خبر دیتی ہے کہ پوری دنیا کا صرف ایک ہی مذہب رہے گا اور وہ مذہب اسلام ہوگا اس زمانے کے مسلمان آج کل کے مسلمانوں کی طرح ٹیلی ویژن اور ویڈیو اور سینما جیسے منکرات اور محرمات کو دیکھکر اور اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو چھوڑ کر شیطان مردود کا ساتھی بن کر دوزخ میں جانے والے نہیں ہونگے بلکہ اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر زندگی گذارنے والے ہوں گے وہ رشی اور ولی ہوں گے اور سب کے سب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں پر ایمان لاکر اسلامی نظام کے ماتحت اپنی زندگی گذار کر جنت میں جانے والے ہوں گے۔

قرب قیامت کا زمانہ

ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اس دنیا کو خیر آباد کہہ کر آخرت کی طرف روانہ ہوجائیں گے اللہ والے تو اپنے ایمان اور اسلام پر جمے رہیں گے مگر یکے بعد دیگرے وہ بھی خیریت کے ساتھ اٹھتے چلے جائیں گے موقع کو غنیمت دیکھکر پھر ابلیس اپنے شیاطین ساتھیوں کے ساتھ میدانِ مقابلہ میں آئے گا۔ اور انسانوں کو دھوکا دیکر گمراہ کرنے کی اسکیم بنائے گا۔ اس کے بعد قرب قیامت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی کے جو فرمایا ہے وہ باتیں ظاہر

ہوتی چلی جائیں گی مثلاً یاجوج وماجوج کا نکلنا دابۃ الارض کا نکلنا سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا خانۂ کعبہ اور قرآن کو اٹھا لینا پھر اور ایمان اور اسلام کو اٹھا لینا جب یہ ساری نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو اس دُنیا میں رہنے والے انسان مخلوق کے سب سے بُرے لوگ رہ جائیں گے۔ کوئی ایک انسان بھی ایسا نہ ہوگا جو پرماتما اور ایشور اور اللہ کا نام لیتا ہوگا۔ اسلام کے اٹھ جانے کے بعد کسی دھرم اور مذہب کا نام تک باقی نہیں رہے گا۔ لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی اور لڑکے بہت کم پیدا ہونگے شراب اور زناکاری عام ہو جائے گی ماں بہن اور لڑکی کا احترام ختم ہو جائیگا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ انسان جانور بن جائے گا ماں باپ کے سامنے لڑکی بدکاری کرے گی کوئی اس کو بُرا نہیں کہے گا ہر قسم کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ہر قسم کی برائیاں عام ہو جائیں گی۔

شیطان مردود کی جیت اور انسان کے ہار کا زمانہ

ابلیس اور اسکے ساتھی اپنے ساتھ

دوزخ میں جانے والے سارے انسانوں کو دیکھکر خوشیاں منائیں گے اور کود پھاند کر اپنا تان وبان لگائیں گے میں نے اس سے پہلے اشارہ کیا تھا کہ آخری زمانہ بھی بڑا خطرناک زمانہ ہوگا، شیطانوں کی خوشیوں کا زمانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے غصہ اور غضب کا زمانہ ہوگا۔ انسانوں کی یہ حالت دیکھکر دن بدن اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب بڑھتا رہے گا اس وقت کے انسانوں کو سنبھالنے والا نہ کوئی اوتار اور نبی ہوگا نہ کوئی ولی اور رشی ہوگا۔ نہ کوئی دھرم اور مذہب رہے گا۔ اس زمانے کے لوگ کتنے بُرے لوگ ہوں گے اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانے کے لوگ سب کے

سب جہنمی ہوں گے جن کو شرار الخلق بھی کہا جاتا ہے مالک کی طرف سے خطرناک گھنٹی بجنے والی ہے ساری مخلوقات کی تباہی اور بربادی کا وقت قریب آتا جارہا ہے اس دنیا میں شرار الخلق کا زمانہ کتنے سال تک رہے گا اس کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔

قیامت کی خطرناک گھنٹی

اللہ تعالیٰ جلال کی حالت میں فرمائیں گے کہ اے زمین آج تیرے اوپر بسنے والوں میں سے کوئی ایک انسان بھی میرا نام لینے والا نہیں ہے اس لئے اب مجھے تیری ضرورت نہیں ہے اسی غصے کی حالت میں حضرت اسرافیل فرشتے کو حکم فرمائیں گے کہ اب تو اپنا صور پھونک دے ایک فرشتہ جس کا نام اسرافیل ہے وہ جب سے پیدا ہوا ہے اپنے منہ میں صور لگا کر کھڑا ہے اور خدا کے حکم کا انتظار کر رہا ہے جب وہ صور پھونکے گا تو پہلے بڑی خوبصورت آواز اس سے نکلے گی۔ لوگ اس کی آواز کو سن کر دیوانہ ہو جائیں گے اور تلاش کریں گے کہ یہ دل کو لبھا دینے اور کھینچ لینے والی آواز کہاں سے آرہی ہے جنگل کے جانور انسانی آبادیوں میں آجائیں گے وہ آواز بڑھتی رہے گی پھر بھیانک شکل اختیار کرلے گی سارے انسان اور زمین پر بسنے والے مرجائیں گے پھر زمین کی مٹی اور اس کے پہاڑ اڑنے لگیں گے ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ زمین کی ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر وہ آواز آسمان کی طرف جائے گی سارے آسمان یکے بعد دیگرے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے اور فنا بھی ہو جائیں گے۔ اور آسمانوں میں رہنے والے فرشتے بھی مرجائیں گے یہاں تک کہ زمین و آسمان اور عرش اعظم وغیرہ سب ختم ہو جائیں گے صرف چار بڑے بڑے طاقت ور فرشتے باقی رہیں گے ان کے نام یہ ہیں (۱) جبرئیلؑ

(۲) میکائیل (۳) عزائیل (۴) اسرافیل اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے کہ تم بھی مرجاؤ، وہ بھی مرجائیں گے۔ اسی غصے کی حالت میں دوبارہ پھر زمین کو پیدا فرمائیں گے۔ وہ بہت بڑی ہوگی بالکل صاف ہوگی اس میں پہاڑ اور سمندر وغیرہ نہیں ہوں گے۔ اسرافیل کو دوبارہ زندہ کر کے صور پھونکنے کا حکم فرمائیں گے سارے انسان اور جنات اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اس زمین پر آجائیں گے ایک طرف جنت لائی جائے گی اور ایک طرف جہنم لائی جائے گی۔ اور ساری کائنات اس میں جمع کر دی جائے گی اسی دن کا نام قیامت ہے اور روز محشر بھی ہے اور روزِ حساب بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر اس دن کے حالات اور واقعات کو بیان فرمایا ہے اور آخری نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے اس منظر کے نقشے کو کھینچ کر آپ کے سامنے کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام انسانوں کو اپنی نبوت کی زبان میں بیان فرمایا ہے۔ جو جیسا کر کے اس دنیا سے جائے گا وہ اسی کے مطابق اپنی آخرت کو پائیگا اگر جنت والا کام کر کے گیا ہے تو جنت میں جائے گا اور اگر شیطان مردود کی دعوت کو قبول کر کے اس کا ساتھی بن کر گیا ہے تو شیطانوں کے ساتھ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ عقل کے غلاموں کو ابھی سمجھانے اور یقین دلانے سے آخرت کی باتیں ان کی عقل میں نہیں آرہی ہیں جب وہ دن آجائے گا جس کے متعلق آسمانی کتاب قرآن نے خبریں دی ہیں اور آخری رسول اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حقیقت کھول کھول کر انسانوں کو سمجھایا ہے تو کھلی آنکھوں اس منظر کو دیکھ لیں گے وہ وقت بھی لوگوں کے سامنے آنے والا ہے بڑے بڑے بادشاہوں اور دولت مندوں اور عقلمندوں

اور دنیا کی حکومت اور دولت پر قبضہ کرنے والوں، وزیروں اور نوابوں اور راجاؤں کو جن لوگوں نے خدا کی عبادت اور بندگی اوتاروں کے طریقے پر نہ خود کیے اور نہ ہی اپنی پبلک کو کرنے دئے بلکہ اپنی حکومت اور دولت اور عورت میں مست رہے۔ ان کے پیروں اور ہاتھوں کو بری طرح زنجیر میں باندھ کر جکڑ دیا جائے گا اور فرشتے ان کو کتوں کی طرح گھسیٹتے اور کھینچتے اور سر پر آگ کے گرج سے مارتے ہوئے جہنم کی طرف لیجائیں گے اور ان کے سامنے مسجد کے مُلّا اور مولوی اور رشیوں اور ولیوں کو اور اللہ کو اپنا ایشور اور خدا اور مالک ورب مان کر ان کے بھیجے ہوئے نبیوں اور اوتاروں کے حکم پر زندگی گذارنے والوں کو سونے اور چاندی کی کرسیوں پر بیٹھا کر اور ان کے سر پر ہیرے وجواہرات کا تاج رکھکر جہنم میں جانے والے کافروں اور مشرکوں اور خدا کے دشمنوں اور اوتاروں کے مخالفوں اور ان کو تکلیف پہونچا کر ان سے مذاق کرنے والوں شیطان مردود کے ساتھیوں کو کھینچتے ہوئے اور مارتے ہوئے انھیں لوگوں کے سامنے سے ان کو دکھاتے ہوئے لیجائیں گے وہ لوگ ندامت اور شرم میں ڈوب جائیں گے اور کہیں گے کہ مولوی اور ملاؤں ہی کی باتیں سچی تھیں کاش ان کو ہم بے وقوف اور اپنے آپ کو عقلمند نہ سمجھتے اور ان کی باتوں کا یقین کر کے مان جاتے تو آج ایسی ذلت اور رسوائی کا دن دیکھنا نہ پڑتا میں کہتا ہوں کہ یہ باتیں ملّا اور مولوی کی نہیں ہیں بلکہ دنیا کو پیدا کرنے والے اور ان کے مالک اللہ اور ان کے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں ان باتوں کو مولوی اور ملاؤں نے سُن کر لوگوں کو بتلادی ہے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآن حکیم میں اس نقشے کو کھینچ کر بتلا رہے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فٰكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ جن جن لوگوں نے نبیوں اور ان کے رشیوں کی دعوت کو ٹھکرا کر ان سے مذاق کیا تھا اور ان کو دیوانہ اور پاگل کہہ کر تکلیف پہونچائی تھی اور ان کو انگوٹھا دکھا کر کہا تھا کہ تیری باتیں ہماری عقل میں نہیں آتی ہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے اور ہمارا گوشت اور ہماری ہڈیاں مٹی میں مل کر گل کر سڑ جائیں گی یا ہماری لاش کو جلا کر ہوا میں اڑا دیں گے یا ندی میں بہا دیں گے۔ پھر ہم زندہ کس طرح کئے جائیں گے یہ مولوی ملاؤں کی جھوٹی باتیں ہیں وہ خود گمراہ ہیں اور ہم کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب اس منظر کو قرآن مجید واضح طور پر سمجھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں نے جرم کیا یعنی ہمارے نبیوں اور رشیوں کی ایمانی دعوت کو ٹھکراتے ہوئے اس کا انکار کیا۔ یا بُت و مورت اور سورج و آگ کو اپنا پرماتما اور خدا بنا کر اُن کی بندگی اور پوجا پاٹ کی وہ لوگ ایمان اور اعمالِ خیر والوں سے ہنسی اور مذاق کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گذرتے تھے تو حقارت سے اشارہ کیا کرتے تھے یعنی ان لوگوں سے اپنی انگلیوں کو اٹھا کر کہا کرتے تھے کہ دیکھو وہ ذلیل اور فقیر جا رہا ہے اور جب اپنے گھر کی طرف لوٹتے تھے تو اتراتے ہوئے لوٹتے تھے یعنی یہ ذہن بنا کر آتے تھے کہ ہم نے اس پاگل اور دیوانے کی خوب گت بنائی آج ہم نے اس کو ایسا ذلیل کیا ہے کہ آئندہ ہم کو اور ہماری قوم کو، ہمارے ایشور اور اللہ کی مورت اور

تصویر کو چھوڑنے کو نہ کہے گا اور جب ایمان والوں کو وہ لوگ دیکھتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہیں ہمارے دیوبابا اور کالی مائی اور بھوانی مائی اور آگ ماتا اور گئو ماتا اور یہ لکڑی اور پتھر کے دیوتا ان کو سخت سزا دیں گے۔ ان گمراہوں کے پاس مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ یعنی ان اوتاروں اور رشیوں اور بزرگوں کا حق اور سچ راستے کا بتلانا تھا۔ مگر وہ لوگ زبردستی کہا کرتے تھے کہ ہم نے تم کو اپنا نگراں یا حاکم نہیں بنایا ہے اس لئے تم ہمارے پیچھے کیوں پڑتے ہو اس قسم کی باتیں ان سے کہا کرتے تھے اس کا انجام یہ ہوگا کہ قیامت کے دن ایمان والے کافروں اور مشرکوں سے اور شیطان کے ساتھیوں سے مذاق کریں گے ایمان والے شاہی تخت پر یا کرسیوں پر بیٹھکر اس منظر کو دیکھیں گے۔ یعنی فرشتے ان نافرمانوں کو جب زنجیر سے باندھ کر اور آگ کے گرز سے مارتے ہوئے اور ان کی پٹائی کو دکھاتے ہوئے ایمان والوں کے سامنے سے گذارتے ہوئے لیجائیں گے لہذا شیطانوں کے ساتھیوں کو ان کے بُرے اعمال کا پُورا پُورا بدلہ ملے گا وہ جہنم کے خطرناک عذاب میں ڈال دئے جائیں گے اور اپنے رہبر اور شیطان ملعون سے ملاقات کر کے اس کی حیرت انگیز تقریر سنیں گے۔ اگر کسی کو مرنے کے بعد سے جنت اور جہنم میں جانے تک کے حالات کا تفصیلی علم حاصل کرنا ہو تو وہ "موت کا منظر" اور "یوم عظیم" کا مطالعہ کرے مجھے چونکہ انسان اور شیطان کی تاریخ اور ان کی دعوت اور محنت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کا نتیجہ دکھانا تھا۔ اس لئے اجمالی اور خلاصہ کے طور پر چند آیات قرآنی کو نقل کر دی

انسانوں اور شیطانوں کی محنت کا نتیجہ

اب تک میں یہ لکھتا آیا ہوں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا چالیس ہزار پیغمبر اور اوتار اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے بھیجے گئے ہیں ہر نبی اور پیغمبر نے اپنی دن رات کی پوری زندگی اپنے بھائی انسانوں کو صراط مستقیم پر لانے اور شیطان مردود کے پنجے سے چھڑانے میں گذاری ہے ان کے علاوہ کتنے اولیاء اللہ اور رشیوں نے اپنے اپنے نبیوں اور اوتاروں کے حکم کے مطابق اپنے بھائی انسانوں کو خدا سے ملانے اور ان کا درشن کرانے اور جنت میں لیجانے اور جہنم سے بچانے کی محنتیں کی ہیں ان کی دعوتی خدمات اور واقعات کو میں نے اپنی لکھی ہوئی کتاب "اولیاء کرام کی دعوتی خدمات" میں لکھا ہے اب دونوں جماعتوں کی محنت کا ثمرہ اور نتیجہ ملاحظہ فرمائیں

ہمارے آقا اور سرکار اور اپنی امت کے داعی اور رہبر اور غمخوار محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد محشر کے میدان میں جمع ہوجائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم یہ آپ کی اولاد ہیں ان میں ایک ہزار میں سے ایک جنتی بقیہ نو سو ننانوے جہنمی ہیں شیطان مردود نے اپنے چیلنج کیمطابق ۹۹۹ انسانوں کو گمراہ کرکے دوزخ میں ڈال دیا۔ یہ انسان اور شیطان کی محنت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے اس مسئلے کو میں پہلے بھی سارے انسانوں کو سمجھا چکا ہوں اور اب پھر اسی مسئلے کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ صرف مسلمانوں کو دیکھ لیجئے اور مذہب اسلام اور اس کے قانون کو سامنے رکھکر خود فیصلہ کرلیجئے کہ ایک ہزار مسلمانوں میں سے کتنے مسلمان ایسے ہیں جو جنت کا کام کرتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں

جو جہنم کا کام کرتے ہیں یہ بھی فضلِ خداوندی ہے ایک ہزار میں سے ایک انسان کو جنتی بنا دیا ورنہ موجودہ زمانے کا تخمینہ کے مطابق کئی ہزار انسانوں میں سے صرف ایک ہی جنتی نظر آرہا ہے بقیہ جہنم کا کام کرکے شیطان کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے ہیں جب قیامت قائم ہوگی تو اس منظر کو کھلی آنکھوں سارے انسان دیکھ لیں گے مگر مرنے سے پہلے پہلے سنبھل جانا یہی عقلمندی ہے۔

دوزخ میں جانے والے لوگ

دوزخ میں جانے والے وہ لوگ جو کبھی نہ جنت میں جا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی دوزخ سے نکالے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں (۱) سارے شیاطین۔ (۲) کفار، کافر اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اوپر والے مالک کا اور ان کے اوتاروں کا اور دھرم اور مذہب کا اور آسمانی کتابوں کا اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر خدا کے سامنے حساب دینے کا اور جنت و جہنم کا انکار کرتے ہیں۔ (۳) منافقین، منافق ان لوگوں کو کہتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر دل میں کفر اور اسلام مذہب کی دشمنی چھپائے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہکر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ (۴) اپنے آپ کو ایشور اور خدا ہونے کا دعویٰ کرنے والے۔ (۵) خدا کی طرف سے جس کو نبوت اور رسالت کا عہدہ نہ ملا ہو اور وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے۔ (۶) کسی نبی اور اوتار کو قتل کرنے والے (۷) جس کو کسی نبی اور اوتار نے قتل کر دیا ہو (۸) بُت اور مورت اور قبر اور مزار سورج اور چاند آگ ماتا اور گئو ماتا دیوی ماتا اور دیو بابا یا کسی انسان کو خدا اور ایشور یا ان کا لڑکا اور شریک کار سمجھکر ان کی بھگتی اور بندگی اور

ان کی پوجا پاٹ کرنے والے اوپر والے پرماتما اور خدا کی بندگی کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ان چیزوں کی بندگی اور ان کا سجدہ کرنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ جہنم میں جانے والے وہ لوگ جو سزا پانے کے بعد نکال لئے جائیں گے اور جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ (۱) وہ مسلمان جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور دل سے یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ صرف اللہ ہمارا معبود اور ایشور اور رب ہیں بقیہ شیطان کے بنائے ہوئے بت اور بت خانے جھوٹے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول اور نبی ہیں ان کو مومن کہا جاتا ہے۔ اور ایمان والا بھی کہا جاتا ہے مگر وہ لوگ ارکانِ اسلام پر عمل نہیں کرتے ہیں یعنی نماز نہیں پڑھتے۔ روزہ نہیں رکھتے حج اگر فرض ہے تو حج نہیں کرتے زکوٰۃ اگر فرض ہے تو زکوٰۃ نہیں دیتے اور بہت سے گناہ بھی کرتے ہیں اس قسم کے مسلمان بھی دوزخ میں ڈالے جائیں گے مگر سزا کاٹنے کے بعد نکال لئے جائیں گے اسی طرح ہر ہر زمانے کے اوتاروں اور نبیوں پر ایمان لانے والے جو ان کے حکم کے مطابق زندگی نہیں گذارے ہیں وہ بھی سزا پائیں گے لیکن توحید و رسالت پر ایمان لانے کی وجہ سے نجات پا جائیں گے اور ایک انسان وہ ہوں گے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اوپر والا مالک خدا اور ایشور صرف ایک ہے یہ بت اور بت خانے جھوٹے ہیں اور ان کے رسول اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول اور نبی ہیں ایسے لوگوں کو اعتقادی مسلمان کہا جاتا ہے وہ بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے اس قسم کے انسان دوزخ میں ہوں گے کسی کو دائمی سزا ملے گی اور کسی کو وقت متعین تک سزا ملے گی اور کسی کو کم سزا ملے گی کسی کو زیادہ

ملے گی وہاں پر انسانوں کے اعمال کے مطابق معاملہ ہوگا۔

جنت میں جانے والے لوگ

جنت میں جانے والوں میں سب سے اعلیٰ اور اونچا مقام رسولوں اور نبیوں اور اوتاروں کا ہوگا دوسرا نمبر اولیاء کرام اور رشیوں کا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے نبی اور اوتار کے لائے ہوئے سچے مذہب کی ان کی امت میں تبلیغ و دعوت کا کام کیا تھا تیسرے نمبر پر اوتاروں اور نبیوں کی تعلیمات کو عام انسان تک پہونچانے والے علماءِ امت ہوں گے چوتھے نمبر پر وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اپنے زمانے کے اوتاروں اور نبیوں کے حکم پر چل کر زندگی گذاری تھی ان لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ پانچویں وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اوتار اور نبی کے حکم پر چلے تھے مگر ان کے اعمال میں کچھ کمی رہ گئی تھی ان سے حساب لیا جائے گا ان کے متعلق حِسَابًا يَسِيْرًا فرمایا گیا ہے یعنی بہت ہلکا حساب لیا جائے گا حساب کے بعد وہ بھی جنت میں جائیں گے چھٹے نمبر پر وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اپنے اوتار اور نبی کے حکم پر چلے تھے لیکن ان کے اعمال میں بہت کمی رہ گئی تھی ان سے سخت حساب لیا جائے گا یعنی ان کے اوپر سختی ہوگی عالم برزخ میں بھی اور قیامت میں بھی ان کو کچھ سزا دیکر چھوڑ دیا جائے گا وہ بھی جنت میں جائیں گے ان کے علاوہ کون کون لوگ جنت میں جائیں گے ان کا معاملہ خدا کے فضل و کرم پر ہوگا وہ مالک ہیں اور خالق ہیں اپنے کسی بندے کے کسی عمل پر خوش ہوکر چھوڑ دیں اور اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادیں اس قسم کا ان کا فضل و کرم عام ہوگا جس کو کتاب میں نہیں لکھا جاسکتا ہے وہ رحیم و کریم ہیں ہم بھی

ان کے فضل وکرم کا سہارا لگائے ہوئے ہیں۔

تاریخ جنات اور انسان کی مدت

ساری کائنات کو پیدا کرنے سے پہلے ایشور نے کلکی اوتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر سات آسمان اور عرش اعظم و عرش کرسی کو پیدا فرمایا۔ پھر اس کے بعد زمین کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد سب سے پہلے جس قوم کو پیدا فرمایا اس قوم کا نام اِن تھا پھر قوم اِن کے بعد جس قوم کو پیدا فرمایا اس قوم کا نام دِن تھا پھر اس کے بعد جس قوم کو پیدا فرمایا اس کا نام جن ہے اور سب سے آخر میں جس قوم کو پیدا فرمایا اس کا نام اِنس ہے ان اور دِن ان دونوں قوموں کا ذکر آکاشوانی کتاب قرآن میں صراحۃً نہیں آیا ہے اشارۃً اگر ذکر ہو تو ممکن ہے اور نہ ہی حدیثوں میں ان کا تذکرہ ہے اب اگر کوئی ان کی تاریخ پر کتاب لکھے گا تو اپنی عقل اور فہم کے مطابق لکھے گا مگر اس کی تاریخ نگاری پر کوئی دلیل نہیں ہوگی البتہ ممکن ہے جیسے الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر واقعی وہ قومیں جنات اور انسان سے پہلے اس دنیا میں آباد رہی ہوں تو ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی فرض رہی ہوگی البتہ ان کی عبادت اور بندگی کا طریقہ کیا رہا اور کتنے لاکھ سال تک ان کی آبادی رہی اس کو کوئی نہیں بتا سکتا وجہ اس کی یہی ہے کہ ان قوموں کا وجود ہی باقی نہیں رہا صرف امکانی پہلو کو سامنے رکھکر آگے اس مسئلے کو سمجھا رہا ہوں۔ رہا جنات اور انسان کے بارے میں ان کا وجود بھی باقی ہے اور قرآن و حدیث میں ان کا تذکرہ بھی ملتا ہے اسی لئے میں نے ان کی تاریخ اور دعوت کو سامنے رکھکر یہ کتاب لکھی ہے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ میں نے جنات اور انسان کو صرف

اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جنات اگرچہ ہم کو نظر نہیں آتے۔ لیکن قرآنی شہادت کے بعد ان کے وجود کا انکار نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید میں کئی جگہوں پر جنات کا ذکر کیا گیا ہے اور سورۂ جن کے نام پر مستقل ایک سورت بھی نازل کی گئی ہے۔ انھیں لوگوں کی حکومت انسانوں سے پہلے اس دنیا میں تھی ان کی حکومت چھین کر انسانوں کے حوالہ کر دی گئی ہے اور ان کو انسانوں کا محکوم بنا دیا گیا ہے۔ ان کی حکومت اس دنیا میں کتنے ہزار سال رہی ہے اس کی رپورٹ بھی تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتی ہے۔ البتہ حضرت آدم علیہ السّلام کو اس دنیا میں آئے ہوئے کتنے سال کی مدت گذری ہے۔ مؤرخین نے تخمینہ لگا کر صرف دس بارہ ہزار سال کی رپورٹ دی ہے بقیہ تاریخی رپورٹیں سو فیصد غلط ہیں رپورٹ دینے والے نہ خود سمجھ سکے ہیں اور نہ ہی انسانوں کو سمجھا سکے ہیں۔ بلکہ انسانوں کو بری طرح ان لوگوں نے الجھا دیا ہے یہ ان کی اپنی عقل کی باتیں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اپنی تحریرات پر انھوں نے کوئی آکاشوانی کتابوں کی شہادت نہیں دی ہے

اولاد آدم میں دو چیزوں کی شہرت

پہلے زمانے ہی سے یہ دو شہرتیں چلی آرہی ہیں ایک شہرت قیامت کی اور دوسری شہرت کلکی اوتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ہندوستان کے انسان کہتے تھے کہ جب کلکی اوتار مہامت جی جنم لیں گے تو قیامت قریب ہو جائے گی اور عرب والے کہتے تھے کہ جب آخری رسول اور نبی احمد و محمد صاحب کی ولادت ہو جائے گی تو قیامت قریب ہو جائے گی اور فارس والے کہتے تھے کہ پیغمبر آخر الزماں اور رہبر دو جہاں شہنشاہ عالم سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب پیدائش ہو جائے گی تو قیامت قریب ہو جائے گی۔

اب غور کرنا یہ ہے کہ تقریباً انسانی تاریخ کی ابتدا سے لیکر آپ کی پیدائش تک یہ خبر پوری دنیا کے انسانوں میں گونج رہی تھی اور آپ کو آئے ہوئے ایک ہزار چار سو سولہ سال ہو گئے ہیں دن بدن قیامت کی نشانیوں کا ظہور ہوتا چلا جا رہا ہے اب دنیا کی زندگی کتنی سال باقی ہو گی اس کو تو خدا ہی جانے لیکن اندازہ لگا کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے ہزار ڈیڑھ ہزار سال تک اس کی زندگی ممکن ہے باقی ہو۔ ہندو دھرم کی کتابوں میں جو لکھا گیا ہے جس کو محمد بن قاسم فرشتہ نے اپنی کتاب "تاریخ فرشتہ" کے صفحے ۷۴، ۸۰، ۴ پر لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے اس کے چار زمانے گذرے ہیں پہلے زمانہ کا نام ست یگ ہے اس کی کل مدت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی ہے اس مدت میں پیدا ہونے والے سو فیصد انسان اولیاء اللہ اور رشی لوگ ہیں یعنی اس ست یگ میں ابلیس لعین پیدا ہی نہیں ہوا تھا اور نہ ہی آدم پیدا ہوئے تھے بس انسان ہی انسان تھے ان لوگوں کی ہر بات ناقابلِ فہم ہے کیونکہ یہ ان کی عقل کی باتیں ہیں۔ اس دور کے لوگوں کی عمر ایک لاکھ سال کی ہوتی ہے۔

دوسرے زمانے کا نام ترتیا یگ ہے اس کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال کی ہے اس میں پیدا ہونے والے انسان ۵۰ فیصد اچھے ہیں یعنی وہ لوگ رشی اور ولی ہیں بقیہ ۵۰ فیصد جہنمی ہیں اس زمانے کے انسانوں کی عمر دس ہزار سال کی ہے۔ تیسرے زمانہ کا نام دواپر یگ ہے اس کی کل مدت آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار سال کی ہے۔ اس زمانے کے لوگوں کی عمر ایک ہزار سال کی ہے۔ اس زمانے کے اندر پچاس فیصد انسان اچھے ہیں بقیہ پچاس فیصد بُرے ہیں چوتھے زمانے کا نام کل یگ ہے اس کی کل مدت چار لاکھ تیس ہزار

سال کی ہے اس زمانے کے انسانوں کی عمر ۱۰۰ سال کی ہے اور اس زمانے میں ۷۵ فیصد انسان بُرے اور جہنمی ہیں اور صرف ۲۵ فیصد رشی اور اولیاء ہیں جن لوگوں کو تفصیل سے دیکھنی ہو وہ لوگ تاریخ فرشتہ میں دیکھ لیں یہ اور اس قسم کی خبروں کو نہ تو ایشور اور اللہ نے اپنی کسی آکاش وانی کتاب میں لکھی ہے اور نہ ہی کسی اوتار اور پیغمبر نے ایسی خبریں اپنی امت کے لوگوں کو بتلائی ہیں اور نہ ہی کسی رشی اور ولی نے کسی سے بیان کیا ہے اور نہ ہی اپنی کتاب میں لکھا ہے پھر کس نے لکھا ہے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ اس زمانے میں پڑھے لکھے لوگ نہیں ہوا کرتے تھے اسلئے بعض لوگ ان میں آتے تھے وہ کتابیں پڑھ کر لوگوں کو سناتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور عام انسانوں کو بے وقوف کہتے تھے اندازہ یہی ہے کہ ان عقلمندوں نے یہ باتیں لکھی ہیں انھیں عقلمندوں کو گیانی اور ودوانی بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد بڑے بڑے عقلمند اور گیانی و دوانی آتے گئے اور مختصر مضمون کو بڑھاتے گئے پھر بھی مجھے ان کی نہیں سنانی ہے بلکہ اپنی سنانی ہے ان لوگوں نے غلط لکھا یا صحیح لکھا اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے۔

تاریخ کائنات کا صحیح رُخ

ایک وقت اور زمانہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کا ہے دوسرا زمانہ مخلوقات کے پیدا کرنے کا ہے اور تیسرا زمانہ انسان کے پیدا کرنے کا ہے اور چوتھا زمانہ ساری چیزوں کو ختم کر دینے کا ہے اور پانچواں زمانہ انسانوں کے اعمال کا بدلہ دینے کا زمانہ ہے ان پانچ زمانوں کا ثبوت قرآن وحدیث سے اور آسمانی کتاب قرآن مجید سے اور آخری پیغمبر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے ملتا ہے ان زمانوں کے ثبوت کیلئے ہمارے پاس اتنے قوی اور مضبوط دلائل ہیں کہ کوئی شخص ان کی تردید نہیں کر سکتا اور انھیں قطعی دلائل کی وجہ سے میں نے اقوام عالم کو چار چیلنج کیا ہے اس طرح سے دو زمانے گزر چکے ہیں اور تیسرا زمانہ چل رہا ہے آخر کے دو زمانوں کو آخرت کا زمانہ کہا جاتا ہے انھیں زمانوں پر یقین کرنے کا نام مذہب اور دھرم ہے اگر آنے والے دو زمانوں پر انسانوں کو یقین نہیں آیا تو وہ دھرم اور مذہب کو مان ہی نہیں سکتے بلکہ گمراہ ہو کر شیطان کے ساتھ دوزخ میں چلے جائیں گے۔ اس سے پہلے میں اشارہ کر چکا ہوں کہ بعض لوگوں نے اس طرح سے کتابیں لکھی ہیں کہ ان کا سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہے ایک چھوٹی سی بات کو ناول اور افسانہ بنا کر رکھدیا ہے اور یہ بھی اشارہ کر چکا ہوں کہ جن باتوں کے بارے میں دلیل اور شہادت نہ ہو تو اُن کیلئے ممکن جیسے الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں اگر عقلمندوں نے ست یگ۔ وپر تیا یگ۔ و دوا پرا یگ۔ و کل یگ کے چار زمانے قائم کر کے اس سے انسانی پیدائش اور آبادی مراد لی ہے تو یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے اور غیر ممکن اور محال ہے کیونکہ خدا کی آسمانی کتاب قرآن جہاں پر انسانوں کی ہدایت و رہنمائی و احکامات کی کتاب ہے تو وہاں پر انسانوں کی تاریخ کی کتاب بھی ہے اس کتاب نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامت تک کے پورے حالات اور واقعات کو مختلف مقامات پر مختلف عنوانات سے بیان کیا ہے اس کی کل مدت دس بارہ ہزار سال کی ہے اگر کوئی اندازہ لگا کر پندرہ بیس ہزار سال لکھ دے تو ممکن میں داخل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی انسانوں کی پیدائش کی مدت

اکتالیس لاکھ بانوے ہزار سال کی مدت لکھ دے تو وہ اس کی عقل اور فہم ہے جس پر کوئی امکان بھی قائم نہیں کیا جا سکتا ہے البتہ اگر لکھنے والے عقلمند لوگ اس سے مراد مخلوق کی پیدائش لیں تو اس کی بلا دلیل امکانی شکل یہ ہو سکتی ہے کہ قوم اِن و قوم بِن و قوم جن و قوم اِنس کی مدت کا قیاس کر لیا جائے اور کہا جائے کہ ممکن ہے قوم اِن اس دُنیا میں اتنے لاکھ ہزار سال رہی ہو۔ اور قوم بِن اتنے ہزار سال رہی اور قوم جن اتنے لاکھ ہزار سال رہی۔ اور انسانوں کی حکومت اتنے سال سے رہی ہے۔ اور قیامت تک رہے گی۔ مگر ان باتوں کا دھرم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا یہ خیالی باتیں اور تاریخی باتیں ہیں مجھے ان باتوں کی لکھنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن انسانوں میں دو باتوں کی شہرت کی سچی خبر سنانی تھی اور یہ باتیں آکر درمیان میں حائل ہو رہی تھیں اس لئے ان کو لکھ کر انسانی تاریخ کا صحیح رُخ پڑھنے والوں کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ایک بڑی الجھن سے انسان نجات پا جائیں اور اپنے مالک اور خالق ایشور اور اللہ ہی کو اپنا مالک اور رب اور معبود مان کر ان کے بھیجے ہوئے رسولوں اور اوتاروں کی تعلیم کے مطابق زندگی گذار کر دنیا سے آخرت کی طرف جائیں اور اپنا رسول اور اوتار اور پیغمبر صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانیں اور ان کی بتلائی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل کریں

قومِ جنات کا قبولِ اسلام

جس طرح سارے انسانوں پر آخری مذہب اسلام کو ماننا اور اسکے قانون کے مطابق عمل کرنا فرض ہے۔ اسی طرح سارے جنات پر بھی اسلام مذہب کو ماننا اور اس پر ایمان لانا فرض ہے اپنے انسانی بھائیوں کو یہ سچی خبر سنا رہا ہوں کہ سارے انسانوں کی نجات صرف حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے قدموں سے لپٹ کر اور ان کا دامن تھام لینے ہی میں ہے اگر بار بار سمجھانے کے بعد بھی انسان بھائی نہیں مانے تو مرنے کے بعد اس حقیقت کو کھلی آنکھوں دیکھ لیں گے۔ جس طرح انسانوں میں بُرے اور بھلے ہیں اسی طرح جنّات میں بھی بُرے اور بھلے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں ایمان اور اعمال والے ہیں اور مشرکین اور کفار اور بڑے بڑے شیطان کے ساتھی شیطان ہیں اسی طرح جنّات میں بھی فرمانبردار اور نافرمان لوگ ہیں۔ دونوں قوموں کے وہ لوگ جو اوتاروں کے ذریعہ خدا کی وحدانیت پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاکر اور اسلام کے حکم کے مطابق اس دنیا سے جائیں گے ان کو تین دولتیں ملیں گی نمبر(۱)، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی۔ نمبر(۲)، اللہ کی جنّت اور جنّت کی حکومت نمبر(۳)، اللہ تعالیٰ کی زیارت اور ان کا درشن بقیہ سارے جنّات اور انسان دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے جس طرح انسانوں میں اولیاء اللہ اور رشی لوگ ہیں وہ ہدایت اور دعوت کا کام کرتے ہیں اسی طرح جنّات میں بھی اولیاء اللہ اور رشی لوگ ہوتے ہیں وہ بھی ہدایت اور دعوت کی خدمت انجام دیتے ہیں ان کی دعوت کا تذکرہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (سورۃ الاحقاف، رکوع ۳)

ترجمہ:۔ جنّات کی ایک جماعت نے اپنی قوم جنّات کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب کی تلاوت کو سُنی ہے جو موسیٰ

علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے۔ وہ کتاب ہمارے سامنے کی ساری باتوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق راستے کی اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کرتی ہے۔ لہذا اللہ کے داعی کی دعوت کو قبول کرلو اور ایمان لے آؤ اگر تم لوگ ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمادیں گے اور اپنے دردناک عذاب جہنم سے بچادیں گے یہ جنات کے رشی اور اولیاء اللہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان لاکر اپنی قوم کو اسلام مذہب کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور ان کو یقین دلا رہے ہیں کہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد سارے مذہب ختم ہو چکے ہیں اب تو اللہ تعالیٰ کے خطرناک عذاب سے بچنے اور جنت میں جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ رسول اور داعی جو سارے انسانوں کو ہدایت کی اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں اور ابلیس مردود کے پھندے سے چھوٹنے اور بچنے کی محنت میں لگے ہوئے ہیں ان کی دعوت قبول کرلو۔ لہذا یہ بہترین موقع ہے کہ داعی کی دعوت کو قبول کرکے اور ان پر ایمان لاکر اور ان کی بتلائی ہوئی تعلیم کے مطابق زندگی گذار کر ان کے صحابہ میں ہم بھی اپنا نام لکھا کر اور صحابیت کا شرف حاصل کرکے جنت کی خریداری کرلیں یہ تو قرآن کی رپورٹ ہے۔ اب حدیث کی رپورٹ سنئے۔

حضرت مسعودؓ صحابی ہیں وہ فرمارہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک مقام پر اپنے ساتھ لے گئے اور زمین پر ایک لکیر کھینچ کر اس کے اندر مجھے بیٹھا دیئے اور آپؐ آگے کی طرف روانہ ہوگئے میں نے دیکھا کہ عجیب عجیب شکل کے جنات اس راستے سے گذر کر جہاں پر سرکار دو عالمؐ

تشریف لے گئے تھے وہاں پر وہ لوگ جا رہے ہیں۔ وہ مجمع کتنے جنّات کا تھا یہ سرکار سے معلوم نہیں کیا گیا البتہ یہ اطلاع ملی ہے کہ جب جنّات کا مجمع جمع ہو گیا تو ان میں آپؐ نے توحید و رسالت کی تبلیغ و دعوت کا کام کیا اور اسلام کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کر ان کو اسلام کے حلقے میں داخل فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ انسانوں کا مقابلہ جنّات سے نہیں ہے بلکہ شیطان مردود اور اس کے ساتھیوں سے ہے اس کے ساتھی خواہ مسلمان ہوں یا ہندو ہوں یا دوسرے دھرم کے لوگ ہوں، یا جنّات ہوں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح جنّات کے اندر شیطان ہیں اسی طرح انسانوں کے اندر بھی شیطان ہیں ان سب کا کام یہی ہے کہ انسانوں کو دھوکا دے کر گمراہ کر کے جہنم میں ڈال دو اور ان کے پیچھے سے تالیاں بجا کر ان کا مذاق اڑاؤ اور ڈھولک بجا کر خوشیوں کا گیت گاؤ اس لئے انسان بھائیوں کو اپنے دشمن شیطان کے مکر و فریب سے بچنا چاہیئے اور صرف ایک الٰہ اور اللہ کو مان کر اور ان کے رسول اور اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر ان کی تعلیم کے مطابق زندگی گذار کر اس دنیا سے دوسری دنیا یعنی آخرت کی طرف چلنا چاہیئے اسی میں انسانوں کی عزّت اور آبرو ہے اور اسی میں ان کی کامیابی بھی ہے۔ آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھ کر اگر غور و فکر کیا جائے تو جنّات کے اندر بڑے پیمانے پر تبلیغ و دعوت کے کام کا پتہ چلے گا۔ دعوت کا کام ان میں ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے۔ چونکہ ان کو یہ معلوم ہے کہ اپنے مالک اور داتا کی عبادت اور بھگتی انسانوں کے رسولوں اور اوتاروں کی تعلیم کے مطابق ہمارے اوپر بھی فرض ہے اس لئے ہر ہر زمانے کے اوتاروں اور نبیوں کی دعوت

کو قبول کر کے ان کی تعلیم کے مطابق جنات نے زندگی گذاری ہے اوتاروں کا درجہ تو بہت بلند ہوتا ہے رشیوں اور ولیوں کے بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ قوم جنات نے ان لوگوں سے مرید ہو کر اپنی ظاہری اور باطنی اصلاح کرائی ہے اور ان سے علم دین بھی حاصل کیا ہے۔ دنیا کے جس جس علاقے میں وہ لوگ رہتے ہیں ان کا بادشاہ بھی ہوتا ہے اور اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ بھی کرتا ہے اس قسم کے بہت سے جنات کے واقعات میرے سامنے ہیں مگر یہ کتاب اس کا موضوع نہیں ہے اگرچہ جنات کی پیدائش میں آگ کے غلبہ کی وجہ سے وہ طبعًا انسانوں سے زیادہ شریر ہوتے ہیں مگر مذہبی معاملے میں انسانوں سے بہت آگے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے ابلیس بھائی کی مکاری اور غداری اور فریب کاری سے واقف کار ہیں۔

پہلے چیلنج کے بعد اقوام عالم کو چار چیلنج

یہ ہمارے چار چیلنج ہیں۔ یہ چیلنج سارے انسانوں کو کئے جا رہے ہیں۔ اگر ابلیس اور اس کے سارے ساتھی شیاطین بھی ان چار چیلنج کو قبول کرنا چاہیں تو انسانی شکل میں آجائیں اور میدان چیلنج کے جس میدان میں چاہیں ہمارے ساتھ کود پڑیں وہ انسان خواہ مسلمان ہوں اور اسلام کے اندر تہتر فرقے بنانے والے ان کے پیر اور رہنما اور لیڈر اور ان کے علماء ہوں یا ہندو اور ان کے پنڈت اور گرو اور سادھو اور مہنت اور ہندو دھرم کے ٹھیکیدار ہوں اسی طرح یہود و نصاریٰ اور دنیا کے ہر ہر دھرم کے رہنما ہوں یا دنیا کی حکومت اور اس کی دولت پر قبضہ کرنے والے بادشاہ اور وزیر اور صدر ہوں ان سارے

لوگوں میں یہ چیلنج کر رہا ہوں پہلے چاروں چیلنجوں کو پڑھیں نمبر(۱) قرآن مجید آکاش والی کتاب ہے اللہ اور ایشور نے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے یہ ہمارا دعویٰ اور چیلنج ہے۔ نمبر(۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری رسول اور نبی اور پیغمبر اور اوتار ہیں۔ اب ان کے بعد کوئی نبی اور رسول اور اوتار نہیں آئے گا یہ ہمارا دوسرا چیلنج اور دعویٰ ہے نمبر(۳) اسلام مذہب یہی وہ دھرم ہے کہ جس کو قبول کرنے اور اسکے حکم پر چلنے ہی سے انسانوں کو نجات ملے گی یعنی صرف اسلام مذہب پر چلنے والے ہی جہنم سے نجات پاکر جنت میں جائیں گے اگر کسی انسان نے اللہ کی یکتائی اور وحدانیت پر اور ان کے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاکر اپنی زندگی نہیں گذاری اور دوسرے دھرم پر خوب عمل کیا ہے تو وہ جنت میں نہیں جا سکتا بلکہ شیطان مردود کے ساتھ جہنم میں ڈال دیا جائے گا یہ ہمارا تیسرا چیلنج اور دعویٰ ہے۔ نمبر(۴) بت اور بت خانے مٹی اور لکڑی اور پتھر کی بنائی ہوئی تصویر اور مورتی کالی مائی، دیوی مائی، دیو بابا اور مہادیو بابا اور گئو ماتا، پاربتی ماتا، چاند اور سورج اور آگ ماتا وغیرہ کی بندگی اور بھگتی اور پوجہ پاٹ اور ان کے سامنے سر جھکانا اور ان کا سجدہ کرنا اسی طرح ان پر چڑھاوا چڑھانا، انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی قبروں پر سجدہ کرنا ان سارے کاموں کو شرک کہا جاتا ہے یہ سارے کام شیطان مردود کے دھندے اور اپنے دشمن انسانوں کو جہنم میں لے جانے کے لئے پھندے ہیں۔ ان کاموں کو کرنے والے سب کے سب شیطان کے ساتھ جہنم میں ڈال دئے جائیں گے۔ یہ ہمارا چوتھا چیلنج اور دعویٰ ہے اس کتاب کو پڑھنے والے بڑے پیار سے اپنے اپنے پیروں اور مہنتوں کو اور دھرم اور

مذہب کے ٹھیکیداروں کو سمجھائیں کہ اب تو ہم نے مکمل ارادہ کرلیا ہے کہ ہم کو اپنے باپ دادا کے دھرم پر مر کر ان کے ساتھ جنت میں جانا ہے ہمکو یہ معلوم ہو گیا کہ ابلیس جس کو شیطان مردود کہا جاتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے وہ ہم کو جہنم میں لے جانے کی محنت کر رہا ہے آپ لوگوں نے ہم کو مختلف مذاہب اور دھرموں میں الجھا دیا ہے اب ہم غلط مذہب اور دھرم پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم کو یہ معلوم نہیں کہ وہ دھرم جس کے دامن کو پکڑ کر ہم جنت میں جا سکتے ہیں اور جہنم کے خطرناک عذاب سے نجات پا سکتے ہیں وہ دھرم اور مذہب کیا ہے اسلام دھرم کو ماننے والے ایک شخص نے ساری دنیا کے دھرم والوں کو چیلنج کر دیا ہے اور دعویٰ کر دیا ہے کہ قرآن مجید آکاش وانی ایشور اور اللہ ہی کی کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری اوتار اور پیغمبر ہیں۔ ان کے آنے کے بعد سارے دھرم ختم ہو چکے ہیں اب ان کا لایا ہوا دھرم اسلام ہی باقی ہے اور اسی کو ماننے اور اس کے حکم پر چلنے ہی سے انسانوں کو جنت ملے گی اور دوزخ کی اگنی سے چھٹکارا ملے گا وہ سچا اور حق مذہب ہے اگر ہمارا اور آپ کا یہ دھرم سچ ہے جس پر آپ خود چل رہے ہیں اور لاکھوں انسانوں کو چلا رہے ہیں اور مرنے کے بعد کامیاب ہونے کی امید دلا رہے ہیں تو آپ اسلام دھرم کا چیلنج قبول کر لیں تاکہ انسانوں کے سامنے وہ سچا دھرم آجائے جس کو ماننے اور اس کے حکم پر چلنے سے ہم کامیاب ہو جائیں پڑھنے والے اپنے اپنے مذہب کے رہنماؤں کو تیار کریں تاکہ شیطان کا مکر و فریب کھل کر انسانوں کے سامنے آجائے اور حق مذہب کی حقانیت اور صداقت ظاہر ہو جائے۔

چیلنج کو قبول کرنیکا طریقہ

ایک گڑھا کھود کر اس میں آگ جلائی جائے اور اسلام مذہب کے چیلنج کو قبول کرنے والوں کو اس گڑھا کے پاس جمع کیا جائے اور فوج کے نوجوان قسم کے لوگوں کو حکم دیا جائے کہ چیلنج قبول کرنے والوں کو پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ منٹ کا موقعہ دیا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے دھرم کے رہنماؤں سے فریاد اور دعا مانگ لیں۔ مثلاً یہودی کہیں کہ اے موسیٰ اور عزیر اللہ کے بیٹے تمہارے مذہب کی حقانیت اور صداقت پر اور اس کی بقا پر میں آگ میں کود رہا ہوں اور اسلام مذہب کے چاروں چیلنجوں کو جھٹلا رہا ہوں اسی طرح عیسائی دھرم کو ماننے والے عیسائی کے پوپ کہیں کہ اے عیسیٰ مسیح ابن مریم آپ اللہ کے بیٹے ہیں اور آپ کی ماں ان کی بیوی ہیں آپ کا مذہب عیسائی حق مذہب ہے اور زندہ بھی ہے ہمارا یہ عقیدہ ہے اور اسلام مذہب کا چیلنج جھوٹا ہے ہم آگ میں کود رہے ہیں۔ آپ ہم کو آگ میں جلنے سے بچا کر اپنے مذہب کو بچائیں۔ ہندو دھرم کو ماننے والے پنڈت اور مہنت اور اسکے ٹھیکیدار اپنے سارے دیوی اور دیوتاؤں سے کہیں کہ ہم اور ہماری قوم آپ کی پوجا پاٹ کر رہی ہے اور اپنے ہندو دھرم کو سچا دھرم کہتی ہے۔ آج ہمارے دھرم کی سچائی کا کٹھن امتحان ہمارے سامنے آچکا ہے آپ ہم کو آگ سے بچا کر ہندو دھرم کو بچالیں۔ ہم اسلام دھرم کے چاروں چیلنجوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ اے گرو جی اور ہنومان بابا اے دیوی اور دیو بابا آپ ہم کو بچا کر ہندو دھرم کی لاج رکھ لیں۔ اگر آپ لوگوں نے ہم لوگوں کو آگ سے نہیں بچایا تو آج کے بعد آپ کی پوجا پاٹ کوئی نہیں کرے گا اسی طرح ہر ہر دھرم کے لوگ آگ کے سامنے اپنے دھرم اور مذہب کی سچائی پر اپنے اپنے

دھرم کے رہنماؤں سے دُعا اور فریاد کریں جب بیس منٹ کا وقفہ پورا ہو جائے تو فوج والے گھنٹی بجا کر سارے لوگوں کو آگ میں دھکا دے کر گرا دیں جس کا مذہب حق اور سچا ہوگا وہ آگ سے نکل کر خیریت سے باہر آجائے گا بقیہ لوگ آگ میں جل کر خاک ہو جائیں گے اور وہ دنیا ہی سے جہنم کی سزا میں جل کر آخرت کی خطرناک آگ جہنم کے اندر ڈالدئے جائیں گے۔

سارے انسانوں سے گذارش

میں اپنے سارے انسان بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے دھرم کے متعلق کتابیں لکھی ہیں میں نے بھی یہ کتاب لکھی ہے۔ اب غور کرنا ہے کہ کس کی کتاب سچی ہے یہ کس طرح سے انسانوں کو معلوم ہو جائے تاکہ سارے انسان سچی کتاب کو اور سچے دھرم کو مان کر اور اس کے قانون کے مطابق عمل کر کے دنیا سے جانے کے بعد ایشور اور خدا کی جنّت اور ان کی خوشنودی اور ان کا درشن کر لیں سارے انسان اگر اسلام مذہب کی حقانیت اور صداقت کو اور اس کے معجزے اور کرشمے کو اور اس کی حیرت انگیز کرامت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے اپنے دھرم کے ذمہ داروں کو اسلام کے چار چیلنج کو قبول کرنے اور آگ میں کودنے کے لئے تیار کرائیں کچھ لوگ یقیناً جل کر خاک ہو جائیں گے مگر عام انسانوں کو اپنے دشمن شیطان مردود کے مکر و فریب کا علم ہو جائے گا اور آئندہ اسی مذہب کے دامن کو پکڑ کر اس کے قانون کے مطابق عمل کریں گے آج کل سیکڑوں قسم کے مقابلے ہو رہے ہیں کہیں پر کھیل کود کے اور کہیں کرکٹ اور ہاکی کے اور کہیں پہلوانی اور لڑائی کے

انھیں میں سے ایک مذہبی مقابلہ کے لئے بھی لوگوں کو تیار کریں اگر لوگوں نے اسلام کے چیلنج کو قبول کر لیا تو جو آگ سے زندہ ہو کر نکل جائے گا اسی کا مذہب سچا ہوگا اور اگر اسلام مذہب کے چیلنج کو قبول کرنے کے لئے لوگ تیار نہ ہوں تو سمجھ جائیں کہ یہی مذہب سچا مذہب ہے جو میدانِ مقابلہ میں کودنے کے لئے تیار ہے اگر لوگوں کا دھرم سچا ہوتا تو مقابلہ میں ضرور آتے اس لئے ایک مرتبہ مقابلہ کا پروگرام بنانے کی کوشش کریں۔ میں تیار ہوں جس جگہ اور جس ملک میں بُلائیں میں حاضر ہوں۔

مسلمانوں کو سنبھلنے کی ہدایت

اسلام مذہب کو ماننے والوں کو مسلمان کہا جاتا ہے اور امت اجابت بھی کہا جاتا ہے اور جو لوگ ابھی تک ایمان لاکر اسلام مذہب کو قبول نہیں کئے ہیں۔ ان کو اُمتِ دعوت کہا جاتا یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت یعنی جماعت ہیں اور آپ دونوں کے نبی اور اوتار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امتِ اجابت کو حکم فرما کر گئے ہیں کہ جس مذہب اسلام کو خدا کی طرف سے میں تمہارے پاس لیکر آیا ہوں اس کو ہماری امتِ دعوت یعنی غیر مسلمین تک پہونچا دو اسی کا نام تبلیغ و دعوت اور دعوت الی اللہ اور ایمان کی دعوت ہے قرآن حکیم نے فرمایا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ اے مسلمانوں ہمارے بندوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ یعنی وہ بھی تمہارے بھائی ہیں وہ انجان ہیں ہم سے کٹ کر اور جنت میں لے جانے والا ہدایت کے راستے کو چھوڑ کر اور اپنے دشمن شیطان ملعون کے جال میں پھنس کر اسکے پیچھے پیچھے دیوانہ بن کر بھاگ کر دوزخ میں جا رہے ہیں لہذا تم لوگ میرے بندوں کو اور میرے

اوتار اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ دعوت کو مجھ سے ملنے اور میری جنت خریدنے اور میرا درشن کرانے کا طریقہ اور راستہ بتلادو جب تم اپنے بھائیوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی اور ہمدردی کروگے تو تمہارا بھلا ہوگا۔ اور ان کا فائدہ ہوگا ایک جگہ فرمارہے ہیں اے مسلمانوں تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے اور لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکتی رہے جو جماعت یہ کام کرے گی وہ کامیاب جماعت ہوگی۔ آگے فرمارہے ہیں میرے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اجابت تمہاری جماعت بہترین جماعت اس لئے ہے کہ تم ہمارے بندوں کو اچھی باتیں بتلاتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ آگے فرمارہے ہیں جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ و دعوت کرتے ہیں اور اچھائیوں کو اپناتے ہیں وہ لوگ میرے صالحین اور نیک بندوں میں سے ہیں۔ پارہ ۴ رکوع ۱۰ کے تین آیتوں کا میں نے ترجمہ کیا ہے اس آیت میں مبلغینِ اسلام کی خوبیاں بتلائی گئی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اجابت کو دعوت کی ترغیب دے کر اس کام کے لئے ابھارا گیا ہے ان آیات کی تفصیل میں نے اپنی لکھی ہوئی کتاب اسلام کے امور خمسہ کی شرعی حیثیت میں لکھدی ہے یہاں پر مسلمانوں سے سوال کرنا ہے کہ کیا یہاں پر مدعوئین اور مخاطبین صرف مسلمان ہیں یا عام انسان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہیں اگر کوئی مسلمان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ صرف مسلمان ہیں تو وہ جھوٹ بول رہا ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دے رہا ہے۔ یہاں پر مدعوئین عام انسان ہیں وہ کسی مذہب

اور دھرم سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی قوم سے ہوں مسلمانوں کو حکم ہو رہا ہے کہ ان کو خیر کی طرف بلاؤ اور سب سے بہترین خیر ایمان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان والے ان لوگوں کو ایمان کی دعوت دیں جن کو ابھی تک یہ دولت نہیں ملی ہے اور معروفات میں ایمان بھی اور اعمالِ حسنہ بھی شامل ہیں اور منکرات میں کفر اور شرک اور حرام اور ناجائز اور ہر ہر بُرے اعمال شامل ہیں یہ دو امانتیں مسلمانوں کو اسلام مذہب نے دی ہیں۔ پہلی امانت غیر مسلم بھائیوں کو ایمان اور اسلام کی دعوت دینی اور دوسری امانت کفر اور شرک سے اور ہر حرام کام سے خود بچنا اور اللہ کے بندوں کو اپنے بھائی انسانوں کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی بچانا جب تک مسلمانوں نے ان امانتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ دعوت تک پہونچائی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد مسلمانوں کے ساتھ آتی رہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر مسلم بھائیوں میں عزت دی۔ وہ لوگ اس امانت کو پاکر مسلمانوں سے خوش ہوتے رہے اور دُعائیں دیتے رہے۔ اور ان کا ادب و احترام بھی کرتے رہے اور ان کے قدموں پر اپنے سروں کو جھکاتے اور اور ٹکاتے بھی رہے اور جب مسلمانوں نے اسلام کی امانت میں خیانت کی یعنی ان امانتوں کو اپنے انسانی بھائیوں تک پہونچانا چھوڑ دیا تو اس خیانت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے سر پر لٹھ برسا دیا عام مسلمانوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اب بھی اگر سنبھلنا اور بچنا چاہتے ہیں اور اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس لانا چاہتے ہیں تو اپنے غیر مسلم بھائیوں کو اسلام دھرم کی صداقت اور حقانیت کی دعوت دینی شروع کر دیں ورنہ اس امانت میں خیانت کرنے کی

وجہ سے اپنی ذلت اور رسوائیوں کا دن دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں اگر صحابۂ کرام اور صوفیاءِ عظام کی طرح اسلام کا نمونہ بن کر غیر اقوام کے سامنے پیش ہونے کی ہمت اور طاقت نہیں ہے تو ادنیٰ درجہ کی دعوت یہ ہے کہ اپنی اپنی زبان میں اس کتاب کی اشاعت کریں اور اس تاریخی اور دعوتی کتاب کو ہندی، انگلش اور دیگر زبانوں میں ان تک پہونچائیں اور اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں کم از کم اس کتاب کو پڑھکر ان کو اسلام مذہب کی حقانیت اور صداقت کا علم ہو جائے گا اب آگے انسانوں کو اختیار ہے کہ وہ اسلام مذہب کو قبول کر کے جنت میں اپنے باپ دادا کے ساتھ جانا چاہتے ہیں یا اپنے دشمن شیطان مردود کے ساتھ دوزخ میں جانا چاہتے ہیں ایمان اور اسلام کی دولت بندے کی تڑپ اور فکر اور قلبی لگن اور دھن سے ملتی ہے اور انھیں لوگوں کو ایشور اور پرماتما اور اللہ ایمان اور اسلام کی دولت دیتے ہیں جو اچھے مذہب اور سچے راستے کی تلاش کرتے ہیں لیکن جو لوگ جان بوجھ کر شیطان کی باتوں پر یقین کر کے اس کے ساتھ دوزخ میں جانا چاہتے ہیں تو ان کو ہدایت زبردستی نہیں دیتے

شیاطین اور اللہ والوں کی پہچان

شیطانوں اور اللہ والوں کی تبلیغ و دعوت کے تاریخی واقعات کے پڑھنے کے بعد انسانوں کے دلوں میں ایک سوال پیدا ہوگا اور وہ سوال یہ ہے کہ ہم کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ ابلیس اور اس کے سارے ساتھی شیاطین ہمارے کھلے ہوئے دشمن ہیں اور وہ ہم کو دھوکا دیکر دوزخ میں لیجانے کیلئے دن رات محنت اور کوشش

کر رہے ہیں مگر ہم لوگوں کو یہ پتہ لگانا مشکل ہو رہا ہے کہ رشی اور اللہ
والے کون ہیں اور شیاطین کون ہیں کیونکہ دونوں کا لباس اور دونوں
کی شکل ملتی جلتی ہے جواب یہ ہے کہ ابلیس اور اس کے ساتھی نہ خدا
اور ایشور بن سکتے ہیں اور نہ ہی پیغمبر اور اوتار بن سکتے ہیں ان کو یہ
طاقت نہیں دی گئی ہے چنانچہ تاریخ جنات اور انسان میں یہ کوئی
نہیں دکھا سکتا کہ ابلیس نے خدائی کا دعویٰ کر کے خود خدا اور ایشور
بن گیا ہو یا پیغمبر اور اوتار ہونے کا دعویٰ کیا ہو البتہ سنت اور
گرو اور پنڈت، سادھو، رشی اور بزرگ کی شکل بنا سکتا ہے پڑھنے
والے پڑھ چکے ہیں کہ اس نے انہیں رشیوں اور بزرگوں اور سنتوں کے
لباس میں اور ان کی شکل بنا کر انسانوں کے پاس آکر اور ان کا خیر خواہ
اور ہمدرد بن کر ان کو گمراہ کیا ہے اور آج بھی کر رہا ہے اور آئندہ بھی
کرے گا اس کے علاوہ جن جن شکلوں سے انسان ہدایت کے راستے
سے ہٹ کر گمراہی کے راستے پر آسکتے ہیں ان ساری شکلوں کو اس نے
اپنایا ہے مثلاً قوم لوط کے پاس حسین لڑکے کی شکل بنا کر آیا تھا
اور مردوں کی گود میں بیٹھ جاتا تھا اور کچھ ایسی حرکتیں کرتا تھا کہ لوگ
مجبور ہو کر اس سے برا کام کرتے تھے۔ جب قوم لوط مکمل طور پر اس
برے کام کو کرنے لگی تو وہ وہاں سے روانہ ہو گیا اور دوسری شکلوں
میں آکر ان کو شرک اور بت پرستی میں لگا دیا اسی طرح مزاروں پر
بزرگ کی شکل بنا کر اور ان کا لباس پہن کر جاتا ہے اور قبروں کا سجدہ
کراتا ہے اور مندروں میں سنت اور پنڈت اور سادھو کی شکل بنا کر
اور ان کا کپڑا پہن کر انسانوں سے بت اور مورت کی پوجا پاٹ کراتا ہے

جب انسان ان شیطانی کاموں کو کرنے لگتا ہے تو وہ اپنی جگہ پر کسی انسان کو بیٹھا کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابلیس ہر جگہ رہتا ہے یہ غلط ہے کیونکہ وہ ایک ہی پھر ایک ہی وقت میں ہر جگہ کس طرح رہ سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کا گشت کرتا رہتا ہے اور اس کے لاکھوں ساتھی اس کے ساتھ رہتے ہیں انسانوں کو گمراہ کرنے کی ان کو ٹریننگ دیتا ہے اور مختلف جگہوں پر مختلف گمراہ کُن کاموں کو کرنے کے لئے ان کو چھوڑتا رہتا ہے اس طرح پوری دُنیا کے انسانوں پر کنٹرول کرتا رہتا ہے۔ اب اللہ والوں کی اور شیطانوں کی پہچان اس طرح سے سمجھو کہ جو لوگ صرف ایک مالک اور اللہ اور ایشور کو ماننے اور ان کے نبیوں اور اوتاروں کی تعلیم کے مطابق انسانوں کو عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور خود بھی صرف ایک اللہ اور ایشور کی بھگتی ان کے رسول کی تعلیم کے مطابق کرتے ہیں وہی لوگ اللہ والے ہیں انھیں لوگوں کو بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ اور رشی اور اللہ والے بھی کہا جاتا ہے وہ انسانوں کو ہدایت کے راستے پر چلاتے ہیں اور شیطان کے مکر و فریب سے اور دھوکا بازی اور مکاری سے آگاہ کرتے ہیں اور اس کے پنجے سے چھڑاتے ہیں اور اپنے باپ دادا یعنی آدم علیہ السلام اور اماں حوّا علیہا السلام کے ساتھ جنت میں لیجاتے ہیں اور تمام انسانوں کو اسی کی تبلیغ و دعوت کرتے ہیں۔

ہم شیطان کو کس طرح اپنا دشمن سمجھیں

پڑھنے والے پڑھ چکے ہیں کہ اوپر والے مالک اور خالق اور اللہ ایشور نے اپنی آکاش وانی کتاب

قرآن میں انسانوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ اے آدم کے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح تمہارے دادا اور دادی کو شیطان فتنے میں مبتلا کر کے جنت سے نکالا ہے تم کو بھی فتنہ میں ڈالدے اور جنت میں نہ جانے دے اس لئے تم لوگ اس کو دشمن ہی سمجھو مشکل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہم کو دیکھتا ہے مگر ہم اس کو نہیں دیکھتے اور اگر اس کو بزرگوں اور رشیوں اور سنتوں کی شکل میں ہم دیکھتے بھی ہیں تو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ بزرگ اور سنت اور پنڈت نہیں ہے بلکہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے اس لئے ہم اس سے دشمنی کس طرح کریں اور اس کو اپنا دشمن کس طرح سمجھیں اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہمارا دشمن شیطان ہے تو اس کو پکڑ کر مار ڈالیں اس قسم کی باتیں پڑھنے والوں کے ذہن میں آسکتی ہیں اس لئے میں اس کی پہچان لکھ رہا ہوں تاکہ پڑھنے والے اس کو پہچان جائیں رہا پکڑنے اور مارنے کا مسئلہ یہ بہت کٹھن ہے قیامت تک کے لئے اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت اور زندگی مانگی ہے اس لئے قیامت سے پہلے نہیں مرے گا اس لئے اس کو مارنے کے بجائے اس سے بچنے کی کوشش کریں اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر کسی بزرگ اور سنت اور سادھو کو دیکھیں تو پہلے اس کے عمل کو دیکھیں پھر اس کی باتوں کو سنیں اگر وہ ایک مالک اور پرماتما اور خدا کے علاوہ بت اور مورت اور قبروں کو اسی طرح چاند و سورج اور آگ کا سجدہ کرنے اور ان کی پوجا پاٹ کرنے کا حکم کرتا ہے یا اس کا مشورہ دیتا ہے یا خدا پرماتما اور ایشور بننے کی رائے دے رہا ہے یا دھرم اور مذہب کو بیکار کہتا ہے یا انسانوں کو واپس میں لڑنے مرنے اور فساد کرنے

اور ڈاکہ مارنے اور بُرے بُرے کاموں کو کرنے کے لئے مائل کرتا ہے تو وہ شخص خواہ بزرگ اور پیر کی شکل میں ہو یا پنڈت اور سادھو کی شکل میں یا مولانا اور لیڈر اور نیتا کی شکل میں ہو وہ یا تو خود ابلیس ہی ہوگا یا اسکے ساتھی شیاطین ہوں گے یا شیطان کے چیلے انساں ہونگے ان کی کوئی بات نہ سنیں اور نہ ہی ان کے پاس جائیں۔ دنیا کہاں جارہی ہے اس کو نہ دیکھیں بلکہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہم کس منزل سے گذر کر کہاں جارہے ہیں اور بار بار سوچیں کہ جب کوئی دھرم آپس میں لڑائی اور جھگڑے اور فساد کرنے کرانے کی اجازت نہیں دیتا تو یہ فساد کرانے والے نیتا اور سنت، بزرگ اور رشی کس طرح ہو سکتے ہیں وہ لوگ ملک کے دشمن اور ڈاکو ہیں مذہب اور دھرم کے نام پر انسانوں میں فساد کرا کر خدا جانے کتنے ارب روپے کا ہمارے ملک ہندوستان کا نقصان پہونچایا ہے اور ہندوستان کو مقروض بنا ڈالا ہے۔ وہ لوگ پبلک کو بے وقوف بنا کر ان کا خون پی رہے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کریں اور آپس میں پیار و محبت قائم کریں۔

تاریخ انسانیت کے تین عجیب و غریب دور

تین ایسے زمانے انسانیت کی تاریخ میں آئے ہیں کہ ان کو عجیب و غریب ہی کہا جائے گا پہلا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا ہے وہ آچکا ہے اس زمانے کی تاریخ انسانیت یہ شہادت دیتی ہے کہ ایک انسان بھی ایسا باقی نہیں تھا جو راہِ ہدایت پر چل کر جنت کی

قرآن میں انسانوں کو آگاہ فرمایا ہے کہ اے آدم کے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح تمہارے دادا اور دادی کو شیطان فتنے میں مبتلا کر کے جنت سے نکالا ہے تم کو بھی فتنہ میں ڈالدے اور جنّت میں نہ جانے دے اس لئے تم لوگ اس کو دشمن ہی سمجھو مشکل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہم کو دیکھتا ہے مگر ہم اس کو نہیں دیکھتے اور اگر اس کو بزرگوں اور رشیوں اور سنتوں کی شکل میں ہم دیکھتے بھی ہیں تو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ بزرگ اور سنت اور پنڈت نہیں ہے بلکہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے اس لئے ہم اس سے دشمنی کس طرح کریں اور اس کو اپنا دشمن کس طرح سمجھیں اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہمارا دشمن شیطان ہے تو اس کو پکڑ کر مار ڈالیں اس قسم کی باتیں پڑھنے والوں کے ذہن میں آسکتی ہیں اس لئے میں اس کی پہچان لکھ رہا ہوں تاکہ پڑھنے والے اس کو پہچان جائیں رہا پکڑنے اور مارنے کا مسئلہ یہ بہت کٹھن ہے قیامت تک کے لئے اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت اور زندگی مانگی ہے اس لئے قیامت سے پہلے نہیں مرے گا اس لئے اس کو مارنے کے بجائے اس سے بچنے کی کوشش کریں اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر کسی بزرگ اور سنت اور سادھو کو دیکھیں تو پہلے اس کے عمل کو دیکھیں پھر اس کی باتوں کو سنیں اگر وہ ایک مالک اور پرماتما اور خدا کے علاوہ بت اور مورت اور قبروں کو اسی طرح چاند و سورج اور آگ کا سجدہ کرنے اور ان کی پوجا پاٹ کرنے کا حکم کرتا ہے یا اس کا مشورہ دیتا ہے یا خدا پرماتما اور ایشور بننے کی رائے دے رہا ہے یا دھرم اور مذہب کو بیکار کہتا ہے یا انسانوں کو واپس میں لڑنے مرنے اور فساد کرنے

اور ڈاکہ مارنے اور بُرے بُرے کاموں کو کرنے کے لئے مائل کرتا ہے تو وہ شخص خواہ بزرگ اور پیر کی شکل میں ہو یا پنڈت اور سادھو کی شکل میں یا مولانا اور لیڈر اور نیتا کی شکل میں ہو وہ یا تو خود ابلیس ہی ہوگا یا اسکے ساتھی شیاطین ہوں گے یا شیطان کے چیلے انساں ہونگے ان کی کوئی بات نہ سنیں اور نہ ہی ان کے پاس جائیں۔ دنیا کہاں جارہی ہے اس کو نہ دیکھیں بلکہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہم کس منزل سے گذر کر کہاں جارہے ہیں اور بار بار سوچیں کہ جب کوئی دھرم آپس میں لڑائی اور جھگڑے اور فساد کرنے کرانے کی اجازت نہیں دیتا تو یہ فساد کرانے والے نیتا اور سنت، بزرگ اور رشی کس طرح ہو سکتے ہیں وہ لوگ ملک کے دشمن اور ڈاکو ہیں مذہب اور دھرم کے نام پر انسانوں میں فساد کرا کر خدا جانے کتنے ارب روپے کا ہمارے ملک ہندوستان کا نقصان پہونچایا ہے اور ہندوستان کو مقروض بنا ڈالا ہے۔ وہ لوگ پبلک کو بے وقوف بنا کر ان کا خون پی رہے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کریں اور آپس میں پیار و محبت قائم کریں۔

تاریخ انسانیت کے تین عجیب و غریب دور

تین ایسے زمانے انسانیت کی تاریخ میں آئے ہیں کہ ان کو عجیب و غریب ہی کہا جائے گا پہلا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا ہے وہ آچکا ہے اس زمانے کی تاریخ انسانیت یہ شہادت دیتی ہے کہ ایک انسان بھی ایسا باقی نہیں تھا جو راہِ ہدایت پر چل کر جنت کی

خریداری کر کے اپنے باپ دادا کے دھرم پر مر کر جنّت میں گیا ہو بلکہ سب کے سب شیطان کے بنائے ہوئے دھرم پر عمل کر کے اور مر کر اس کے ساتھی بن کر دوزخ میں چلے گئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو گئے۔ دوسرا زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ہے وہ آنے والا ہے۔ آخری اوتار اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق اس زمانے میں ایک انسان بھی ایسا نہیں ہوگا جو شیطان کے بنائے ہوئے مذہب کے مطابق عمل کر کے دوزخ میں جائے گا بلکہ اس زمانے کے سارے ہی انسان ہدایت کے راستے پر چل کر اور جنت کی خریداری کر کے اپنے باپ دادا کے ساتھ جنت میں جائینگے اس کے بعد تیسرا زمانہ آئے گا اس وقت ایک انسان بھی اللہ اور ایشور کا نام لینے والا باقی نہیں رہے گا پہلے زمانے کے انسان بت اور مورت اور تصویروں کی پوجا پاٹ کر کے دوزخ میں گئے تھے مگر تیسرے زمانے کے لوگ نہ تو خدا اور ایشور کو جانیں گے اور نہ ہی بت اور تصویروں کی پوجا پاٹ کریں گے دھرم اور مذہب سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا وہ لوگ انسان ہی ہوں گے مگر جانوروں سے بھی بدتر ہوں گے ہمارا زمانہ ان تین زمانوں کے بیچ میں چل رہا ہے سارے انسان اس کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے دشمن شیطان کا ساتھ چھوڑ کر اور اس کے بنائے ہوئے باطل دھندوں کو توڑ کر اور اس پر لاحول کی لعنت برسا کر صرف ایک ہی اللہ اور داتا کی ان کے آخری پیغمبر اور اوتار کی تعلیم کے مطابق عمل کر کے اور زندگی گذار کر جنت کی خریداری کریں ورنہ دھوکا کھائیں گے یہ کتاب مسلمانوں کے لئے نہیں

لکھی گئی ہے بلکہ سارے انسانوں کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے ہر انسان خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ غور سے اس کتاب کو بار بار پڑھے اور اوپر والے مالک سے دُعا کرتا رہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے مالک ہم آپ کی خوشی اور مرضی چاہتے ہیں اور مرنے کے بعد آپ کا درشن چاہتے ہیں جس مذہب اور دھرم کو مان کر اور اس کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق چل کر ہم اس دنیا سے مر کر آپ کے پاس آئیں اور آپ کو خوش پائیں اس دھرم کی حقیقت ہمارے دل پر اتار دیں ہم اسی دھرم کو مان کر اور اس کے قانون پر عمل کر کے آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں اگر پڑھنے والے رات کو رو رو کر مالک سے اس طرح کی دُعائیں مانگیں تو وہ بڑے رحیم ہیں۔ اپنے مجرم بندوں کی دعائیں قبول بھی کرتے ہیں وہ اس مذہب کے دامن سے چمٹا کر اور شیطان کے پھندے سے چھڑا کر جنت اور اپنی زیارت و درشن کا فیصلہ فرمائیں گے۔

اس کتاب کو پڑھنے والوں کیلئے دعائیں

میں اس مالک اور داتا سے اس ایشور اور پرماتما سے اس اللہ اور پروردگار عالم سے ان کے نبی اور رسول اور اوتار اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب کے پڑھنے والے اگر مسلمان ہوں تو اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ اعمال حسنہ کی توفیق دے کر ان کو اسلام دھرم کا داعی اور مبلغ بنائے اور عالمگیر مذہب اسلام کو اپنے بھائی انسانوں تک پہونچانے کا ذریعہ بنا کر قبول فرمائے اور اولیاء چشتیہ جو

مبلغین اسلام تھے ان کے پیچھے پیچھے جنت میں جانے کا فیصلہ فرمائے اور اگر غیر مسلم بھائی پڑھیں تو اسلام دھرم کی حقانیت اور صداقت کو ان کے دلوں میں اتار دے اور ایمان کی قیمتی دولت ان کے اندر جمع فرما کر ایمان کو لوٹنے والی چیزوں کو ان کے قلب و جگر سے نکال کر اسلام مذہب کے قانونِ عبادت کے مطابق عمل کرا کر اور انسانوں کے دشمن شیطانوں کے مکر و فریب سے چھڑا کر جنت اور جنت کی حکومت اور اپنی رضا اور خوشنودی دے کر اور اپنا درشن کرا کر ان سے خوش ہو جائے اور آخری اوتار اور پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ان کے ہاتھوں میں دیکر ان کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گذارنے اور ایمان پر خاتمہ کرنے کا فیصلہ فرمائے اور ان کو بھی اپنی اپنی قوم کا داعی اور مبلغ بنائے وہ خود جنت میں جائیں اور اپنے بھائیوں کو شیطان کے پھندے سے چھڑا کر ان کو بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں اے مالک اور خالق آپ سے یہی میری دُعا ہے اور فریاد ہے کہ ہمارا دشمن شیطان مردود ہم کو سبز باغ دکھا کر اور ہدایت کے راستے سے ہٹا کر بُری طرح جہنم کی خطرناک آگ میں ڈھکیل رہا ہے۔ اے پرماتما اور خدا ہم نے اس کی جھوٹی قسموں پر یقین کر لیا ہے اور اس کو اپنا کھلا ہوا دشمن سمجھنے کے بجائے اپنی دادی حوّا کی طرح اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھ لیا ہے یہ ہماری غلطی اور نادانی ہے۔ آپ ہماری ہر قسم کی غلطیوں کو معاف فرما کر اپنے دربار سے نکالے ہوئے شیطان مردود کے مکر و فریب سے بچا کر ہدایت اور ایمان و اعمال خیر کے راستے پر ڈال دیجئے۔ اے اللہ یہ زندگی چند دن کی زندگی ہے آخر کار ایک دن مرنا ہے اور آپ کے سامنے حاضر

حاضر ہونا ہے نہ تو اس وقت ہماری بلڈنگ ہوگی اور نہ ہی بینک میں جمع کی ہوئی دولت ہوگی اور نہ ہی ہماری بیوی ہوگی اور نہ ہی ہمارے بچے ہوں گے۔ بس ہمارے وہ بُرے اعمال ہوں گے جن کو ہم نے شیطان کے دھوکے میں آکر کمایا ہے اور اپنی زندگی کو برباد کیا ہے اے ہمارے مالک آپ رحیم بھی ہیں اور رحمٰن بھی ہیں آپ غفار اور ستار بھی ہیں ہم آپ سے فریاد کرتے ہیں اور بڑی عاجزی سے معافی مانگتے ہیں آپ ہماری توبہ کو قبول فرما کر معاف فرمادیں اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر کے ہمارے دادا آدم اور دادی حوّا کے ساتھ جنّت میں جانے اور وہاں پر رہنے کا فیصلہ فرمائیں اور وہ جہنم جو شیطانوں اور ان کے ساتھیوں کے لئے آپ نے بنائی ہے اس کے خطرناک عذاب سے ہم کو بھی اور ہمارے گھر والوں کو بھی اور دُنیا کے تمام انسانوں کو بھی بچا دیجئے۔ اے داتا اب تک ہماری زندگی آپ کی نافرمانیوں میں گذری ہے لیکن اب بقیہ زندگی آپ کی فرماں بَرداری میں گذرے۔ یہی ہماری دعا ہے۔

اے اللہ! اے ساری کائنات کے خالق اور مالک آپ کی صفت ستّاری اور غفاری بھی ہے اور بلا شرکتِ غیرے ہر چیز پر آپ کو قدرت حاصل ہے۔ آپ نے ہم کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور آخری اوتار اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی تعلیم کے مطابق زندگی گذارنے کا حکم دے دیا ہے مگر ہم اس کو چھوڑ کر اور توڑ کر شیطان ملعون کے جال میں بُری طرح پھنس کر الجھ گئے ہیں اس نے ہم کو اور ہماری اولاد کو اور سارے انسانوں کو دوزخ میں لیجانے

کا چیلنج کر دیا ہے اے مالک ہمارا دشمن ابلیس مردود بڑا چالاک اور فریب کار ہے وہ بزرگوں اور رشیوں کی شکل بنا کر ہمارے اور ہمارے بچوں کے پاس بھی آتا ہے اور قسمیں کھا کر اور جھوٹ بول کر ہم کو سچے راستے سے ہٹا کر جہنم میں جانے والے گمراہی کے راستے پر ڈال دیتا ہے ہم اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ بس اے داتا ہماری آپ سے یہی دُعا ہے کہ شیطان کے مکر و فریب سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ اے ہمارے اللہ اور داتا ہم آپ سے بار بار دعا اور بھیک مانگتے ہیں اور یہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہم کو صرف اپنی ہی بھگتی اور عبادت کی توفیق دے کر شیطان کے بنائے ہوئے بتوں اور مورتیوں کی پوجا پاٹ سے بچا دیجئے۔ اے ہمارے اللہ اور ایشور ہم آپ کی یکتائی اور وحدانیت پر ایمان لا رہے ہیں اور اپنے آخری اوتار اور پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کو دل کی گہرائیوں سے مان رہے ہیں اور ان کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ آپ مذہب اسلام کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیکر ایمان پر خاتمہ فرمائیں اور جب ہم اس ناپاک دنیا سے مر کر آپ کے پاس آئیں تو آپ ہم سے خوش اور راضی ہو جائیں اور ہمکو ہمارے دادا آدم اور ماتا حوا کے ساتھ جنت میں داخل فرما کر اپنی زیارت اور درشن کرا دیں۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حبیب اللہ قاسمی چشتی قادری نقشبندی

ادارہ رہبرِ عالم کا پیغامِ دعوت کی دو شخصیات

پہلی شخصیت ـــــ شیخِ طریقت مفکرِ ملت داعیِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی صاحب دامت برکاتہم کی ہے حضرت مفکرِ ملت سے تین اہم اہم دعوتی موڑ پر میں نے تین ملاقاتیں کی ہیں۔ پہلی ملاقات حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے دو سال بعد محمد بھائی بمبئی آندھرا ٹرانسپورٹ والوں کے مکان پر ہوئی اسی ملاقات میں آپ نے مجالس حکیم الاسلام کا پیش لفظ لکھا اور مجھے تین عنوانات پر کچھ باتیں کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ اور ان کو سن کر اپنے مفید مشورہ سے نوازا پہلا عنوان دعوت الی اللہ دوسرا عنوان تبلیغ نہی عن المنکر تیسرا عنوان تزکیہ نفس یعنی تصوف اور صوفیا اسی ملاقات میں آپ نے مولانا عبدالکریم پاریکھ ناگپوری کو حکم فرمایا تھا کہ حبیب اللہ قاسمی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں کچھ پروگرام بنا کر لائے ہیں آپ غور سے سنیں اور سمجھیں اور ان کا ساتھ بھی دیں مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب نے سن کر فرمایا کہ چونکہ مجھے حضرت نے حکم فرمایا ہے اس لئے جب یہ پروگرام بن جائے تو مجھے اطلاع کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپکا ساتھ بھی دونگا اور آپ کا تعاون بھی کرونگا یہ ساری باتیں تفصیل سے میں نے اپنی لکھی ہوئی تین کتابوں میں حوالے کیساتھ لکھدی ہیں پہلی کتاب اولیاءِ کرام کی دعوتی خدمات دوسری کتاب دعا کی ایٹمی طاقت اور اس کے اثرات تیسری کتاب اسلام کے امور خمسہ کی شرعی حیثیت ان کتابوں میں ان کی تفصیل موجود ہے۔ دوسری ملاقات ماہ مارچ ۱۹۹۵ء عید کے دوسرے دن میں نے آپ کے مکان پر رائے بریلی جاکر کی اپریل ۱۹۹۵ء کے تیسرے ہفتے میں ۱۶، کھمبا مسجد میر درد روڈ نئی دہلی میں ہم نے علماء اور صوفیاء حضرات کی ایک میٹنگ کرنے اور انھیں تینوں عنوانات کو کھولنے اور ابھارنے اور انکو عملی جامہ پہنانے کا پروگرام بنایا تھا آپنے جواب عنایت فرمایا اور لکھا کہ اس جلسے میں شرکت، میں اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں

مگر مذریعہ ہے ہماری تاریخ خالی نہیں ہے اسلئے میری طرف سے عزیزم مولوی محمد کلیم صدیقی حرکت کرینگے
اس جواب کے باوجود میں نے آپ کے گھر پر جاکر آپ سے ملاقات کی اس وقت بھی
آپ نے میری ہمت افزائی فرماتے ہوتے ہوئے مفید مشورے سے نوازا تیسری
ملاقات — ۸ر جولائی بروز پیر مولانا عبداللہ عباس ندوی صاحب کے گھر پر ملاقات کھلا
دہلی میں ساڑھے آٹھ بجے صبح میں نے جاکر ملاقات کی محمد عثمان بھائی نظام الدین
والے آپکو کہیں لے جانے کے لئے گاڑی لیکر آئے ہوئے تھے خادم نے میرے آنے
کی آپکو اطلاع دی آپنے اپنے کمرے کے اندر مجھے بلایا میں سلام مسنون عرض کرکے
آپکے سامنے ادب سے بیٹھ گیا آپ میری باتیں سننے کے لئے ہمہ تن متوجہ ہو گئے
اسوقت میری اور مفکر ملت کی جو باتیں ہوئی تھیں اُن کو خلاصہ کے طور پر لکھ رہا ہوں میں
نے عرض کیا کہ آج کل آریہ سماج کے مبلغین اسی طرح قادیانی اور عیسائی مذہب کے
مبلغین اپنی باطل دعوت کو بڑی تیزی کیساتھ پھیلا رہے ہیں خصوصاً مسلمانوں کا مالدار
طبقہ انکی باطل دعوت کا شکار ہو رہا ہے مالدار مسلمانوں کے لڑکے اور ان کی لڑکیاں
ان کے کالجوں اور یونیورسیٹیوں میں تعلیم پا رہے ہیں وہ ان کے پھندے میں پھنستے جارہے
ہیں۔ آج کل علمی عروج کا دور ہے وہ لوگ علمی پیرائے پر اپنے لٹریچر اور رسائل ان
مسلمان لڑکی اور لڑکوں کو فری دیتے ہیں اور ان کی خوبیوں کو بیان کرکے پڑھنے کی
ترغیب دیتے ہیں۔ زیادہ تر مسلم مالداروں کے وہ بچے جو دینی اسلامی تعلیمات سے کورے
ہوتے ہیں وہ ان کی کتابوں کو پڑھ کر متاثر ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ اس کا جائزہ کرائیں تو
اندازہ ہو جائے گا کہ کافی تعداد میں مسلم لڑکے اور لڑکیاں مرتد ہو چکے ہیں اور اسلام مذہب
سے بدظن ہو چکے ہیں اہل باطل اپنی باطل دعوت کو بڑھاتے اور تیز کرتے جارہے ہیں اور
اگر کوئی مسلم بچوں کو ارتداد سے بچانے اور غیر مسلم بھائیوں کو ایمان اور ہدایت کے
راستے پر لانے کا فکر و عمل کرتا ہے تو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں

کہ کتابوں سے نہ اسلام پھیلا ہے اور نہ آئندہ پھیل سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس علمی دور میں جب اہلِ باطل کتابوں کے ذریعہ اپنی باطل دعوت کا اثر مسلمانوں پر ڈالنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو کیا اہلِ حق کتابوں کے ذریعہ حق و صداقت کی دعوت دینے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ میں کئی سال سے اِدھر اُدھر بھاگ رہا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم گیر ذاتِ گرامی کی عالمگیر دعوت کو عالم گیر طور پر اقوامِ عالم تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں مگر چونکہ مسلمانوں کا دعوتی مزاج ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ اس خدمت کو کرنے کیلئے تیار نہیں ہو رہے ہیں البتہ مسلمان ڈاکٹروں کا ایک طبقہ اور عام مسلمانوں کا ایک طبقہ اور کچھ علماء اور صوفیاء کا حلقہ جن کے قلوب میں دعوت اِلی اللہ کی تڑپ تھی وہ تیار ہو گیا ہے میں سوچ رہا تھا کہ آپ کے گھر پر آپ سے جا کر ملاقات کروں مگر اللہ تعالیٰ نے دہلی ہی کے اندر ملاقات کرا دی یہ خبر سن کر کہ آپ دہلی میں تشریف لائے ہوئے ہیں اُفتاں و خیزاں بھاگتا ہوا حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تاریخ جنات وانسان اور ان کی دعوت کے تقریباً چار سو کتابت شدہ صفحات حضرت مفکرِ ملت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دعوتی نصاب کی کتاب لکھنے کا حکم فرمایا تھا جو اس کے اہل تھے اور صاحب علم و کمال تھے جب ان لوگوں نے اس خدمت کا انجام نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ کام مجھ سے ہی لے لیا یہ کتاب میں نے تائید غیبی سے لکھی ہے ورنہ میں اسکا اہل نہیں تھا بمبئی میں آپ نے مجھے ایک مشورہ دیا تھا اسی کے مطابق میں نے اس کتاب کا نام رکھا ہے اس نام سے لوگ کتاب کو پڑھیں گے۔ بظاہر کتاب کا نام تاریخ جنات وانسان اور ان کی دعوت ہے لیکن درحقیقت اسلام مذہب کے عالمگیر پیغام کو اقوامِ عالم تک پہونچانے کا ایک پروگرام ہے میں نے اس کتاب کے مضامین کا خلاصہ آپکی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ یہ کتاب پہلے اردو زبان میں آرہی ہے اس

کے بعد ہندی اور انگلش اور مختلف زبانوں میں چھپا کر غیر مسلم بھائیوں کی خدمت میں انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ محنت اور کوشش میں لگے رہو ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ملے گی اور جب یہ کتاب چھپ جائے تو ایک کتاب میرے پاس بھی بھیجنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام اسلام ایک پری چہرہ ہے آپ اسکو بھی اپنے دعوتی پروگرام میں شامل کرلیں میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا حضرت نے خادم سے فرمایا کہ ایک کتاب لاؤ اور حبیب اللہ قاسمی کو دیدو خادم نے آپکے حکم کے مطابق وہ کتاب مجھے دیدی میں نے ۴ ۶ کھمبا مسجد میں جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ بھی خدا کی غیبی مدد ہے۔ کیونکہ حلقۂ اسلام میں داخل ہونے والے لوگ اسلام مذہب کے ضروری احکامات اور مسائل کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے کسی دوسری کتاب کا مطالعہ کریں گے حضرت کی یہ کتاب دوسرے نمبر پر نو مسلمین کیلئے ان شاء اللہ مفید تر ہوگی سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے میں نے آپ سے گذارش کی کہ آپ مسودات کا مطالعہ کرکے چند کلمات تحریر فرمادیں آپنے فرمایا کہ میری مصروفیت بڑھی ہوئی ہے باہر کا سفر بھی سامنے ہے۔ اس کے لئے وقت اور فرصت کی ضرورت ہے میں نے حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب دامت برکاتہم کے لکھے ہوئے ارشاد گرامی کا کتابت شدہ صفحہ مسودات سے نکال کر آپکو دیا آپ نے اسکو غور سے پڑھ کر فرمایا کہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی دامت برکاتہم نے اس کتاب کے متعلق جو لکھدیا ہے بس یہی کافی ہے اس کے بعد اب کسی سے کچھ لکھوانے کی ضرورت نہیں ہے اس کتاب کے تعارف کے لئے یہی کافی ہے میں نے کہا کہ ایک ماہ سے علماء کے پاس دوڑ رہا ہوں مگر کسی کے پاس فرصت نہیں کہ کتاب کا مطالعہ کرکے جو خامیاں نظر آئیں ان کی اصلاح کردے تاکہ مجھے بھی اطمینان ہوجائے اگر آپ حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب

کو حکم فرمادیں تو وہ آپ کی بات نہیں ٹالیں گے اور تصحیح کردیں گے حضرت نے فرمایا کہ جاؤ مفتی ظفیرالدین صاحب سے میرا سلام مسنون کردو اور کہہ دو کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کتاب کی تصحیح کردیں۔ حضرت مولانا مفتی ظفیرالدین صاحب کی طبیعت ناساز تھی اس لئے حضرت مولانا مفتی محمد عمران صاحب استاذ دارالعلوم وقف نے تصحیح کی ذمہ داری لے لی اور انہوں نے تصحیح بھی کردی اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت مفکرِ ملت نے فرمایا کہ آپ میری کتابوں کو بھی اپنے مطالعہ میں رکھیں انشاء اللہ ان سے آپکو فائدہ پہونچے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام اولیاءِ کرام کی دعوتی خدمات ہے جب اس کے مضامین کی ترتیب دوں گا تو انشاء اللہ آپکی لکھی ہوئی کتاب تاریخ دعوت وعزیمت سے استفادہ کرونگا میں نے آپکو ادارہ اولیاءِ چشتیہ کا دعوتی نظام کا سرپرست بنا رکھا ہے انشاء اللہ جب دعوتی کام شروع ہوجائیگا تو آپکو برابر اطلاع کرتا رہوں گا۔ آپ بہت خوش ہوکر مجھ سے رخصت ہوئے

شیخ طریقت مفکرِ ملت داعی اسلام کی شخصیت

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی دامت فیوضہم کے متعلق لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ بہت بڑے صوفی اور شیخ وقت ہیں خلوص کے پیکر ہیں وہ مفکرِ ملت ہیں ایک بہت بڑے مصنف بھی ہیں مگر بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو یہ بھی کہتے ہوں گے کہ حضرت اسلام مذہب کے داعی اور مبلغ بھی ہیں اسلئے میں نے اپنے میرکارواں کا یہاں پر مختصر سا تذکرہ چھیڑا ہے میں نے موجودہ علماء اور صوفیاء اور عام مسلمانوں کا معائنہ کرکے مستقل ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام بعض علماء اور صوفیاء کے واقعات اور حالات رکھا ہے ہزاروں مسلمانوں کا معائنہ کرنے

کے بعد کسی ایک کے اندر مخلصانہ، صوفیانہ، داعیانہ خصوصیات کو پا کر ان کا نام ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام کے خدام میں لکھتا ہوں پھر مزید معائنہ کرتا ہوں اور ان کا نام افسوس کرتے ہوئے کاٹ دیتا ہوں میں مفکر ملت داعی اسلام کی اور اپنی آپسی کی باتیں لکھ کر علماء اور صوفیاء اور عام مسلمانوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کا مزاج حضرت مفکر ملت کی طرح مخلصانہ اور صوفیانہ اور داعیانہ نہ ہو وہ حضرات خدام ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام میں اپنا نام نہ لکھائیں اور اگر لکھائیں تو یہ تین صفات خصوصی طور پر اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کریں اگر حضرت مفکر ملت پر دعوت الی اللہ کی صفت کا غلبہ نہ ہوتا تھا تو ہر ملاقات میں اپنی ضروری مصروفیات کو چھوڑ کر میری دعوتی باتوں کو سن کر مجھے سہارا نہ دیتے ماشاء اللہ ان کے جذبۂ دعوت کے اثرات ان کے بعض خلفاء اور مریدین پر ایسا پڑ رہا ہے کہ دعوت الی اللہ کی خدمت وہ لوگ بڑے اچھے پیمانے پر کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکے دعوتی اثرات کو ان کے خلفاء اور مریدین پر ایسا ڈالدیں کہ سب کے سب اسلام مذہب کے داعی اور مبلغ بن جائیں۔

دوسری شخصیت

شیخ طریقت اللہ کے ولی اسلام مذہب کے داعی حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ اسلامیہ ہتھورا باندہ کی ہے جس وقت مواعظ التبلیغ کا میں پروگرام چلا رہا تھا اس وقت ایک سال میں ایک دو مرتبہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرے ساتھ وہ برتاؤ کرتے جیسے کوئی کسی بڑی شخصیت کی آمد پر کرتا ہے۔ آپ مجھے شہر باندہ کی مرکزی مسجد میں لے جاتے اور میری تقریر کا اعلان کراتے میں بار بار عرض کرتا کہ حضرت میں آپ کا بیان سننے کیلئے آیا ہوں اور آپ مجھے سنانا چاہتے ہیں مجھے آتا ہی کیا ہے جو آپکو سناؤں مگر آپ خود سنانے کے بجائے میری تقریر سنکر ہی رہتے تھے۔ جو شخصیت اپنے خادم کو اپنے مخدوم کے مقام

پرلاکھڑا کرتی ہے۔ وہ شیخ وقت حضرت مولانا قاری صدیق احمد باندوی دامت برکاتہم کی ذات گرامی اور شخصیت ہے جس وقت میں آپ کے کمرے میں تاریخ جنات وانسان اوران کی دعوت کے کتابت شدہ اوراق کو لیکر حاضر ہوا تو آپ کے مریدوں اور عاشقوں کے کئی افراد آپ کے ارد گرد آپ سے باتیں کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان اوراق کو آپکی خدمت میں پیش کیا آپ ان کے پڑھنے میں مصروف ہوگئے ممکن ہے بعض لوگوں نے یہ بھی سوچا ہو کہ جس شخص کی حیثیت طلباء اور اساتذہ کی نگاہوں میں ایک کتب فروش کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے اس کے آتے ہی اس کی اس قدر دلجوئی اور ہمت افزائی کہ آپنے اپنے چاہنے والوں کی طرف سے منھ موڑ لیا اور ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہوگئے کافی دیر تک آپ مطالعہ میں مصروف رہے جب آپ مطالعے سے فارغ ہوگئے تو میں نے زبانی طور پر پوری کتاب کا تعارف کرایا اور چند کلمات لکھنے کی گذارش کی آپ نے فرمایا کہ تم لکھ دو میں دستخط کر دونگا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے قلم سے ہی لکھدیں یہ کہہ کر سارے اوراق آپکے حوالے کر دیا۔ آپ نے فجر کی نماز کے بعد اپنے دست مبارک سے اپنے لکھے ہوئے ارشاد گرامی کو میرے حوالے کر دیا حضرت دامت برکاتہم بھی انشاء اللہ ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام کی سرپرستی اور رہبری فرمائیں گے۔ ان کے خلفاء اور مریدین کا ایک بڑا حلقہ انشاء اللہ میرے دعوتی پروگرام میں حصہ لے گا وہی تین۔ خصوصیات جو مفکر ملت کے اندر رکھی ہیں وہی خصوصیات حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی دامت فیوضہم کے اندر مکمل طور پر موجود ہیں اللہ تعالیٰ انکے مریدین اور خلفاء کے اندر بھی انکی صفت داعیانہ وصوفیانہ ومخلصانہ پیدا فرماکر ان سے دعوت الی اللہ کی خوب خدمت لینے کا فیصلہ فرمائے۔ آمین

ادارہ اولیاء چشتیہ کا دعوتی نظام کا پہلا جلسہ اپنی صدارت میں کرا کر اس فانی دنیا کو چھوڑ گئے۔ مجھے امید ہے کہ مولانا حبیب احمد صاحب اور مولانا مفتی زید احمد صاحب اور مولانا باب الدین صاحب اس کی تکمیل فرمائیں گے۔

اِس دعوتی تحریک کا دعوتی طریقہ اور اسکی ممبری

غیر مسلمین میں دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والے حضرات پہلے ادارہ رہبرِ عالم کا پیغام دعوت کی تیار کی ہوئی کتاب فرائض انسانیت اور تبلیغ و دعوت کا مطالعہ کریں، اس کے بعد گرو نانک صاحب اور ان کی تعلیم و دعوت کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد تاریخ جنات و انسان اور ان کی دعوت کا مطالعہ کریں۔ اگر یہ کتاب پڑھ چکے ہیں تو اوپر والی دونوں کتابوں کو پڑھیں، اگر غیر مسلمین میں تبلیغ و دعوت کی خدمت کرنے کے سلسلے میں اپنے دعوتی فریضہ کو سمجھ لیں تو اپنے احباب کو بھی سمجھائیں کہ غیر مسلمین تک اسلام کا پیغام پہونچانا بھی مسلمانوں کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔ اگر ہم اس فریضہ کی ادائیگی نہیں کریں گے تو قیامت کے دن ہماری پکڑ ہوگی۔ اس لئے مرنے سے پہلے اس دعوتی فریضہ کو ہم بھی ادا کرنے کا فکر کریں۔ غیر مسلم بھائیوں میں تبلیغ ایمان اور عقیدہ کا کام بڑا ہی مشکل اور کٹھن تھا مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مسلمانوں میں تبلیغ اعمال کے سلسلے میں دکان کو چھوڑ کر چلّہ تین چلّہ اور سات چلّہ لگانا پڑتا ہے پھر بھی تبلیغ و دعوت کی نہ ہی مشق کر پاتے اور نہ ہی اس کام میں دل لگاتے۔ بس چلّہ لگا کر آرام سے گھر پر بیٹھ جاتے ہیں اور دوبارہ چلّہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتے مگر تبلیغ ایمان اور عقیدہ کے لئے نہ چلّہ لگانا پڑتا ہے اور نہ ہی دکان بند کر کے کہیں پر جانا پڑتا ہے۔ ہر دکاندار دکان کا کام کرتے ہوئے اور ہر تاجر تجارت کا کام کرتے ہوئے اور ہر کسان کھیتی کرتے ہوئے اور ہر ملازم ملازمت کرتے ہوئے اور ہر استاذ پڑھاتے ہوئے بڑی آسانی

سے غیر مسلم بھائیوں میں تبلیغ و دعوت کا کام کرسکتا ہے اس کے بعد فرائض انسانیت اور تبلیغ و دعوت کے آخر میں جو ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت کے دعوتی اصول اور ضابطے لکھے ہوئے ہیں ان کو پڑھ کر سنائیں۔ اگر وہ حضرات کہیں کہ غیر مسلمین میں یہ دعوتی کام بہت آسان ہے تو آپس میں مشورہ کریں کہ اس وقت ہم کو تاریخ جنات والنسان اور ان کی دعوت اردو اور ہندی میں کتنی کتنی عدد منگانی ہے اور فرائض انسانیت اور تبلیغ و دعوت کتنی منگانی ہے اور گرونانک صاحب اور ان کی تعلیم و دعوت کتنی عدد اردو اور کتنی عدد ہندی میں منگانی ہے۔ یہ مشورہ کرکے پھر ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت دہلی میں خط لکھیں کہ غیر مسلمین میں تبلیغ ایمان وعقیدہ کا کام کرنے کے لئے ہمارے یہاں ماشاء اللہ اتنے حضرات تیار ہوگئے ہیں ان کے نام یہ ہیں ان کا نام بھی مبلغین اسلام کے رجسٹر میں درج کرلیں اور فوری طور پر مندرجہ ذیل کتابیں اتنی اتنی عدد روانہ کردیں۔ ریلوے سے مال منگانے میں دیر بھی ہوتی ہے اور اکثر بنڈل غائب ہو جاتے ہیں اس لئے ٹرانسپورٹ سے کتابیں منگائیں۔ اپنے یہاں کے ٹرانسپورٹ کا نام بھی لکھیں اور دہلی میں کس جگہ پر وہ ٹرانسپورٹ ہے اس کا پتہ بھی لکھیں اور اپنا پتہ اردو اور انگلش میں صاف صاف لکھیں جب مال مل جائے تو مشورہ کے مطابق غیر مسلمین کے گھروں میں تعلیم کا پروگرام بنائیں، اور کتابوں کا ہدیہ بذریعہ ڈرافٹ روانہ فرمائیں ادھر ان میں تعلیم کا سلسلہ جاری کردیں اور ایک کوئی خاص جگہ مقرر کرلیں۔ سارے مبلغین حضرات کم سے کم ایک ہفتے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بنائے ہوئے وقت کے مطابق حاضر ہو جائیں اور اپنی اپنی دعوتی رپوٹ لکھا دیں اور کام کو آگے کی طرف بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے ہدایت کی دعائیں کرتے رہیں اور جب وہ لوگ

ایمان لاکر ہدایت کے راستے پر آنے لگیں تو ان میں تبلیغِ اعمال کا بھی کام شروع کردیں اور بڑی حکمت اور مصلحت سے کام لیں۔

جماعتُ المومنین کا دعوتی اجتماع

جب کچھ غیر مسلم حضرات ایمان کے حلقے میں آجائیں تو دعوتی مرکز ادارہ رہبرِ عالم کا پیغامِ دعوت دہلی میں اس کی پوری رپورٹ بھیجدیں اور مبلغین حضرات دوسرے مسلمانوں کو بھی اور نیو مسلم یعنی مومنین کے ذمہ داروں کو بلاکر ایک دعوتی اجتماع کا پروگرام بنائیں۔ اس اجتماع میں صرف تبلیغ و دعوت کا کام کرنے والے مسلمان اور ایمان لانے والے نومسلم اور غیر مسلم ذمہ داروں کو آنے کی دعوت دیں، جب مرکز کی طرف سے تاریخ مقرر کردی جائے تو اسی کے مطابق اجتماع کا پروگرام بنائیں اور اسلام کا نمونہ بن کر اس کے حسنِ اخلاق کے مطابق اس کے انسانی ہمدردی اور سلوک کے مطابق ان کی خدمت کرتے ہوئے اس طرح ملیں کہ وہ خود بخود بغیر کہے اور سمجھائے ایمان کے دائرے میں آجائیں، اسی کا نام جماعتُ المومنین کا دعوتی اجتماع ہے۔ اگر پڑھنے والے یہ کام نہ کرپائیں تو اتنا ضرور کریں کہ جب ادارہ رہبرِ عالم کا پیغامِ دعوت دہلی کے مبلغین حضرات وہاں پہونچیں تو ان کے جلسے میں خود شرکت کریں اور غیر مسلم احباب کو بھی شرکت کرنے کی دعوت دیں۔ ادارہ رہبرِ عالم کا پیغامِ دعوت دہلی کے مبلغین حضرات چھوٹی موٹر گاڑیوں سے سفر کریں گے ان کے ساتھ کھانے پینے کے سامان ہوں گے اور بستر وغیرہ سونے کے لئے ہوں گے۔ چونکہ یہ جماعت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور سارے اولیاءِ مبلغین کی ہے پھر بھی اس کو لوگ جانتے نہیں، اسلئے کسی کے اوپر بار بن کر یہ جماعت نہیں چلے گی اور نہ ہی لوگوں سے چندہ کرے گی بلکہ اپنے ہی اخراجات سے سفر کرے گی، ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلتی ہوئی اور سارے

انسانوں کو جمع کرکے ان کو فرائض انسانیت کو بتلائی ہوئی اور شیطان مردود کے پنجے سے چھوٹ کر ہدایت کے راستے پر چلنے کی دعوت دیتی ہوئی آگے کی طرف بڑھتی جائے گی۔ اس جماعت کے اسفار اور اس کی کیفیت کو بھی فرائض انسانیت اور تبلیغ و دعوت کے اندر تفصیل سے لکھی گئی ہے۔ اگر مسلمان کام کرنے کا ارادہ کرلیں اور دعوت کا کام بھی کرنے لگیں تو انشاء اللہ کامیابی بھی ہوگی اور اللہ کی مدد بھی ہوگی مگر کام کرنا شرط ہے۔

ادارہ کے دو پتے

پہلا پتہ۔ ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت
جامع مسجد جھاڑ کھنڈی قبرستان بہاری کالونی
شاہدرہ دہلی 110032
فون نمبر — 2449678

دوسرا پتہ۔ ادارہ تصنیفاتِ اولیاء
جامع مسجد جھاڑ کھنڈی قبرستان بہاری کالونی
شاہدرہ دہلی 110032
فون نمبر
2449678

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U74724

ناشر
ادارہ رہبر عالم کا پیغام دعوت
جامع مسجد جھاڑ کھنڈی قبرستان
بہاری کالونی، شاہدرہ، دہلی 110032